Democracy and the Challenge of Change

جمہوریت اور تبدیلی کا چیلنج

A Guide to Increasing Women Political Participation

خواتین کی سیاسی شمولیت بڑھانے کے لئے رہنما کتابچہ

National Democratic Institute for International Affairs

نیشنل ڈیموکریٹ انسٹی ٹیوٹ فار انٹرنیشنل افیئرز (NDI)

Democracy and the Challenge of Change

جمہوریت اور تبدیلی کا چیلنج

A Guide to Increasing Women Political Participation

خواتین کی سیاسی شمولیت بڑھانے کے لئے رہنما کتابچہ

National Democratic
Institute for
International Affairs

نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ فار انٹرنیشنل افیئرز
(NDI) این ڈی آئی

Copyright © National Democratic Institute (NDI) 2010. All rights reserved. Portions of this work may be reproduced and or translated for noncommercial purposes provided NDI is acknowledged as the source of the material and is sent copies of any translation.

2030 M Street, NW Fifth Floor
Washington, DC 20036
Telephone: 202-728-5500
Fax: 202-728-5520
Website: www.ndi.org

جملہ حقوق محفوظ بحق نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ (NDI)۔اس کتابچہ کے مشتملات کو غیر تجارتی مقاصد کے لئے دوبارہ استعمال یا ترجمہ کیا جاسکتا ہے بشرطیکہ مواد کے ماخذ کے طور پر این ڈی آئی (NDI) کا نام دیا جائے اور اس ترجمہ کی نقول این ڈی آئی (NDI) کو ارسال کی جائیں۔

2030 ایم سٹریٹ، این ڈبلیو ففتھ ایونیو
واشنگٹن، ڈی سی 20036
ٹیلی فون: 202-728-5500
فیکس: 202-728-5520
ویب سائٹ: www.ndi.org

The National Democratic Institute

نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ

The National Democratic Institute (NDI) is nonprofit, nonpartisan, nongovernmental organization that responds to the aspirations of people around the world to live in democratic societies that recognize and promote basic human rights.

نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ (NDI) ایک غیر منافع بخش، غیر جانبدار، غیر سرکاری تنظیم ہے جو ایک ایسے جمہوری معاشرہ میں زندہ رہنے کے لئے دنیا بھر کے لوگوں کی امنگوں کی آئینہ دار ہے جو بنیادی انسانی حقوق کو تسلیم کرتا ہو۔

Since its founding in 1983, NDI and its local partners have worked to establish and support democratic institutions and practices by strengthening political parties, civic organizations and parliaments, safeguarding elections, and promoting citizen participation, openness and accountability in government.

1983 میں اپنے قیام سے اب تک این ڈی آئی (NDI) جمہوری اداروں اور مروجہ جمہوری طریقوں کے قیام اور حمایت کے لئے سرگرم عمل ہے جس کے لئے سیاسی جماعتوں، شہری تنظیموں و پارلیمانوں کو مستحکم بنایا جاتا ہے، انتخابی عمل کی نگہبانی کی جاتی ہے اور حکومت میں شہریوں کی شمولیت، کشادہ سوچ اور جمہوری احتساب کو فروغ دیا جاتا ہے۔

With staff members and volunteer political practitioners from more than 100 nations, NDI brings together individuals and groups to share ideas, knowledge, experiences and expertise. Partners receive broad exposure to best practices in international democratic development that can be adapted to the needs of their own countries. NDI's multinational approach reinforces the message that while there is no single democratic model, certain core principles are shared by all democracies.

سو سے زائد اقوام سے تعلق رکھنے والے اپنے رضاکار سیاسی ماہرین اور عملہ کے ارکان کی بدولت این ڈی آئی (NDI) افراد اور گروہوں کو اپنے خیالات، علوم، تجربات اور مہارتوں کے باہمی تبادلہ کے لئے یکجا کرتا ہے۔ پارٹنرز کو بین الاقوامی جمہوری ترقی کے حوالے سے بہترین مروجہ طریقوں سے وسیع تر آشنائی کا موقع ملتا ہے جنہیں وہ اپنے اپنے ملکوں کی ضروریات کے مطابق ڈھال سکتے ہیں۔ این ڈی آئی (NDI) کی کثیر قومی سوچ اس پیغام کو تقویت دیتی ہے کہ جمہوریت کے لئے جہاں کوئی ایک ماڈل نہیں ہے وہیں تمام جمہوریتوں میں بعض کلیدی اصول ایک ہیں۔

The Institute's work upholds the principles enshrined in the Universal Declaration of Human Rights. It also promotes the development of institutionalized channels of communication among citizens, political institutions and elected officials, and strengthens their ability to improve the quality of life for all citizens. For more information about NDI, please visit www.ndi.org.

این ڈی آئی (NDI) اپنی تمام تر سرگرمیوں میں 'یونائیٹڈ ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس' میں وضع کئے گئے اصولوں کا علمبردار ہے۔ یہ انسٹیٹیوٹ شہریوں، سیاسی اداروں اور منتخب عہدیداروں کے درمیان ابلاغ کی ادارہ جاتی صورتوں کی تشکیل کو فروغ دیتا ہے اور تمام شہریوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لئے ان کی صلاحیت کو مستحکم بناتا ہے۔ این ڈی آئی (NDI) کے بارے میں مزید معلومات کے لئے ہماری ویب سائٹ: www.ndi.org دیکھیں

Deepening democracy so it can deliver tangible improvements to people's lives is an overarching NDI objective.

این ڈی آئی (NDI) کا اہم مقصد ایسی جمہوریت کا فروغ جو عوام کی زندگی میں قابل قدر بہتری کا ضامن ہو۔

Citizen Participation – Making democracy work requires informed and active citizens who voice their interests, act collectively and hold public officials accountable. NDI helps citizens engage vigorously in the political process and serves as a link between

شہریوں کی شمولیت: جمہوریت کو عملی شکل دینے کے لئے باخبر اور فعال شہریوں کی ضرورت ہوتی ہے جو اپنے مفادات کا اظہار کریں، اجتماعی طور پر عمل کریں، اور حکومتی عہدیداروں کا جمہوری احتساب کریں۔ این ڈی آئی (NDI) سیاسی عمل میں شہریوں کو بھرپور طریقے سے شامل کرتا ہے اور شہریوں اور منتخب عہدیداروں کے درمیان پل

citizens and elected officials.

Elections – NDI engages with political parties and civic organizations in voter and civic education, electoral law reform and monitoring all phases of the election process. The Institute has worked with more than 300 citizens' groups and coalitions in 74 countries, engaged with hundreds of parties promoting electoral integrity and organized over 150 international election observation delegations. NDI has also played a leading role in establishing standards for international election observation.

Political Party Building – NDI works with its partners on political party building – from internal democratic procedures and candidate selection to polling, platform development and public outreach. The Institute helps parties promote long-term organizational development, enhance involvement in elections, establish codes of conduct, mitigate political conflict, and participate constructively in government.

Democratic Governance – NDI works with legislatures around the world to help strengthening committees, legislative oversight, rules of procedure, public access to information, caucuses and constituency outreach. The Institute also helps government ministries and the offices of prime ministers and presidents function more efficiently, improve public outreach and be more responsive to the public at large.

Women's Leadership - Since 1985, NDI has organized programs across the globe to increase the number and effectiveness of women in political life. Institute programs have supported women civic leaders, voters, candidates, political party representatives and elected leaders in the belief that as more women become politically involved, institutions will become more responsive to the needs of all citizens. At any given time, nearly 75 percent of NDI country programs have a dedicated component addressing women's political participation – in legislatures, political parties and civil society for leaders, activists and informed citizens.

کا کردار ادا کرتا ہے۔

انتخابات: این ڈی آئی (NDI) ووٹروں اور شہریوں کی تربیت، انتخابی قوانین کی اصلاح اور انتخابی عمل کے تمام مراحل کی نگرانی میں سیاسی جماعتوں اور شہری تنظیموں کو ساتھ لے کر چلتا ہے۔ یہ ادارہ دیانتدارانہ انتخابی عمل کے فروغ کے لئے 74 ملکوں میں شہریوں کے 300 سے زائد گروپوں اور اتحادوں کے علاوہ سینکڑوں پارٹیوں کو ساتھ مل کر کام کر رہا ہے اور 150 سے زائد بین الاقوامی انتخابی مبصر مشنوں کا اہتمام کر چکا ہے۔ این ڈی آئی (NDI) نے بین الاقوامی انتخابی مشاہدہ کے معیارات کے تعین میں بھی نمایاں کردار ادا کیا ہے۔

سیاسی جماعتوں کی تعمیر: این ڈی آئی (NDI) سیاسی جماعتوں کی تعمیر پر اپنے پارٹنرز کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ اس میں داخلی جمہوری طریقوں اور امیدواروں کے انتخاب سے لے کر پولنگ، پلیٹ فارم کی تیاری اور عوام تک رسائی سمیت ہر قسم کی سرگرمیاں شامل ہیں۔ یہ ادارہ پارٹیوں کو طویل مدتی تنظیمی ترقی کے فروغ، انتخابات میں بہتر کردار، ضابطہ ہائے اخلاق کی تیاری، سیاسی تنازعہ کے اثرات کم کرنے اور حکومت میں تعمیری شمولیت میں بھی مدد دیتا ہے۔

جمہوری طرز حکمرانی: این ڈی آئی (NDI) دنیا بھر میں مقننہ کے اداروں کو کمیٹیوں، قانون سازی کی نگرانی، کارروائی کے ضوابط، معلومات تک عوام کی رسائی، اجتماعی سرگرمیوں اور انتخابی حلقوں تک رسائی کو مستحکم بنانے میں مدد دینے کے لئے کام کرتا ہے۔ یہ ادارہ حکومتی وزارتوں اور وزراء اعظم اور صدور کے دفاتر کو زیادہ فعال طریقے سے کام کرنے، عوام تک رسائی بہتر بنانے اور مجموعی طور پر عوام کے لئے بہتر جوابی عمل پر مبنی سوچ کا حامل بنانے میں مدد دیتا ہے۔

خواتین کی قیادت: 1985 سے این ڈی آئی (NDI) سیاسی زندگی میں خواتین کی تعداد اور موثر حیثیت میں اضافہ کے لئے دنیا بھر میں پروگراموں کا اہتمام کرتا چلا آ رہا ہے۔ اس ادارے کے پروگراموں کے ذریعے خواتین شہری قائدین، ووٹروں، امیدواروں، سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور منتخب قائدین کی اس یقین کے ساتھ حمایت کی جاتی ہے کہ سیاست میں خواتین کا کردار جیسے جیسے بڑھے گا تمام شہریوں کی ضروریات پر اداروں کی جوابی سوچ بھی بہتر ہوتی جائے گی۔ کسی بھی موقع پر دیکھ لیں این ڈی آئی (NDI) کے پروگراموں کا تقریباً 75 فیصد حصہ مقننہ کے اداروں، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی میں بطور قائدین، کارکن اور باخبر شہری، خواتین کی سیاسی شمولیت سے متعلق سرگرمیوں کے لئے مخصوص ہوتا ہے۔

Table of Contents

I. Acknowledgements 13

II. Foreword by Madeleine K. Albright 14

III. Introduction 16

IV. Citizen Participation..... 28

Introduction 28
Program Design 30
Context 31
Relevant Research 37
Interviews with Key Stakeholders 42
Analysis of Research and Stakeholder Information 45
Program Implementation 47
Organizing and Advocacy: Influencing Public Policy through Advocacy 49
Civic Education: Using Social Media 56
Civic Forum: Coalitions and Messaging 57
Social Accountability: Influencing Public Policy Through Monitoring and Oversight 61
Monitoring and Evaluation 67
Further Reading 70

V. Elections and Electoral Processes 72

Introduction 72
Program Design 75

Context 76
Relevant Research 89
Interviews with Key Stakeholders 92
Analysis of Research and Stakeholder Information 93
Program Implementation 94
Monitoring the Integrity of the Elections Process 95
Strengthening Women's Electoral Participation 100
Monitoring the Media 103
Preparing for Election Day 105
Monitoring and Evaluation 106
Further Reading 110

VI. Political Parties 111
Introduction 111
Program Design 114
Context 115
Relevant Research 116
Interviews with Key Stakeholders 118
Analysis of Research and Stakeholder Information 122
Program Implementation 125
Understanding the Candidate Selection Process 127
Revising Internal Party Structures, Processes and Access to Party Resources 132
Linking Electoral Performance and Campaign Strategies 137
Creating Membership and Candidate Recruitment Programs 143
Delivering Effective Training and Skills Development Programs 145
Monitoring and Evaluation 149
Further Reading 154

VII. Governance..... 156
Introduction 156
Program Design 158
Context 159
Relevant Research 164
Interviews with Key Stakeholders 164
Analysis of Research and Stakeholder Information 165
Program Implementation 166
Constitution Drafting 167
Strengthening the Legislative Branch 173
Working with the Executive Branch 185
Coalition Building 193
Making a Difference in Local Government 198
Monitoring and Evaluation 205

VIII. Glossary of Key Terms 208

IX. Key Resources..... 225

X. Appendices 237

Appendix 1: The Program Lifecycle 238
Appendix 2: Working with the Judicial Branch 240
Appendix 3: How to Do an Assessment 246
Appendix 4: The Benchmark Model 248
Appendix 5: Community Mapping 252
Appendix 6: Focus Groups 253
Appendix 7: Options for Working with Stakeholders 257
Appendix 8: Working with Candidate Selection Processes 263
Appendix 9: Training Best Practices 265
Appendix 10: Mentoring and Networking Programs 273
Appendix 11: Youth Programs 280
Appendix 12: Gender Mainstreaming Checklist 283
Appendix 13: Resistance to Gender Mainstreaming 285
Appendix 14: Working with Men: Strategies and Best Practices 287

XI. Index of Case Studies 290

XII. References..... 294

Acknowledgements

The publication of *Democracy and the Challenge of Change: A Guide to Increasing Women's Political Participation* by the National Democratic Institute is a culmination of nearly 25 years of work by NDI staff and volunteers helping to integrate and advance women's participation in the key functional areas of citizen participation, elections, political parties and governance. The Institute is grateful for their efforts.

We would like to thank the contributing authors of this guide: Kristin Haffert, Shannon O'Connell, Holly Ruthrauff, and Elizabeth Powley. A debt of gratitude is owed to NDI President Kenneth Wollack and Vice President Shari Bryan, and Washington, DC-based staff members who work on women's political programs. In particular, we would like to thank Susan Markham and Alyson Kozma for their review of the guide. We would also like to thank the NDI peer reviewers who shared their time and provided guidance on the individual chapters of the guide, including those who work on citizen participation programs: Kenza Aqertit, Alice Ratyis, Keila Gonzalez and Niti Shehu; on elections programs: Alison Miranda, Anastasia Soeryadinata and Julia Brothers; on political party programs: Dickson Omondi, Lidija Prokic and Sef Ashiagbor; and on governance programs: Mary O'Hagan, Lisa McLean, and Laura Nichols. We would like to extend special appreciation to Francesca Binda, Stephanie Lynn and Gabriella Borovsky for editing the guide.

Finally, the Institute gratefully acknowledges the support of the National Endowment for Democracy (NED), the Melvin and Bren Simon Foundation, and Goldman Sachs for providing the funding for this project. The Institute would also like to thank those who have supported women's political participation programs in the countries included in this guide.

اظہار تشکر

نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ (NDI) کی جانب سے 'جمہوریت اور تبدیلی کا چیلنج- خواتین کی سیاسی شمولیت بڑھانے کے لئے رہنما کتابچہ' کی اشاعت این ڈی آئی (NDI) عملہ اور رضاکاروں کی تقریباً پچیس سالہ کاوشوں کا ثمر ہے جو خواتین کو شہری شمولیت، انتخابات، سیاسی جماعتوں اور طرز حکمرانی جیسے اہم عملی شعبوں کا حصہ بنانے اور ان کی شمولیت بہتر بنانے میں مدد کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ یہ ادارہ ان سب کی کوششوں پر ان کا شکر گزار ہے۔

ہم اس رہنما کتابچہ کی تیاری میں حصہ لینے والے مصنفین کرسٹین ہیفرٹ، شینن او کونیل، ہولی روتھروف، اور ایلزبتھ پاؤلے کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم این ڈی آئی (NDI) کی صدر کینتھ وولاک اور نائب صدر شاری برائن اور واشنگٹن میں خواتین کی سیاسی شمولیت پر کام کرنے والے عملہ کے ارکان سے بھی اظہار تشکر کرتے ہیں۔ ہم اس رہنما کتابچہ پر نظر ثانی کے لئے خاص طور پر سوزان مارخام اور ایلیسن کوزما کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتے ہیں۔ ہم این ڈی آئی (NDI) کے ساتھی تجزیہ نگاروں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اپنا وقت نکالا اور رہنما کتابچہ کے مختلف ابواب پر رہنمائی فراہم کی جن میں شہریوں کی شمولیت کے پروگراموں پر کام کرنے والوں میں کنزا اکیرٹیٹ، ایلس ریٹئیس، کیلا گونزیلز اور نیتی شیہو، انتخابی پروگراموں پر کام کرنے والوں میں ایلیسن میراندا، انیستیزیا سوریادیناتا اور جولیا برادرز، سیاسی پارٹی پروگراموں پر کام کرنے والوں میں ڈکسن اوموندی، لیدیجہ پروکک اور سیف آشیاگبر، اور طرز حکمرانی پروگراموں پر کام کرنے والوں میں میری اوہاگان، لیزا مکلین اور لارا نکولس شامل ہیں۔ ہم اس رہنما کتابچہ کی ادارت پر فرانسکا بندا، سٹیفینی لین اور گبریلا بروسکی کو خاص طور پر خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔

آخر میں یہ ادارہ تشکر آمیز کلمات کے ساتھ نیشنل انڈومنٹ فار ڈیموکریسی (NED)، میلون اینڈ برین سائمن فاؤنڈیشن، اور گولڈ مین سیکس کی معاونت کا ممنون ہے جنہوں نے اس پراجیکٹ کے لئے فنڈز فراہم کئے۔ یہ ادارہ ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہے جو اس رہنما کتابچہ میں شامل ممالک میں خواتین کی سیاسی شمولیت کے پروگراموں کی حمایت کر رہے ہیں۔

"When women are empowered all of society benefits"

UN Deputy Secretary General Asha Rose Migiro

"خواتین بااختیار ہوں تو پورا معاشرہ مستفید ہوتا ہے"

ڈپٹی سیکرٹری جنرل اقوام متحدہ آشا روز میگیرو

Foreword

"Success without democracy is improbable; democracy without women is impossible."
-Madeleine K. Albright

Democracy is the best form of government ever devised, but this does not mean that every democracy does well in practice. Many countries with an elected government are held back by the absence of a democratic tradition, or by such problems as poverty, crime, corruption, environmental degradation, and civil strife.

If a democracy is to deliver on its promise, it must be able to count on the contributions of all its citizens. This cannot happen if women and girls are prevented -- whether by law or by custom -- from full participation in the political and economic life of the country.

It is true that the role of women in democracy has been debated for as long as democracy has existed. The debate, however, is over. Women are entitled to equality in voting, organizing, running for office, starting a business, obtaining credit, expressing their views, and benefiting from the rights and protections of law.

In the modern world, women's empowerment is not merely a goal, but a cornerstone of democratic growth. This is because women raise issues that others

دیباچہ

"جمہوریت کے بغیر کامیابی ناقابل یقین ہے،
خواتین کے بغیر جمہوریت ناممکن ہے"
-میڈلین کے البرائٹ

جمہوریت تاحال سامنے آنے والا بہترین طرز حکومت ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر جمہوریت عملی طور پر اچھی طرح کام کرے۔ کئی ممالک جہاں منتخب حکومتیں برسراقتدار ہیں جمہوری روایات کی عدم موجودگی یا غربت، جرائم، کرپشن، ماحولیاتی انحطاط اور شہری چپقلش جیسے مسائل کے باعث پیچھے رہ گئے ہیں۔

اگر جمہوریت کو اپنے وعدے پر پورا اترنا ہے تو اپنے تمام شہریوں کی خدمات پر انحصار کی صلاحیت اس کے لئے لازم ہے۔ یہ اس صورت میں نہیں ہو سکتا کہ خواتین اور لڑکیوں کو قانون کے ذریعے اور رسم و رواج کے تحت ملک کی سیاسی اور معاشی زندگی میں بھرپور شمولیت سے روک دیا جائے۔

یہ سچ ہے کہ جمہوریت میں خواتین کے کردار پر بحث بھی اتنی ہی پرانی ہے جتنی خود جمہوریت۔ تاہم یہ بحث اب ختم ہو چکی ہے۔ خواتین کو ووٹ دینے، اپنی تنظیم کرنے، کسی عہدے کے لئے انتخاب لڑنے، کاروبار شروع کرنے، قرض حاصل کرنے، اپنے خیالات کا اظہار کرنے، اور قانون کے تحت ملنے والے تحفظ اور حقوق سے فائدہ اٹھانے کا مساوی حق حاصل ہے۔

جدید دنیا میں خواتین کو بااختیار بنانا محض ایک مقصد نہیں بلکہ جمہوریت کی افزائش اس پر منحصر ہے۔ اس لئے کہ خواتین ایسے مسائل اٹھاتی ہیں جنہیں دوسرے نظرانداز کر

overlook, devote energy to projects that others ignore, reach out to constituencies that others neglect, and help societies to move forward together. Women's empowerment leads to governments that are more representative, responsive, and accountable and better able to reach across ethnic, racial and religious lines. Women have also shown talent and commitment in helping societies to recover from civil war and natural disaster.

دیتے ہیں، ایسے منصوبوں پر توانائی صرف کرتی ہیں جنہیں دوسرے نظرانداز کر دیتے ہیں، ان رائے دہندگان تک پہنچتی ہیں جنہیں دوسرے نظرانداز کر دیتے ہیں، اور معاشروں کو متحد ہو کر آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہیں۔ خواتین کو بااختیار بنانے سے ایسی حکومتوں کی راہ ہموار ہوتی ہے جو بہتر طور پر نمائندہ، جوابی عمل کی سوچ کی حامل اور قابل احتساب ہونے کے علاوہ نسلی، علاقائی اور مذہبی خطوط پر بہتر رسائی کی حامل ہوتی ہیں۔ خانہ جنگی اور قدرتی آفات سے بحالی کے سلسلے میں معاشروں کی مدد میں بھی خواتین اپنی صلاحیتوں اور عزم کو منوا چکی ہیں۔

The debate is over, but the struggle is not. In many countries, women continue to be denied their rightful place. This may be due to bigotry, chauvinism, tokenism, or a simple fear of fair competition. Sometimes, the gains that women make are too slow and incremental. Often, laws are changed but habits are not – causing good laws to be enforced badly. Frequently, women are advised to wait quietly until "more urgent" concerns are dealt with first; after all, "your time will come."

بحث ختم ہو گئی لیکن جستجو نہیں۔ کئی ممالک میں خواتین بدستور اپنے صحیح مقام سے محروم ہیں۔ اس کی وجوہات تعصب، احساس تفاخر، ظاہر داری کی سوچ، یا محض منصفانہ مقابلے کا خوف بھی ہو سکتی ہیں۔ بعض صورتوں میں خواتین کی کامیابیاں سست رفتار اور بتدریج ہوتی ہیں۔ بیشتر صورتوں میں قانون بدل جاتے ہیں لیکن عادتیں نہیں جس کے باعث اچھے قوانین کا اطلاق برا بن جاتا ہے۔ متواتر خواتین سے کہا جاتا ہے کہ آپ ابھی خاموش رہیں، پہلے 'زیادہ فوری' مسائل سے نمٹنے دیں، بہرحال "آپ کی باری بھی آ جائے گی"۔

The time is now. If democracy is going to put down strong and healthy roots, it must profit from the full and equitable participation of women in national and local leadership positions and in a full range of advocacy roles. The National Democratic Institute hopes that this landmark publication will serve as a resource not only for the Institute's work, but also for political party and civil society leaders working to promote women's engagement in all aspects of public life.

وقت آن پہنچا ہے۔ اگر جمہوریت کو مضبوط اور صحت مند جڑوں پر استوار کرنا ہے تو اسے قومی و مقامی قیادت کے عہدوں اور ہر طرح کے وکالتی کرداروں میں خواتین کی مساویانہ اور بھرپور شمولیت سے فائدہ اٹھانا ہو گا۔ نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ (NDI) اس امید کا اظہار کرتا ہے کہ یہ تاریخی اشاعت نہ صرف ایک ادارے کی سرگرمیوں کے لئے بلکہ سیاسی پارٹیوں اور سول سوسائٹی کے قائدین کے لئے بھی بنیادی ذریعہ کا کام دے گی جو عوامی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی شمولیت کے فروغ کے لئے کام کر رہے ہیں۔

I am proud to be part of this effort.

مجھے فخر ہے کہ میں اس کاوش کا حصہ ہوں۔

Introduction

The National Democratic Institute (NDI or the Institute) and its local partners work to promote openness and accountability in government by helping to build political and civic organizations, safeguarding elections, and promoting citizen participation. The Institute brings together individuals and groups to share ideas, knowledge, experiences and expertise that can be adapted to the needs of individual countries.

NDI believes that the equitable participation of women in politics and government is essential to build and sustain democracy. Despite comprising over 50 percent of the world's population, women continue to be under-represented as voters, political leaders and elected officials.

For over 25 years, NDI has been at the forefront of women's political participation programming, seeking to both build upon lessons learned from its programs to engage women in legislatures, political parties and civil society, as well as to introduce new and innovative approaches and tools to support women in politics.

Why Women?

Madeleine Albright has said many times, "The political participation of women results in tangible gains for democracy, including greater responsiveness to citizen needs, increased cooperation across party and ethnic lines, and more sustainable peace."

Kofi Annan, the former Secretary-General of the United Nations, noted, "study after study has taught us, there is no tool for development more effective than the empowerment of women. No other policy is as likely to raise economic productivity or to reduce child

تعارف

نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ یا این ڈی آئی (NDI) اور اس کے مقامی پارٹنرز سیاسی و شہری تنظیموں کی تعمیر، انتخابی عمل کی نگہبانی، اور شہریوں کی شمولیت بہتر بنانے میں مدد کے ذریعے حکومت میں کشادہ سوچ اور احتسابی عمل کو فروغ دینے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ این ڈی آئی (NDI) افراد اور گروہوں کو یکجا کرتا ہے تاکہ وہ ایک دوسرے کو ایسے خیالات، علوم، تجربات اور مہارتوں سے آگاہ کر سکیں جنہیں کسی بھی ملک کے تقاضوں کے مطابق اپنایا جاسکتا ہو۔

این ڈی آئی (NDI) سمجھتا ہے کہ سیاست اور حکومت میں خواتین کی مساویانہ شمولیت جمہوریت کی تعمیر اور اسے دیرپا بنانے کے لئے لازم ہے۔ دنیا کی آبادی کا پچاس فیصد سے زائد ہونے کے باوجود بطور ووٹر، سیاسی لیڈر اور منتخب عہدیدار، خواتین کی نمائندگی بدستور کم چلی آرہی ہے۔

گزشتہ پچیس سال سے زائد عرصہ سے این ڈی آئی (NDI) خواتین کی سیاسی شمولیت کے پروگراموں کی تشکیل میں پیش پیش ہے جن کے ذریعے مقننہ کے اداروں، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی میں خواتین کو شامل کرنے کے پروگراموں سے حاصل ہونے والے تجربات کو آگے بڑھایا جاتا ہے اور سیاست میں خواتین کی حمایت کے لئے نئے اور جدت آمیز طریقے متعارف کرائے جاتے ہیں۔

خواتین کیوں؟

میڈلین البرائٹ بارہا کہہ چکی ہیں کہ "سیاست میں خواتین کی شمولیت کا نتیجہ جمہوریت کے لئے حقیقی ثمرات کی صورت میں برآمد ہوتا ہے جن میں شہریوں کی ضروریات پر بہتر جوابی ردعمل، پارٹی اور نسلی خطوط پر زیادہ تعاون اور زیادہ دیرپا امن کا قیام شامل ہیں"۔

اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل کوفی عنان کا خیال ہے کہ "پیہم تحقیق سے ہم نے یہی سیکھا ہے کہ ترقی کے لئے خواتین کو بااختیار بنانے سے زیادہ موثر کوئی طریقہ نہیں ہے۔ معاشی پیداوار ہو یا ماں اور بچے کی شرح اموات میں کمی، کوئی بھی دوسری پالیسی

and maternal mortality. No other policy is as sure to improve nutrition and promote health, including the prevention of HIV/AIDS. No other policy is as powerful in increasing the chances of education for the next generation."[1]

اتنی کار گر ثابت نہیں ہو سکتی۔ ایچ آئی وی یا ایڈز (HIV/AIDS) کی روک تھام سمیت صحت کے فروغ اور غذائیت میں بہتری سے متعلق کوئی بھی پالیسی اتنے یقینی اثرات مرتب نہیں کر سکتی۔ آئندہ نسل کے لئے تعلیم کے مواقع بہتر بنانے میں کوئی بھی پالیسی اتنی زوردار نہیں ہو سکتی۔ "[1]

Women's participation in politics helps advance gender equality and affects both the range of policy issues that are considered and the types of solutions that are proposed. There is strong evidence that as more women are elected to office, there is an increase in policy making that emphasizes quality of life and reflects the priorities of families, women, and ethnic and racial minorities. Women's political participation has profound positive and democratic impacts on communities, legislatures, political parties, and citizen's lives, and helps democracy deliver.

سیاست میں خواتین کی شمولیت صنفی مساوات کو آگے بڑھانے میں مدد دیتی ہے اور زیر غور لائے جانے والے متعدد پالیسی مسائل اور ان کے لئے تجویز کئے جانے والے حل دونوں پر اپنا اثر دکھاتی ہے۔ اس بات کے بھرپور شواہد ملتے ہیں کہ جیسے جیسے عہدوں کے لئے منتخب ہونے والی خواتین کی تعداد بڑھتی ہے ایسی پالیسی سازی میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے جس میں معیار زندگی پر زور دیا جاتا ہے اور جو گھرانوں، خواتین، اور نسلی اقلیتوں کی ترجیحات کی عکاسی کرتی ہے۔ سیاست میں خواتین کی شمولیت کمیونٹی، مقننہ، سیاسی جماعتوں اور شہریوں کی زندگیوں پر گہرے مثبت اور جمہوری اثرات مرتب کرتی ہے اور جمہوریت کو کامیاب بنانے میں مدد دیتی ہے۔

● When women are empowered as political leaders, countries experience higher standards of living. Positive developments can be seen in education, infrastructure and health, and concrete steps are taken to help make democracy more effective.

● خواتین جب بطور سیاسی لیڈر کامیاب ہوتی ہیں تو ملکوں کو بہتر معیار زندگی نصیب ہوتا ہے۔ تعلیم، بنیادی ڈھانچے اور صحت کے شعبوں میں مثبت پیشرفت صاف دکھائی دیتی ہے اور جمہوریت کو زیادہ موثر بنانے کے لئے ٹھوس اقدامات کئے جاتے ہیں۔

● Women's presence in politics ensures that the concerns of women and other marginalized voters are represented and helps improve the responsiveness of policy making and governance.

● سیاست میں خواتین کی موجودگی اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ خواتین اور محرومیوں کا شکار دیگر ووٹروں کو نمائندگی ملے اور اس کی بدولت پالیسی سازی اور طرز حکومت کی جوابی ردعمل کی سوچ بہتر بنانے میں مدد ملتی ہے۔

● Women's leadership and conflict resolution styles embody democratic ideals and women tend to work in a less hierarchical and more collaborative way than male colleagues.[2] Women are also more likely to work across party lines, even in highly partisan environments.

● خواتین کی قیادت اور تنازعہ کے تصفیہ کے انداز جمہوری آدرشوں کو عملی تعبیر دیتے ہیں اور خواتین اعلیٰ عہدوں کے چکر میں پڑنے کے بجائے اپنے مرد ساتھیوں کے ساتھ بہتر طور پر مل جل کر کام کرتی ہیں[2]۔ خواتین کے بارے میں یہ امکان بھی زیادہ ہوتا ہے کہ وہ انتہا درجے تک پارٹی وابستگیوں کے ماحول میں بھی پارٹی میں ہر سطح پر کام کریں گی۔

● Women lawmakers see government as a tool to help serve underrepresented or minority groups.[3] Women lawmakers therefore have often been perceived as more sensitive to community concerns and more responsive to constituency needs.

● خواتین قانون ساز ارکان حکومت کو کم نمائندگی کے حامل یا اقلیتی گروہوں[3] کی خدمت میں مدد کا آلہ کار سمجھتی ہیں۔ اسی لئے خواتین قانون ساز ارکان کے بارے میں خیال ہے کہ وہ لوگوں کے خدشات کا زیادہ خیال رکھتی ہیں اور حلقے کی ضروریات پر بہتر جوابی ردعمل ظاہر کرتی ہیں۔

● Women are deeply committed to peace building and post-conflict reconstruction and have a unique and powerful perspective to bring to the negotiating table. Women suffer disproportionately during armed conflict and often advocate most strongly for stabilization, reconstruction and the prevention of further conflict.

In order to meet worldwide development goals and build strong, sustainable democracies, women must be encouraged, empowered and supported in becoming strong political and community leaders.

Conditions for Women's Political Participation

Yet, in spite of the many benefits of fully engaging women in society, women still face significant barriers to entering government and shaping the decisions and policies that influence their lives. Sometimes the barriers to women's participation are legal. Around the world, for example, women had to advocate and lobby for the right to vote. The first country to grant women the right to vote was New Zealand in 1893. Women in Kuwait were not enfranchised until 2005. Often, the barriers to women's participation are social, economic or structural. Globally, women's education and literacy levels are lower than men's. So even if women are not legally prevented from running for office, educational requirements or candidate registration processes may, in practice, exclude the majority of women.

In the last 10 years, the rate of women's representation in national parliaments globally has grown from 13.1 percent at the end of 1999 to 18.6 percent at the end of 2009. Some regions have seen particularly dramatic increases, such as Sub-Saharan Africa, where the number of women in parliaments has risen from 10.9 to 17.6 percent.[4]Despite these positive gains, considerable challenges remain to women's meaningful political participation. Though situations vary among countries, there are some universal trends in the barriers to women's participation in politics. It is imperative to examine and consider these challenges when designing or modifying a program to address

● تعمیر امن اور بعد از تنازعہ تعمیر نو سے خواتین کی وابستگی گہری ہوتی ہے اور وہ ایک منفرد اور مضبوط نقطہ نظر مذاکرات کی میز پر لاتی ہیں۔ مسلح تنازعات میں خواتین غیر متناسب طور پر مشکلات اٹھاتی ہیں اور اکثر استحکام، تعمیر نو اور مزید تنازعہ کی روک تھام کی بھرپور وکالت کرتی ہیں۔

عالمگیر ترقیاتی مقاصد کو پورا کرنے اور مضبوط، دیرپا جمہوریتوں کی تعمیر کے لئے خواتین کی حوصلہ افزائی، انہیں بااختیار بنانا اور ایک مضبوط سیاسی اور کمیونٹی لیڈر بننے میں ان کی مدد کرنا لازم ہے۔

خواتین کی سیاسی شمولیت کے لئے حالات

معاشرے میں خواتین کی بھرپور سرگرمیوں کے لاتعداد فوائد کے باوجود بھی خواتین کو میدان حکومت میں قدم رکھنے اور ان فیصلوں اور پالیسیوں کا حصہ بننے میں قابل ذکر رکاوٹوں کا سامنا ہے جو ان کی زندگیوں پر اثرانداز ہوتی ہیں۔ بعض صورتوں میں خواتین کی شمولیت میں درپیش رکاوٹیں قانونی ہیں۔ مثال کے طور پر دنیا بھر میں خواتین کو اپنے حق رائے دہی کے لئے وکالت اور جوڑ توڑ کرنا پڑا۔ اس سلسلے میں پہلا ملک نیوزی لینڈ تھا جہاں 1983 میں خواتین کو ووٹ کا حق دیا گیا۔ کویت کی خواتین کو 2005 ء تک رائے دہی کا حق حاصل نہ تھا۔ بیشتر صورتوں میں خواتین کی شمولیت میں درپیش رکاوٹیں سماجی، معاشی یا ڈھانچہ جاتی نوعیت کی ہیں۔ دنیا بھر میں خواتین کی تعلیم اور خواندگی کی سطح مردوں کے مقابلے میں کم ہے۔ لہٰذا اگر قانون خواتین کو کسی سیاسی عہدے کا امیدوار بننے سے نہیں روکتا تو عملی طور پر تعلیمی شرائط یا امیدوار کی رجسٹریشن کا عمل خواتین کی اکثریت کو اس دوڑ سے خارج کر دیتا ہے۔

گزشتہ دس سالوں میں عالمگیر سطح پر قومی پارلیمانوں میں خواتین کی شرح نمائندگی میں اضافہ ہوا ہے جو 1999 میں 13.1 فیصد سے بڑھ کر 2009 میں 18.6 فیصد تک پہنچ گئی۔ بعض خطوں میں خاص طور پر ڈرامائی تبدیلی دیکھنے میں آئی جیسے مثال کے طور پر سب صحارا کے افریقی ممالک جہاں پارلیمان میں خواتین کی تعداد 10.9 سے بڑھ کر 17.6 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔[4] ان مثبت کامیابیوں کے باوجود خواتین کی بامعنی سیاسی شمولیت میں خاطر خواہ مشکلات درپیش ہیں۔ اگرچہ مختلف ملکوں میں صورتحال مختلف ہے لیکن بعض عالمگیر رجحانات سیاست میں خواتین کی شمولیت میں رکاوٹ بنے ہوئے ہیں۔ خواتین کی سیاسی شمولیت سے متعلق کسی پروگرام کی تیاری یا اس میں ترمیم کرتے ہوئے ان مشکلات کا جائزہ اور انہیں پیش نظر رکھنا ناگزیر ہے۔ اگرچہ خواتین کی سیاسی

women's political participation. While no ideal environment currently exists to jumpstart the advancement of women's political participation, there are certain conditions that make it easier.

شمولیت کو تیزی سے آگے بڑھانے کے لئے اس وقت ماحول مثالی نہیں ہے لیکن بعض حالات ایسے ہیں جن کے باعث یہ اب قدرے آسان ہو گیا ہے۔

First, women must have reasonable access to positions of power. Political leadership is often centralized among a small, elite group and based on personal relationships and informal networks. Holding a formal position, even an elected position, does not necessarily lead to greater influence, as the real leaders do not always hold formal titles. Power in democracies is built on relationships that often have existed for many years. In countries where women's public roles are only beginning to develop, women's historical absence from the political system can present significant barriers. By giving women the tools they need to lead, creating the opportunity for advancement, helping build networks of like-minded men and women, and ensuring that women's legal rights are firmly entrenched, a pathway to political power can be developed.

اول، خواتین کو اقتدار کے عہدوں تک معقول رسائی ملنی چاہئے۔ سیاسی قیادت بیشتر صورتوں میں ذاتی تعلقات اور غیر رسمی نیٹ ورکس کی بنیاد پر بنے اشرافیہ کے چھوٹے چھوٹے گروہوں کے گرد گھومتی ہے۔ اگر آپ کسی باقاعدہ عہدے پر فائز ہو بھی جاتے ہیں جو منتخب ہی کیوں نہ ہو، ضروری نہیں کہ آپ کو اس کی بدولت بہتر اثرورسوخ بھی مل جائے کیونکہ اصل لیڈر ہمیشہ باقاعدہ عہدوں پر فائز نہیں ہوتے۔ جمہوریتوں میں اقتدار ایسے تعلقات پر استوار ہوتا ہے جو اکثر سالہاسال سے چلے آرہے ہوتے ہیں۔ ایسے ملکوں میں جہاں خواتین کا عوامی کردار ابھی پیدا ہونے لگا ہے تاریخی طور پر سیاسی نظام میں خواتین کی عدم موجودگی نمایاں رکاوٹوں کا باعث بن سکتی ہے۔ خواتین کو قیادت کے لئے درکار صلاحیتوں سے لیس کر کے، ہم خیال مردوں اور عورتوں کے نیٹ ورکس کی تعمیر اور خواتین کے قانونی حقوق کو پختہ انداز میں نظام کا حصہ بنا کر ان کے سیاسی اقتدار کی راہ ہموار کی جاسکتی ہے۔

Next, transparency in political and legislative processes is critical to the advancement of women in political and civil society. The lack of openness in political decision-making and undemocratic internal processes are challenging for all newcomers, but particularly for women. Similarly, the complex hierarchies in political parties and legislatures represent a barrier to many women who enter politics at the local level and aspire to rise to other levels of leadership. In a technical sense, this is the simplest barrier to address. It is relatively straight-forward to modify a party bylaw or craft legislation to change the way organizations operate. The challenge is to transform the mindsets and perceptions that prevent women's participation from being a priority, and to ensure that changes are meaningful and implemented.

اس کے بعد سیاسی اور قانون سازی عمل میں شفاف کاری سیاست اور سول سوسائٹی میں خواتین کو آگے لانے کے لئے ناگزیر ہے۔ سیاسی فیصلہ سازی میں کھلے پن کا فقدان اور غیر جمہوری داخلی عمل تمام نوآموز افراد بالخصوص خواتین کے لئے مشکلات کا باعث ہیں۔ اسی طرح سیاسی پارٹیوں اور مقننہ کے اداروں کے پیچیدہ نظام مراتب ایسی کئی خواتین کے لئے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں جو مقامی سطح پر میدان سیاست میں قدم رکھتی ہیں اور قیادت کی بلند سطحوں تک پہنچنے کی خواہش رکھتی ہیں۔ تکنیکی لحاظ سے اس رکاوٹ کا ازالہ سادہ ترین کام ہے۔ تنظیموں کے کام کرنے کے طریق کار کو بدلنے کے لئے کسی پارٹی کے قوانین میں ترمیم یا قوانین کی تیاری ایک سیدھا سا کام ہے۔ اصل چیلنج یہ ہے کہ اس سوچ اور ذہنیت کو کس طرح تبدیل کیا جائے جو خواتین کی شمولیت کو ترجیحی حیثیت حاصل کرنے سے روکتی ہے اور اس امر کو کس طرح یقینی بنایا جائے کہ یہ تبدیلیاں بامعنی ہوں اور انہیں عملی جامہ پہنایا جائے۔

Moreover, citizens must be willing to accept new ideas about gender roles in society. In many countries, cultural norms discourage women from competing directly with men and preserve childcare and housekeeping as the exclusive domain of women. As

علاوہ ازیں شہریوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ معاشرے میں صنفی کرداروں کے بارے میں نئے خیالات کو قبول کرنے پر تیار ہوں۔ کئی ممالک میں ثقافتی اقدار ایسی ہیں جو خواتین کو مردوں کے براہ راست مقابلے میں آنے پر ان کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں اور

such, it is common throughout the world to see women activists supporting democratic activities at the grassroots level where it is more acceptable. Yet few women serve in political leadership positions perpetuating the cycle of marginalization. Concerted efforts must be made to raise awareness of gender inequality and the ways in which stereotypical gender roles create both formal and informal barriers. The support from male political leaders is also a key ingredient in creating a political climate that encourages women's political participation.

خواتین کو بچوں اور گھر کی دیکھ بھال تک محدود کر دیا گیا ہے۔ در حقیقت دنیا بھر میں یہ بات مشترک نظر آتی ہے کہ خواتین کارکن نچلی سطح پر جمہوری سرگرمیوں کی حمایت کر رہی ہیں جہاں اس کی قبولیت زیادہ ہے۔ پھر بھی بہت کم خواتین محرومی کے اس چکر سے نکل پاتی ہیں اور کسی سیاسی عہدے تک پہنچ پاتی ہیں۔ صنفی عدم مساوات اور ایسی صورتوں کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے کے لئے پیہم کوششوں کی ضرورت ہے جن میں دقیانوسی صنفی کردار رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح کی رکاوٹیں پیدا کرتے ہیں۔ مرد سیاسی قائدین کی حمایت بھی ایک ایسا سیاسی ماحول پیدا کرنے میں کلیدی جزو کی حیثیت رکھتی ہے جو خواتین کی سیاسی شمولیت کی حوصلہ افزائی کرتا ہو۔

The ability of women to attain financial autonomy or access to economic resources is also necessary for their greater participation in political life. Worldwide, women's lower economic status, relative poverty and discriminatory legal frameworks are substantial hurdles to overcome. Because women control and have access to fewer economic resources, they are often unable to pay the formal and informal costs associated with gaining a party's nomination and standing for election.

سیاسی زندگی میں خواتین کی بہتر شمولیت کے لئے ضروری ہے کہ انہیں مالی خود مختاری اور معاشی وسائل تک رسائی حاصل ہو۔ دنیا بھر میں خواتین کی پست معاشی حیثیت، قدرے غربت اور امتیازی قانونی فریم ورک ایسی نمایاں رکاوٹیں ہیں جن پر قابو پانا ضروری ہے۔ خواتین کو چونکہ بہت کم معاشی وسائل پر کنٹرول اور رسائی حاصل ہے اس لئے بیشتر صورتوں میں وہ اس قابل نہیں کہ پارٹی کی نامزدگی حاصل کرنے اور انتخابی امیدوار بننے سے متعلق رسمی اور غیر رسمی اخراجات برداشت کر سکیں۔

Key Concepts for Women's Political Programs

خواتین کی سیاسی شمولیت کے اہم تصورات

NDI's more than 25 years of experience in the field of democracy promotion has shown that the implication of both men's and women's different status, needs, priorities, and experiences has a significant impact on the success of democracy programs. To create effective political programs that increase women'sparticipation, practitioners must have a basic understanding of the way in which citizens' opportunities and constraints are shaped by gender and sex.

فروغ جمہوریت کے میدان میں این ڈی آئی (NDI) کے پچیس سال سے زائد تجربہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کی مختلف حیثیت، ضروریات، ترجیحات اور تجربات کے مضمرات جمہوری پروگراموں کی کامیابی پر نمایاں اثرات مرتب کرتے ہیں۔ ایسے موثر جمہوری پروگرام تخلیق کرنے کے لئے جو خواتین کی شمولیت میں اضافہ کریں، ماہرین کو یہ بنیادی بات سمجھنا ہو گی کہ جنس اور صنف کس طرح شہریوں کو ملنے والے مواقع اور رکاوٹوں میں اپنا رنگ دکھاتے ہیں۔

Understanding the distinction between sex and gender is important. In short, "sex" refers to the biological differences between men and women. "Gender" refers to the socially constructed roles that are typically associated with males and females.These characteristics change from culture to culture, and change over time within cultures. Gender norms in all

جنس اور صنف کے درمیان فرق کو سمجھنا بھی ضروری ہے۔ مختصراً "جنس" کا تعلق مردوں اور عورتوں کے درمیان پائے جانے والے حیاتیاتی فرق سے ہے۔ "صنف" سماجی طور پر تعمیر کئے گئے ان کرداروں کا نام ہے جو روایتی طور پر مردوں اور عورتوں سے جڑے ہوئے ہیں۔ یہ خاصیتیں ایک ثقافت سے دوسری ثقافت میں بدل جاتی ہیں اور مختلف ثقافتوں کے اندر بھی وقت کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ تمام ممالک کی صنفی اقدار ان طریقوں پر اثر انداز ہوتی ہیں جن کے تحت مرد اور خواتین

countries affect the ways in which male and female citizens can engage in politics and governance.

Women are not a homogeneous group. Depending on whether women are young or older, educated or uneducated, live in rural or urban areas, they have very different life experiences that lead to different objectives and needs. Also, women and women's groups often have contentious relationships because of different perspectives that result from a competition for resources or judgments about commitment to gender equality. Programs should seek to build bridges among women and facilitate points of consensus that will accelerate effective policy advocacy and monitoring.

In discussing the design of political programs, the phrase "gender mainstreaming" is often used. Gender mainstreaming is a strategy for ensuring that women's and men's concerns and experiences are considered and represented in the design, implementation, monitoring and evaluation of policies and programs so that women and men benefit equally, and inequality is not perpetuated. The ultimate goal is to achieve gender equality.

As the "best practice" approach expected by donors, including the United States government, gender mainstreaming is now considered essential to both international development and democracy and governance work. Using a gender mainstreaming approach, gender-responsiveness and a gender perspective is not limited to specific "women's programs," but instead integrates a consideration of gender and its impact on women and men into all aspects of a program.

In the context of NDI's work, gender mainstreaming is a strategy that seeks to ensure that gender differences and gender inequalities inform design, implementation, monitoring and evaluation policies. What is more, opportunities are sought to narrow gender gaps and enhance greater equality between women and men. Most often this work of increasing women's political participation involves both men and women and takes into account the different

شہری سیاست اور طرز حکومت کا حصہ بن سکتے ہیں۔

خواتین ایک ہم جنس گروہ نہیں ہیں۔اس بناءپر کہ کوئی خاتون نوجوان ہے یا عمر رسیدہ، تعلیم یافتہ ہے یا غیر تعلیم یافتہ، شہری علاقے میں رہتی ہے یا دیہی علاقے میں، ان کی زندگی کے تجربات مختلف ہوتے ہیں جو مختلف مقاصد اور تقاضوں کا باعث بنتے ہیں۔ اس مختلف فہم کے باعث خواتین اور خواتین کے گروہوں کے آپس کے تعلقات کشیدہ ہوتے ہیں جس کا نتیجہ وسائل کے لئے مقابلے یا صنفی مساوات سے وابستگی پر بازپرس کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔ پروگراموں کے ذریعے خواتین کے درمیان روابط استوار کئے جانے چاہئیں اور اتفاق رائے کے ایسے نکات کی راہ ہموار کی جانی چاہئے جو موثر پالیسی وکالت اور نگرانی کے عمل کو تیز کریں۔

سیاسی پروگراموں کی تشکیل پر بحث کرتے ہوئے ''جنڈر مین سٹریمنگ'' (صنف کو مروجہ سوچ کا حصہ بنانا) کی اصطلاح اکثر استعمال کی جاتی ہے۔ یہ اس امر کو یقینی بنانے کی حکمت عملی ہے کہ خواتین اور مردوں کے خدشات زیر غور لائے جائیں اور انہیں پالیسیوں اور پروگراموں کی تشکیل، عملدرآمد، نگرانی اور جانچ پرکھ کے عمل میں نمائندگی حاصل ہو تاکہ خواتین اور مرد مساوی طور پر ان سے مستفید ہو سکیں اور عدم مساوات اپنی جگہ قائم نہ رہے۔ حتمی مقصد صنفی مساوات کا حصول ہے۔

اقوام متحدہ سمیت عطیہ دینے والے اداروں کی طرف سے ''بہترین مروجہ'' سوچ کے طور پر جنڈر مین سٹریمنگ کو اب بین الاقوامی ترقی کے علاوہ جمہوریت اور طرز حکومت کی سرگرمیوں دونوں کے لئے ناگزیر سمجھا جاتا ہے۔اس سوچ کے تحت صنفی طور پر جوابی عمل اور صنفی فہم محض ''خواتین کے پروگراموں'' تک ہی محدود نہیں بلکہ صنف کا خیال اور پروگرام کے تمام پہلوؤں میں خواتین اور مردوں پر اس کے اثرات اس کا لازمی جزو ہیں۔

این ڈی آئی (NDI) کی سرگرمیوں کے تناظر میں جنڈر مین سٹریمنگ اس امر کو یقینی بنانے کی ایک حکمت عملی ہے کہ صنفی اختلافات اور صنفی عدم مساوات کو پالیسیوں کی تشکیل، عملدرآمد، نگرانی اور جانچ پرکھ کی پالیسیوں میں پیش نظر رکھا جائے۔اس سے بڑھ کر یہ کہ اصناف کے درمیان پائی جانے والی خلیج کو کم کرنے کے مواقع تلاش کئے جائیں اور مردوں اور عورتوں کے درمیان بہتر مساوات پیدا کی جائے۔ خواتین کی سیاسی شمولیت میں اضافہ سے متعلق اس کی بیشتر سرگرمیوں میں خواتین اور مردوں دونوں کے ساتھ مل کر کام کیا جاتا ہے اور ان مختلف تجربات کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے جو ان دونوں کی بدولت پروگرام کا حصہ بنتے ہیں۔ تاہم دیگر صورتوں میں محض

experiences that both bring to the program. In other instances, however, stand alone women's political programs are necessary to augment existing democracy building activities. Cultural contexts in which women face greater barriers may require more stand alone programs to provide women with the initial skills building and confidence they need to enter public life. Countries in which women face fewer cultural barriers and have had greater access to politics may need less stand alone women's programming.

Often, practitioners will discuss the importance of engaging men to empower women. Engaging men is critical to cultivating their support for gender equality. In using the gender mainstreaming approach, men and women are trained and supported together in these efforts with the idea that men and women are not operating on the same, level playing field but rather they recognize that women enter the democratic process having had different access to power and resources. Yet, attention to gender in democracy programs is not enough; men need to understand how they are also affected by gender inequalities and what they can do to help.

It is imperative that democracy work focus on gender because until gender parity is reached in politics and governance, women cannot reach full equality with men in any sphere. The absence of women's voices in shaping the most fundamental political instruments ensures the preservation of gender inequity throughout society.

International Policy Frameworks that Support Equality

There is a significant body of international policies and protocols that call for, and in some cases mandate greater levels of women's participation in decision-making and governance, as well as greater attention to gender mainstreaming. Key policies are included here. Program implementers should ensure that the following policy frameworks are understood and minimum standards are adhered to. These protocols should also be included in programs, so that

خواتین سے متعلق سیاسی پروگرام تعمیر جمہوریت کی موجودہ سرگرمیوں کو تقویت دینے کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ایسے ثقافتی سیاق وسباق جن میں خواتین کو زیادہ بڑی رکاوٹوں کا سامنا ہوتا ہے، کی صورت میں خواتین کو عوامی زندگی میں قدم رکھنے کے لئے درکار ابتدائی مہارتیں اور اعتماد بہم پہنچانے کے لئے صرف خواتین کے لئے مخصوص پروگراموں کی ضرورت ہوتی ہے۔ایسے ممالک جہاں خواتین کو تھوڑی بہت ثقافتی رکاوٹوں کا سامنا ہے اور سیاست میں ان کی رسائی زیادہ ہے، وہاں صرف خواتین سے متعلق کم پروگراموں کی ضرورت پڑتی ہے۔

مہرین اکثر خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے مردوں کو ساتھ ملانے کی اہمیت پر بات چیت کرتے ہیں۔ صنفی مساوات کی حمایت یقینی بنانے کے لئے مردوں کو ساتھ ملانا ناگزیر ہے۔جنڈر مین سٹریمنگ کی سوچ کے تحت مردوں اور عورتوں کو ایسی کوششوں میں تربیت اور حمایت اس خیال کے تحت ایک ساتھ فراہم کی جاتی ہیں کہ مرد اور عورتیں مساوی مواقع پر مبنی ایک ہی میدان میں کام نہیں کرتے بلکہ ان میں اس امر کا ادراک کیا جاتا ہے کہ خواتین اقتدار اور وسائل تک مختلف رسائی کے ساتھ جمہوری عمل میں قدم رکھتی ہیں۔ پھر بھی جمہوری پروگراموں میں محض صنف پر توجہ دینا ہی کافی نہیں بلکہ مردوں کو یہ سمجھنا چاہئے کہ صنفی عدم مساوات کس طرح ان پر بھی اثرانداز ہوتی ہے اور اس سلسلے میں وہ کیا کر سکتے ہیں۔

جمہوری سرگرمیوں میں صنف پر توجہ مرکوز کرنا ضروری ہے کیونکہ جب تک سیاست اور طرز حکومت میں صنفی مساوات نہیں آجاتی خواتین کسی بھی شعبے میں مردوں کے ہم پلہ حیثیت حاصل نہیں کر سکتیں۔ بیشتر بنیادی سیاسی طریقوں کی تشکیل میں خواتین کی آوازوں کی عدم موجودگی پورے معاشرے میں صنفی عدم مساوات کے تحفظ اور فروغ کو یقینی بنا دیتی ہے۔

مساوات کی حمایت کرنے والے بین الاقوامی پالیسی فریم ورک

بین الاقوامی پالیسیوں اور پروٹوکولز کا ایک نمایاں حصہ ایسا ہے جو فیصلہ سازی اور طرز حکومت میں خواتین کی شمولیت کی بہتر سطحوں کے علاوہ جنڈر مین سٹریمنگ پر زیادہ توجہ دینے پر زور دیتا ہے اور بعض صورتوں میں اسے لازمی قرار دیتا ہے۔ یہاں اہم پالیسیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ پروگرام کے عملدرآمد کار اس امر کو یقینی بنائیں کہ درج ذیل پالیسی فریم ورکس کو سمجھا جائے اور کم سے کم معیار کی پاسداری کی جائے۔ یہ پروٹوکول پروگراموں میں شامل ہونے چاہئیں تاکہ شرکاء قومی اور بین الاقوامی پالیسی کے سیاق وسباق میں صنفی مساوات کو سمجھ سکیں۔

participants can understand gender equality in the context of national and international policy.

● The *Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women (CEDAW, 1979)* is the international bill of rights for women that de fines discrimination against women and recommends an agenda for national action to end such discrimination. States party to the treaty should take action to both end discrimination and report regularly on their progress to the CEDAW Committee. All countries except the United States, Iran, Somalia, Sudan, Qatar, Tonga, Brunei Darussalam, Nauru and Palau, have ratified CEDAW.

● The *Beijing Platform for Action (1995)* is an agenda for women's empowerment that came out of the 4th World Conference on Women in Beijing, China. It aims to remove all obstacles to women's active participation in all spheres of public and private life through a full and equal share in economic, social, cultural and political decision-making.

● *United Nations Security Council Resolution 1325 on Women, Peace, and Security (2000)* was the first formal acknowledgement by the UN that women have a role to play in promoting peace and security. It establishes women's right to participate in decision-making in conflict and post-conflict situations, including negotiations and decision-making, or governance.

● *The Millennium Development Goals (MDGs, 2000)* aim to reduce the worst forms of poverty by the year 2015. Goal Number 3 is to "promote gender equality and empower women," including women's political participation.

How this Guide Works

This guide was created to be used by NDI staff and other practitioners to develop, implement, monitor and evaluate women's political participation programs across a variety of technical areas. Following this

● خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمہ پر کنونشن (CEDAW، 1979) خواتین کے حقوق کا بین الاقوامی بل ہے جو خواتین کے خلاف امتیاز کی تعریف طے کرتا ہے اور اس کے خاتمہ پر قومی سطح کے اقدامات کے لئے ایجنڈا کی سفارش کرتا ہے۔ معاہدہ میں شامل ریاستوں کو امتیاز کے خاتمہ اور اس پر اپنی پیشرفت کی اطلاع باقاعدگی سے CEDAW کمیٹی کو دینے سے متعلق اقدامات کرنا ہوتے ہیں۔ امریکہ، ایران، صومالیہ، سوڈان، قطر، ٹونگہ، برونائی دارالسلام، نورو اور پلاؤ کے سوا تمام ممالک سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW) کی توثیق کر چکے ہیں۔

● بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن (1995) خواتین کو بااختیار بنانے سے متعلق ایجنڈا ہے جو چین کے شہر بیجنگ میں خواتین پر چوتھی عالمی کانفرنس کے نتیجے میں سامنے آیا۔ اس کا مقصد معاشی، سماجی، ثقافتی اور سیاسی فیصلہ سازی میں مکمل اور مساوی حصہ دیتے ہوئے سرکاری و نجی زندگی کے تمام شعبوں میں خواتین کی فعال شمولیت میں درپیش تمام رکاوٹوں کو دور کرنا ہے۔

● خواتین، امن اور سلامتی پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1325 (2000) اقوام متحدہ کی جانب سے اس بات کا پہلا باقاعدہ اعتراف تھا کہ امن اور سلامتی کے فروغ میں خواتین کا بھی ایک کردار ہوتا ہے۔ اس کے ذریعے مذاکرات اور فیصلہ سازی یا طرز حکومت سمیت تنازعہ اور بعد از تنازعہ کے حالات میں فیصلہ سازی میں شمولیت کے خواتین کے حق کو تسلیم کیا گیا ہے۔

● ملینیم ڈویلپمنٹ گولز یا ہزاریہ ترقیاتی مقاصد (2000 MDGs) کا مقصد سال 2015 تک غربت کی بدترین صورتوں میں کمی لانا ہے۔ اس کا تیسرا مقصد خواتین کی سیاسی شمولیت سمیت "صنفی مساوات کے فروغ اور خواتین کو بااختیار بنانے" سے متعلق ہے۔

اس رہنما کتابچہ کا طریق کار کیا ہے

یہ رہنما کتابچہ این ڈی آئی (NDI) کے عملہ اور دیگر ماہرین کے استعمال کے لئے تیار کیا گیا تاکہ وہ متعدد تکنیکی شعبوں میں خواتین کی سیاسی شمولیت کے پروگراموں کی تیاری، عملدرآمد، نگرانی اور جانچ پرکھ کر سکیں۔ اس تعارف کے بعد شہریوں کی

introduction there are separate chapters on Citizen Participation, Elections, Political Parties and Governance, which provide a rationale for focusing on increasing women's participation in each technical area, as well as programmatic frameworks, examples of best practices and case studies, and strategies to be used throughout the lifecycle of a program or project.

A checklist that covers some fundamental considerations regarding women's political participation programs is also included here. This checklist will assist practitioners in ensuring that NDI programs advance women's empowerment and promote gender equality.

In putting together a comprehensive guidebook of this kind, written and edited by practitioners, there is some repetition of key concepts and overlap in program areas. The lifecycle of a program–through program design to implementation to monitoring and evaluation – is the structure around which each of the program area chapters is built. Specific issues, such as coalition building, the use of quotas and engaging young people, are discussed in multiple chapters but specifically as they relate to each technical area. Each chapter has been written and stands alone within the programmatic area as well as works within the set.

Following the chapters focused on technical areas, there is a glossary of terms, a catalog of important resources and an appendix of useful supporting documents that may be used as the ideas put forth here move toward reality. An index at the end of the guide also allows practitioners to search for case studies by region.

Increasing Women's Political Participation

Below are a few key issues to consider as the planning process begins for any program or activity. While not exhaustive, this list serves as a starting point to ensure and enhance the participation of women.

- Ensure that the program incorporates a gender perspective into every aspect, whether or not it is a

شمولیت، انتخابات، سیاسی پارٹیاں اور طرز حکومت پر الگ الگ ابواب دیئے گئے ہیں جن میں ہر تکنیکی شعبے میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ کی معقولیت کے علاوہ پروگراموں کے فریم ورکس، بہترین مروجہ طریقوں کی مثالوں و کیس سٹڈیز، اور پروگرام یا

پراجیکٹ کے عرصہ حیات کے دوران استعمال کے لئے حکمت عملیاں دی گئی ہیں۔ خواتین کی سیاسی شمولیت کے پروگراموں سے متعلق بعض بنیادی قابل غور باتوں پر مشتمل ایک چیک لسٹ بھی اس میں شامل ہے۔ یہ چیک لسٹ ماہرین کو یہ امر یقینی بنانے میں مدد دے گی کہ این ڈی آئی (NDI) کے پروگرام خواتین کو بااختیار بنائیں اور صنفی مساوات کو فروغ دیں۔

اس نوعیت کے ایک جامع رہنما کتابچہ، جس کی تحریر اور ادارت ماہرین نے کی، کی تیاری کے دوران پروگرام کے شعبوں میں بعض اہم تصورات کو دہرایا گیا ہے۔ پروگرام کا عرصہ حیات یعنی پروگرام کی تیاری سے عملدرآمد، نگرانی اور جانچ پرکھ تک، ایک ایسا ڈھانچہ ہے جس کے گرد پروگرام کے ہر شعبے سے متعلق تمام ابواب گھومتے ہیں۔ مخصوص مسائل، مثلاً اتحادوں کی تعمیر، کوٹہ کا استعمال اور نوجوانوں کو ساتھ ملانا، کو متعدد ابواب میں ان کے مخصوص حوالہ سے زیر بحث لایا گیا ہے کیونکہ ان کا تعلق ہر تکنیکی شعبے سے ہے۔ ہر باب پروگرام کے شعبے کے علاوہ اس سے متعلق سرگرمیوں کے اندر رہتے ہوئے مکمل انفرادی حیثیت میں تحریر کیا گیا ہے۔

تکنیکی شعبوں سے متعلق ان ابواب کے بعد اصطلاحات کا ذخیرہ الفاظ، اہم وسائل کی فہرست، اور ان مفید معاون دستاویزات کا ضمیمہ دیا گیا ہے جو استعمال ہو سکتی ہیں کیونکہ یہاں پیش کئے گئے خیالات حقیقت کی جانب قدم بڑھاتے ہیں۔ اس رہنما کتابچہ کے آخر میں دیئے گئے انڈکس کی بدولت ماہرین خطے کے اعتبار سے کیس سٹڈیز پر تحقیق بھی کر سکتے ہیں۔

خواتین کی سیاسی شمولیت میں اضافہ

ذیل میں دیئے گئے چند کلیدی امور کو کسی پروگرام یا سرگرمی کیلئے منصوبہ بندی کا عمل شروع کرتے وقت پیش نظر رکھا جائے۔ اگرچہ یہ ہر لحاظ سے مکمل نہیں لیکن یہ فہرست خواتین کی شمولیت یقینی بنانے اور اضافہ کے لئے نقطہ آغاز کا کام دیتی ہے۔

- اس امر کو یقینی بنائیں کہ پروگرام کے ہر پہلو میں صنفی فہم کو شامل کیا جائے وہ خواہ ''خواتین'' کا پروگرام ہو یا نہ ہو۔

"women's" program.

● Seek 50 percent women's participation in all trainings, conferences, workshops and study missions. NDI is convening the training and can request that women constitute half of all program participants. Staff conditions must allow for the effort required to realize genuine participation from women.

● While donor budgets may not specifically allocate funding for "women's programs," staff should make every effort to put half of budget resources to support the participation of women in the program.

● Consider what other donors have already done. What has been successful and what has failed. Why? What is still needed?

● Do not conduct women's political participation programs in a vacuum. Address economic, social and cultural concerns when planning programs and activities, including childcare, transportation and the accessibility (time, location, etc.) of the venue.

● Identify opportunities to unite women across sectors. Facilitate interaction among women from different sectors through program activities.

● Acknowledge the socio-political reality that women face in their country and the potential backlash that they may face from participating in the workshop or training.

● Recognize the important leadership role - formal or informal - that women already play in their families and communities through a discussion of different types of leadership.

● Do not conduct women-only programming activities exclusively or at the expense of women's equal participation in all program activities. Conduct

● ہر قسم کی تربیت، کانفرنسوں، ورکشاپوں اور سٹڈی مشنز میں خواتین کی پچاس فیصد شمولیت کی کوشش کریں۔ این ڈی آئی (NDI) اس تربیت کا انعقاد کر رہا ہے اور یہ درخواست کر سکتا ہے کہ خواتین پروگرام کے تمام شرکاء کا نصف ہوں۔ عملہ کی صورتحال ایسی ہونی چاہئے کہ جس کی بدولت خواتین کی حقیقی شمولیت کو عملی جامہ پہنانے کے لئے درکار کوششوں کا موقع مل سکے۔

● عطیہ دینے والوں کے بجٹ میں جہاں ''خواتین کے پروگراموں'' کے لئے خاص طور پر فنڈز مختص نہ کئے گئے ہوں عملہ کو چاہئے کہ وہ بجٹ کے نصف وسائل پروگرام میں خواتین کی شمولیت کی حمایت پر مختص کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں۔

● اس بات پر غور کریں کہ عطیہ دینے والے دیگر ادارے پہلے کیا کر چکے ہیں۔ کیا کامیاب رہا ہے اور کیا ناکام اور کیوں؟ مزید کیا کرنے کی ضرورت ہے؟

● خواتین کی سیاسی شمولیت کے پروگرام خالی خولی ہوا میں نہیں ہونے چاہئیں۔ پروگراموں اور سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کرتے وقت معاشی، سماجی اور ثقافتی اندیشوں بشمول بچوں کی نگہداشت، آمدورفت، اور مقام تک سائی (وقت، مقام وغیرہ) کے پہلوؤں کو مدنظر رکھیں۔

● تمام شعبوں کی خواتین کو متحد کرنے کے مواقع کا تعین کریں۔ پروگرام کی سرگرمیوں کے ذریعے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی خواتین میں باہمی روابط کی راہ ہموار کریں۔

● اس سماجی وسیاسی حقیقت، جو خواتین کو اپنے ملک میں درپیش ہے، اور متوقع ردعمل کا ادراک کریں جس کا سامنا انہیں ورکشاپ یا تربیت میں شرکت پر کرنا پڑ سکتا ہے۔

● اس اہم قائدانہ کردار، خواہ وہ رسمی ہو یا غیر رسمی، کا قیادت کی مختلف اقسام پر بحث کے ذریعے ادراک کریں جو خواتین اپنے خاندانوں اور کمیونٹی میں پہلے سے ادا کر رہی ہیں۔

● پروگرام کے لئے صرف خواتین کی سرگرمیاں بلاشرکت غیرے یا پروگرام کی تمام سرگرمیوں میں خواتین کی مساوی شمولیت کی قیمت پر نہ کریں۔ مشترکہ صنفی تربیت سے ہٹ کر صرف خواتین کے تربیتی سیشن منعقد کریں۔ صرف خواتین کی

women-only training sessions in addition to mixed-gender trainings. Women-only trainings are ideal opportunities to include confidence-building sessions such as public speaking, advocacy, time management, leadership training, etc.

تربیت ایک ایسا مثالی موقع ہے جس میں آپ اعتماد سازی کے سیشن مثلاً عوام کے سامنے تقریر کرنا، ایڈووکیسی، وقت کا منظم استعمال، قیادت کی تربیت وغیرہ بھی شامل کر سکتے ہیں۔

● Build key stakeholders into the program. The more engaged stakeholders feel, the more willing they will be to lend their support. Are there any who have been overlooked?

● پروگرام میں اہم متعلقہ فریقین کی تعمیر کریں۔ متعلقہ فریقین جتنا زیادہ محسوس کریں گے کہ آپ انہیں ساتھ لے کر چل رہے ہیں اتنا ہی زیادہ وہ اپنی حمایت فراہم کرنے پر آمادہ ہونگے کہیں کوئی ایسا تو نہیں جو آپ کی نظر سے رہ گیا ہو؟

● Make sure indicators track program outcomes as well as program outputs. Indicators should track not only the number of women and men in trainings, but the attitude changes that resulted from the training in both men and women.

● اس بات کو یقینی بنائیں کہ اشارات میں پروگرام کے نتائج کے علاوہ پروگرام کے اثرات بھی شامل ہوں۔ اشارات میں نہ صرف تربیت میں خواتین اور مردوں کی تعداد بلکہ ان کے رویئے میں آنے والی وہ تبدیلیاں بھی شامل ہوں جو عورتوں اور مردوں دونوں کی تربیت کے نتیجہ میں پیدا ہوئیں۔

● Use a balance of male and female trainers/speakers in all trainings. Involving local men as trainers in women's programs will encourage their investment in increasing women's participation.

● ہر قسم کی تربیت میں مرد اور خاتون تربیت کاروں یا مقررین کی تعداد میں توازن برقرار رکھیں۔ خواتین کے پروگراموں میں مقامی مردوں کی بطور تربیت کار شامل کرنے سے خواتین کی بہتر شمولیت کی حوصلہ افزائی ہو گی۔

● Conduct trainings for men and women on gender equality to encourage them to view each other as peers and help increase cooperation and gender sensitivity.

● صنفی مساوات پر مردوں اور خواتین کی تربیت کا اہتمام کریں تاکہ ان کی حوصلہ افزائی ہو کہ وہ ایک دوسرے کو ساتھیوں کی نظر سے دیکھیں اور تعاون و صنف کا احساس بڑھے۔

● Encourage women to become well-versed on "non-traditional" issues such as the economy, finance, budgeting, defense and foreign policy. This will allow women to position themselves as experts in these powerful areas and help increase their legitimacy as political leaders.

● خواتین کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ معیشت، مالیات، بجٹ سازی، دفاع اور خارجہ پالیسی جیسے ''غیر روایتی'' امور سے آگاہی حاصل کریں۔ اس کی بدولت خواتین کو موقع ملے گا کہ وہ ان اہم شعبوں میں اپنے آپ کو ماہرین کے طور پر پیش کر سکیں اور سیاسی قائدین کی حیثیت سے ان کی جائز قانونی حیثیت میں اضافہ ہو۔

● Create safe, accessible and comfortable training environments that enable women's engagement by encouraging their full participation in discussions, role-plays, etc. Encourage women to sit in the front of training sessions and to speak freely.

● تربیت کے لئے ایسے محفوظ، قابل رسائی اور پر سکون حالات پیدا کریں کہ خواتین اس میں شامل ہو سکیں اور بحث مباحثوں، خاکوں وغیرہ میں بھرپور شمولیت کے لئے ان کی حوصلہ افزائی ہو۔ خواتین کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ تربیتی سیشنوں میں سامنے والی قطار میں بیٹھیں اور آزادی سے بات کریں

● Conduct training as close to the targeted commu-

● جہاں تک ممکن ہو تربیت انہی کی کمیونٹی کے قریب منعقد کریں۔ خواتین اپنی گھریلو وجوہات کی بناء پر دارالحکومت کا سفر نہیں کر سکتیں یا وہ اس لئے بھی نہیں چاہتیں کہ اس سے ان کے بارے میں منفی تاثر پیدا ہو سکتا ہے۔

nities as possible. Many women are unable to travel to the capital for family reasons or unwilling to do so because of the negative perceptions it may create.

● خواتین کے لئے دارالحکومت یا ایسے بڑے شہری علاقوں سے باہر مواقع پیدا کریں جہاں تربیتی وسائل تک رسائی کم ہے۔ دارالحکومت سے باہر پروگرام پر وقت اور رقم تو زیادہ لگتی ہے لیکن اس کے دیرپا اثرات بھی کہیں زیادہ ہوتے ہیں۔

● Create opportunities for women outside of the capital or major urban areas who have less access to training resources. While it is more costly and more time consuming to build a program outside of the capital, its longer-term impact could be greater.

● تربیتی پروگراموں کا دورانیہ پھیلائیں یا وقفے وقفے سے کریں تاکہ خواتین کو زیادہ آزادی ملے کہ وہ پروگرام میں شمولیت کے ساتھ ساتھ اپنی گھریلو ذمہ داریاں بھی پوری طرح نبھا سکیں۔

● Conduct training programs over an extended or staggered period of time so that women have increased flexibility to participate in the program while still maintaining their family responsibilities.

● اس بات کو یقینی بنائیں کہ تربیت کا طریق کار دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے شرکاء کی تعلیم اور آگاہی کی سطح کے مطابق ہو۔ مختلف کرداروں، ڈرائنگز اور مثالوں کا استعمال کریں تاکہ آپ کے سامعین آپ کے پیغام کو پوری طرح سمجھ سکیں۔

● Make sure the training methodology responds to the education and awareness level of participants in rural areas. Use role-plays, drawings and the like to ensure the message reaches the target audience.

● سیاسی جماعت کی مشاورت اور تربیت میں پارٹیوں کے لئے اس ضرورت کو پیش نظر رکھیں کہ خواتین کو بطور ووٹر، امیدوار، انتخابی مہم کے عملہ اور پارٹی رکن آگے لائیں اور ایسی پالیسیاں اور مروجہ طریقے تیار کریں جو پارٹی کی ہر سطح کی رکنیت میں خواتین کو بامعنی انداز میں شامل کریں۔

● In political party consultations and trainings, address the need for parties to reach out to women as voters, candidates, campaign staff and party members, and create policies and practices that meaningfully include women at every level of party membership.

● پارٹی قیادت اور فیصلہ سازی کے ڈھانچوں میں خواتین ونگز کی مساوی نمائندگی کی حمایت کریں۔

● Support the equitable representation of women's wings in party leadership and decision-making structures.

● خواتین کے ایسے نیٹ ورکس قائم کرنے کے مواقع پیدا کریں جن سے خواتین کا سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی تنظیموں دونوں سے رابطہ پیدا ہو

● Create opportunities to establish women's networks that link women from both political parties and civil society organizations.

● عملہ کی خواتین ارکان اور پروگرام کے موجودہ شرکاء کو استعمال کرتے ہوئے مزید شرکاء بھرتی کریں۔

● Use women staff members and current program participants to recruit more participants.

● خود کو مثالی بنا کر آپ ایک اثر انگیز پیغام دے سکتے ہیں۔ خواتین کی سیاسی شمولیت کے پروگراموں کے عملہ کے معاملے میں یہ بات خاص طور پر سچ ہے۔

● Leading by example sends a powerful message; this is particularly true for staffing of women's political participation programs.

Citizen Participation

شہریوں کی شمولیت

Introduction

A functioning democracy requires an informed and active public that understands how to voice its interests, act collectively, and hold government officials accountable. NDI citizen participation programs are intended to increase and strengthen the organized and active political involvement of all citizens. Whether advocating for specific policies, providing expertise on poverty issues, monitoring the implementation of a policy, or raising awareness about needs, both men and women can contribute to their government's willingness and ability to work on behalf of its citizens.

Citizen participation programs can make the democratic process even stronger by leveraging the unique contributions and value that women bring to the political process. When women have a vocal role as voters, activists, electoral administrators, and issue advocates, their inclusion guarantees that a wide spectrum of voices will more accurately represent a broader range of citizens' concerns.

Historically, women have lacked a presence in political life, resulting from economic and political exclusion and discrimination. Women often do not have the financial means or freedom that enables them to participate in a male-dominated political arena where power, in addition to financial resources, is the primary currency. Women active in civil society face many of the same challenges as women in elected office, including a lack of confidence in their ability to create change; a lack of education and a belief that it is a barrier to success; and a lack of personal or economic independence to participate freely. Women also face disproportionate family obligations and must attempt to reconcile them with the demands

تعارف

ایک فعال جمہوریت کے لئے باخبر اور فعال عوام کی ضرورت ہوتی ہے جو سمجھتے ہوں کہ کس طرح اپنے مفادات پر آواز بلند کی جائے، اجتماعی طور پر کام کیا جائے اور حکومتی عہدیداروں کو جمہوری احتساب کا پابند بنایا جائے۔ این ڈی آئی (NDI) کے شہریوں کی شمولیت کے پروگراموں کا مقصد سیاست میں تمام شہریوں کے منظم اور فعال کردار کو بڑھانا اور اسے مستحکم بنانا ہے۔ کسی خاص پالیسی کے لئے وکالت ہو یا غربت کے مسائل پر مہارت کی فراہمی، پالیسی پر عملدرآمد کی نگرانی ہو یا ضروریات کے بارے میں آگاہی پیدا کرنا، مرد اور خواتین دونوں اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں کہ حکومت اپنے شہریوں کی خاطر کام کرنے پر آمادہ ہو اور اس کی قابلیت رکھتی ہو۔

شہریوں کی شمولیت کے پروگرام خواتین کی بدولت سیاسی عمل میں پیدا ہونے والی منفرد قدر و قیمت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے جمہوری عمل کو زیادہ مضبوط بنا سکتے ہیں۔ خواتین جب بطور ووٹر، کارکن، انتخابی منتظم، اور کسی مقصد کی وکالتی کارکن کی حیثیت سے اپنا موثر کردار ادا کرتی ہیں تو ان کی شمولیت اس بات کی ضمانت ہوتی ہے کہ ہر طرح کی آوازیں شہریوں کے وسیع تر اندیشوں کی نمائندگی زیادہ صحیح انداز میں کریں گی۔

تاریخی طور پر معاشی و سیاسی انخلاء اور امتیاز کے نتیجے میں سیاسی زندگی میں خواتین کی موجودگی کم رہی ہے۔ خواتین کے پاس اکثر ایسے مالی ذرائع یا آزادی نہیں ہوتی جن کی بدولت وہ مردوں کے زیر غلبہ سیاسی میدان میں حصہ لے سکیں جہاں مالی وسائل کے علاوہ طاقت کا سکہ چلتا ہے۔ سول سوسائٹی میں فعال خواتین کو بھی ایسے ہی کئی چیلنجوں کا سامنا ہوتا ہے جن سے منتخب عہدوں پر آنے والی خواتین دوچار ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں اس اعتماد کا فقدان کہ وہ تبدیلی لا سکتی ہیں، ایسی تعلیم اور یقین کا فقدان کہ یہ کامیابی میں رکاوٹ ہے، آزادانہ شمولیت کے لئے شخصی یا معاشی آزادی کا فقدان خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ گھر اور خاندان میں بھی غیر متناسب ذمہ داریاں خواتین کے حصے میں آتی ہیں اور انہیں کمیونٹی کی خدمت کے ساتھ جڑے تقاضوں پر مصلحت پسندی سے کام لینا

associated with serving their community. Women are often forced to choose between family and work. Often the same women are active in multiple organizations and must strive to balance their work with each organization and their personal life. Attention to these differences between men and women illustrate why it is critical to pay attention to their different needs, priorities and status.

While women comprise cadres of political party members and candidates in most regions, they have tended to be more active participants in civic groups. Women often deem politics a place for men, and as a result, women are found in more robust numbers in the civic sector.

Civic groups provide a more welcoming environment for women, and this is where women have more frequently demonstrated their leadership. They have successfully tackled issues related to security, jobs, human rights, and physical well-being. Women's voices as advocates for democratic reform have strengthened civil society; and women have proven themselves to be change agents when their voice is present. Many civic groups around the world are comprised of female staff and many of these organizations are also led by women. In Europe and the countries formed during the breakup of the former Soviet Union in the 1990s, women played a key role in civil society movements despite the fact that the post-socialist removal of quotas led to a decline in their presence in parliaments.[5] Women have publicly shown their voice to the world by leading peaceful demonstrations such as the Mothers of the Missing in Argentina, which protests the disappearance of family members during the period of Argentina's "Dirty War".[6] Aung San Suu Kyi, a hero among men and women globally, has been the leading advocate for a peaceful democratic transition in Burma since the 1980s.[7]

The following pages provide the tools to

پڑتا ہے۔ خواتین کو اکثر مجبور کیا جاتا ہے کہ وہ گھر یا کام میں سے کسی ایک چیز کا انتخاب کر لیں۔ اکثر خواتین بیک وقت ایک سے زائد تنظیموں میں فعال ہوتی ہیں اور انہیں ہر تنظیم کی سرگرمیوں اور اپنی ذاتی زندگی کے درمیان ایک توازن برقرار رکھنا ہوتا ہے۔ مردوں اور عورتوں کے درمیان فرق کے ان پہلوؤں پر توجہ سے پتہ چلتا ہے کہ ان کی مختلف ضروریات، ترجیحات اور حیثیت پر توجہ دینا کیوں ناگزیر ہے۔

بیشتر علاقوں میں جہاں خواتین سیاسی جماعتوں کے ارکان اور امیدواروں میں شامل ہوتی ہیں وہیں شہری گروپوں میں بھی وہ کافی فعال نظر آتی ہیں۔ اکثر صورتوں میں خواتین سیاست کو مردوں کا شعبہ تصور کرتی ہیں اور نتیجتاً شہری شعبے میں خواتین زیادہ بڑی تعداد میں ملتی ہیں۔

شہری گروپ خواتین کو زیادہ خوش آئند ماحول فراہم کرتے ہیں اور یہی وہ شعبہ ہے جہاں خواتین اپنی قیادت کا اظہار زیادہ تواتر کے ساتھ کرتی ہیں۔ سلامتی، ملازمت، انسانی حقوق اور جسمانی فلاح سے متعلق شعبوں میں بھی وہ کامیاب دکھائی دیتی ہیں۔ جمہوری اصلاح کے وکالتی کارکن کے طور پر خواتین کی آوازوں نے سول سوسائٹی کو مستحکم بنایا ہے اور خواتین نے اپنے آپ کو وہاں تبدیلی کے نقیب کے طور پر ثابت کر دکھایا ہے جہاں ان کی آواز موجود ہے۔ دنیا بھر کے کئی شہری گروپ خواتین عملہ پر مشتمل ہیں اور ان میں سے کئی تنظیموں کی قیادت خواتین کر رہی ہیں۔ یورپ اور 1990 کی دہائی میں سابق سوویت یونین کے ٹوٹنے سے وجود میں آنے والے ملکوں میں خواتین نے اس حقیقت کے باوجود سول سوسائٹی تحریکوں میں کلیدی کردار ادا کیا کہ سوشلزم کے بعد کوٹہ کا خاتمہ پارلیمانوں میں ان کی موجودگی کے لئے زوال کا باعث بنا۔[5] عوامی سطح پر بھی خواتین نے ممتاز پرامن مظاہروں کی قیادت کر کے دنیا کے سامنے اپنی آواز کو منوایا ہے جس کی ایک مثال ارجنٹائن میں Mothers of the Missing تحریک ہے جو ارجنٹائن کی "ڈرٹی وار" کے دوران اپنے خاندان کے ارکان کے لاپتہ ہونے پر سراپا احتجاج ہیں۔[6] آنگ سان سوکائی جو دنیا بھر کے مردوں اور عورتوں کے نزدیک ہیرو سمجھی جاتی ہیں، برما میں 1980 کی دہائی سے پرامن جمہوری تبدیلی کے عمل کی سرکردہ وکیل چلی آ رہی ہیں۔[7]

ذیل کے صفحات میں صنف کو سول سوسائٹی کے تمام پروگراموں میں مجموعی

mainstream gender throughout civil society programs and develop and conduct specific programs for women, where necessary. The practice of mainstreaming gender throughout a program consists of considering the needs and perspectives of both men and women and ensuring that activities address these needs relative to program objectives. Gender mainstreaming within democracy programs enables women to play a more powerful role in building and strengthening democracy while advancing gender equality. Because women and men experience life differently as a result of their gender, they raise different policy priorities and often approach solutions differently. Women's involvement in securing, monitoring and reforming policy measures allows for a more diverse set of opinions and perspectives to contribute to making democracy deliver.

This chapter describes an array of approaches to increasing women's civic engagement with best practices highlighted to showcase examples where women civil society activists have successfully changed political dynamics at the community or national level. The information provided will enable program practitioners to integrate gender and help them identify when it is important to develop specific women's programs or activities targeting women. Program practitioners will gain a clear understanding of the steps required to effectively mainstream gender into new and existing citizen participation programs beginning with the initial phase of conceptualization.

عمل کا حصہ بنانے اور حسب ضرورت خواتین کے لئے مخصوص پروگراموں پر کام کرنے کے طریقے دیئے گئے ہیں۔ صنف کو پروگرام کی تمام تر سرگرمیوں کا حصہ بنانے کا عمل مردوں اور خواتین دونوں کے نقطہ نظر اور ضروریات کو پیش نظر رکھنے اور اس امر کو یقینی بنانے پر مشتمل ہے کہ مختلف سرگرمیوں میں پروگرام کے مقاصد سے متعلق ان ضروریات کا ازالہ کیا جائے۔ جمہوری پروگراموں میں صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے یا 'جنڈر مین سٹریمنگ' سے خواتین اس قابل ہوتی ہیں کہ ایک طرف وہ جمہوریت کی تعمیر اور استحکام میں اپنا زیادہ بھرپور کردار ادا کریں اور دوسری جانب صنفی مساوات کو فروغ ملے۔ صنف کے فرق کے باعث زندگی کے بارے میں خواتین اور مردوں کا تجربہ چونکہ مختلف ہوتا ہے اس لئے ان کی پالیسی ترجیحات بھی مختلف ہوتی ہیں اور ان کی طرف سے پیش کئے جانے والے مسائل کے حل بھی۔ پالیسی اقدامات کو یقینی بنانے، ان کی نگرانی اور اصلاح میں خواتین کے کردار سے مختلف طرح کی آراء اور نقطہ نظر سامنے آتے ہیں جو جمہوریت کی کارگزاری میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

اس باب میں شہری سرگرمیوں میں خواتین کا کردار بڑھانے کے لئے متعدد لائحہ عمل بیان کئے گئے ہیں اور ایسی مثالوں کے ساتھ بہترین مروجہ طریقوں پر روشنی ڈالی گئی جن میں سول سوسائٹی کی خواتین کارکنوں نے کمیونٹی یا ملکی سطح پر سیاسی محرکین کو بدلنے میں کامیابی حاصل کی۔ پروگرام ماہرین یہاں دی گئی معلومات کی بدولت صنف کو اس کا لازمی جزو بنا سکتے ہیں اور انہیں یہ طے کرنے میں مدد ملے گی کہ خواتین کے لئے مخصوص پروگراموں یا خواتین سے متعلق سرگرمیوں کی تشکیل کس وقت ضروری ہوتی ہے۔ پروگرام کے ماہرین کو ان مراحل کی واضح سمجھ بوجھ حاصل ہو گی جو شہریوں کی شمولیت کے نئے اور موجودہ پروگراموں میں صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے کے لئے درکار ہوتے ہیں اور جن کا آغاز ابتدائی تصوراتی مرحلے سے ہو جاتا ہے۔

Program Design

پروگرام کا ڈیزائن

Much of NDI's work focuses on helping citizens engage public officials and political leaders on substantive issues of community concern. Citizen participation programs are designed to help citizens take action to shape the way governments, parliaments, and parties behave, and the way

این ڈی آئی (NDI) کی زیادہ تر سرگرمیاں شہریوں کی اس حوالے سے مدد سے متعلق ہیں جن کے ذریعے وہ سرکاری عہدیداران اور سیاسی قائدین کو لوگوں کی دلچسپی کے کاموں کی طرف مائل کر سکیں۔ شہریوں کی شمولیت کے پروگرام شہریوں کو مدد دیتے ہیں کہ وہ حکومتوں، پارلیمان اور پارٹیوں کے

politics is practiced. NDI's citizen participation programs focus on civic education, issue organizing and advocacy, budget oversight and government monitoring. The Institute also specializes in "guided practice," where staff offers coaching and structured feedback to help civic organizations think strategically about their actions and take concerted steps to increase their influence over the political process and public officials.

Because NDI does not presume to impose solutions on local partners, programs must work closely with their partners to understand the political context in which they work, the challenges, and the possible solutions that exist and have been identified by the local community. There are a diverse set of research tools available to enable program staff to collect and leverage the knowledge of local organizations, key stakeholders and international organizations. Using appropriate research tools to engage citizens will enable a program to address the most urgent needs and opportunities for impact. Effective program design also depends upon the activities of other stakeholders and, most importantly, the overall intended program objectives.

The design phase provides an opportunity for gathering information about how the different experiences, roles, status, needs and priorities of men and women will impact citizen participation programs. In addition, the design phase also requires an examination of the constraints and opportunities that men and women both face to engage fully in political life. Careful examination of gender inequities helps reveal whether it is necessary to design a separate women's program, or to fully integrate activities with attention to the needs of both men and women throughout.

Context

The following questions facilitate the collection of information that enable a more comprehensive

طرز عمل اور سیاست کے طور طریقوں کی تشکیل کے لئے کارروائی کر سکیں۔ این ڈی آئی (NDI) کے شہریوں کی شمولیت کے پروگراموں میں شہریوں کی تعلیم و تربیت، مسائل کی تنظیم اور وکالت، بجٹ نگرانی اور حکومت کی نگرانی پر زور دیا جاتا ہے۔ این ڈی آئی (NDI) ''رہنمائی پر مبنی مروجہ طریقوں'' میں بھی خصوصی مہارت رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں عملہ کو تربیت اور منظم جوابی آراء فراہم کی جاتی ہیں تاکہ شہری تنظیموں کو اپنے اقدامات پر حکمت عملی کی رو سے غور و فکر اور سیاسی عمل اور سرکاری عہدیداروں پر اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لئے پیہم اقدامات کرنے میں مدد دی جا سکے۔ این ڈی آئی (NDI) چونکہ مقامی پارٹنرز پر اپنے تجویز کئے ہوئے حل مسلط نہیں کرنا چاہتا اس لئے پروگراموں کو اپنے پارٹنرز کے ساتھ مل کر کام کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ اس سیاق وسباق کو، جس میں وہ کام کر رہے ہیں، اس کے چیلنجوں اور ان کے اس ممکنہ حل کو سمجھ سکیں جن کا تعین مقامی کمیونٹی کر چکی ہے۔ پروگرام کے عملہ کو مقامی تنظیموں، اہم متعلقہ فریقین اور بین الاقوامی تنظیموں کے پاس موجود علم کے حصول اور اس سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنانے کے لئے تحقیق کے متعدد طریقے موجود ہیں۔ شہریوں کو شامل کرنے کا موزوں تحقیقی طریقہ استعمال کرنے سے پروگرام کو موقع مل سکے گا کہ وہ انتہائی فوری ضروریات کا ازالہ کر سکے اور اثرات پیدا کرنے کے مواقع سے فائدہ اٹھا سکے۔ موثر پروگرام ڈیزائن کا انحصار دیگر متعلقہ فریقین کی سرگرمیوں اور سب سے بڑھ کر پروگرام کے مجموعی متوقع مقاصد پر بھی ہوتا ہے۔

ڈیزائن کا مرحلہ اس حوالے سے معلومات جمع کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے کہ مردوں اور عورتوں کے مختلف تجربات، کردار، حیثیتیں، ضروریات اور ترجیحات کس طرح شہریوں کی شمولیت کے پروگراموں پر اثرانداز ہوں گے۔ علاوہ ازیں ڈیزائن کے مرحلہ میں ان رکاوٹوں اور مواقع کے جائزہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے جو مردوں اور عورتوں دونوں کو بھرپور انداز میں سیاسی عمل کا حصہ بننے میں درپیش ہوتے ہیں۔ صنفی عدم مساوات کے پہلوؤں کے محتاط جائزہ سے پتہ چلتا ہے کہ آیا خواتین کے لئے الگ پروگرام تشکیل دینا ضروری ہے یا مردوں اور عورتوں دونوں کی تمام ضروریات پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے تمام تر سرگرمیوں کو باہم مربوط بنا دیا جائے۔

سیاق وسباق

درج ذیل سوالات ایسی معلومات جمع کرنے میں مدد دیتے ہیں جن کے ذریعے

understanding of the cultural and political context of women's participation and that of citizens in a given country or region. In the absence of formal survey research, the following questions should be answered through desk research of existing literature and through key informal interviews with stakeholders, explained in the next section. A significant base of knowledge on the political and historical background should be familiar before approaching stakeholders.

Equipped with answers to the following questions, program practitioners will be better able to make an informed decision about what kind of program to craft. The program designers and practitioners' goal is to have the greatest impact by both supporting and leveraging women for the objectives of the program. Program practitioners will need to define their rationale for targeting women exclusively. For example, program designers may want to target women exclusively because women face significant barriers to entry or, because they act as agents of change, women can facilitate the objectives of the program. On the other hand, successful gender mainstreaming ensures that the concerns of men and women are addressed equally in every aspect of the program.

Key Questions: History of Civic and Political Engagement

Program practitioners must be familiar with the historical involvement of women in civic and political life. A thorough grasp of the country's social and political history, particularly the different experiences of men and women, is critical to understanding the program environment. Practitioners must, at a minimum, be knowledgeable about the general status of women in the country in which they are working, understand the key barrier's to women's political participation, and be aware of the threats or dangers that may be associated with women's participation in civic or political life. Other key questions include:

کسی بھی ملک یا خطے میں خواتین کی اور شہریوں کی شمولیت سے متعلق ثقافتی اور سیاسی سیاق وسباق کے بارے میں زیادہ جامع سمجھ بوجھ حاصل کی جاسکتی ہے۔ کسی رسمی سروے تحقیق کی عدم موجودگی میں درج ذیل سوالات کے جوابات کے لئے موجودہ تحریری مواد پر تحقیق کی جائے اور ان اہم متعلقہ فریقین سے غیر رسمی انٹرویو کئے جائیں جن کی وضاحت آئندہ سیکشن میں کی گئی ہے۔ متعلقہ فریقین سے رابطہ کرنے سے قبل ان کے سیاسی وتاریخی پس منظر سے آگاہی ایک قابل ذکر بنیاد کا کام دیتی ہے۔

درج ذیل سوالات کے جوابات کے ہوتے ہوئے پروگرام ماہرین اس بارے میں ایک باخبر فیصلہ کر پائیں گے کہ کس نوعیت کا پروگرام تیار کیا جائے۔ پروگرام کا ڈیزائن تیار کرنے والے افراد اور ماہرین کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ پروگرام کے مقاصد کے لئے خواتین کی حمایت اور ان کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے زیادہ سے زیادہ اثرات مرتب کئے جائیں۔ پروگرام ماہرین کو یہ طے کرنا ہوگا کہ خواتین کو بلاشرکت غیرے مخاطب کرنے کی معقولیت کیا ہے۔ مثال کے طور پر پروگرام تیار کرنے والے افراد خواتین کو اس لئے بلاشرکت غیرے مخاطب کرنا چاہیں گے کہ انہیں اپنے قدم بڑھانے کے لئے قابل ذکر رکاوٹوں کا سامنا ہے یا اس لئے کہ وہ تبدیلی کی نقیب کا کردار ادا کرتی ہیں، خواتین پروگرام کے مقاصد کے حصول کی راہ ہموار کر سکتی ہیں۔ دوسری جانب کامیاب 'جنڈر مین سٹریمنگ' اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ پروگرام کے ہر پہلو میں مردوں اور خواتین دونوں کے خدشات کا ازالہ یکساں ہو۔

اہم سوالات: شہری اور سیاسی شمولیت کی تاریخ

پروگرام ماہرین کو شہری اور سیاسی زندگی میں تاریخی طور پر خواتین کے کردار سے آگاہ ہونا چاہئے۔ ملک کی سماجی وسیاسی تاریخ خاص طور پر مردوں اور عورتوں کے مختلف تجربات پر مکمل عبور پروگرام کے ماحول کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ماہرین کو کم از کم اس ملک میں خواتین کی عمومی حیثیت سے باخبر ہونا چاہئے جس میں وہ کام کر رہے ہیں، خواتین کی سیاسی شمولیت میں درپیش اہم رکاوٹوں کو سمجھنا چاہئے اور ان خطرات سے آگاہ ہونا چاہئے جو شہری یا سیاسی زندگی میں خواتین کی شمولیت سے متعلق درپیش ہو سکتے ہیں۔ دیگر اہم سوالات ذیل میں دیئے گئے ہیں:

• What is the history of citizen activism or lack thereof?

• Are there certain groups of women who may face more discrimination than others?

• What is the history of women's activism as voters, candidates, political party members and civic leaders?

• What avenues for citizen input have been explored? What hasn't? What would be most useful in the current environment?

• Are there any existing cultural and/or religious factors or norms that impact women's situation in a given country? What are some ways to bring about societal and behavioral change?

Key Questions: Current Political Environment

In addition to knowing about the historical political life of women and men in the country, program practitioners should understand the current state of affairs in which they are operating. An examination of the political context includes assessing the distribution of power; knowing the range of organizations that exist and what their interests are; and considering the formal and informal rules that govern interactions among different groups and individuals.

Program staff must be aware of the advances made on women's rights in the host country. Program designers must be aware of whether or not the Convention to Eliminate All Forms of Discrimination of Women (CEDAW) and its Optional Protocol have been ratified. If it has been ratified, do civic organizations monitor compliance with CEDAW? If not, are there efforts within civil society to gain ratification of CEDAW? Practitioners should examine as well whether there are any regional or local declarations on women's rights that the government adheres to. An

• شہری فعالیت یا اس کے فقدان کی تاریخ کیا ہے؟

• کیا خواتین کے ایسے کوئی گروہ موجود ہیں جنہیں دوسروں کے مقابلے میں زیادہ امتیاز کا سامنا ہے؟

• بطور ووٹر، امیدوار، سیاسی جماعت کی رکن اور شہری قائد، خواتین کی فعالی کی تاریخ کیا ہے؟

• شہریوں نے اپنا کردار ادا کرنے کے کن مواقع سے فائدہ اٹھایا ہے؟ اور کن سے نہیں؟ موجودہ ماحول میں سب سے زیادہ مفید کیا ہوگا؟

• کیا موجودہ ماحول میں ایسے کوئی ثقافتی اور/ یا مذہبی عوامل یا اقدار ہیں جو اس ملک میں خواتین کی صورتحال پر اثرانداز ہوتے ہیں؟ معاشرتی اور طرز عمل کی تبدیلی لانے کے طریقے کیا ہیں؟

اہم سوالات: موجودہ سیاسی ماحول

ملک میں خواتین اور مردوں کی سیاسی زندگی سے آگاہی حاصل کرنے کے علاوہ پروگرام ماہرین کے لئے اس موجودہ صورتحال کو سمجھنا بھی ضروری ہے جس میں وہ کام کر رہے ہیں۔ سیاسی سیاق وسباق کے جائزہ میں ضروری ہے کہ اختیارات کی تقسیم کا تجزیہ کیا جائے، پہلے سے موجود مختلف تنظیموں اور ان کے مفادات سے آگاہی حاصل کی جائے، اور ایسے رسمی اور غیر رسمی قوانین پر غور کیا جائے جو مختلف گروپوں اور افراد کے درمیان روابط کا تعین کرتے ہیں۔

پروگرام عملہ کو اس ملک میں خواتین کے حقوق پر ہونے والی پیشرفت سے بھی آگاہ ہونا چاہئے۔ پروگرام تیار کرنے والے افراد کو معلوم ہونا چاہئے کہ آیا اس ملک نے 'خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمہ پر کنونشن' (CEDAW) اور اس کے 'آپشنل پروٹوکول' کی توثیق کی ہے۔ اگر اس نے توثیق کر رکھی ہے تو کیا شہری تنظیمیں سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW) کی پاسداری کی نگرانی کر رہی ہیں؟ اگر نہیں تو کیا سول سوسائٹی کی طرف سے سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW) کی توثیق کرانے کے لئے کوششیں ہو رہی ہیں؟ ماہرین کو اس بات کا جائزہ بھی لینا چاہئے کہ آیا خواتین کے حقوق پر ایسے کوئی علاقائی یا مقامی اعلامیے موجود ہیں جن کی

examination of the political environment should reveal the current socio-economic constraints, challenges and/or opportunities for women. Additionally, program staff should be aware of any advocates for women in the government who would be important allies in advancing gender equality, and be able to identify key stakeholders who could help promote gender equality during the life of the project.
Other key questions are:

پاسداری حکومت کرتی ہے۔ سیاسی ماحول کے جائزہ سے خواتین کے لئے موجودہ سماجی ومعاشی رکاوٹوں، چیلنجوں اور/ یا مواقع کا پتہ بھی چلنا چاہئے۔ علاوہ ازیں پروگرام عملہ کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ آیا حکومت میں خواتین کے کوئی وکالتی کارکن موجود ہیں جو صنفی مساوات کی وکالت میں اہم اتحادی ہوں گے اور ایسے اہم متعلقہ فریقین کا تعین بھی کرنا چاہئے جو پراجیکٹ کے عرصہ حیات کے دوران صنفی مساوات کے فروغ میں مدد دے سکیں۔ دیگر اہم سوالات یہ ہیں:

- What is the current representation of women in national and locally-elected institutions?

- قومی اور مقامی منتخب اداروں میں خواتین کی موجودہ نمائندگی کیا ہے؟

- What is the level of women's presence in government? Political parties? Labor unions? Media?

- حکومت، سیاسی جماعتوں، لیبر یونینوں اور میڈیا میں خواتین کی موجودگی کی سطح کیا ہے؟

- Are there upcoming elections? National or local? And what effect might they have on the planned program activities?

- کیا انتخابات ہونے والے ہیں؟ قومی یا مقامی؟ اور پروگرام کی متوقع سرگرمیوں پر ان کا اثر کیا ہو سکتا ہے؟

- What is the situation/representation of women within political parties? Are there any parties that stand out in terms of significant representation of women within their party organization?

- سیاسی جماعتوں میں خواتین کی صورتحال یا نمائندگی کیا ہے؟ کیا ایسی کوئی جماعتیں ہیں جو اپنی پارٹی تنظیم میں خواتین کی قابل ذکر نمائندگی کے اعتبار سے نمایاں ہوں؟

- Is there any key piece of legislation that helps to improve women's lives? Is there such legislation currently under consideration in the national legislature?

- کیا ایسا کوئی اہم قانون موجود ہے جو خواتین کی زندگیاں بہتر بنانے میں مدد دیتا ہو؟ کیا قومی قانون ساز ادارے میں ایسی کوئی قانون سازی اس وقت زیر غور ہے؟

- Has legislation passed that supports women but doesn't have the funding or political will for implementation?

- کیا ایسا کوئی قانون منظور ہوا ہے جو خواتین کی حمایت کرتا ہو لیکن اس پر عملدرآمد کے لئے فنڈز یا سیاسی عزم موجود نہ ہو؟

- Is there a need for amendments to an existing laws that hinders women's participation, and which should be the subject of advocacy?

- کیا موجودہ قوانین میں ترامیم کی ضرورت ہے جو خواتین کی شمولیت میں رکاوٹ ہوں اور جن پر وکالت ہونی چاہئے؟

- Are women addressed in the Poverty Reduction Strategy Paper (PRSP)? [8] Are women involved in oversight of the PRSP?

- کیا غربت میں کمی کے سٹریٹجی پیپر (PRSP) میں خواتین کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے؟[8] کیا پی آر ایس پی (PRSP) کے جائزہ میں خواتین شامل ہیں؟

● Are there key legislative or executive bodies, commissions and/or individuals established to implement and monitor initiatives to promote gender equality?

● Is there a national gender action plan? A gender or equality ministry? A gender commission?

● Is there a strategy for a gender-responsive budgeting program in the country? If so, which ministries/departments are engaged in this? What have been the results/accomplishments of this program?

Key Questions: Activism Among Women

To successfully engage both men and women in citizen participation programs, women activists and activists who advocate for issues that directly impact women, such as healthcare reform, poverty reduction, and combating domestic violence among others, should be involved. Additionally, program staff should have a basic understanding of the nature of activism in the host country. They should know if a women's movement exists, i.e. a collection of individuals who cross sectors and political parties or movements to advocate for issues of particular concern to women or to promote gender equality, if so, program staff should find out how many people are involved and who they are. There may be an informal network of women who meet regularly at the national level, or a more institutionalized network of women who meet regularly and are formally registered. If so, does the formal network have outreach chapters or branches in states/provinces or at the local level?

Prominent and influential groups led by men that support gender equality and promote women's participation can also be great partners. If program staff can identify male leaders who champion gender equality, they should find out whether these male leaders have entered into coalitions with women's groups on any given issue or if they ever joined a campaign to promote women's issues.

● کیا صنفی مساوات کے فروغ سے متعلق اقدامات پر عملدرآمد اور نگرانی کے لئے کوئی اہم قانون یا ایگزیکٹو باڈی، کمیشن اور افراد موجود ہیں؟

● کیا ملک میں کوئی قومی صنفی ایکشن پلان موجود ہے؟ کوئی وزارت صنف یا مساوات؟ کوئی صنفی کمیشن؟

● کیا ملک میں صنف کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے بجٹ سازی پروگرام کے لئے کوئی سٹریٹجی موجود ہے؟ اگر ایسا ہے تو اس پر کون سی وزارت یا محکمہ کام کر رہا ہے؟ اس پروگرام کے نتائج یا کامیابیاں کیا رہی ہیں؟

اہم سوالات: خواتین کی فعالیت

شہریوں کی شمولیت کے پروگراموں میں مردوں اور عورتوں دونوں کو شامل کرنے میں کامیابی کے لئے ایسے کارکنوں اور خواتین کارکنوں کو ساتھ ملایا جائے جو خواتین پر براہ راست اثرانداز ہونے والے مسائل کی وکالت کرتے ہوں مثلاً حفظان صحت کی اصلاحات، غربت میں کمی اور گھریلو تشدد کا خاتمہ اور دیگر۔ علاوہ ازیں پروگرام عملہ کو اپنے ملک میں فعالیت کی نوعیت کی بنیادی سمجھ بوجھ ہونی چاہئے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آیا خواتین کی کوئی تحریک موجود ہے یعنی افراد کا ایسا اجتماع جس میں تمام شعبوں اور سیاسی جماعتوں یا تحریکوں کے لوگ شامل ہوں اور جو خواتین سے متعلق مسائل کی وکالت کرتے ہوں یا صنفی مساوات کو فروغ دیتے ہوں۔ اور اگر ایسا ہے تو پروگرام عملہ کو یہ پتہ لگانا چاہئے کہ اس میں کتنے لوگ شریک ہیں اور وہ لوگ کون ہیں۔ خواتین کا کوئی غیر رسمی نیٹ ورک بھی موجود ہو سکتا ہے جو قومی سطح پر باقاعدگی سے اپنے اجلاس منعقد کرتا ہو یا خواتین کا کوئی ادارہ جاتی نیٹ ورک جس کے اجلاس باقاعدگی سے منعقد ہوتے ہوں اور جو قانونی طور پر رجسٹرڈ ہو۔ اگر ایسا ہے تو کیا ریاستوں/ صوبوں یا مقامی سطح پر اس باقاعدہ نیٹ ورک کی کوئی شاخیں موجود ہیں؟

مردوں کی زیر قیادت ایسے ممتاز اور بااثر گروہ بھی شاندار پارٹنر ثابت ہو سکتے ہیں جو صنفی مساوات کی حمایت کرتے ہوں اور خواتین کی شمولیت کو فروغ دیتے ہوں۔ اگر پروگرام عملہ ایسے مرد قائدین کا تعین کر سکتا ہے جو صنفی مساوات کے علمبردار ہوں، تو اسے یہ پتہ لگانا چاہئے کہ آیا ان مرد قائدین نے کسی مسئلے پر خواتین کے گروپوں کے ساتھ کوئی اتحاد بنایا ہوا ہے یا انہوں نے خواتین کے مسائل آگے لانے کی کسی مہم میں کبھی حصہ لیا ہے۔

Other key questions are:

دیگر اہم سوالات یہ ہیں:

● Are there any prominent female leaders and or activists that women look up to, respect and can coalesce around? If so, who are they and how can they be reached?

● کوئی بھی دیگر خواتین لیڈر اور/ یا کارکن جن سے خواتین کوئی امید رکھتی ہیں، جن کا احترام کرتی ہیں اور جن کے ساتھ گھل مل سکتی ہیں؟ اگر ایسی کوئی خواتین ہیں تو وہ کون ہیں اور ان سے رابطہ کس طرح ممکن ہے؟

● What are the goals of existing women's networks, both formal and informal? Does a common agenda exist?

● خواتین کے موجودہ نیٹ ورکس خواہ رسمی ہوں یا غیر رسمی، کے مقاصد کیا ہیں؟ کیا کوئی مشترکہ ایجنڈا موجود ہے؟

● Are such networks strong and what kind of support do they need to achieve their goals?

● کیا یہ نیٹ ورک مضبوط ہیں اور اپنے مقاصد کے حصول کے لئے انہیں کس نوعیت کی معاونت کی ضرورت ہے؟

● What organizations are effectively advocating for women's causes in the national legislature (even if their efforts are disparate from the others)? Is there a network of women's NGOs?

● کون سی تنظیمیں قومی مقننہ میں خواتین کے مقاصد کی موثر وکالت کر رہی ہیں (خواہ ان کی کوششیں دوسروں سے الگ ہی کیوں نہ ہو)؟ کیا خواتین کی این جی اوز کا کوئی نیٹ ورک موجود ہے؟

● Does parliament have a women's network or caucus? And if so, how does it function and what role might it play in a citizen participation program?

● کیا پارلیمان میں خواتین کا کوئی نیٹ ورک یا اجتماعی فورم موجود ہے؟ اور اگر ایسا ہے تو یہ کس طرح کام کرتا ہے اور شہریوں کی شمولیت کے پروگرام میں یہ کیا کردار ادا کر سکتا ہے؟

● Do women in civil society interact with women in political parties, including those in the legislature? How is the relationship between these constituencies? What opportunities exist to facilitate such relationships?

● کیا سول سوسائٹی کی خواتین سیاسی جماعتوں کے علاوہ مقننہ کی رکن خواتین کے ساتھ باہمی رابطہ رکھتی ہیں؟ ان انتخابی حلقوں کے درمیان تعلق کیسا ہے؟ ایسے کسی تعلق کی راہ ہموار کرنے کے لئے کیا مواقع موجود ہیں؟

● What technology or media opportunities exist? Have women used the media and technology to campaign for or monitor policy issues?

● ٹیکنالوجی اور میڈیا کے اعتبار سے کیا مواقع موجود ہیں؟ کیا خواتین نے پالیسی امور پر مہم چلانے یا ان کی نگرانی کے لئے میڈیا اور ٹیکنالوجی کا استعمال کیا؟

● Which international organizations are supporting these women's groups? What kind of programs have they supported? What are the lessons learned? What are the accomplishments and challenges?

● کون سی بین الاقوامی تنظیمیں خواتین کے ان گروپوں کی حمایت کر رہی ہیں؟ انہوں نے کس نوعیت کے پروگراموں کی حمایت کی ہے؟ ان سے کیا تجربات حاصل کئے گئے؟ کیا کامیابیاں حاصل کی گئیں اور کیا چیلنج درپیش آئے؟

Relevant Research

To design any citizen participation program, the different needs, priorities, constraints and opportunities that men and women face, respectively, should be considered in the research phase. "Survey" research or assessment activities can contribute valuable information to program design and lead to further questions to answer during the design phase. Design of the survey tool should ensure that the survey population is gender-balanced or reflects the composition of the entire community it seeks to serve. Likewise, the content of the survey questions must be comprehensive enough to solicit information that will reveal gender differences. For example, if a baseline assessment is conducted, it must collect responses from both men and women to gain an accurate depiction of a population or community at a given moment in time. Consideration must be given to whether additional, tailored questions should be asked that probe further on attitudes that may differ based on gender. Following are illustrative survey research methods most frequently used by NDI, including focus groups, baseline assessments, community mapping exercises and interviews. The Appendices at the end of the guide include further research guidance. These and other survey methods should be supplemented both by internal focus groups and discussions as well as by research from other organizations.

In-country Assessments

In-country assessments are often used to determine the program design. They include the convening of a team to conduct interviews over the course of a couple weeks prior to the development of a program. The assessment is guided by a qualitative, standard questionnaire. Assessments for civic programs explore the political and cultural background, the current political climate, legal and political structures, institutional governance frame-works, the civic community and other actors influencing the political process.

متعلقہ تحقیق

شہریوں کی شمولیت کے کسی بھی پروگرام کی تشکیل کے لئے ایسی مختلف ضروریات، ترجیحات، رکاوٹوں اور مواقع کو تحقیق کے مرحلے میں زیر غور لایا جائے جو بالترتیب مردوں اور خواتین کو درپیش ہیں۔ ''سروے'' تحقیق اور تجزیہ کی سرگرمیاں پروگرام ڈیزائن کے لئے قابل قدر معلومات فراہم کر سکتی ہیں اور ان کی بدولت ڈیزائن کے مرحلہ کے دوران مزید سوالات کے جوابات بھی مل سکتے ہیں۔ سروے کی تشکیل میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ سروے کی آبادی صنفی اعتبار سے متوازن ہے یا اس پوری کمیونٹی کی ترکیب کی عکاسی کرتی ہے جس کا سروے کرنا مقصود ہے۔ اسی طرح سروے کے سوالات اتنے جامع ہونے چاہئیں کہ ان سے ایسی تمام معلومات مل سکیں جو صنفی اختلافات کو سامنے لا سکیں۔ مثال کے طور پر اگر بیس لائن یا بنیادی حقائق کا تجزیہ کیا جاتا ہے تو اس میں کسی ایک وقت پر آبادی یا کمیونٹی کی صحیح صحیح تصویر حاصل کرنے کے لئے مردوں اور عورتوں دونوں کے جوابات حاصل کئے جائیں۔ اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ آیا اضافی، موقع محل پر مبنی ایسے سوالات پوچھے جائیں جن کے ذریعے ان رویوں پر مزید چھان بین کی جا سکے جن میں صنف کی بنیاد پر اختلاف پایا جاتا ہو۔ ذیل میں این ڈی آئی (NDI) کی طرف سے اکثر استعمال کئے جانے والے سروے تحقیق کے بیشتر طریقوں کی وضاحت کی گئی ہے جن میں گروہی بات چیت (فوکس گروپ)، بنیادی معلومات کا تجزیہ (بیس لائن اسیسمنٹ)، کمیونٹی کی نقشہ بندی کی مشقیں اور انٹرویو شامل ہیں۔ رہنما کتابچہ کے آخر میں دیئے گئے ضمیمہ جات میں مزید تحقیقی رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔ ان کے علاوہ سروے کے دیگر طریقوں کے ساتھ ساتھ داخلی گروہی بات چیت اور مباحثوں کے علاوہ دیگر تنظیموں کی طرف سے تحقیق کا بھی اہتمام کیا جائے۔

اندرون ملک تجزیہ

ان کا استعمال اکثر پروگرام ڈیزائن کے تعین کے لئے کیا جاتا ہے۔ ان میں پروگرام کی تیاری سے چند ہفتے قبل انٹرویو کرنے کے لئے ٹیم کا اجلاس طلب کرنا شامل ہے۔ اس جائزہ میں ایک معیاری مسلمہ سوالنامہ رہنمائی کا کام دیتا ہے۔ شہری پروگراموں کے لئے کئے جانے والے تجزیوں میں سیاسی و ثقافتی پس منظر، موجودہ سیاسی ماحول، قانونی اور سیاسی ڈھانچوں، طرز حکمرانی کے ادارہ جاتی فریم ورکس، شہری کمیونٹی اور سیاسی عمل پر اثرانداز ہونے والے دیگر کرداروں کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

Mainstreaming gender into the assessment tool requires soliciting information that gives an accurate picture of both men's and women's community involvement and their role in decision-making. The assessment questionnaire should include questions that will provide an adequate picture of the status of women and enable insight into proposed approaches to increase women's citizen participation. Additionally, both men and women need to be interviewed. In-country assessments should ensure that women's groups or others who are sufficiently able to speak to women's political participation are consulted during the assessment. The individuals, organizations and networks surveyed in the assessment should reflect a broad cross-section of opinion leaders, both formal and informal who could collectively provide a comprehensive overview of the political, social and cultural landscape.

Assessment teams should be gender balanced to ensure that the composition of the team does not affect the quality of responses. A gender-balanced delegation both conveys the message of valued leadership by men and women and represents a commitment to representative research teams. There may be situations where individuals or groups interviewed will not be comfortable sharing information with a mixed group and this allows the flexibility to divide the group for meetings as required.

Baseline Surveys

The purpose of a baseline or benchmark survey is both to learn about citizens' attitudes and behaviors, and to establish the current baseline political conditions in a given country in order to measure the progress of a program. Baseline surveys can be compiled through surveys, focus groups, questionnaires, interview forms and other methods. They provide valuable data for monitoring progress as well as help to establish key benchmarks that will be revisited during the program.

تجزیہ میں صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے کے لئے ایسی معلومات کا حصول ضروری ہوتا ہے جو مردوں اور خواتین دونوں کی کمیونٹی میں شمولیت اور فیصلہ سازی میں ان کے کردار کی صحیح تصویر پیش کریں۔ تجزیہ کے سوالنامہ میں ایسے سوالات شامل ہونے چاہئیں جو خواتین کی حیثیت پر موزوں تصویر پیش کریں اور شہریوں کے طور پر خواتین کی شمولیت میں اضافہ کے مجوزہ لائحہ عمل کی چھان بین کا موقع دیں۔ علاوہ ازیں مردوں اور عورتوں دونوں کے انٹرویو کئے جائیں۔ اندرون ملک تجزیوں میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ خواتین کے گروہوں اور دیگر جو خواتین کی سیاسی شمولیت پر خاطر خواہ بات کر سکتے ہوں، سے تجزیہ کے دوران مشاورت کی جائے۔ تجزیہ کے لئے سروے میں شامل کئے گئے افراد، تنظیمیں اور نیٹ ورکس ہر طرح کے وسیع طبقات میں رسمی وغیر رسمی دونوں طرح کی رائے عامہ کے قائدین کی عکاسی کرتے ہوں جو اجتماعی طور پر سیاسی، سماجی اور ثقافتی صورتحال کا جامع جائزہ فراہم کریں گے۔

تجزیاتی ٹیموں میں صنفی توازن موجود ہونا چاہئے تاکہ ٹیم کی ترکیب جوابات کے معیار پر اثرانداز نہ ہونے پائے۔ صنفی توازن پر مبنی مشن جہاں مردوں اور عورتوں دونوں کی طرف سے مفید قیادت کا پیغام دیتا ہے وہیں اس کی بدولت نمائندہ تحقیقی ٹیموں کے پختہ عزم کی عکاسی ہوتی ہے۔ ایسے حالات سے بھی واسطہ پڑ سکتا ہے جہاں ایسے افراد یا گروہ، جن سے انٹرویو کئے جا رہے ہوں، ملے جلے گروپ میں معلومات کے تبادلہ میں دقت محسوس کرتے ہوں اور اس طرح گروپ کو حسب ضرورات اجلاسوں کے لئے تقسیم کرنے کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے۔

بنیادی حقائق سروے

بنیادی حقائق یا بیس لائن سروے کا مقصد شہریوں کے طرز عمل اور رویئے جاننے کے علاوہ اس ملک کے سیاسی حالات پر بنیادی حقائق حاصل کرنا ہوتا ہے تاکہ پروگرام پر پیشرفت کا اندازہ لگایا جا سکے۔ بیس لائن سروے، گروہی بات چیت، سوالناموں، انٹرویو کے فارموں، اور دیگر طریقوں سے کیا جاتا ہے۔ اس کی بدولت پیشرفت کی نگرانی کے ساتھ ساتھ ان بنیادی حقائق کے تعین میں بھی مدد ملتی ہے جن کا پروگرام کے دوران دوبارہ جائزہ لیا جائے گا۔

A benchmark survey should collect data that is disaggregated by sex, among other demographics, in order to portray an accurate picture of the differences or similarities. This will allow for differing results between genders to be observed and addressed in the future. Sex-disaggregated data combined with a gender perspective will also enable organization learning around challenges related to gender.

بیس لائن سروے میں وہ اعداد و شمار جمع کئے جانے چاہئیں جسے دیگر آبادیاتی عوامل میں سے جنس کے اعتبار سے الگ الگ کیا جا سکے تاکہ مشابہتوں یا عدم مشابہتوں کی درست تصویر پیش کی جا سکے۔ اس طرح اصناف کے درمیان مختلف نتائج کا مشاہدہ کرنے اور مستقبل میں ان پر کام کرنے کا موقع ملے گا۔ جنسی طور پر الگ الگ اعداد و شمار کے ساتھ ساتھ جنسی فہم کی بدولت بھی تنظیم صنف سے متعلق چیلنجوں پر کافی کچھ سیکھ سکے گی۔

Focus Groups

گروہی بات چیت

Focus groups utilize a qualitative method of gathering opinions, attitudes or beliefs about issues or a situation through questions and facilitated discussion and differ greatly in their method of data collection compared to other data collection methods. Focus groups are typically carried out in groups of 10-12 people in an effort to elicit a cross section of ideas. These groups are conducted in single-sex settings, often also disaggregated by age, socio-economic status and other relevant demographics, in order to better facilitate responses and capture differing views among genders and other populations.

گروہی بات چیت سوالات اور بحث مباحثے میں معاونت کے ذریعے مسائل یا حالات سے متعلق آرائ، رویوں یا عقائد پر معلومات جمع کرنے کا معیار پر مبنی طریقہ ہے جو طریقے کے اعتبار سے اعداد و شمار اور معلومات جمع کرنے کے دیگر طریقوں سے خاصا مختلف ہے۔ گروہی بات چیت عام طور پر مختلف خیالات کے باہمی تبادلہ کی کوشش کے طور پر دس سے بارہ افراد کے گروہوں کے درمیان ہوتی ہے۔ ان گروہوں کی تشکیل ایک صنف کی بنیاد پر کی جاتی ہے جنہیں اکثر عمر، سماجی و معاشی حیثیت اور دیگر متعلقہ آبادیاتی معلومات کی بنیاد پر الگ الگ کیا جاتا ہے تاکہ جوابات میں بہتر طور پر معاونت ہو سکے اور صنف اور دیگر لوگوں کے بارے میں مختلف خیالات حاصل کئے جا سکیں۔

Mainstreaming gender in focus groups may include compensating for limitations in the knowledge of focus groups participants in the development of survey questions and its delivery. Another approach to mainstreaming gender in focus groups could include specialized questions to both men and women that seek to understand attitudes or beliefs about a particular gender-related issue to determine whether additional out-reach is needed among one group. For example, focus groups could be used to test attitudes toward women's participation in civic life.

صنف کو گروہی بات چیت کے مجموعی عمل کا حصہ بنانے کے لئے سروے کے سوالات کی تیاری اور اس کی انجام دہی میں گروہی بات چیت کے شرکاء کی علمی حدود کا ازالہ کیا جا سکتا ہے۔ صنف کو گروہی بات چیت کے مجموعی عمل کا حصہ بنانے کا ایک اور طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے مخصوص سوالات شامل کئے جائیں جن کے ذریعے صنف سے متعلق کسی مسئلے پر ان کے رویوں یا عقائد کو سمجھنے میں مدد ملے اور یہ طے کیا جا سکے کہ آیا کسی ایک گروہ تک مزید رسائی یا رابطے کی ضرورت ہے۔ مثال کے طور پر گروہی بات چیت کو شہری زندگی میں خواتین کی شمولیت کے حوالے سے رویوں کی آزمائش کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

Understanding Marginalized Groups and Barriers to Participation

In 2009, NDI published the El Salvador Benchmark Democracy Survey, which measured citizens' democratic values and perceptions of democracy in their country. The survey set out to determine who was participating in political and civic life as well as who was not participating and found unexpected low levels of participation among women and youth. Only 23.7 percent of women reported high levels of civic engagement in their communities, compared to 39.8 percent for men. In focus groups women and girls cited security, violence and crime as the issues that kept them from citizen participation. Although NDI closed its office in El Salvador at the end of 2009, the benchmark survey findings serve as a tool for local elected officials, political parties and civil society groups to engage more women and youth in the democratic process by lowering the institutional, motivational and value based barriers uncovered by the survey. This survey collected gender disaggregated information and did not assume that all Salvadorans would feel the same way – regardless of gender or age – about being involved in politics.

محرومی کا شکار گروہوں اور شمولیت میں انہیں درپیش رکاوٹوں کو سمجھنے کا عمل

2009 میں این ڈی آئی (NDI) نے 'ایل سلواڈور بینچ مارک ڈیموکریسی سروے' شائع کیا جس کے ذریعے ملک میں شہریوں کی جمہوری اقدار اور جمہوریت پر ان کے فہم کا اندازہ لگایا گیا۔ سروے کا مقصد یہ طے کرنا تھا کہ کون کون سیاسی اور شہری زندگی میں حصہ لے رہا ہے اور کون اس میں شریک نہیں ہے جس کے نتیجے میں غیر متوقع طور پر سامنے آیا کہ خواتین اور نوجوانوں کی شمولیت کی سطح خاصی کم ہے۔ صرف 23.7 فیصد خواتین کی طرف سے اپنی کمیونٹی میں شہری کردار کی بلند سطح سامنے آئی جس کے مقابلے میں مردوں میں یہ تناسب 39.8 فیصد تھا۔ گروہی بات چیت میں خواتین اور لڑکیوں نے سلامتی، تشدد اور جرائم جیسے مسائل کا ذکر کیا جن کے باعث وہ شہری شمولیت سے گریزاں تھیں۔ اگرچہ این ڈی آئی (NDI) نے 2009 کے آخر میں ایل سلواڈور میں اپنا دفتر بند کر دیا لیکن بینچ مارک سروے سے حاصل ہونے والی معلومات مقامی منتخب عہدیداروں، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی گروہوں کے لئے جمہوری عمل میں خواتین اور نوجوانوں کا کردار بہتر بنانے میں ثابت ہوئیں جنہوں نے اس سلسلے میں سروے کے نتیجے میں سامنے آنے والی ادارہ جاتی، ترغیب اور اقدار پر مبنی رکاوٹوں کو کم کیا۔ اس سروے میں صنف سے متعلق الگ الگ معلومات جمع کی گئیں اور یہ فرض نہیں کیا گیا کہ ایل سلواڈور کے تمام باشندے اپنی صنف یا عمر سے قطع نظر سیاست میں اپنے کردار پر ایک جیسی سوچ رکھتے ہیں۔ مفید

Using Research to Shape Citizen Participation Programming

NDI has been conducting regular focus group surveys in Sudan since 2004 to help policymakers, civil society groups and the international community better understand citizens' views and perspectives during the country's dynamic transitional period and to highlight citizens' needs and expectations for the interim period following the signing of the Comprehensive Peace Agreement (CPA). The focus groups have measured the attitudes of participants selected to share ideas and participate in the political process through NDI's research. The findings of this research have informed a number of program areas including the "Let's Talk" radio program, which provides a weekly sketch that addresses democracy issues. By demonstrating where deficiencies in citizen's knowledge about democracy and good governance exist, the focus group research has been used to identify the topics to include on the weekly radio program. One of the programs also included the role of women in the recent elections to address sentiments reflected in the focus groups about women's role in politics.

شہریوں کی شمولیت کے پروگرام کی تشکیل میں تحقیق کا استعمال

این ڈی آئی (NDI) ، 2004 سے سوڈان میں پالیسی سازوں، سول سوسائٹی گروہوں اور بین الاقوامی برادری کو ملک میں جاری تغیراتی عمل کے دوران یہاں کے شہریوں کے خیالات اور فہم کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دینے اور جامع امن سمجھوتہ (سی پی اے) پر دستخط کے بعد کی عبوری مدت سے متعلق شہریوں کی ضروریات اور توقعات کو سمجھنے کے لئے گروہی بات چیت کا باقاعدگی سے انعقاد کر رہا ہے۔ گروہی بات چیت کے اس عمل میں اظہار خیال کے لئے منتخب کئے گئے شرکاء کے رویوں اور این ڈی آئی کی تحقیق کے ذریعے سیاسی عمل میں شمولیت کی پیمائش کی گئی۔ تحقیق سے حاصل ہونے والی معلومات سے پروگرام کے متعدد شعبوں میں مدد ملی جن میں ایک ریڈیو پروگرام Let's Talk بھی شامل ہے جس کے ذریعے جمہوری مسائل سے متعلق ایک ہفتہ وار خاکہ تیار کیا جاتا ہے۔ گروہی بات چیت سے سامنے آتا ہے کہ جمہوریت اور عمدہ طرز حکمرانی پر شہریوں میں کہاں کہاں علم کی کمی پائی جاتی ہے اور یوں اس تحقیق سے حاصل ہونے والی معلومات کو ہفتہ وار ریڈیو پروگرام کے لئے موضوعات کے تعین میں استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک پروگرام میں حالیہ انتخابات میں خواتین کے کردار کو بھی شامل کیا گیا تاکہ سیاست میں خواتین کے کردار پر گروہی بات چیت سے سامنے آنے والے جذبات پر توجہ دی جا سکے۔

Community mapping is a process by which community members collect and map out data from different physical areas on opinions and resources within a community. This information is used to create social change by equipping ordinary citizens with information that they can use to interact with their public officials. The process is empowering because it is managed by the community and the information gathered through mapping exercises is often useful for elected officials as well.[9]

کمیونٹی کی نقشہ بندی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے کمیونٹی ارکان اپنی کمیونٹی کے اندر پائی جانے والی آراء اور وسائل پر مختلف شعبوں سے معلومات جمع کرتے ہیں اور اس کی نقشہ بندی کرتے ہیں۔ ان معلومات کو سماجی تبدیلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اس مقصد کے لئے عام شہریوں کو وہ معلومات فراہم کی جاتی ہیں جنہیں وہ اپنے عوامی عہدیداروں کے ساتھ روابط میں استعمال کر سکیں۔ یہ عمل لوگوں کو بااختیار بناتا ہے کیونکہ اسے کمیونٹی چلاتی ہے اور نقشہ بندی کے ذریعے جمع ہونے والی معلومات اکثر منتخب عہدیداروں کے لئے بھی مفید ہوتی ہیں۔[9]

The purpose of mapping is to equip communities to develop solutions to the problems they identify. Physical maps are developed that enumerate community resources and are then analyzed and used for advocacy efforts. Technology has facilitated community mapping efforts that help to create social change because more people are able to access basic mapping software from the Internet.[10]

نقشہ بندی کا مقصد کمیونٹی کو ان مسائل حل کرنے کے قابل بنانا ہے جن کا وہ تعین کرتی ہیں۔ اس عمل کے دوران تیار کئے گئے نقشوں میں کمیونٹی کے وسائل کے اعداد و شمار دیئے جاتے ہیں جس کے بعد ان کا تجزیہ کیا جاتا ہے اور پھر وکالتی سرگرمیوں کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔ جدید ٹیکنالوجی نے نقشہ بندی کی ایسی کوششوں میں سہولت پیدا کر دی ہے جو سماجی تبدیلی پیدا کرنے میں مدد دیتی ہیں کیونکہ انٹرنیٹ کی بدولت اب زیادہ لوگ بنیادی نقشہ بندی کے سافٹ ویئر تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔[10]

Because a mapping exercise is designed to begin discussions around gaps in community resources and collective ideas for change, women must play a role, as they may add different resources or places to a map that others may not consider. Mainstreaming gender into the mapping process includes both involving women in the process and ensuring that a community's discussion considers who has access to what resources, why and strategies to improve access.

نقشہ بندی کی تشکیل چونکہ کمیونٹی کے وسائل اور تبدیلی کے اجتماعی خیالات میں پائے جانے والے خلاء پر بحث مباحثے کے آغاز کے لئے کی جاتی ہے اس لئے خواتین کو اپنا کردار ضرور ادا کرنا چاہئے کیونکہ وہ نقشے میں ایسے وسائل اور باتوں کا اضافہ کر سکتی ہیں جن کی طرف دوسروں کا خیال نہیں جاتا۔ نقشہ بندی میں صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے کے لئے ایک تو خواتین کو اس عمل میں شامل کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی اس امر کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ کمیونٹی کے بحث مباحثوں میں اس بات پر غور کیا جائے کہ کس کو کن وسائل تک اور کیوں رسائی حاصل ہے، اور اس رسائی میں بہتری کے لئے کیا حکمت عملیاں اختیار کی جائیں۔

While resources may not allow for multiple research methods, there are some additional ways to gather important background information: partner with civil society organizations positioned to conduct research and/or take advantage of existing surveys or

وسائل جہاں اس بات کی اجازت نہیں دیتے کہ تحقیق کے ایک سے زائد طریقے اپنائے جائیں وہیں پس منظر کی اہم معلومات جمع کرنے کے اور بھی کچھ طریقے ہیں یعنی ایسی سول سوسائٹی کی تنظیموں کے ساتھ اشتراک عمل جو تحقیق کرنے کی پوزیشن میں ہوں اور یا جو کسی مارکیٹ ریسرچ فرم یا پارٹنر تنظیم کی طرف سے باقاعدگی کے ساتھ کئے جانے والے سروے اور گروہی بات چیت سے فائدہ اٹھا

focus groups undertaken regularly by a market research firm or partner organization and insert key relevant questions.

Interviews with Key Stakeholders

After acquiring baseline information and conducting survey research, the next step is to reach out to stakeholders who could inform, influence or be affected by a proposed program. Stakeholders provide valuable insight into past efforts, political dynamics and local realities that should be analyzed in combination with prior research before developing a program. Building relationships with stakeholders early is also an important way of gaining credibility and leveraging support from those who can add value to a program and neutralizing those who feel threatened by a program.

Look for appropriate entry points within the cultural and political context for raising issues about the different status and roles of women and men. Include a broad range of stakeholders whose opinions reflect a cross-section of perspectives with regard to women's participation. Engaging them during the consultation process, as with any stakeholder, can help facilitate relationships in the program implementation phase. The following questions will help determine the universe of stakeholders who program staff should consider interviewing to ensure that they are able to collect relevant data about women's participation.

Key Questions: Stakeholder Interviews

- Who are the necessary stakeholders that should be contacted about a civil society program designed to advance women's participation?

- Who would be affected by a civil society program to advance women or gender equality?

سکیں اور ان میں اہم متعلقہ سوالات شامل کر سکیں۔

اہم متعلقہ فریقین کے انٹرویو

بنیادی یا بیس لائن معلومات کے حصول اور سروے تحقیق کے بعد اگلا مرحلہ ایسے متعلقہ فریقین تک رسائی ہے جو ایک مجوزہ پروگرام کے لئے معلومات فراہم کر سکیں، اس پر اثرانداز ہو سکیں یا اس سے متاثر ہو سکتے ہوں۔ متعلقہ فریقین ماضی میں کی گئی اس طرح کی کوششوں، سیاسی محرکین اور ایسے مقامی حقائق پر مفید معلومات فراہم کر سکتے ہیں جن کا تجزیہ پروگرام کی تیاری سے قبل ابتدائی تحقیق کے ساتھ کیا جانا چاہئے۔ متعلقہ فریقین کے ساتھ بروقت تعلقات استوار کرنا دراصل پروگرام کو معتبر حیثیت دلوانے کا ایک اہم طریقہ ہے۔ اس طرح حاصل ہونے والی حمایت کو اس انداز میں استعمال کیا جا سکتا ہے کہ جس سے پروگرام کی وقعت میں اضافہ ہو اور ان لوگوں کی تسلی ہو جو پروگرام سے کوئی خطرہ محسوس کرتے ہوں۔

مردوں اور عورتوں کی مختلف حیثیتوں سے متعلق مسائل کو اٹھانے کے لئے ثقافتی اور سیاسی سیاق وسباق کے اندر رہتے ہوئے مناسب مواقع کا جائزہ لیں۔ وسیع نوعیت کے متعلقہ فریقین کو شامل کریں جن کی آراء خواتین کی شمولیت کے حوالے سے مختلف طبقات کے فہم کی عکاسی کرتی ہوں۔ مشاورتی عمل میں کسی دوسرے متعلقہ فریق کی طرح انہیں بھی شامل کرنے سے پروگرام پر عملدرآمد کے مرحلے میں تعلقات کی راہ ہموار کرنے میں مدد مل سکتی ہے۔ درج ذیل سوالات کے ذریعے ان تمام متعلقہ فریقین کے تعین میں مدد ملے گی جن پر پروگرام عملہ غور کر سکتا ہے اور جن کے انٹرویو کر کے اس امر کو یقینی بنایا جا سکتا ہے کہ وہ خواتین کی شمولیت سے متعلق صحیح معلومات جمع کر سکیں۔

اہم سوالات: متعلقہ فریقین کے انٹرویو

- ایسے ضروری متعلقہ فریقین کون سے ہیں جن سے خواتین کی شمولیت بڑھانے کے لئے تیار کئے گئے سول سوسائٹی پروگرام کے حوالے سے رابطہ کیا جائے؟

- خواتین یا صنفی مساوات بڑھانے کے لئے سول سوسائٹی کے پروگرام سے کون اثرانداز ہو گا؟

- What key actors have been working in civil society? Which of these groups have played a role in advancing women's participation and gender equality? Have any of them hindered women's participation?

- کون سے کلیدی عوامل سول سوسائٹی میں سر گرم عمل ہیں؟ان میں سے کون سے گروہ ایسے ہیں جنہوں نے خواتین کی شمولیت اور صنفی مساوات کو آگے بڑھانے میں کردار ادا کیا ہے؟ کیا ان میں سے کسی نے خواتین کی شمولیت میں رکاوٹ ڈالی ہے؟

- Who are potential allies for a proposed program? Potential detractors? Which stakeholders are critical to the success of a program?

- مجوزہ پروگرام کے متوقع اتحادی کون سے ہیں؟ متوقع بدخواہ کون ہیں؟ کون سے متعلقہ فریقین پروگرام کی کامیابی کے لئے کلیدی حیثیت رکھتے ہیں؟

- What is the track record and reputation of the prominent groups that might be considered as possible partners or allies? What is the capacity of these groups to conduct programs?

- ان ممتاز گروہوں کا ٹریک ریکارڈ اور شہرت کیسی ہے جنہیں ممکنہ پارٹنرز یا اتحادی کے طور پر زیر غور لایا جاسکتا ہو؟ پروگرام کی انجام دہی کے حوالے سے ان گروپوں کی استعداد کیا ہے؟

- Are these groups partisan? Are they perceived to lean one way or the other on the political spectrum?

- کیا یہ گروپ کوئی جانبدارانہ سوچ رکھتے ہیں؟ کیا ان کے بارے میں سمجھا جاتا ہے کہ وہ سیاسی میدان میں کسی کی طرف جھکاؤ رکھتے ہیں؟

- Have these groups worked with other international organizations in the past? Did they get good references? Who will provide the most valuable insight regarding past efforts?

- کیا ان گروپوں نے ماضی میں کسی دوسری بین الاقوامی تنظیم کے ساتھ کام کیا ہے؟ کیا ان کا حوالہ اچھے لفظوں میں دیا جاتا ہے؟ ماضی کی کوششوں کے حوالے سے مفید ترین معلومات کون فراہم کرے گا؟

- Which women – individuals or groups – have been at the forefront of efforts to improve women's participation? Which women's groups must be informed? Which must be engaged?

- کون سی خواتین، انفرادی یا اجتماعی حیثیت میں، خواتین کی شمولیت بہتر بنانے کی کوششوں میں پیش پیش رہی ہیں؟ خواتین کے کس گروپ کو مطلع کرنا ضروری ہے؟ کس کو ساتھ ملانا ضروری ہے؟

- Who feels that they should be contacted first?

- کون سمجھتا ہے کہ پہلے اس سے رابطہ کیا جانا چاہئے؟

- What messages are required for which stakeholders or groups?

- کون سے متعلقہ فریقین یا گروپوں کے لئے کون سا پیغام موزوں رہے گا؟

- What other international organizations are providing support to civic groups?

- شہری گروپوں کو کون سی دوسری بین الاقوامی تنظیمیں حمایت فراہم کرتی ہیں؟

- What is the most valuable information to be obtained from stakeholders to inform program design?

- پروگرام ڈیزائن کے سلسلے میں متعلقہ فریقین سے کون سی مفید ترین معلومات حاصل کرنا ضروری ہے؟

Upon the selection of stakeholders for initial interviews, the following list of recommendations may be used to build early support for women, regardless of the program that is designed. Stakeholder interviews can provide a solid foundation for continued relationships that program staff will use throughout the program. This early interaction with stakeholders can develop a solid network of resources that practitioners can tap into for future support.

ابتدائی انٹرویو کے لئے متعلقہ فریقین کا انتخاب کرتے ہوئے پروگرام کی نوعیت سے قطع نظر خواتین کی جلد حمایت بہتر بنانے کے لئے سفارشات کی درج ذیل فہرست کو استعمال کریں۔ متعلقہ فریقین کے انٹرویو سے آپ کو ایسے مسلسل تعلقات کیلئے ٹھوس بنیاد مل سکتی ہے جنہیں پروگرام عملہ پورے پروگرام کے دوران استعمال کر سکتا ہے۔ متعلقہ فریقین کے ساتھ قبل ازوقت روابط کی بدولت وسائل کا ایک ایسا ٹھوس نیٹ ورک تشکیل دیا جاسکتا ہے جس سے ماہرین مستقبل میں حمایت حاصل کر سکتے ہیں۔

Consulting with Stakeholders

متعلقہ فریقین سے مشاورت

Key recommendations for consulting with stakeholders include:

متعلقہ فریقین سے مشاورت کے لئے اہم سفارشات درج ذیل ہیں:

● Calculate which stakeholder(s) to bring in and at what point: some stakeholders can help build early support and carry the message of the importance of programming. Some groups or individuals will be able to corral others.

● یہ اندازہ لگالیں کہ کون سے متعلقہ فریقین کو ساتھ ملایا جائے اور کس مرحلے پر ساتھ ملایا جائے۔ بعض متعلقہ فریقین جلد حمایت کی تعمیر اور پروگرام کی اہمیت سے متعلق پیغام کو آگے بڑھانے میں مددگار ہو سکتے ہیں۔ بعض گروہ یا افراد دوسروں کو بھی ساتھ ملا سکتے ہیں۔

● Share relevant research with stakeholders to earn their trust and bring them into the process early. If some stakeholders are not brought in early enough, they will express unnecessary resistance.

● متعلقہ فریقین کا اعتماد حاصل کرنے اور انہیں جلد اس عمل کا حصہ بنانے کے لئے متعلقہ تحقیق سے آگاہ کریں۔ اگر بعض متعلقہ فریقین کو صحیح وقت پر ساتھ نہ ملایا جائے تو وہ غیر ضروری مزاحمت پیدا کریں گے۔

● Be consistent with the information shared with stakeholders but tailor the message for individual stakeholders according to what they will gain from supporting or contributing to a program.

● متعلقہ فریقین کے ساتھ معلومات کے تبادلہ پر ثابت قدم رہیں اور انفرادی متعلقہ فریقین کے لئے پیغام اس طرح تیار کریں کہ پروگرام کی حمایت یا اس میں کردار ادا کرنے سے انہیں کیا ملے گا۔

● Help stakeholders understand how women's participation will benefit them, the community, their organization, etc.

● متعلقہ فریقین کو یہ سمجھنے میں مدد دیں کہ خواتین کی شمولیت سے انہیں، کمیونٹی، ان کی تنظیم وغیرہ کو کس طرح فائدہ پہنچے گا۔

● Maintain open communication and remain consistent. Keep stakeholders informed along the way.

● کھلے رابطے برقرار رکھیں اور ثابت قدم رہیں۔ متعلقہ فریقین کو ہر مرحلے پر باخبر رکھیں۔

● Bring stakeholders together in a briefing or informational event to share findings and begin to build

● معلومات کے تبادلہ کے سلسلے میں کسی بریفنگ یا معلوماتی تقریب میں متعلقہ فریقین کو یکجا کریں اور پروگرام کے مقاصد پر مبنی ایک کمیونٹی کی تعمیر کا آغاز کر

a community around the program's goals. Convening stakeholders can also avoid duplicate or overlapping programs.

دیں۔ایک بار متعلقہ فریقین کا اجلاس منعقد کر لینے سے آپ پروگرام کی بعض سرگرمیاں بار بار دہرانے سے بھی بچ جاتے ہیں۔

Research from both stakeholder interviews and other survey research tools will enable program staff to decide whether there is a particular opportunity to work with women. It will also provide information – such as key challenges that have prevented previous women's participation – that will help mainstream gender throughout the entire program. Because the challenges, context and others involved are now known, decisions on how best to meet the program objectives can be made while giving the appropriate opportunities within the program to men and women.

متعلقہ فریقین کے انٹرویو اور سروے تحقیق کے دیگر طریقوں سے حاصل ہونے والی معلومات کی بدولت پروگرام عملہ یہ طے کر سکے گا کہ آیا خواتین کے ساتھ کام کرنے کا کوئی موقع موجود ہے۔اس سے بعض ایسی معلومات بھی میسر آجائیں گی مثلاً ایسے اہم چیلنج جو ماضی میں خواتین کی شمولیت کی راہ میں رکاوٹ بنے رہے، جن کی بدولت صنف کو پروگرام کی تمام تر سرگرمیوں کا حصہ بنانے میں مدد ملے گی۔اب جبکہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ چیلنج، سیاق وسباق اور دیگر متعلقہ باتیں کیا ہیں تو اب یہ فیصلے کئے جا سکتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کو پروگرام میں موزوں مواقع فراہم کرتے ہوئے پروگرام کے مقاصد کو پورا کرنے کا بہترین طریقہ کیا ہے۔

For instance, a gender mainstreaming approach to increasing citizen interaction with local councilors through town hall meetings would examine the opportunities and barriers to both men and women accessing and interacting with the councilors at town hall meetings. An initial analysis may reveal that women attend the meetings but rarely speak out. It may be necessary, therefore, to design a program that includes a public speaking or mentoring component for young women. Gender analysis could also reveal that a participatory budgeting process would give citizens the best tools for monitoring legislation on decentralization, but that financial literacy varies based on sex and location. Based on this critical analysis of both men's and women's needs, a session on financial literacy could be added to a participatory budgeting training to accommodate those who are challenged. This basic training on how a government budget is created and managed would be made available to both the men and women who need it.

مثال کے طور پر ٹاؤن ہال میٹنگز کے ذریعے مقامی کونسلروں کے ساتھ شہریوں کے روابط بڑھانے کے لئے صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے یا' جنڈر مین سٹریمنگ' کی سوچ کے تحت ان مواقع اور رکاوٹوں کا جائزہ لیا جائے جو مردوں اور خواتین کو ٹاؤن ہال میٹنگز میں کونسلروں تک رسائی اور ان سے روابط بڑھانے میں درپیش ہیں۔ابتدائی تجزیہ میں یہ بات بھی سامنے آسکتی ہے کہ خواتین ان اجلاسوں میں شرکت تو کرتی ہیں لیکن بہت کم بات کرتی ہیں۔ لہٰذا ایک ایسے پروگرام کی تیاری ضروری ہو سکتی ہے جس میں نوجوان خواتین کے لئے عوامی تقریر یا تربیت کا پہلو بھی شامل ہو۔ صنفی تجزیہ سے یہ بھی پتہ چل سکتا ہے کہ بجٹ سازی کا شرکت پر مبنی عمل شہریوں کو عدم مرکزیت پر قانون سازی کی نگرانی کے بہترین راستے فراہم کر سکتا ہے لیکن مالی امور کی یہ سمجھ بوجھ جنس اور مقام کے مطابق مختلف ہوتی ہے۔ مردوں اور خواتین دونوں کی ضروریات کے اس کلیدی تجزیہ کی بنیاد پر شرکت پر مبنی بجٹ سازی کی تربیت میں ایسے لوگوں کی سہولت کے لئے مالی امور کی سمجھ بوجھ کا ایک سیشن شامل کیا جا سکتا ہے جنہیں اس سلسلے میں مشکلات درپیش ہیں۔ حکومتی بجٹ کس طرح تیار کیا جاتا ہے اور اس کا انتظام کس طرح چلایا جاتا ہے اس پر تربیت میں مرد اور خواتین، جو ضروری سمجھیں، دونوں حصہ لے سکتے ہیں۔

Analysis of Research and Stakeholder Information

تحقیق اور متعلقہ فریقین کی معلومات کا تجزیہ

The last phase of program design requires an

پروگرام ڈیزائن کے آخری مرحلہ میں پروگرام مقاصد، تحقیق، وسائل مثلاً

analysis of the program objectives, the research, resources such as time and funding, and ability to have the greatest impact. This requires a clear vision of expected outcomes of a program. Based on the information collected, desired outcomes should be refined and the program design should seek to accomplish the desired objectives, taking into consideration the efforts of other stakeholders to achieve the same ends. In designing a program, program staff should consider how women could contribute to achieving the desired outcome. All programs should take into consideration the different needs and priorities of men and women using gender analysis. It may also include programs that exclusively target women. These differences will impact the success of the program. At a minimum, women must comprise significant or equal numbers of program participants.

Regardless, practitioners should ensure that each program component, including each program activity, considers whether a different effort is required to ensure women's participation and maximizes their learning and their contributions to the desired outcome. For example, have women already been advocating for legislation that needs a more structured and supported effort to get it passed, which would be a victory for all citizens as well as a unifying force for women? Or, is there a particular motivation or approach that women may bring to an issue currently being debated or monitored? Is there a women's group well-positioned to be mentored on monitoring a key policy for the country? These are just a few examples of some of the questions that will inform the shape that the program takes. How can the program involve women in a way that improves women's engagement and benefits the program outcome?

In every civic program there are opportunities that exist to provide special attention to ensure that women are participating in equal numbers, and facilitating their influence in the political process. As program activities are developed, determine how they can meet gender-related challenges that

وقت اور فنڈز، اور زیادہ سے زیادہ اثرات مرتب کرنے کی صلاحیت، پر تجزیہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کے لئے پروگرام کے متوقع نتائج پر واضح وژن کی ضرورت ہے۔ جمع کی گئی معلومات کی بنیاد پر مطلوبہ نتائج کو مزید بہتر بنایا جا سکتا ہے اور پروگرام ڈیزائن کے لئے ضروری ہے کہ اس سے مطلوبہ مقاصد پوری طرح حاصل ہوں اور ان کے حصول کے لئے دیگر متعلقہ فریقین کی کوششوں کو بھی ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ پروگرام ڈیزائن کرتے ہوئے پروگرام عملہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ مطلوبہ نتائج کے حصول میں خواتین کس طرح اپنا کردار ادا کر سکتی ہیں۔ صنفی تجزیہ کو استعمال کرتے ہوئے تمام پروگراموں میں مردوں اور خواتین کی مختلف ضروریات اور ترجیحات کو ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ اس میں ایسے پروگرام بھی شامل ہیں جو بلاشرکت غیرے خواتین سے متعلق ہوتے ہیں۔ فرق کے یہ پہلو پروگرام کی کامیابی پر اثرانداز ہوں گے۔ پروگرام کے شرکاء میں خواتین کم سے کم نمایاں طور پر یا مساوی تعداد میں شامل ہوں۔

اس سے قطع نظر، ماہرین اس امر کو یقینی بنائیں کہ پروگرام کی ہر سرگرمی سمیت پروگرام کے ہر جزو میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ آیا خواتین کی شمولیت یقینی بنانے کے لئے کسی مختلف اقدام کی ضرورت ہے۔ اس طرح وہ زیادہ سے زیادہ سیکھتی ہیں اور مطلوبہ نتائج میں ان کا کردار بہتر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کیا خواتین پہلے سے ایسی کسی قانون سازی کی وکالت کر رہی ہیں جسے منظور کرانے کے لئے زیادہ منظم کوششوں اور معاونت کی ضرورت ہو جو خواتین کو ایک متحدہ طاقت بنانے کے علاوہ تمام شہریوں کی بھی فتح ہو گی؟ یا ایسی کوئی ترغیب یا سوچ موجود ہے جسے خواتین اس وقت زیر بحث یا زیر نگرانی کسی مسئلے میں شامل کر سکیں؟ کیا خواتین کا کوئی گروہ اس پوزیشن میں ہے جسے ملک کے لئے کسی اہم پالیسی کی نگرانی میں معاونت دی جا سکے؟ یہ بعض ایسے سوالات کی چند مثالیں ہیں جن سے پتہ چلے گا کہ پروگرام کیا شکل اختیار کرتا ہے۔ پروگرام میں کس طرح خواتین کو اس انداز میں شامل کیا جا سکتا ہے جس سے خواتین کی شمولیت بہتر ہو اور پروگرام کے مطلوبہ نتائج کو فائدہ پہنچے؟

کسی بھی شہری پروگرام میں ایسے مواقع موجود ہوتے ہیں جن پر اس امر کو یقینی بنانے کے لئے خصوصی توجہ دینا ضروری ہے کہ خواتین کی شمولیت مساوی تعداد میں ہے سیاسی عمل میں ان کے اثر و رسوخ کی راہ ہموار ہو رہی ہے۔ جیسے جیسے پروگرام کی سرگرمیوں کی تشکیل ہوتی ہے یہ طے کریں کہ ان کے ذریعے تحقیقی عمل کے دوران سامنے آنے والے صنف سے متعلق چیلنجوں پر کس طرح پورا

emerged during the research process. For example, a program that facilitates relationships between civil society and politicians and ensures that women comprise half or a critical mass of program participants could be extraordinarily useful for women because it could bridge the natural tension between women in civil society and women in elected office. However, such a program only makes sense if it meets the program objectives and if building relationships between these two sectors will sufficiently influence the desired outcomes.

اترا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک ایسا پروگرام جو سول سوسائٹی اور سیاست دانوں کے درمیان تعلقات کی راہ ہموار کرتا ہو اور اس امر کو یقینی بناتا ہو کہ پروگرام کے شرکاء میں خواتین کا تناسب نصف ہے یا وہ ان میں کلیدی حیثیت رکھتی ہیں جو خواتین کے لئے غیر معمولی حد تک سودمند ہو سکتا ہے کیونکہ اس سے سول سوسائٹی کی خواتین اور منتخب عہدوں پر کام کرنے والی خواتین کے درمیان پائی جانے والی فطری کشیدگی دور ہو سکتی ہے۔ تاہم ایسا کوئی پروگرام اسی صورت معقول ہو سکتا ہے کہ یہ پروگرام کے مقاصد پورا کرتا ہو اور اگر ان دونوں شعبوں کے درمیان تعلقات کی تعمیر مطلوبہ نتائج پر خاطر خواہ حد تک اثرانداز ہوتی ہو۔

Program Implementation

پروگرام پر عملدرآمد

Citizen participation programs seek to give citizens a greater voice in influencing their government. Recognizing that men and women around the world desire accountable and responsive political institutions, NDI has focused on four areas to assist citizens in becoming active, organized participants in political life:

شہریوں کی شمولیت کے پروگراموں کا مقصد حکومت پر اثر ڈالنے میں شہریوں کی آوازوں کو مضبوط بنانا ہوتا ہے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ دنیا بھر کے مرد اور خواتین قابل احتساب اور جوابی سوچ رکھنے والے سیاسی ادارے چاہتے ہیں، این ڈی آئی (NDI) شہریوں کو سیاسی زندگی کے فعال اور منظم شرکاء بننے میں مدد کے لئے چار شعبوں پر توجہ مرکوز کرتا ہے:

- Organizing and Advocacy
- Civic Education
- Civic Forum
- Social Accountability

- تنظیم اور وکالت
- عمرانی تعلیم و تربیت
- عمرانی فورم
- سماجی احتساب

Organizing and advocacy work focuses on influencing the policy agenda by gathering community resources and efforts around a common issue or cause that a significant number of people care enough about to take action. Civic education programs introduce the basic rules and institutional features of a democratic political system, and provide knowledge about democratic rights and practices, such as understanding of constitutional rights, gender equity, collective action, and conflict resolution. NDI's Civic Forum program is a grassroots program that takes a step-

تنظیم اور وکالت کی سرگرمیوں میں پالیسی ایجنڈا پر اثرانداز ہونے کی صلاحیت پر زور دیا جاتا ہے جس کے لئے کمیونٹی وسائل اور کوششوں کو ایک ایسے مشترکہ مقصد پر یکجا کیا جاتا ہے جس پر لوگوں کی ایک نمایاں تعداد کا خیال ہو کہ کارروائی ہونی چاہئے۔ شہری تعلیم و تربیت کے پروگراموں کے ذریعے جمہوری سیاسی نظام کے بنیادی ضوابط اور ادارہ جاتی خصوصیات سے متعارف کرایا جاتا ہے اور جمہوری حقوق اور مروجہ طریقوں کا علم فراہم کیا جاتا ہے مثلاً آئینی حقوق، صنفی مساوات، اجتماعی عمل، اور تنازعہ کے تصفیہ کی سمجھ بوجھ۔ این ڈی آئی (NDI) کا شہری فورم پروگرام ایک نچلی سطح کا پروگرام ہے جو کمیونٹی کی شمولیت اور اس کے نتیجے میں شہریوں کو منظم ہونے اور سیاسی زندگی میں فعال طور پر شریک

by-step approach to community engagement and ultimately helps citizens organize and actively participate in political life. Social accountability is a broad range of citizen or CSO-driven initiatives that seek to hold government officials accountable by monitoring and reporting on their actions.

In all cases, coalitions and alliances are critical for displaying collective power, which is ultimately an important driver of change. Coalitions provide fertile ground for women to build and expand networks and work more closely together to achieve common goals. Likewise, coalitions promoting or monitoring political decisions provide opportunities for women and men to work in unison to improve the livelihoods of their fellow citizens. Coalitions play a particularly significant role for men and women advancing gender equality because of the social, cultural and religious challenges posed to achieving women's rights.

Gender mainstreaming is important in citizen participation because it allows practitioners to focus on the outcomes of gender inequalities, and helps to identify and address the circumstances that cause pervasive inequalities. Women are most often affected by unequal access to resources and benefits in society, making it difficult for them to fully engage in civic life. Opportunities must be created to encourage women's active participation in both advocacy and monitoring efforts because they can influence the debate through their involvement and strengthen civil society.

Regardless of the area within which the program is designed, all citizen participation programs should be developed with expected outcomes or intended results as the focus. Programs can achieve a number of objectives simultaneously, however the objectives should be SMART: **S**pecific, **M**easureable, **A**chievable, **R**ealistic and can be completed within a given **T**ime Frame. Implementation or conducting program activities should begin only after the analysis of existing barriers and opportunities are considered in terms

ہونے میں مدد کے لئے مرحلہ وار سوچ کے تحت کام کرتا ہے۔ سماجی احتساب میں شہریوں اور سول سوسائٹی تنظیموں سے متعلق متعدد ایسے اقدامات شامل ہیں جن کا مقصد حکومتی عہدیداروں کی نگرانی اور ان کے ہر عمل کی رپورٹنگ کے ذریعے انہیں قابل احتساب بنانا ہوتا ہے۔

تمام صورتوں میں اجتماعی قوت کے مظاہرہ کے لئے اتحاد کلیدی حیثیت رکھتے ہیں جو انجام کار تبدیلی کے ایک اہم محرک کا کام دیتے ہیں۔ اتحاد خواتین کو مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے نیٹ ورکس کی تعمیر اور انہیں وسعت دینے کے علاوہ مل جل کر کام کرنے کے لئے زرخیز زمین فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح سیاسی فیصلوں کے فروغ یا نگرانی کا کام کرنے والے اتحاد مردوں اور خواتین کو اپنے ساتھی شہریوں کی زندگیاں بہتر بنانے کے لئے ایک ہو کر کام کرنے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ خواتین کے حقوق کی راہ میں حائل سماجی، ثقافتی اور مذہبی چیلنجوں کے پیش نظر اتحاد صنفی مساوات کو آگے بڑھانے میں مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے نمایاں کردار ادا کرتے ہیں۔

'جنڈر مین سٹریمنگ' شہریوں کی شمولیت میں اس لئے اہمیت کی حامل ہے کہ اس سے ماہرین کو صنفی عدم مساوات کے نتائج پر توجہ دینے کا موقع ملتا ہے اور یہ عدم مساوات کے دیرینہ پہلوؤں کا باعث بننے والے حالات کے تعین اور ان کے ازالہ میں مدد دیتے ہیں۔ بیشتر صورتوں میں خواتین معاشرے میں وسائل اور ثمرات تک غیر مساوی رسائی سے متاثر ہوتی ہیں جس کے باعث ان کے لئے شہری زندگی میں بھرپور طریقے سے حصہ لینا مشکل ہو جاتا ہے۔ ایسے مواقع پیدا کرنا انتہائی ضروری ہے جن سے وکالت اور نگرانی دونوں طرح کی سرگرمیوں میں خواتین کی فعال شمولیت کی حوصلہ افزائی ہو کیونکہ وہ اپنے کردار کے ذریعے بحث پر اثرانداز ہو سکتی ہیں اور سول سوسائٹی کو مستحکم بنا سکتی ہیں۔

اس شعبے سے قطع نظر جس کے تحت پروگرام تشکیل دیا گیا ہے، تمام شہریوں کی شمولیت کے پروگرام تشکیل دینا انتہائی ضروری ہے جن میں متوقع نتائج اور مطلوبہ نتائج پر زور دیا گیا ہو۔ ان پروگراموں کے ذریعے بیک وقت کئی مقاصد حاصل کئے جا سکتے ہیں تاہم یہ (SMART: **S**pecific, **M**easureable, **A**chievable , **R**ealistic, **T**ime Frame) ہونے چاہئیں یعنی یہ واضح ہوں، قابل پیمائش ہوں، قابل حصول ہوں، حقیقی ہوں اور مقررہ وقت کے اندر ان کی تکمیل ممکن ہو۔ پروگرام سرگرمیوں پر عملدرآمد یا ان کی انجام دہی اسی وقت ہونی چاہئے جب پروگرام

of the program objectives.

Organizing and Advocacy: Influencing Public Policy through Advocacy

Evolving political systems and the highly subjective nature of politics provide continuous opportunities to advocate for new policy measures. This puts pressure on legislators to reject or reform bad policies, and to protect good ones. In many countries, women have created networks, both formal and informal, which have successfully influenced legislation. In other countries, women have not yet coalesced in significant numbers to define and create support for collective policy priorities. Success in advancing gender equality depends on women first finding unifying issues among themselves and then galvanizing the support of influential men. Although women are not a homogeneous group, they share common concerns. These common issues, such as protection from domestic violence, eldercare, and health related issues are generally not reflected in government priorities without pressure from women. There are many examples where citizens have united against odds to secure legislation that improves their everyday lives.

Women's movements have been built on progressive legislative victories and on other policy victories that have been secured through consistent pressure on decision-makers. Women advocate on matters of human rights and justice, legal reform, security, a range of policy areas and very often gender issues as well. Advocacy efforts to gain protections or preserve freedoms being fought by men and women often reap benefits for women without this being the primary goal.

Advocate for a New Policy

An advocacy program must include a clear objective of the change desired, consideration of

مقاصد کے حوالے سے موجود رکاوٹوں اور مواقع کا تجزیہ پوری طرح مکمل ہو جائے۔

تنظیم اور وکالت: وکالت کے ذریعے سرکاری پالیسی پر اثرانداز ہونا

سیاسی نظاموں کے ارتقاء اور سیاست کی انتہائی معروضی نوعیت کے باعث لگاتار ایسے مواقع پیدا ہوتے رہتے ہیں جہاں نئے پالیسی اقدامات کی وکالت ہو سکتی ہے۔ اس طرح مقننہ کے ارکان پر دباؤ پیدا ہوتا ہے کہ وہ ناقص پالیسیوں کو مسترد کریں یا ان کی اصلاح کریں اور عمدہ پالیسیوں کا تحفظ کریں۔ کئی ممالک میں خواتین نے ایسے رسمی اور غیر رسمی نیٹ ورکس قائم کر رکھے ہیں جو قانون سازی پر اثرانداز ہونے میں کامیاب رہے ہیں۔ کچھ ممالک ایسے ہیں جہاں خواتین اتنی نمایاں تعداد میں یکجا نہیں ہو پائیں کہ اجتماعی پالیسی ترجیحات کے لئے حمایت کا تعین کر سکیں اور اسے پیدا کر سکیں۔ صنفی مساوات کو آگے بڑھانے میں کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ خواتین پہلے اپنے اندر موجود ایسے امور تلاش کریں جو انہیں متحد کر سکتے ہوں اور پھر ان کے لئے بااثر مردوں کی حمایت حاصل کی جائے۔ اگرچہ خواتین کوئی ہم جنس گروہ نہیں ہیں لیکن ان کے بہت سے خدشات مشترک ہیں۔ ان مشترکہ امور مثلاً گھریلو تشدد سے تحفظ، بزرگوں کی نگہداشت اور صحت سے متعلق مسائل کو عام طور پر خواتین کے دباؤ کے بغیر حکومتی ترجیحات میں جگہ نہیں ملتی۔ ایسی لاتعداد مثالیں موجود ہیں جہاں شہری ایسی قانون سازی میں درپیش مشکلات کے خلاف متحد ہو گئے جن سے ان کی روزمرہ زندگی میں بہتری آتی ہو۔

خواتین کی تحریکوں کو قانون سازی کے میدان میں پے در پے فتوحات اور دیگر پالیسی فتوحات کی بدولت قوت ملی ہے جو فیصلہ سازوں پر پیہم دباؤ کی بدولت ممکن ہوئیں۔ خواتین انسانی حقوق و انصاف، قانونی اصلاحات، سلامتی، متعدد پالیسی شعبوں سے متعلق امور کے علاوہ بسا اوقات صنفی امور پر بھی وکالت کرتی ہیں۔ وکالت کی ایسی کوششیں جن میں مرد اور عورتیں اپنے تحفظ اور اپنی آزادی یقینی بنانے کے لئے لڑتے ہیں، اکثر خواتین کے لئے ثمرات کا باعث بن جاتی ہیں حالانکہ ان کا بنیادی مقصد یہ نہیں ہوتا۔

نئی پالیسی کے لئے وکالت

وکالتی پروگرام میں مطلوبہ تبدیلی کا واضح مقصد، ایسے متعلقہ فریقین کا خیال جن

stakeholders who needs to be influenced, clear messaging, and strong coalitions and alliances. The ability to review and adjust the advocacy plan is also key. The following are some recommendations to be considered in developing an advocacy program that mainstreams gender:

پر اثرانداز ہونا ضروری ہوتا ہے، واضح پیغام رسانی اور مضبوط اتحاد کا شامل ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جائزہ اور مصالحت کی صلاحیتیں وکالتی منصوبہ کے لئے کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔ ذیل میں چند ایسی سفارشات دی گئی ہیں جنہیں 'جنڈر مین سٹریمنگ' کے وکالتی پروگرام کی تشکیل میں پیش نظر رکھنا ضروری ہے:

● Look at all policies with a gender lens. Public policy is still often developed without respect to varying needs based on gender, race, and other influential demographics. The policies advocated for within a program should be developed with a gender lens in order to address inequalities and to ensure their desired impact on the population.

● تمام پالیسیوں کا صنفی نکتہ نگاہ سے جائزہ لیں۔ سرکاری پالیسی اکثر صنف، نسل اور دیگر بااثر آبادیاتی پہلوؤں کو خاطر میں لائے بغیر تشکیل دی جاتی ہے۔ کسی پروگرام کے تحت جن پالیسیوں کی وکالت کی جاتی ہے ان کی تشکیل صنفی نکتہ نگاہ سے ضروری ہے تاکہ عدم مساوات کے پہلوؤں کا ازالہ کیا جاسکے اور آبادی پر ان کے مطلوبہ اثرات کو یقینی بنایا جاسکے۔

● Support women in defining and tailoring their policy priorities. Prioritization will influence success rates because human and resources invested in advocacy efforts will be financial resources invested in advocacy efforts will be

● خواتین کو اپنی پالیسی ترجیحات کے تعین اور اپنی ضروریات کے مطابق ان کی تیاری میں مدد دیں۔ ترجیحات کا تعین کامیابی کی شرح پر اثرانداز ہوگا کیونکہ وکالتی کوششوں پر لگائے جانے والے انسانی اور مالی وسائل بہت زیادہ مسائل پر

Women Bridging the Ethnic Divide

In 2006, women in the war-torn city of Mostar, Bosnia-Herzegovina came together to build an advocacy network that is one of the few examples of multiethnic political cooperation in a country fractured by seemingly insurmountable ethnic divides. The Mostar Women's Citizen Initiative draws together women—political activists, civic leaders, and ordinary citizens—to address common issues without regard for the ethnic affiliation of its members or those it assists. The Initiative represents an attempt to transcend the ethnic divisions resulting from the war in the 1990's. These women witnessed first-hand how problems go unsolved when ethnic affiliation dominates social relationships, education, employment and governance. They decided to make the political process work for them. They worked collectively to become leaders in their own right, developing, coordinating, and launching advocacy initiatives at the local level including a successful effort to amend the municipal maternity law to better protect female workers. The cooperative work of these women exemplifies a larger message to put aside harmful differences and choose the political process to build better lives for themselves and their community.

نسلی تقسیم کو دور کرنے میں خواتین کا کردار

چند 2006 میں بوسنیا ہرزیگوینا کے جنگ زدہ شہر موسٹار میں خواتین ایک ایسے وکالتی نیٹ ورک کی تعمیر کے لئے یکجا ہوئیں جو بظاہر ناقابل تلافی نسلی تقسیم کا شکار ملک میں کثیر نسلی سیاسی تعاون کی مثالوں میں سے ایک ہے۔ 'موسٹار ویمنز سٹیزن انیشیٹو' خواتین سیاسی کارکنوں، شہری قائدین، اور عام شہریوں کو کسی بھی رکن کی نسلی وابستگی سے قطع نظر مشترکہ مسائل کے ازالہ کے لئے یکجا کرتا ہے۔ یہ تنظیم 1990 کی دہائی میں ہونے والی جنگ کے نتیجے میں پیدا ہونے والی نسلی تقسیم سے بالاتر ہونے کی ایک کوشش کا نام ہے۔ یہ خواتین اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھیں کہ جب سماجی تعلقات، تعلیم، روزگار اور طرز حکمرانی پر نسلی وابستگیوں کا غلبہ ہو تو مسائل کس طرح حل طلب رہ جاتے ہیں۔ یہ خواتین اپنی قائد خود بنیں اور انہوں نے مقامی سطح پر ایسی وکالتی مہمات کی تشکیل، تنظیم اور آغاز کیا جن میں خواتین کارکنوں کے بہتر تحفظ کے لئے 'میونسپل میٹرنٹی قوانین' میں ترمیم کی کامیاب کوشش بھی شامل ہے۔ ان خواتین کا تعاون پر مبنی کام ایک ایسے وسیع پیغام کی مثال ہے جس میں ضرر رساں اختلافات کو بالائے طاق رکھ دیا گیا اور ایک ایسے سیاسی عمل کا انتخاب کیا گیا جو ان کے لئے اور ان کی کمیونٹی کے لئے بہتر زندگیوں کی تعمیر کرتا تھا۔

focused rather than diluted by too many issues and corresponding resources required

وکالتی کوششوں پر لگائے جانے والے انسانی اور مالی وسائل بہت زیادہ مسائل پر بکھرنے کے بجائے ان ترجیحی موضوعات پر مرکوز رہیں گے۔

● Consider current political context and support women where they can have impact. By assessing the political situation for women and existing legislation, program staff can identify policies that have a greater opportunity to become law or get implemented. By identifying this "low-hanging fruit", one can facilitate success, which can strengthen advocacy networks, coalitions and alliances and help a new coalition gain the confidence to tackle the next – perhaps more challenging – issue, in a unified way.

● موجودہ سیاسی سیاق وسباق پر غور کریں اور ایسی جگہوں پر خواتین کی حمایت کریں جہاں وہ اپنا اثر دکھا سکتی ہیں۔ خواتین اور موجودہ قانون سازی سے متعلق سیاسی صورتحال کے تجزیہ کی بدولت پروگرام عملہ ان پالیسیوں کا تعین کر سکتا ہے جن کے قانون کی شکل اختیار کرنے یا جن پر عملدرآمد کا امکان زیادہ ہو۔ ان ''دوررس ثمرات'' کے تعین سے کامیابی کی راہ ہموار کی جاسکتی ہے جس سے وکالتی نیٹ ورکس اور اتحادوں کو استحکام ملے گا اور کسی نئے اتحاد کو آئندہ مسئلے سے جو شاید زیادہ مشکل ہو، متحدہ طور پر نمٹنے کے لئے اعتماد ملے گا۔

● Communicate with the stakeholders and build buy-in early in the program. Securing the investment and interest of key allies from the beginning will increase chances of success.

● متعلقہ فریقین کے ساتھ رابطے قائم کریں اور پروگرام میں ان کی قبل از وقت شمولیت پر کام کریں۔ اہم اتحادیوں کی سرمایہ کاری اور مفادات شروع میں ہی محفوظ بنانے سے کامیابی کے امکانات بڑھ جائیں گے۔

● Think about the target audience for the effort. Assess all constituencies who could be impacted by the desired reform and who must be targeted. Design a strategy that targets the relevant stakeholders who could include the general public, lawmakers, the private and corporate sector, government agencies, the media, educational institutions, adults, seniors, people with disabilities, men, women, youth, children, etc. All efforts to promote "women's issues" must engage men as allies.

● اس مہم کے متعلقہ سامعین پر غور کریں۔ ان تمام حلقوں کا جائزہ لیں جو اس مطلوبہ اصلاحی عمل سے اثرانداز ہو سکتے ہیں اور جنہیں مخاطب کرنا ضروری ہے۔ ایک ایسی حکمت عملی تیار کریں جو متعلقہ فریقین سے متعلق ہو جن میں عوام الناس، قانون ساز، نجی اور کاروباری شعبہ، حکومتی ادارے، میڈیا کے ادارے، بالغ، بزرگ شہری، معذور افراد، مرد، عورتیں، نوجوان، بچے وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں۔ ''خواتین کے مسائل'' کو فروغ دینے کی تمام کوششوں میں مردوں کو بطور اتحادی ساتھ ملایا جائے۔

● Women should be vocal advocates on all types of public policy, working collaboratively and on equal footing with their male counterparts on local development and planning, foreign policy, defense and economic and investment issues, as well as issues like education and healthcare. For women to have an equal political voice, their opinion and influence must be integrated into all policy issues. Look for opportunities to broaden networks of women. Advocacy efforts provide opportunities to facilitate women's networks, and to unite women from different sectors – political parties, legislators, activists, and business for example.

● خواتین کو چاہئے کہ وہ ہر قسم کی سرکاری پالیسی پر بھرپور وکالت کریں، مقامی ترقی اور منصوبہ بندی، خارجہ پالیسی، دفاع اور معاشی و سرمایہ کاری امور کے علاوہ تعلیم اور حفظان صحت جیسے امور پر اپنے مرد ساتھیوں کے ہم قدم اور اشتراک عمل کے ساتھ کام کریں۔ خواتین کو اگر اپنی مساوی آواز بلند کرنا ہے تو ان کی آراء اور اثر ورسوخ کو تمام پالیسی امور کا لازمی جزو بنانا ہو گا۔ خواتین کے نیٹ ورکس کو وسیع بنانے کے مواقع پر نظر رکھیں۔ وکالتی کوششوں کی بدولت خواتین کے نیٹ ورکس کی راہ ہموار کرنے اور مختلف شعبوں یعنی سیاسی جماعتوں، مقننہ کی ارکان، کارکنوں اور کاروبار سے وابستہ خواتین کو متحد کرنے کے مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

● Facilitate interaction with experts. Make sure experts are also diverse with respect to gender. Leverage relevant experts such as academics, civil society experts, and other technical experts to brief advocacy coalitions.

● Take a long-range view on reform. What is the desired change and what reform must take place in order to achieve this? How long will it take? Plan for the future adequately by understanding that change takes time and will likely come incrementally.

● Monitor success with vigilance. Victories can disappear quickly without vigilance. A law that is enacted can lack the funding or teeth for real reform. A policy can be amended or repeated after years of lobbying efforts to get it enacted. Include a monitoring effort in the original advocacy plan.

● Unite women and men around women's empowerment.

Advocate to Change an Existing Law

NDI has assisted partner organizations to advocate for reform on a variety of issues, including combating domestic violence, improving health care, and increasing women's political representation. For example, in Macedonia, NDI has worked with the Parliamentary Women's Club (PWC), an informal, multi-party association of women members of parliament, to enhance the electoral and legislative participation of women. Through this partnership, the PWC has achieved a number of legislative accomplishments, including an amendment to the Law on Gambling, setting aside 2 percent of the national lottery tax income to support victims of domestic violence, and amendments, which were incorporated into the Labor Law that provide for the improved working

● ماہرین کے درمیان باہمی روابط کی راہ ہموار کریں۔ اس امر کو یقینی بنائیں کہ ماہرین میں صنف کے لحاظ سے ہر طرح کے ماہرین بھی شامل ہوں۔ متعلقہ ماہرین مثلاً ماہرین تعلیم، سول سوسائٹی ماہرین، اور دیگر تکنیکی ماہرین کو بروئے کار لائیں۔

● اصلاحاتی عمل پر ایک طویل نظر دوڑائیں۔ مطلوبہ تبدیلی کیا ہے اور اس کے حصول کے لئے کون سی اصلاحات کا ہونا ضروری ہے؟ اس میں کتنا عرصہ لگے گا؟ اس بات کو سمجھتے ہوئے مستقبل کی موزوں منصوبہ بندی کریں کہ تبدیلی آنے میں وقت لگتا ہے اور یہ شاید بتدریج آئے گی۔

● کامیابیوں کی نگرانی اچھے طریقے سے کریں کیونکہ اگر نگرانی نہ ہو تو کامیابیوں کے اثرات نظروں سے پوشیدہ رہ جاتے ہیں۔ بعض اوقات قانون نافذ تو ہو جاتے ہیں لیکن ان کے لئے فنڈز دستیاب نہیں ہوتے یا یہ حقیقی اصلاح کی صلاحیت نہیں رکھتے۔ پالیسی میں ترمیم بھی ہو سکتی ہے یا سالہا سال کی کوششوں سے اسے نافذ بھی کرایا جا سکتا ہے۔ اپنے اصل وکالتی منصوبہ میں نگرانی کے پہلو کو ضرور شامل کریں۔

● مردوں اور عورتوں کو خواتین کو بااختیار بنانے کے پہلو پر متحد کریں۔

رائج قانون میں تبدیلی کی وکالت کریں

این ڈی آئی (NDI) اپنی پارٹنر تنظیموں کو متعدد امور پر اصلاح کے لئے وکالت میں معاونت فراہم کر چکا ہے جن میں گھریلو تشدد کے خلاف جدوجہد، حفظان صحت میں بہتری، اور خواتین کی سیاسی شمولیت خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ مثال کے طور پر مقدونیہ میں این ڈی آئی (NDI) نے خواتین ارکان پارلیمنٹ کی ایک غیر رسمی، کثیر جماعتی ایسوسی ایشن 'پارلیمنٹری ویمنز کلب' کے ساتھ انتخابات اور قانون سازی میں خواتین کی شمولیت بہتر بنانے کے لئے کام کیا۔ اس پارٹنرشپ کی بدولت پی ڈبلیو سی نے قانون سازی کے میدان میں متعدد کامیابیاں حاصل کیں جن میں جوئے سے متعلق قانون میں ترمیم، نیشنل لاٹری ٹیکس کے دو فیصد کی گھریلو تشدد سے متاثرہ افراد کے لئے تخصیص، لیبر لاء میں شامل کی گئی ایسی ترامیم جن کی بدولت خواتین کو کام کرنے کے لئے بہتر حالات میسر آئے، ریٹائرمنٹ پر بہتر مراعات، اور زچگی رخصت کا حق شامل ہیں۔ یوگنڈا میں این ڈی آئی (NDI) کی مدد سے سول سوسائٹی اور خواتین

conditions of women, improved retirement benefits, and the right to maternity leave. In Uganda, NDI assisted civil society and women parliamentarians to develop a common legislative agenda on issues affecting women and children. The five common advocacy points were: infant and maternal mortality, the passage of a domestic relations bill, protecting against and punishing sexual offenses and human trafficking, and promoting support for the African Charter on the rights of women in Africa.

ارکان پارلیمان نے خواتین اور بچوں پر اثرانداز ہونے والے امور پر ایک مشترکہ قانون سازی ایجنڈا تیار کیا۔ وکالت کے پانچ مشترکہ نکات یہ تھے: شیر خوار بچوں اور ماؤں کی شرح اموات، گھریلو تعلقات بل کی منظوری، جنسی جرائم کے خلاف تحفظ اور ان پر سزا، اور انسانی سمگلنگ، اور افریقہ میں خواتین کے حقوق پر 'افریقن چارٹر' کے لئے حمایت کا فروغ۔

Within lobbying efforts by women to promote gender equality, political representation is often the starting point because of the long-term impact political representation and power could achieve in an array of critical issue areas. Both the Beijing Platform for Action and the Convention to Eliminate All Forms of Discrimination Against Women (CEDAW) highlight the target of 30 percent for women in political decision-making positions. In other places, this target percentage has become law or a quota adopted voluntarily by political parties. Quotas have become the fastest way of aiding women in gaining entry into political office. Quotas can be legislated or can be adopted by political parties but may have no legal binding.[11] Many countries have adopted some form of a quota to help women gain a seat at the table. The momentum of quota adoption has fueled advocacy initiatives on every continent driven largely by women's groups, informal networks of women and women legislators.

صنفی مساوات اور سیاسی نمائندگی کے فروغ کے لئے خواتین کی طرف سے لابی سرگرمیاں اکثر نقطہ آغاز ثابت ہوتی ہیں کیونکہ ان کی بدولت متعدد کلیدی شعبوں میں سیاسی نمائندگی اور اختیارات پر دوررس اثرات مرتب کئے جاسکتے ہیں۔ بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن اور خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمہ پر کنونشن (CEDAW) میں فیصلہ سازی کے عہدوں پر 30 فیصد خواتین کے ہدف پر زور دیا گیا ہے۔ بعض ملکوں میں یہ ہدف ایک قانون یا سیاسی جماعتوں کی طرف سے رضاکارانہ طور پر اختیار کئے گئے کوٹہ کی شکل اختیار کر چکا ہے۔ کوٹہ سیاسی عہدوں تک پہنچنے میں خواتین کی مدد کا تیز ترین راستہ بن چکا ہے۔ کوٹہ کو قانونی شکل دی جاسکتی ہے یا سیاسی جماعتیں بھی انہیں اپنا سکتی ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ انہیں قانونی پابندی کی حیثیت حاصل نہ ہو۔[11] کئی ممالک خواتین کو نشستوں کے حصول میں مدد کے لئے کوٹہ کی مختلف صورتیں اپنا چکے ہیں[11]۔ کوٹہ اپنانے کے رجحان سے تمام براعظموں میں ایسی وکالتی کوششوں میں تیزی پیدا ہوئی ہے جن کے پیچھے بڑی حد تک خواتین کے گروپ، خواتین کے غیر رسمی نیٹ ورک اور خواتین قانون ساز ارکان سرگرم عمل ہیں۔

Cultivating The Next Generation of Civic Leaders

The Youth of Today, Leaders of Tomorrow (YOTLOT) program was a year-long academy targeted at young women civil society activists from across North Africa who possessed the potential to be leaders in their communities. Launched in 2009, the network comprised young women leaders of civil society organizations and community based groups from Algeria, Tunisia, Egypt, Libya and Morocco. Through a series of workshops and complementary online support, YOTLOT aimed to build strategic leadership skills, and foster a culture of peer-to-peer and intergenerational mentoring to facilitate the next generation of women's civic and political leadership in the region.

شہری قائدین کی آئندہ نسل کی تعمیر

آج کے نوجوان، کل کے قائدین یا 'یوتھ آف ٹوڈے، لیڈرز آف ٹومارو (YOTLOT) پروگرام ایک سالہ اکیڈمی تھی جس میں شمالی افریقہ کی ایسی سول سوسائٹی نوجوان خواتین کارکنوں پر زور دیا گیا جو اپنی اپنی کمیونٹی میں قائد بننے کی صلاحیت رکھتی تھیں۔ 2009 میں شروع کیا گیا یہ نیٹ ورک الجزائر، تیونس، مصر، لیبیا، اور مراکش سے تعلق رکھنے والی سول سوسائٹی تنظیموں اور کمیونٹی گروپوں کی نوجوان خواتین قائدین پر مشتمل تھا۔ مختلف ورکشاپوں اور اس کے ساتھ ساتھ آن لائن معاونت کے ذریعے YOTLOT کا مقصد سٹریٹجک قائدانہ صلاحیتوں کی تعمیر کے علاوہ ساتھیوں کے ساتھ مل کرنے کے کلچر اور مختلف نسلوں کے درمیان باہمی سرپرستی کا فروغ تھا تاکہ خطے میں شہری اور سیاسی قیادت کے لئے خواتین کی آئندہ نسل کی راہ ہموار کی جاسکے۔

Include Young Women

Male and female advocates should work to ensure the engagement of young women. Oftentimes, young women feel that they do not have a place in efforts lead by more experienced, older activists. Formal mentoring programs that enable young women to be paired with established women and men leaders are an important way for young women to become informed and ultimately seasoned civic activists. Ideally, mentoring takes place on an ongoing basis that encourages young women to ask important questions while getting exposed to political realities. Engaging the next generation will give credibility and continued support to causes that could otherwise fade away over time without such consistency.

نوجوان خواتین کو شامل کریں

مرد اور خواتین وکالتی کارکنوں کو چاہئے کہ وہ نوجوان خواتین کی شمولیت یقینی بنانے پر کام کریں۔ بسا اوقات نوجوان خواتین کا خیال ہوتا ہے کہ ایسی تحریکوں میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے جن کی قیادت زیادہ تجربہ کار اور سینئر کارکنوں کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ باقاعدہ سرپرستی کے ایسے پروگرام جو نوجوان خواتین کو مسلمہ مرد و خواتین قائدین کے ساتھ کام کرنے کا موقع دیں، نوجوان خواتین کو باخبر اور انجام کار تجربہ کار شہری کارکن بنانے کا اہم طریقہ ہیں۔ مثالی صورتحال یہ ہے کہ سرپرستی کی یہ سرگرمیاں جاری بنیادوں پر کی جائیں جس سے نوجوان خواتین کی حوصلہ افزائی ہو کہ وہ سیاسی حقائق سے آگاہی حاصل کرتے ہوئے اہم سوالات اٹھائیں۔ آئندہ نسل کو ساتھ لے کر چلنے سے ایسے مقاصد کو معتبر حیثیت اور لگاتار حمایت میسر آئے گی اور ایسا نہ کرنے سے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ دم توڑ جاتی ہیں۔

Work with Existing Organizations

Any citizen participation program should work with either women's civil society organizations that advocate for gender equality, or with organizations that are influential and working on issues that are directly related to gender equality and which impact women significantly, such as poverty reduction, violence against women, or HIV/AIDS. Women's civil society organizations have been the leading force for change on women's and gender equality issues. Women's

موجودہ تنظیموں کے ساتھ کام کریں

شہریوں کی شمولیت کے کسی بھی پروگرام کو یا تو خواتین کی ایسی سول سوسائٹی تنظیموں کے ساتھ کام کرنا چاہئے جو صنفی مساوات کی وکالت کرتی ہوں یا پھر ایسی تنظیموں کے ساتھ جو بااثر ہوں اور ایسے امور پر کام کر رہی ہوں جن کا تعلق براہ راست صنفی مساوات سے ہو اور جو خواتین پر نمایاں طور پر اثرانداز ہوتی ہوں مثلاً غربت میں کمی، خواتین کے خلاف تشدد، یا ایچ آئی وی اور ایڈز۔ خواتین کی سول سوسائٹی تنظیمیں خواتین اور صنفی مساوات کے امور پر تبدیلی کے لئے سرکردہ قوت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ خواتین کی شہری تنظیمیں اکثر

civic organizations often provide the only political space for women to advocate on gender equality issues. Women activists who have been dedicated to issues such as domestic violence, education, eldercare, and environmental issues affecting their communities are intimately aware of the most pressing needs facing women in their country and are often part of the collective solutions that have been developed by the global community. In addition, they often have a good perspective on how their nation measures up against the others and use it to their benefit.

صنفی مساوات جیسے امور پر وکالت کی خاطر خواتین کے لئے صرف سیاسی گنجائش مہیا کرتی ہیں۔ ایسی کارکن خواتین جن کی کوششیں گھریلو تشدد، تعلیم، بزرگوں کی نگہداشت، اور کمیونٹی پر اثرانداز ہونے والے ماحولیاتی امور جیسے مسائل کے لئے وقف ہوں، اپنے ملک میں خواتین کے انتہائی ناگزیر تقاضوں سے پوری طرح آگاہ ہوتی ہیں اور اکثر عالمی برادری کی طرف سے تیار کئے جانے والے مسائل کے اجتماعی حل کا حصہ ہوتی ہیں۔ علاوہ ازیں، انہیں اکثر ان باتوں کا عمدہ فہم ہوتا ہے کہ ان کی قوم دوسروں کے مقابلے میں کس طرح بہتر ہے اور اسے اپنے فائدے کے لئے کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔

According the UNIFEM's 2008/2009 progress report on the state of women globally, "Women's organizations and movements derive much of their political legitimacy from their efforts to represent "women's interests." National, regional and international women's movements have been highly effective in exposing gender-based injustices and triggering responses. Important examples include the role of women's movements in challenging authoritarian regimes in Argentina, Brazil, Chile, Nepal, Peru, and the Philippines; in building pressure for peace in Sierra Leone, Liberia, Uganda, Sudan, Burundi, Timor Leste, and the Balkans; and in seeking to eliminate violence against women."[12]

دنیا بھر میں خواتین کی صورتحال پر UNIFEM کی 2009/2008 کی پراگرس رپورٹ کے مطابق ''خواتین کی تنظیموں اور تحریکوں کو سیاسی طور پر جائز حیثیت زیادہ تر 'خواتین کے مفادات' کی نمائندگی سے متعلق کوششوں سے ملتی ہے۔ خواتین کی قومی، علاقائی، اور بین الاقوامی تحریکیں صنفی ناانصافیوں کو اجاگر کرنے اور ان پر جوابی اقدامات کی راہ ہموار کرنے میں انتہائی موثر رہی ہیں۔ ایسی اہم مثالوں میں ارجنٹائن، برازیل، چلی، نیپال، پیرو اور فلپائن میں آمرانہ حکومتوں کو چیلنج کرنے کے علاوہ سیرالیون، یوگنڈا، سوڈان، برونڈی، تیمور لیسٹے اور بلقان ریاستوں میں قیام امن کے لئے دباؤ بڑھانے اور خواتین کے تشدد کے خاتمہ میں خواتین کا کردار خاص طور پر قابل ذکر ہیں''۔[12]

NDI's partners work with local civic groups to develop skills to undertake organized political action, such as issue advocacy, voter education, and political process monitoring. Programs should empower citizens to engage in the political process in incremental steps that build skills, knowledge, confidence and long term capacities. Existing organizations can benefit from NDI technical assistance in mastering specific organizing techniques, including identification and analysis of issues, planning, resource management, fundraising, evaluation, collective action, and becoming strong leaders. h consistency.

این ڈی آئی (NDI) کی پارٹنر تنظیمیں وکالت، ووٹروں کی تربیت، اور سیاسی عمل کی نگرانی جیسی منظم سیاسی کارروائیوں پر مہارت پیدا کرنے کے لئے مقامی شہری گروپوں کے ساتھ کام کرتی ہیں۔ پروگراموں کے لئے ضروری ہے کہ وہ سیاسی عمل میں شمولیت پر شہریوں کو بااختیار بنانے کے لئے ایسے بتدریج مراحل میں کام کریں جن کے ذریعے مہارتوں، علوم، اعتماد اور طویل مدتی استعداد کو فروغ ملے۔ موجودہ تنظیمیں مسائل کے تعین و تجزیہ، منصوبہ بندی، وسائل کے موزوں استعمال، فنڈز مہم، جانچ پرکھ، اجتماعی کارروائی، اور مضبوط قائد بننے سے متعلق طریقوں سمیت مخصوص تنظیمی طریقوں پر عبور حاصل کرنے میں این ڈی آئی (NDI) کی تکنیکی معاونت سے فائدہ اٹھاسکتی ہیں۔

NGO Cultivates Women's Participation in Politics

The Organization for the Protection of Women's Rights (OPWR) is Azerbaijan's leading independent women's civic group and an NDI partner since 1998. Over the course of the partnership, OPWR has initiated programs to educate women about their political rights, encouraging more women to vote and become candidates themselves.

With NDI assistance, OPWR has worked to increase the participation of Azerbaijani women as candidates, election monitors, and voters in both local and national elections. For the 1999 municipal elections, approximately 20 OPWR-trained candidates were elected to local office and approximately 300 OPWR-trained women participated as election monitors. In 2001 and 2002, NDI helped OPWR develop a nationwide women's program that promoted participants to leadership positions in elected bodies and established several caucuses for women within national and regional branches of Azerbaijan's major political parties. Two women who participated in OPWR's programming were elected to municipal councils in 2009 and six others launched new NGOs that address unmet local needs.

سیاست میں خواتین کی شمولیت کو فروغ دینے والی این جی او (NGO)

'آرگنائزیشن فار دی پروٹیکشن آف ویمنز رائٹس' (OPWR) آذربائیجان کی خواتین کا سرکردہ خود مختار شہری گروپ ہے جو 1998 سے این ڈی آئی کا پارٹنر ہے۔ اس پارٹنر شپ کے دوران او پی ڈبلیو آر نے خواتین کو اپنے سیاسی حقوق سے آگاہ کرنے، ووٹ دینے اور امیدوار بننے میں خواتین کی حوصلہ افزائی کے پروگراموں کا آغاز کیا۔ این ڈی آئی کی معاونت سے او پی ڈبلیو آر نے مقامی اور قومی دونوں طرح کے انتخابات میں بطور امیدوار، انتخابی عمل کی نگران، اور ووٹر آذربائیجان کی خواتین کی شمولیت میں اضافے پر کام کیا ہے۔ 1999 کے بلدیاتی انتخابات میں او پی ڈبلیو آر کی تربیت یافتہ تقریباً 20 امیدوار مقامی عہدوں پر منتخب ہوئیں اور او پی ڈبلیو آر کی تربیت یافتہ 300 خواتین نے بطور انتخابی نگران حصہ لیا۔ 2001 اور 2002 میں این ڈی آئی اداروں میں قائدانہ عہدوں کے لئے تیار کیا گیا اور آذربائیجان کی بڑی سیاسی جماعتوں کی قومی اور علاقائی شاخوں میں خواتین کے لئے کئی اجتماعی فورم قائم کئے گئے۔ او پی ڈبلیو آر کے پروگراموں میں حصہ لینے والی دو خواتین 2009 میں بلدیاتی کونسلوں میں منتخب ہوئیں اور چھ دیگر خواتین نے مقامی ضروریات کے ازالہ کے لئے نئی این جی اوز کا آغاز کیا۔

Civic Education: Using Social Media

Using social media to enhance advocacy initiatives has become a regular method of outreach. Current tools include Facebook and a multitude of other websites, SMS text messaging, Twitter, YouTube, Flickr, and Foursquare. All of these media have in common the ability to reach a large number of people virally in a short period of time, enabling advocates to spread their message quickly to audiences to whom they might not otherwise have access. Technology is constantly advancing, so the forms of communication need to be evaluated when designing a program that involves social media. Some women may face barriers in accessing social media not having a computer or even the

شہری تعلیم وتربیت: سوشل میڈیا کا استعمال

وکالتی کاوشوں کو بہتر بنانے میں سوشل میڈیا کا استعمال رابطے اور رسائی کا ایک باقاعدہ طریقہ بن چکا ہے۔ اس کے لئے موجودہ طریقوں میں فیس بک اور لاتعداد دوسری ویب سائٹس، ایس ایم ایس، Twitter، YouTube، Flickr اور Four Square شامل ہیں۔ میڈیا کے ان تمام ذرائع کی مشترک بات یہ ہے کہ ان کے ذریعے تھوڑے سے وقت کے اندر بڑی تعداد میں لوگوں تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے، جس کی بدولت وکالتی کارکن اپنا پیغام تیزی کے ساتھ اپنے ایسے سامعین تک پہنچا سکتے ہیں جن تک دوسرے طریقوں سے رسائی شاید ممکن بھی نہ ہو۔ ٹیکنالوجی میں لگاتار بہتری آرہی ہے لہٰذا پروگرام کی تشکیل کے وقت سوشل میڈیا سے متعلق ابلاغ کی مختلف صورتوں کی جانچ پرکھ بھی ضروری ہے۔ بعض خواتین کو کمپیوٹر نہ ہونے یا

required skills to use a computer. Technology can often be unreliable and unsustainable due to human or financial costs required; therefore outreach using new forms of technology should not be relied upon as a primary source of communication or without an alternate plan.

Whether the citizen participation program is wide in scope or focused on gender issues, these tools present opportunities to access networks beyond traditional ones. New forms of technology using mobile phones also provide outlets for men and women in rural areas, allowing them to receive information that they would otherwise never access. In countries with a more sophisticated level of technology, activists are accessing new networks of support through the web. In Kuwait where 35 percent of the population has Internet access and two-thirds of those users are under the age of 25, youth groups and student associations affiliated with political groups used blogs, YouTube, and social networking sites like Facebook, to spread candidate messages during the 2008 elections. Women candidates, many organizing for the first time, created Facebook pages. The advancement of technology and its multitude of opportunities to connect to new people require that messaging be even more thoughtful to accommodate short attention spans and a market flooded with information.

Civic Forum: Coalitions and Messaging

Building Coalitions

Coalitions are comprised of like-minded individuals and organizations that have developed a relationship with one another based on a shared idea, vision or goal. Building coalitions is an essential component of building and strengthening civil society movements because they are able to wield more pressure on governments than

کمپیوٹر کے استعمال کے لئے درکار مہارت نہ ہونے کے باعث سوشل میڈیا تک رسائی میں رکاوٹیں درپیش ہو سکتی ہیں۔ اکثر صورتوں میں مطلوبہ انسانی صلاحیتوں یا مالی اخراجات کے باعث ٹیکنالوجی ناقابل اعتبار اور ناپائیدار بھی ہو سکتی ہے۔ لہٰذا ٹیکنالوجی کی نئی صورتوں کو استعمال کرتے ہوئے رابطے ورسائی میں ابلاغ کے کسی بنیادی ذریعہ پر انحصار نہیں کیا جانا چاہئے یا اس میں کوئی متبادل منصوبہ ضرور ہونا چاہئے۔

شہریوں کی شمولیت کے پروگرام کا دائرہ کار وسیع ہو یا یہ صنفی امور پر مرکوز ہو، یہ طریقے روایتی طریقوں سے ہٹ کر نیٹ ورکس تک رسائی کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ موبائل فون کی صورت میں ٹیکنالوجی کی نئی صورتیں بھی دیہی علاقوں میں مردوں اور خواتین کے لئے مواقع فراہم کرتی ہیں جن کی بدولت وہ ایسی معلومات وصول کر سکتے ہیں جو کسی اور طریقے سے ممکن نہیں ہوتیں۔ ایسے ملکوں میں جہاں ٹیکنالوجی زیادہ جدید سطح تک پہنچ چکی ہے، کارکن ویب کے ذریعے حمایت کے نئے نیٹ ورکس تک رسائی حاصل کر رہے ہیں۔ کویت میں جہاں آبادی کے 33 فیصد کو انٹرنیٹ تک رسائی میسر ہے، اور ان میں سے دو تہائی افراد پچیس سال سے کم عمر ہیں، سیاسی گروپوں سے وابستہ نوجوانوں کے گروہوں اور طلبہ تنظیموں نے 2008 کے انتخابات میں امیدواروں کا پیغام پھیلانے کے لئے بلاگز، یوٹیوب اور فیس بک جیسی سوشل نیٹ ورکنگ کی ویب سائٹس کا استعمال کیا۔ خواتین امیدواروں نے جن میں سے بیشتر پہلی بار اس میدان میں اتری تھیں، فیس بک پر اپنے پیج بنائے۔ ٹیکنالوجی کی ترقی اور اس کی بدولت نئے لوگوں سے رابطوں کے لاتعداد مواقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ آپ کا پیغام پوری طرح سوچ سمجھ کر تیار کیا جائے تاکہ تھوڑے وقت میں پوری بات کہہ دی جائے اور معلومات کی بھرمار کا شکار مارکیٹ میں وہ اپنی جگہ بنا سکے۔

شہری فورم: اتحاد اور پیغام رسانی

اتحادوں کی تعمیر

اتحاد ایسے ہم خیال افراد اور تنظیموں پر مشتمل ہوتے ہیں جو کسی ایک مشترکہ خیال، تصور یا مقصد کی بنیاد پر ایک دوسرے سے تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ اتحادوں کی تعمیر سول سوسائٹی تحریکوں کی تعمیر اور استحکام کے لئے ایک لازمی جزو ہے کیونکہ ان کی بدولت الگ الگ تحریکوں کے مقابلے میں حکومت پر زیادہ

disparate movements. By focusing on their common objectives and goals, all of the member groups can build their strength and get an advantage on issues of common interest. With a particular objective in mind like passing a particular piece of legislation, for example, coalitions have a limited life span until the objectives are achieved.

دباؤ ڈالا جاسکتا ہے۔ اپنے مشترکہ مقاصد پر زور دیتے ہوئے گروپوں کے تمام ارکان اپنی قوت کی تعمیر کر سکتے ہیں اور مشترکہ مفاد کے امور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اتحاد جب کسی خاص مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے تشکیل دیئے جاتے ہیں مثلاً کسی خاص معاملے پر قانون کی منظوری، تو وہ اس مقصد کے حصول تک ہی باقی رہتے ہیں۔

Coalitions have served to bridge relationships among citizens from different sectors – political parties, civil society, and the business community – that have led to the foundation of a women's movement. In Rwanda, women parliamentarians who comprise the majority of the national legislature worked with international and domestic civic organizations, gender representatives in the national government and UN agencies to track gender-based violence statistics that enabled them to appeal to male parliamentarians to support a gender-based violence bill.[13] The advancement of gender equality would not have been possible without coalitions that have fought for increased political rights for women. Following are some recommendations to consider when working with coalitions in a citizen participation program that will promote greater gender equality through coalitions:

اتحاد مختلف شعبوں یعنی سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی، اور کاروباری برادری سے تعلق رکھنے والے شہریوں کے درمیان تعلقات کے لئے پل کا کام دے چکے ہیں جس سے خواتین کی تحریک کی بنیاد کی راہ ہموار ہوئی۔ روانڈا میں خواتین ارکان پارلیمان جو قومی مقننہ میں اکثریت میں ہیں، نے صنفی تشدد سے متعلق اعداد و شمار کا پتہ لگانے کے لئے بین الاقوامی اور ملکی شہری تنظیموں، قومی حکومت میں صنفی نمائندگان اور اقوام متحدہ کے اداروں کے ساتھ کام کیا جس کی بدولت انہیں مرد ارکان پارلیمان پر زور دینے کا موقع ملا کہ وہ بھی صنفی تشدد سے متعلق بل کی حمایت کریں۔[13] صنفی مساوات پر پیشرفت ان اتحادوں کے بغیر ممکن نہ ہوتی جنہوں نے خواتین کے بہتر سیاسی حقوق کے لئے جدوجہد کی۔ ذیل میں دی گئی چند سفارشات شہریوں کی شمولیت کے پروگرام میں اتحادوں کے ساتھ کام کرتے وقت پیش نظر رکھی جائیں جس سے بہتر صنفی مساوات کو فروغ ملے گا:

- Facilitate relationships across sectors. Often times, women from the civil society sector and from political parties see themselves as adversaries. Women legislators who were first active in civil society are often criticized for abandoning key women's issues to cooperate with male legislators.

- تمام شعبوں میں تعلقات کی راہ ہموار کریں۔ بسااوقات سول سوسائٹی سے اور سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین ایک دوسرے کو اپنا حریف سمجھتی ہیں۔ ایسی خواتین ارکان قانون ساز جو پہلی بار سول سوسائٹی میں فعال ہوئیں، ان پر اکثر تنقید کی جاتی ہے کہ انہوں نے مرد ارکان مقننہ کے ساتھ تعاون کی خاطر خواتین کے اصل مسائل کو ترک کر دیا۔

- Promote outreach, coordination and collaboration between influential national and local women's organizations.

- خواتین کی بااثر قومی اور مقامی تنظیموں تک رسائی، ان سے رابطے اور ان کے درمیان اشتراک عمل کو فروغ دیں۔

- Engage men in programs that promote gender equality.

- پروگراموں میں صنفی مساوات کو فروغ دینے والے مردوں کو شامل کریں۔

- Help women leverage a network that goes

- خواتین کو ایک ایسا نیٹ ورک تیار کرنے میں مدد دیں جو 'معمول کے

beyond the 'usual suspects.' Women need to leverage all sectors – business community, media, religious community, among others.

شبہات' سے بالاتر ہو۔ خواتین کو کاروباری برادری، میڈیا، مذہبی برادری سمیت تمام شعبوں کو بروئے کار لانا چاہئے۔

● Highlight commonalities by diminishing the differences among women and among the objectives.

● خواتین کے درمیان اور مقاصد کے مابین فرق کو دور کرتے ہوئے مشترکہ باتوں کو اجاگر کریں۔

Women's Discussion Clubs: Informal Networks and Advocacy

In Kyrgyzstan, women created the Women's Political Discussion Club (WPDC) which serves as a forum for women leaders to discuss public policy issues, with the ultimate goal of increasing women's political participation. For group members involved in political parties, the discussion club also provides a means by which they can advocate for greater involvement of women in party activities. The discussion club consists of a group of approximately 25 women leaders from political parties, civil society organizations and the media. By engaging senior policy officials in the Club's regular public roundtables as well as the media and by lobbying them directly, the discussion club played a key role in influencing political leaders in parliament to vote to uphold Kyrgyzstan's law against polygamy in 2007. In 2009, the Club took steps to formalize itself with funding from the Organization for Security and Cooperation in Europe (OSCE). The Club met for more than four years before securing official NGO status with the government of Kyrgyzstan, demonstrating that a legal entity is not required in order to have influence.

خواتین کے بحث مباحثہ کلب: غیر رسمی نیٹ ورک اور وکالت

قرغزستان میں خواتین نے ویمینز پولیٹکل ڈسکشن کلب (WPDC) قائم کیا جو خواتین قائدین کے لئے سرکاری پالیسی امور زیر بحث لانے کے ایک فورم کا کام دیتا ہے اور جس کا گروپ پر مشتمل ہے۔ سینئر پالیسی حکام کے علاوہ میڈیا کو کلب کے باقاعدگی کے ساتھ ہونے والے کھلے گول میز اجلاسوں میں شامل کر کے اور ان کے ساتھ براہ راست لابی سرگرمیوں کے ذریعے اس کلب نے پارلیمان میں 2007 میں سیاسی قائدین پر اثرانداز ہونے میں کلیدی کردار ادا کیا کہ وہ ایک سے زائد شادیوں کے خلاف قرغزستان کے قانون کو برقرار رکھیں۔ 2009 میں کلب نے آرگنائزیشن فار سکیورٹی اینڈ کوآپریشن ان یورپ (OSEC) کی طرف سے فنڈز کے ساتھ اپنے آپ کو رسمی شکل دینے کے لئے اقدامات کئے۔ کلب کے اجلاسوں کا سلسلہ مزید چار سال تک جاری رہا جس کے بعد اسے قرغزستان حکومت کی طرف سے باقاعدہ این جی او کی حیثیت دے دی گئی جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اثرانداز ہونے کے لئے کسی قانونی ادارے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

Creating a Message

پیغام کی تیاری

Messaging is a critical component of any advocacy campaign and monitoring effort. Messaging allows for an advocacy coalition to create a cohesive and simple argument that considers the key stakeholders that must be persuaded. In programs that advocate for issues of particular relevance to women, messaging becomes even more critical. Advocating for gender equality must take the target audience – most often men – into con-

پیغام رسانی کسی بھی وکالتی مہم اور نگرانی کی کسی کوشش کا اہم ترین جزو ہے۔ پیغام رسانی کی بدولت وکالتی اتحاد کو ایک باہم مربوط اور سادہ دلیل پیدا کرنے کا موقع مل جاتا ہے جو ان کلیدی متعلقہ فریقین پر غور کرتی ہے جنہیں قائل کرنا لازم ہے۔ ایسے پروگراموں جو خواتین سے متعلق مسائل پر وکالت کرتے ہیں ان میں پیغام رسانی زیادہ اہمیت اختیار کر جاتی ہے۔ صنفی مساوات کی وکالت کرتے ہوئے متعلقہ سامعین کو، جو بیشتر صورتوں میں مرد ہوتے ہیں، ضرور زیر غور لایا جانا چاہئے اور ایسے دلائل تیار کئے جائیں جو اس بات پر زور دیں کہ

sideration and develop arguments that emphasize how all people will benefit from the political engagement of women through improvements to communities. This requires a variety of messengers, such as male leaders, who can galvanize others to change their behavior. The message should be altered slightly depending on the audience to convey how each constituency would gain from the proposed reform. However, the core message must be shared and simple, must address the needs or concerns of more than just women, and must be repeated frequently.

● Program support to women's advocacy efforts must encourage women's networks to frame their message in terms that are compelling to those whose support is needed. Messaging that focuses on why a piece of legislation is good for women isolates the remaining 50 percent of the population who need to understand why they should give it attention. The entitlement argument is not an effective message because it does not explain why women's leadership is important. Furthermore, women are not a homogeneous group and should not be assumed to all share the same interests and opinions. Message development should also identify male allies and advocates. Effective messaging around gender equality should not emphasize issues as only relevant to women's rights, but as also as important community issues. An effective message should:

● Appeal to the target audience.

● Explain the benefit to all citizens and appeal to the broader public.

● Make the issue mainstream, even if it is of general interest to women.

کمیونٹی میں بہتری پیدا کرتے ہوئے خواتین کی سیاسی شمولیت سے تمام لوگوں کو کس طرح فائدہ ہوگا۔اس کے لئے کئی طرح کے پیغام رسانوں مثلاً مرد قائدین کی ضرورت پڑتی ہے جو دوسروں کو طرز عمل میں تبدیلی کو زوداثر بنا سکتے ہیں۔ سامعین کو دیکھتے ہوئے پیغام میں تھوڑی بہت تبدیلی کر لینی چاہئے تاکہ یہ بتایا جا سکے کہ مجوزہ اصلاحات سے ہر انتخابی حلقے کو کس طرح فائدہ پہنچے گا۔تاہم اصل پیغام ضرور دیا جائے، جو سادہ ہو، صرف خواتین سے بڑھ کر تمام لوگوں کے خدشات یا ضروریات کا ازالہ کرتا ہو اور تواتر کے ساتھ دہرایا جائے۔

● خواتین کی وکالتی کوششوں کے لئے پروگرام کی حمایت سے خواتین کے نیٹ ورکس کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے کہ وہ اپنے پیغامات اس طرح تشکیل دیں جو ان لوگوں پر اپنا اثر دکھائیں جن کی حمایت کی ضرورت ہے۔ایسی پیغام رسانی جو اس بات پر زور دے کہ کوئی قانون خواتین کے لئے کیوں اچھا ہے، آبادی کے پچاس فیصد کو اس سے الگ تھلگ کر دیتی ہے جنہیں سمجھنا چاہئے کہ ان کی توجہ کیوں ضروری ہے۔ حق کی دلیل ایک موثر پیغام نہیں ہے کیونکہ اس سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ خواتین کی قیادت کیوں ضروری ہے۔مزید برآں خواتین کوئی ہم جنس گروہ نہیں ہیں اور ان کے بارے میں یہ ہر گز فرض نہ کیا جائے کہ ان کے مفادات اور آراء ایک ہیں۔پیغام کی تیاری میں مرد اتحادیوں اور وکالتی کارکنوں کا تعین بھی ہونا چاہئے۔ صنفی مساوات پر موثر پیغام رسانی مسائل پر اس طرح زور نہیں دیتی کہ وہ محض خواتین کے حقوق سے متعلق ہیں بلکہ کمیونٹی مسائل کو بھی برابر اہمیت دی جاتی ہے۔ایک موثر پیغام میں درج ذیل باتیں شامل ہونی چاہئیں:

● متعلقہ سامعین پر اپنا اثر دکھائے

● تمام شہریوں کے لئے اس کے فوائد کی وضاحت کرے اور عوام کے وسیع تر طبقات پر اپنا اثر دکھائے

● مسئلے کو مجموعی عمل کا حصہ بنائے خواہ اس کا تعلق خواتین کے عمومی مفاد سے ہی ہو۔

Social Accountability: Influencing Public Policy through Monitoring and Oversight

Political process monitoring consists of a broad range of citizen or NGO-driven initiatives that seek to hold government officials accountable by observing and reporting on their actions such as legislative outcomes as well as processes, such as resource allocation. Various tools are used to hold legislators accountable to the public, all of which provide opportunities for women to influence and work together with men to meet the needs of the communities they serve. Monitoring is a critical component of the advocacy process that is undertaken to encourage citizen awareness of government activities, increase sustained citizen involvement in political processes, collect information to support advocacy and organizing campaigns, enhance government transparency, and accountability.

Political process monitoring initiatives should take place in environments where the political space allows for public access to information and decision-making processes, as well as a platform for citizens' voices to be heard. In addition to national, regional and local policies in a given country, specific opportunities exist for women to monitor policies that meet standards established by the Convention to Eliminate All Forms of Discrimination Against Women (CEDAW), the Millennium Development Goals, and the Poverty Reduction Strategy Papers, to name a few, afford strategic opportunities to influence policies particularly at the national level that could over time affect policies at the state, provincial or local levels, depending on the structure of government. The targets established by these globally recognized documents provide unifying thresholds for advancing gender equality. The Key Resources section at the end of the guidebook offer more information about these international conventions.

سماجی احتساب: نگرانی و نگہبانی کے ذریعے سرکاری پالیسی پر اثر

سیاسی عمل کی نگرانی شہریوں یا این جی او کی زیر سرکردگی وسیع نوعیت کی کاوشوں پر مشتمل ہوتی ہے جن کا مقصد حکومتی عہدیداروں کے اقدامات مثلاً قانون سازی کے نتائج اور عمل، جیسے وسائل کی تخصیص، کے مشاہدہ اور رپورٹنگ کے ذریعے ان کا احتساب کرنا ہے۔ مقننہ کے ارکان کو عوام کے سامنے جواب دہ بنانے کے لئے مختلف طریقے استعمال کئے جاتے ہیں جو سب کے سب خواتین کو اپنی کمیونٹی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے مردوں کے ساتھ مل کر کام کرنے اور ان پر اثرانداز ہونے کے مواقع فراہم کرتے ہیں۔ نگرانی وکالتی عمل کا ایک ناگزیر جزو ہے جو حکومتی سرگرمیوں پر شہریوں میں آگاہی کی حوصلہ افزائی، سیاسی عمل میں شہریوں کی دیرپا شمولیت میں اضافہ، وکالتی اور تنظیمی مہمات کی حمایت کے لئے معلومات جمع کرنے، حکومت کی شفاف کاری کو بہتر بنانے اور احتساب کے لئے انجام دی جاتی ہے۔

سیاسی عمل کی نگرانی کے اقدامات ایسے حالات میں اٹھائے جائیں جہاں سیاسی گنجائش معلومات اور فیصلہ سازی کے عمل تک عوام کی رسائی کی اجازت دیتی ہو اور شہریوں کی آوازیں سننے کے لئے پلیٹ فارم بھی موجود ہو۔ کسی بھی ملک کی قومی، علاقائی اور مقامی پالیسیوں کے علاوہ خواتین کے لئے ایسی پالیسیوں کی نگرانی کے مخصوص مواقع موجود ہوتے ہیں جو 'خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمہ پر کنونشن' (سی ای ڈی اے ڈبلیو)، ہزاریہ ترقیاتی مقاصد، اور پاورٹی ریڈکشن سٹریٹجی پیپرز وغیرہ جیسی دستاویزات میں طے کئے گئے معیارات پر پورا اترتی ہوں اور بالخصوص قومی سطح پر ایسی پالیسیوں پر اثرانداز ہونے کے سٹریٹجک مواقع کی متحمل ہوں جو وقت گزرنے کے ساتھ حکومتی ڈھانچے کے مطابق ریاستی، صوبائی یا مقامی سطحوں پر اثرانداز ہو سکیں۔ ان عالمی طور پر تسلیم شدہ دستاویزات کی طرف سے طے کئے گئے اہداف صنفی مساوات کے فروغ کے لئے متحد کرنے والے مضبوط پہلو فراہم کرتے ہیں۔ اس رہنما کتابچہ کے آخر میں دیئے گئے 'اہم وسائل' کے سیکشن میں ان بین الاقوامی کنونشنز کے بارے میں مزید معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

There are three major components of political process monitoring which include:

1. Collecting, compiling and analyzing information,

2. Developing and disseminating findings, and

3. Using the findings to raise public awareness and government responsiveness.

The information gathering and analysis stage in a gender mainstreamed program requires that sex-disaggregated data is collected; this way monitoring can be informed by the process and content of public policies with relation to their impact on both men and women. Interviews, questionnaires and public discussions used by citizens to determine community priorities as well as tools that assess legislative performance should be designed to capture comprehensive information from both men and women. The methodology used to collect the information has an impact on the data collected and program designers should be aware of whether it facilitates knowledge about gender differences that allow for special attention, or perpetuates hidden biases.

Compiling and analyzing information can be done through a monitoring process, which assesses performance on an ongoing basis, using various tools with a tracking or rating aspect. Monitoring tools should include measurements that assess whether gender equality legislation is prioritized and promoted; whether legislation is evaluated for its impact on men and women; and whether resources follow commitments.

Practitioners can use a variety of tools to develop and disseminate their findings. Tools to disseminate this information include community scorecards, citizen report cards, other kinds of surveys and legislator's voting records.

سیاسی عمل کی نگرانی کے تین اہم اجزاء درج ذیل ہیں:

1. معلومات کی جمع بندی، تدوین اور تجزیہ

2. معلومات کی تشکیل اور پھیلاؤ، اور

3. ان معلومات کا عوامی آگاہی اور حکومت کی جوابی سوچ میں اضافہ کے لئے استعمال

صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے والے پروگرام میں معلومات کے حصول اور تجزیہ کے مرحلہ میں ضروری ہوتا ہے کہ جنس سے متعلق اعداد و شمار الگ الگ جمع کئے جائیں۔ اس طرح کی نگرانی میں مردوں اور خواتین دونوں پر اثرانداز ہونے والی سرکاری پالیسیوں کے عمل اور مواد کی معلومات بھی شامل ہونی چاہئیں۔ شہریوں کی طرف سے کمیونٹی ترجیحات کے تعین میں استعمال ہونے والے انٹرویوز، سوالناموں اور عوامی بحث مباحثوں کے علاوہ قانون سازی کی کارکردگی کا تجزیہ کرنے والے طریقے بھی تیار کئے جائیں تاکہ مردوں اور خواتین دونوں سے جامع معلومات حاصل کی جاسکیں۔ معلومات کے حصول کے لئے استعمال ہونے والا طریق کار جمع کئے گئے اعداد و شمار پر اثرانداز ہوتا ہے اور پروگرام تیار کرنے والے افراد کو معلوم ہونا چاہئے کہ آیا اس سے ایسے صنفی اختلافات کے بارے میں علم کی راہ ہموار ہوتی ہے جو خصوصی توجہ کا موقع دیتے ہیں یا پوشیدہ تعصبات کو دوام بخشتے ہیں۔

معلومات کی تدوین اور تجزیہ نگرانی کے عمل کے ذریعے بھی کیا جاسکتا ہے جو ٹریکنگ یا ریٹینگ کے پہلو سے مختلف طریقے استعمال کرتے ہوئے جاری بنیاد پر کارکردگی کا تجزیہ کرتا ہے۔ نگرانی کے طریقوں میں اس بات کا جائزہ لینے والی پیمائشیں بھی شامل ہونی چاہئیں کہ آیا صنفی مساوات کی قانون سازی کو ترجیح اور فروغ دیا جاتا ہے، آیا قانون سازی کی مردوں اور عورتوں پر اثرات کے حوالے سے جانچ پرکھ کی جاتی ہے اور آیا وسائل اپنے طے شدہ مقاصد کو پورا کرنے کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔

ماہرین اپنی معلومات کی تیاری اور پھیلاؤ کے لئے متعدد طریقے استعمال کر سکتے ہیں۔ ان معلومات کے پھیلاؤ کے طریقوں میں کمیونٹی سکور کارڈ، شہریوں کے رپورٹ کارڈز، سروے کی دیگر اقسام اور ارکان قانون ساز کا ووٹنگ ریکارڈ شامل ہیں۔

Citizen groups can raise public awareness by disseminating the information collected from the monitoring process to citizens, the media, community leaders, or others. Program staff and citizen groups should consider including an education component in their program design. Outreach strategies can be used to raise public awareness and improve government responsiveness. Based on the information gathered and the key findings from the analysis and monitoring process, specific outreach strategies can be developed to inform communities about the different impacts that policies may have on men and women.

شہریوں کے گروپ نگرانی عمل سے حاصل ہونے والی معلومات کے میڈیا، کمیونٹی قائدین یا دیگر لوگوں میں پھیلاؤ کے ذریعے عوامی آگاہی پیدا کر سکتے ہیں۔ پروگرام عملہ اور شہریوں کے گروہوں کو اپنے پروگرام ڈیزائن میں ایک تربیتی جزو شامل کرنے پر بھی غور کرنا چاہئے۔ رابطے اور رسائی کی حکمت عملی عوام میں آگاہی پیدا کرنے اور حکومت کی جوابی سوچ بہتر بنانے کے لئے استعمال کی جاسکتی ہیں۔ جمع کی گئی معلومات اور تجزیہ و نگرانی عمل سے حاصل ہونے والی اہم معلومات کی بنیاد پر کمیونٹی کو ان پالیسیوں کے مردوں اور خواتین پر ممکنہ مختلف اثرات کے بارے میں آگاہ کرنے کے لئے مخصوص نوعیت کی رابطہ ورسائی حکمت عملیاں تیار کی جاسکتی ہیں۔

Monitor Legislative Work and Implementation of Legislation

قانون سازی کی سرگرمیوں اور قانون سازی پر عملدرآمد کی نگرانی کریں

When NGOs monitor, evaluate and comment on legislators' work and performance, they are conducting legislative monitoring. Tools used for legislative monitoring include assembling performance scorecards, legislators' voting records, NGO scorecards, as well as candidate surveys and questionnaires. Evaluation of a legislator's performance should address whether or not and to what extent the policymaker is authoring, supporting and resourcing legislation that promotes gender equality.

این جی اوز (NGOs) جب ارکان مقننہ کی سرگرمیوں اور کارکردگی کی نگرانی، جانچ پرکھ اور ان پر تبصرہ کرتی ہیں تو وہ دراصل قانون سازی کی نگرانی کر رہی ہوتی ہیں۔ قانون سازی کی نگرانی کے لئے استعمال ہونے والے طریقوں میں کارکردگی کے سکور کارڈ جمع کرنا، ارکان مقننہ کے ووٹنگ ریکارڈ، این جی او سکور کارڈ اور امیدواروں کے سروے اور سوالنامے شامل ہیں۔ ارکان مقننہ کی سرگرمیوں کی جانچ پرکھ یہ وضاحت کرے کہ پالیسی بنانے والے کیسے اور کس حد تک ایسی قانون سازی کے لیے اختیارات، مدد اور وسائل فراہم کر رہے ہیں جو صنفی مساوات کو فروغ دے۔

When civil society monitors how well and the extent to which policies - such as domestic violence laws, power sharing accords and electoral reform laws - are implemented, they are monitoring policies. Citizen report cards and community scorecards are also used in policy implementation monitoring. Citizens must monitor laws and regulations to determine whether legislative and executive projects addressing issues of concern to women, for example, are being implemented and re sources adequately. For instance, if legislation related to the establishment and funding of health care clinics exists with the intention of increasing care for maternal and child

سول سوسائٹی جب نگرانی کرتی ہے کہ کتنی اچھی طرح اور کس حد تک پالیسیوں- جیسا کہ گھریلو جھگڑوں پہ قانون، شراکت اقتدار کہ معاہدے اور انتخابی اصلاحاتی قانون—پر عمل درآمد کیا جاتا ہے، تو وہ درحقیقت پالیسیوں کی نگرانی کر رہے ہوتے ہیں۔ پالیسی پر عملدرامد کی نگرانی کے لئے شہری رپورٹ کارڈز اور کمیونٹی سکور کارڈز بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں۔ شہریوں کو اس بات کے تعین کے لئے قوانین وضوابط کی نگرانی کرنی چاہئے کہ آیا مقننہ اور ایگزیکٹو کے منصوبوں میں خواتین کے خدشات کا ازالہ کیا جارہا ہے، یعنی مثال کے طور پر آیا ان پر عملدرآمد ہو رہا ہے یا موزوں وسائل مختص کئے جارہے ہیں۔ مثال کے طور پر اگر حفظان صحت کے کلینک قائم کرنے اور ان کے لئے فنڈز فراہم کرنے سے متعلق قانون اس نیت سے موجود ہے کہ ماں اور بچے کی صحت کی نگہداشت بہتر ہو تو شہری اس

health, citizens might track the number of clinics built and whether their service delivery corresponds with the initial objective to serve the health needs of mothers and children.

سلسلے میں تعمیر کئے گئے کلینکس کی تعداد کا پتہ لگا سکتے ہیں اور یہ دیکھ سکتے ہیں کہ آیاان کی طرف سے خدمات کی فراہمی ماؤں اور بچوں کی صحت کی ضروریات پورا کرنے کے ابتدائی مقاصد سے ہم آہنگ ہے۔

Track the Budget Process and Implementation

Budget monitoring is when citizens observe budget processes and examine budget documents in order to understand and raise awareness of how public funding is allocated. Budget monitoring, budget advocacy, and expenditure tracking initiatives are designed to increase citizen capacity to hold governments accountable; create more transparent local budget processes and expenditure management; lower levels of corruption; improve service delivery and public infrastructure projects; increase communication between civil society, government and citizens; and engage citizenry in political processes, especially at the local level. Because funding dictates whether a policy gets implemented, budget monitoring is one of the most empowering opportunities for citizens to inform themselves and advocate for change; this is especially the case for women who are so frequently left out of budgetary conversations and decisions in the public arena.

Participatory budgeting is a process through which citizens directly engage in the government budgeting process, most often at the local level. In some cases, citizens allocate a percentage of the budget according to community priorities, while in other cases citizens present and advocate for specific budget allocations. Budget advocacy is when citizens or groups advocate and campaign to bring about specific changes in the budget or budget process. Expenditure tracking is when citizens or civil society organizations monitor government resource allocations, spending and publicly funded projects to ensure that budgeted funds are spent as intended and are used efficiently and effectively.

بجٹ کارروائی اور عملدرآمد پر نظر

بجٹ نگرانی اس وقت ہوتی ہے جب شہری بجٹ کارروائی کا مشاہدہ کرتے ہیں اور انہیں سمجھنے کے لئے بجٹ دستاویزات کا جائزہ لیتے ہیں اور اس بارے میں آگاہی پیدا کرتے ہیں کہ سرکاری فنڈز کس طرح مختص کئے جاتے ہیں۔ بجٹ نگرانی، بجٹ وکالت، اور اخراجات کی ٹریکنگ کی کاوشیں شہریوں کی اس استعداد کو بہتر بنانے کے لئے تشکیل دی جاتی ہیں کہ وہ حکومت کا احتساب کر سکیں، زیادہ شفاف مقامی بجٹ کارروائی اور اخراجات کا استعمال یقینی بنا سکیں، کرپشن کی سطح کم کر سکیں، خدمات کی فراہمی اور بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کے منصوبوں کو بہتر بنا سکیں، سول سوسائٹی، حکومت اور شہریوں کے درمیان ابلاغ میں اضافہ کر سکیں، اور شہریوں کو بالخصوص مقامی سطح پر سیاسی عمل میں شامل کر سکیں۔ اس کا انحصار چونکہ فنڈز پر ہوتا ہے کہ آیا کسی پالیسی پر عملدرآمد ہوتا ہے، اس لئے بجٹ نگرانی ان اہم ترین مواقع میں سے ایک ہے جن کے ذریعے شہری معلومات حاصل کرنے اور تبدیلی کی وکالت کے لئے خود کو بااختیار بنا سکتے ہیں۔ یہ بات خاص طور پر خواتین سے متعلق ہے جنہیں تواتر کے ساتھ سرکاری شعبے میں بجٹ پر گفتگوؤں اور فیصلہ سازی سے باہر رکھا جاتا ہے۔

شرکت پر مبنی بجٹ سازی ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے شہری براہ راست حکومتی بجٹ سازی عمل میں، بسا اوقات مقامی سطح پر، براہ راست شامل ہوتے ہیں۔ بعض صورتوں میں شہری بجٹ کا کچھ فیصد حصہ کمیونٹی ترجیحات کے مطابق مختص کرتے ہیں جبکہ دوسری صورتوں میں شہری بعض بجٹ تخصیصات پیش کرتے ہیں اور ان کی وکالت کرتے ہیں۔ بجٹ وکالت اس وقت ہوتی ہے جب شہری یا گروپ بجٹ یا بجٹ کارروائی میں کوئی خاص تبدیلیاں لانے کے لئے وکالت کرتے ہیں اور مہم چلاتے ہیں۔ اخراجات کی ٹریکنگ اس وقت ہوتی ہے جب شہری یا سول سوسائٹی تنظیمیں حکومت کی طرف سے وسائل کی تخصیص، اخراجات اور حکومتی فنڈز سے چلنے والے منصوبوں کی نگرانی اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کرتے ہیں کہ فنڈز اپنے طے شدہ مقاصد پر خرچ ہو رہے ہیں اور ان کا فعال اور موثر استعمال ہو رہا ہے۔

All of these budget-monitoring exercises should be gender sensitive, which means that budget allocations should be evaluated based on whether they are commensurate with a community's needs, which is partly influenced by gender. Budget-monitoring exercises should also adopt relevant approaches from gender budgeting, which was developed to evaluate and construct budgets precisely to ensure that they take into account implications based on gender.

بجٹ نگرانی کی ان تمام کارروائیوں میں صنف کو ملحوظ خاطر رکھا جائے یعنی بجٹ تخصیصات کی جانچ پرکھ اس بنیاد پر کی جائے کہ آیا وہ کمیونٹی کی ضروریات سے ہم آہنگ ہیں، جس پر صنف جزوی طور پر اثرانداز ہوتی ہے۔ بجٹ نگرانی کی کارروائیوں میں صنفی بجٹ سازی سے متعلقہ سوچیں بھی اپنائی جائیں جو یقینہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے بجٹ کی جانچ پرکھ اور تعمیر کی غرض سے تیار کی گئی تھیں کہ ان میں صنف پر مبنی مضمرات کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔

Use Gender-responsive Budgeting

صنف سے ہم آہنگ بجٹ سازی کا استعمال کریں

UNIFEM defines gender-responsive budgeting as "government planning, programming and budgeting that contributes to the advancement of gender equality and the fulfillment of women's rights."[14] Gender budgeting is a critical tool for assisting civic groups in seeing how the national and local budgets account for gender equality. Gender budgeting acknowledges the powerful role that financial resources play in improving the situation of women and realizing gender equality. The process entails collecting revenues and allocating expenditures in a way that addresses past inequalities and seeks to diminish the role that budgets can play in deepening inequality between women and girls and men and boys.[15]Gender-responsive budgeting identifies and reflects needed interventions to address gender gaps in sector and local government policies, plans and budgets. Both men and women should be included in trainings on gender budgeting. For more information on gender-budgeting, see the resources in the appendix.

یو این آئی ایف ای ایم (UNIFEM) صنف سے ہم آہنگ بجٹ سازی کی تعریف اس طرح کرتا ہے کہ "ایسی حکومتی منصوبہ بندی، پروگراموں کی تیاری اور بجٹ سازی جو صنفی مساوات کے فروغ اور خواتین کے حقوق کی تکمیل میں اپنا کردار ادا کرتی ہو"۔[14] صنفی بجٹ سازی شہری گروپوں کو اس بات جائزہ لینے میں مدد کے لئے ایک اہم طریقہ ہے کہ قومی اور مقامی بجٹ میں کس طرح صنفی مساوات کا خیال رکھا جاتا ہے۔ صنفی بجٹ سازی اس طاقتور کردار کو تسلیم کرتی ہے جو مالی وسائل خواتین کی صورتحال بہتر بنانے اور صنفی مساوات کو حقیقت کا روپ دینے میں ادا کرتے ہیں۔ اس عمل میں ریونیوز وصول کئے جاتے ہیں اور اخراجات کی تخصیص اس انداز میں کی جاتی ہے کہ جس سے ماضی کی عدم مساوات کا ازالہ ہو اور وہ کردار کم سے کم ہو جو بجٹ عورتوں و لڑکیوں اور مردوں و لڑکوں کے درمیان عدم مساوات کو شدید بنانے میں ادا کرتا ہے۔[15] صنف سے ہم آہنگ بجٹ سازی ان ضروری اقدامات کا تعین اور ان کی عکاسی کرتی ہے جن کے ذریعے شعبہ جاتی اور مقامی حکومتی پالیسیوں، منصوبوں اور بجٹ میں صنفی خلاء کو دور کیا جاسکے۔ صنفی بجٹ سازی پر تربیت میں مردوں اور خواتین دونوں کو شامل کیا جانا چاہئے۔ صنفی بجٹ سازی پر مزید معلومات کے لئے ضمیمہ میں دیئے گئے وسائل ملاحظہ کریں۔

Gender-responsive budgeting also aims to analyze the gender-differentiated impact of revenue-raising policies and the allocation of domestic resources and official development assistance. While gender budgeting has its own methodology, its concepts can be applied to the various budget monitoring exercises mentioned above.

صنف سے ہم آہنگ بجٹ سازی کا مقصد ریونیو میں اضافہ کی پالیسیوں اور داخلی وسائل اور سرکاری ترقیاتی امداد کی تخصیص کے صنف کے لحاظ سے الگ الگ اثرات کا تجزیہ بھی ہوتا ہے۔ صنفی بجٹ سازی کا جہاں اپنا ایک طریق کار ہے وہیں اس کے تصورات کا اطلاق بجٹ نگرانی کی مذکورہ بالا مختلف کارروائیوں پر بھی کیا جاسکتا ہے۔

If the government often talks about its commitment to gender equality but fails to use the budget as a political tool to allocate resources towards sectors and or issues that pertain to women, then the government should be held accountable by its citizens. Gender budgeting can also be used to increase an allocation of resources.

Meaningfully participating in budget processes can be an entry point for citizens or civil society organizations working at the local level who want to increase their participation in local decision-making processes, and see immediate and concrete benefits such as changes in service delivery or public infrastructure projects. However, in order for this type of political-process monitoring to be successful, governments must be willing to open space for citizen participation and share budgetary information with the public.

اگر حکومت اکثر صنفی مساوات پر اپنے عزم کی بات کرتی ہے لیکن بجٹ کو خواتین سے متعلق مسائل اور شعبوں پر وسائل کی تخصیص کے سیاسی آلہ کے طور پر استعمال کرنے میں ناکام رہتی ہے تو شہریوں کو چاہئے کہ وہ حکومت کا احتساب کریں۔ صنفی بجٹ سازی کو وسائل کی تخصیص میں اضافہ کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

بجٹ کارروائی میں بامعنی شمولیت مقامی سطح پر کام کرنے والی شہریوں یا سول سوسائٹی تنظیموں کے لئے نقطہ آغاز بھی ہو سکتا ہے جو مقامی فیصلہ سازی کی کارروائیوں میں اپنی شمولیت بڑھانا اور فوری و ٹھوس ثمرات دیکھنا چاہتی ہوں جیسے خدمات کی فراہمی یا بنیادی ڈھانچے کی تعمیر کے منصوبوں میں تبدیلیاں۔ تاہم اس نوعیت کے سیاسی عمل کی نگرانی کو کامیاب بنانے کے لئے لازم ہے کہ حکومت شہریوں کی شمولیت کے لئے گنجائش پیدا کرنے اور عوام کو بجٹ معلومات سے آگاہ کرنے پر تیار ہو۔

Shadow Report: 19 CSOs Unite Against Discrimination

A broad coalition of civil society organizations in Burkina Faso recently developed a report detailing discrimination against women in the West African country for presentation to a U.N. committee considering implementation of the international Convention on the Elimination of all Forms of Discrimination Against Women (CEDAW). In partnership with the National Assembly, NDI discussed the content and historical implementation of CEDAW with members of parliament. This included helping them to identify ways to contribute to the successful implementation of CEDAW, such as enacting legislation against domestic violence. Based on the advocacy efforts of the coalition, the president of the parliament's Economic and Social Affairs Committee indicated implementation would require more follow up on the part of all parliamentary committees to harmonize national laws with the international convention.

شیڈو رپورٹ: امتیاز کے خلاف 19 سول سوسائٹی تنظیموں کا اتحاد

برکینا فاسو میں سول سوسائٹی تنظیموں کے ایک وسیع اتحاد نے حال ہی میں 'خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمہ پر بین الاقوامی کنونشن' (سی ای ڈی اے ڈبلیو) پر عملدرآمد پر غور کرنے والی اقوام متحدہ کی کمیٹی کو پیش کرنے کے لئے ایک رپورٹ تیار کی ہے جس میں مغربی افریقہ کے اس ملک میں خواتین کے خلاف امتیاز کی تفصیلات دی گئی ہیں۔ قومی اسمبلی کے ساتھ مل کر این ڈی آئی (NDI) نے سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW) کے مواد اور تاریخ کی روشنی میں اس پر عملدرآمد کے حوالے سے ارکان پارلیمان کے ساتھ بات چیت کی۔ اس میں ایسے طریقوں کے تعین میں انہیں مدد دینا شامل تھا جن کے ذریعے وہ سی ای ڈی اے ڈبلیو (CEDAW) پر کامیاب عملدرآمد میں اپنا کردار ادا کر سکیں، جس کی ایک مثال گھریلو تشدد کے خلاف قانون سازی کا نفاذ ہے۔ اتحاد کی وکالتی کوششوں کی بنیاد پر پارلیمان کی 'اکنامک اینڈ سوشل افیئرز کمیٹی' کے صدر نے عندیہ دیا کہ عملدرآمد کے لئے ضروری ہوگا کہ تمام پارلیمانی کمیٹیاں اس پر مزید پیروی کریں تاکہ قومی قوانین کو بین الاقوامی کنونشن سے ہم آہنگ بنایا جاسکے۔

Create a shadow report

Shadow reporting is a more recent approach to holding governments accountable, particularly on human rights issues. The approach involves developing and submitting reports – often called alternative reports – that provide an independent perspective on a government's performance. Civil society organizations often develop "shadow" reports to expose discrepancies between a country's obligation under a treaty or agreement and actual legal practices. Shadow reports are submitted to the United Nations and other international institutions and have become an important advocacy tool for civic organizations.[16] For example, 185 governments now party to the Convention to Eliminate All Forms of Discrimination Against Women (CEDAW), are required to submit reports to the United Nations CEDAW Committee in Geneva every four years indicating their domestic implementation of CEDAW's priorities. The women's civil society organizations community has advocated within its networks to encourage local civil society groups to submit CEDAW shadow reports, which has become a regular process for many civic organizations around the world, some of which work collectively with other civil society groups in their country to produce them. The Convention's Optional Protocol provides for additional accountability because it allows for the process of individual complaints and requests for special inquiries regarding Convention violations.[17]

Monitoring and Evaluation

In order to ensure that gender is being adequately addressed throughout the program lifecycle, it must also be integrated into the monitoring and evaluation plan. Monitoring is the process of assessing the progress of a .program while the program is being implemented, an activity that helps with the ability to evaluate a program. Evaluation, performed through an internal or external process, is the process of measuring

شیڈو رپورٹ (Shadow Report) کی تیاری

شیڈو رپورٹنگ حکومتوں کا بالخصوص انسانی حقوق کے مسائل پر احتساب کرنے کا ایک حالیہ لائحہ عمل ہے جس میں ایسی رپورٹیں، جنہیں اکثر متبادل رپورٹوں کا نام دیا جاتا ہے، تیار اور جمع کرائی جاتی ہیں جو حکومتی کارکردگی پر آزادانہ نقطہ نظر فراہم کرتی ہیں۔ سول سوسائٹی تنظیمیں اکثر کسی معاہدے یا سمجھوتے کے تحت کسی ملک کی ذمہ داریوں اور حقیقی قانونی مروجہ طریقوں کے درمیان پائے جانے والے تضادات کو بے نقاب کرنے کے لئے "شیڈو" رپورٹیں تیار کرتی ہیں۔ یہ رپورٹیں اقوام متحدہ اور دیگر بین الاقوامی اداروں کو جمع کرائی جاتی ہیں اور شہری تنظیموں کے لئے وکالت کا ایک اہم آلہ کار بن چکی ہیں۔[16] مثال کے طور پر 186 حکومتیں جو اب 'خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمہ (سی ای ڈی اے ڈبلیو) کے کنونشن' میں شریک ہیں، جنیوا میں اقوام متحدہ کی سی ای ڈی اے ڈبلیو کمیٹی کو ہر چار سال بعد اپنی رپورٹیں جمع کرانے کی پابند ہیں جن میں ان کے ملک میں سی ای ڈی اے ڈبلیو کی ترجیحات پر عملدرآمد کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔ خواتین کی سول سوسائٹی تنظیموں کی کمیونٹی اپنے نیٹ ورک میں سول سوسائٹی گروپوں کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ سی ای ڈی اے ڈبلیو پر شیڈو رپورٹس جمع کرائیں جو دنیا بھر میں کئی شہری تنظیموں کی باقاعدہ سرگرمیوں کا حصہ بن چکی ہے۔ ان میں سے بعض تنظیمیں ان رپورٹوں کی تیاری میں اپنے ملک میں موجود دیگر سول سوسائٹی گروپوں کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔ کنونشن کے 'آپشنل پروٹوکول' میں اضافی احتساب کی بات کی گئی ہے کیونکہ اس کی بدولت کنونشن کی خلاف ورزیوں پر خصوصی تحقیقات کے لئے درخواستوں اور انفرادی شکایات پر عمل کا موقع ملتا ہے۔[17]

نگرانی اور جانچ پرکھ

اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کہ پروگرام کے تمام تر عرصہ حیات میں صنف پر موزوں توجہ دی جارہی ہے، اس میں نگرانی و جانچ پرکھ (Monitoring and Evaluation) کے منصوبے کا شامل ہونا ناگزیر ہے۔ نگرانی کسی پروگرام پر عملدرآمد کے دوران اس کی پیشرفت کے تجزیہ کا عمل ہے، ایک ایسی سرگرمی جس سے پروگرام کی جانچ پرکھ میں مدد ملتی ہے۔ جانچ پرکھ جو کسی اندرونی یا بیرونی عمل کے ذریعے انجام دی جاتی ہے، اس بات کی پیائش کا عمل

whether the outcome of a program has met its intended goals and objectives. Both processes inform decision-making, allow for adjustments to be made, help determine whether a program is meeting its objectives and thus aids in meeting them. [18]

Successful, comprehensive, and gender-sensitive monitoring and evaluation requires that sex-disaggregated data be incorporated into the program design. A gender-sensitive monitoring process can document the obstacles to mainstreaming gender and help to identify appropriate measures. Greater progress toward achieving program goals may have been achieved by either men or women; it is important to know why so that adjustments can be made during the program to compensate.

Sample questions that may be asked early in the program development stage to allow for sufficient monitoring and evaluation include: "Does this problem or result as we have stated it reflect the interests, rights and concerns of men, women and marginalized groups?"; "Have we analyzed this from the point of view of men, women and marginalized groups in terms of their roles, rights, needs and concerns?"; "Are men and women participating equally in the project decision-making?"; and "Do we have sufficiently disaggregated data for monitoring and evaluation?"[19]

In considering how to monitor and evaluate programs, program staff must consider what kind of measurements will be used to evaluate performance as well as how often or when progress will be evaluated. Finally, who is responsible for monitoring progress? The person responsible for monitoring must have the ability to make mid-program corrections in order to improve program performance or work closely with the person who is in charge of the program and understands the importance of evaluating gender mainstreaming as part of the monitoring and evaluation process.

ہے کہ آیا پروگرام کے نتائج اپنے مطلوبہ مقاصد کو پورا کرنے میں کامیاب رہے ہیں۔ان دونوں کی بدولت فیصلہ سازی کے لئے معلومات میسر آتی ہیں،ان میں ردوبدل کا موقع ملتا ہے،اور یہ طے کرنے میں مدد ملتی ہے کہ آیا پروگرام اپنے مقاصد پورے کر رہا ہے اور یوں ان کی تکمیل میں مدد ملتی ہے۔[18]

کامیاب، جامع اور صنفی سوچ پر مبنی نگرانی و جانچ پرکھ کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ الگ الگ صنف سے متعلق اعداد و شمار پروگرام ڈیزائن میں شامل کئے جائیں۔ صنفی سوچ پر مبنی نگرانی عمل میں ان رکاوٹوں پر دستاویز مرتب کی جاسکتی ہے جو صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے میں درپیش ہیں اور موزوں اقدامات کے تعین میں مدد دیتی ہیں۔ مردوں یا عورتوں کے ذریعے پروگرام مقاصد کے حصول میں شاندار پیشرفت کو یقینی بنایا جاسکتا ہے۔ یہ جاننا اس لئے ضروری ہے کہ ان کے ازالہ کے لئے پروگرام کے دوران ہی ردوبدل کیا جاسکے۔

خاطر خواہ نگرانی و جانچ پرکھ کے لئے پروگرام کی تیاری کے مرحلہ میں قبل ازوقت پوچھے جانے والے چند نمونے کے سوالات یہ ہیں: ''کیا یہ مسئلہ یا نتیجہ، جس طرح ہم نے بیان کیا ہے، مردوں، عورتوں اور محرومی کا شکار گروپوں کے مفادات، حقوق اور خدشات کی عکاسی کرتا ہے؟'' ۔''کیا ہم نے اس کا تجزیہ مردوں، عورتوں اور محرومی کا شکار گروہوں کے نقطہ نظر سے ان کے کردار، حقوق، ضروریات اور خدشات کی روشنی میں کیا ہے؟''۔''کیا مرد اور عورتیں پراجیکٹ کی فیصلہ سازی میں مساوی حصہ لے رہے ہیں؟''۔''کیا ہمارے پاس نگرانی و جانچ پرکھ کے لئے الگ الگ خاطر خواہ اعداد و شمار موجود ہیں؟''[19]

اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ پروگرام کی نگرانی و جانچ پرکھ کس طرح کی جائے، پروگرام عملہ کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کارکردگی کی جانچ پرکھ کے لئے کس نوعیت کے اقدامات استعمال کئے جائیں گے اور پیشرفت کی جانچ پرکھ کب اور کتنے تواتر سے کی جائے گی۔ آخری بات، نگرانی پر پیشرفت کا ذمہ دار کون ہے؟ نگرانی پر مامور فرد کو اس قابل ہونا چاہئے کہ وہ پروگرام کی کارکردگی بہتر بنانے کے لئے پروگرام کے وسط میں اصلاحات کر سکے یا اس فرد کے ساتھ مل کر کام کر سکے جو پروگرام کا انچارج ہے اور نگرانی و جانچ پرکھ عمل کے ایک جزو کے طور پر 'جنڈر مین سٹریمنگ' کی اہمیت کو سمجھتا ہے۔

Consider both the quantitative and qualitative impacts of a program that is gender mainstreamed. The quantitative results alone might not adequately reflect progress that has been made. In order to determine what to measure, the objectives of the program must be established; the changes that must occur for these objectives to be met and what indicators will demonstrate what has been achieved.[20] In any monitoring and evaluation plan, special indicators should be chosen to determine whether the program has effectively mainstreamed gender.

Sample Indicators

The following are some illustrative indicators that could be used to demonstrate progress of women in civic life:

- The number or proportion of women who belong to civic groups;
- The number or frequency of women attending public meetings;
- The number of women taking on leadership positions in civic organizations;
- The number or frequency of women interacting with public officials;
- The number or frequency of women using political monitoring tools such as community scorecards or shadow reports;
- The number of women who have used technology to inform people about an advocacy or policy issue;
- The percentage of legislation related to women's concerns that was passed;
- The number of seasoned civic activists that allow young women to shadow them;

جنڈر سٹریمنگ پر مبنی پروگرام کے معیار اور مقدار دونوں اعتبار سے اثرات پر غور کریں۔ محض مقدار پر مبنی نتائج پروگرام میں ہونے والی پیشرفت کی موزوں عکاسی نہیں کر سکتے۔ اس بات کے تعین کے لئے کہ کس چیز کی پیمائش کی جائے، پروگرام کے مقاصد طے کئے جائیں، وہ تبدیلیاں جو ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے لائی جانی چاہئیں اور وہ کون سے اشاریئے ہوں گے جن سے ظاہر ہو گا کہ کیا کامیابی حاصل کی گئی ہے۔[20] نگرانی و جانچ پرکھ کے کسی بھی منصوبہ میں یہ طے کرنے کے لئے خصوصی اشارات کا انتخاب کیا جائے کہ آیا پروگرام موثر طور پر 'جنڈر مین سٹریمنگ' پر مبنی ہے۔

نمونے کے اشارات

ذیل میں اشارات کی چند ایسی مثالیں دی گئی ہیں جنہیں شہری زندگی میں خواتین کی ترقی ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے:

- شہری گروپوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کی تعداد یا تناسب
- عوامی جلسوں میں شرکت کرنے والی خواتین کی تعداد یا تواتر
- شہری تنظیموں میں قائدانہ عہدے سنبھالنے والی خواتین کی تعداد
- عوامی عہدیداروں کے ساتھ رابطہ رکھنے والی خواتین کی تعداد یا تواتر
- سیاسی نگرانی کے طریقے مثلاً کمیونٹی سکور کارڈ یا شیڈو رپورٹس استعمال کرنے والی خواتین کی تعداد یا تواتر
- کسی پالیسی مسئلے یا وکالت کے بارے میں لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے ٹیکنالوجی استعمال کرنے والی خواتین کی تعداد
- خواتین کے خدشات سے متعلق ایسی قانون سازی کا تناسب جو منظور کی گئی
- تجربہ کار شہری کارکنوں کی تعداد جو نوجوان خواتین کو اپنے ساتھ ساتھ چلنے کا موقع دیتی ہیں

● The amount of legislation on which activists held meetings with legislators or was on the agenda of a legislative committee;

● The amount of legislation on which activists held meetings with legislators that passed;
20. Moser.

● The number of women's NGOs that drafted a shadow report; and

● Prevalence of issues of concern to women addressed in legislative bodies.

Some of the international tools and documents mentioned earlier in this chapter, such as the Millennium Development Goals, CEDAW, and the Poverty Reduction Strategy Paper can be used to inform indicators.[21]
Delivering on gender commitments requires efficient data collection, which includes sex-disaggregated from the start. By effectively integrating gender throughout the entire program lifecycle, the monitoring and evaluation portions will be less challenging, allowing for efficient tracking, adjusting and organizational learning around how a program performed including how it served women or had an impact on underlying causes that lead to gender inequality.

Further Reading

A Manual for Gender Audit Facilitators: The ILO Participatory Gender Audit Methodology. Geneva: International Labour Organization, 2007. http://www.ilo.org/dyn/gender/docs/RES/536/F932374742/web%20gender%20manual.pdf.

Bureau for Gender Equality. "Overview of Gender-responsive Budget Initiatives." Discussion Paper for ILO Staff. Geneva: International Labour Organization, 2006.

● ایسی قانون سازی کی مقدار جس پر کارکنوں نے ارکان مقننہ کے ساتھ ملاقاتیں کیں یا جو قانون ساز کمیٹی کے ایجنڈا پر تھے

● ایسی قانون سازی کی مقدار جس پر کارکنوں نے ارکان مقننہ کے ساتھ ملاقاتیں کیں اور جو منظور ہوئے

● خواتین کی ایسی این جی اوز کی تعداد جنہوں نے شیڈو رپورٹ تیار کی

● قانون ساز اداروں میں خواتین سے متعلق مسائل کا رجحان

بعض بین الاقوامی طریقے اور دستاویزات جن کا ذکر اس باب میں پہلے کیا جا چکا ہے، مثلاً ہزاریہ ترقیاتی مقاصد، سی ای ڈی اے ڈبلیو اور پاور ٹی ریڈکشن سٹریٹیجی پیپر، کو اشارات کے لئے معلومات کی فراہمی میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔[21]
صنف سے متعلق وعدوں کی تکمیل کے لئے اعداد و شمار جمع کرنے کے فعال عمل کی ضرورت ہوتی ہے جس میں شروع سے جنس سے متعلق الگ الگ اعداد و شمار شامل ہیں۔ پروگرام کے تمام تر عرصہ حیات میں صنف کو موثر انداز میں اس کا حصہ بنا دیا جائے تو نگرانی و جانچ پرکھ کے کام قدرے آسان ہو جاتے ہیں، فعال ٹریکنگ، ردوبدل اور تنظیمی سطح پر یہ سیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ پروگرام کی کارکردگی کیسی رہی بشمول اس کے کہ خواتین کی کس قدر خدمت ہوئی یا ایسے اندرونی اسباب پر کیا اثر پڑا جو صنفی عدم مساوات کا باعث بنے۔

مزید مطالعہ

Jaeckel, Monika. *Advancing Governance through Peer Learning and Networking Lessons learned from Grassroots Women*. New York: The Huairou Commission, 2002. http://www.huairou.org/assets/download/Advancing_governance.pdf.

Jeanetta, Steve. *Peer Exchanges: A How-to Handbook for Grassroots Women's Organizations*. New York: The Huairou Commission and the Women's Land Link

http://www.ilo.int/gender/Informationresources/Publications/lang--en/docName--WCMS_111403/index.htm.

Community Assessment Tools. A Companion Piece to Communities in Action: A Guide to Effective Service Projects (605A-EN). Evanston: Rotary International. http://www.rotary.org/ridocuments/en_pdf/605c_en.pdf.

Harvey, Jeannie. Interaction Gender Audit Overview. Washington : InterAction, 2009. http://www.interaction.org/document/gender-audit-overview.

Africa Initiative, 2007. http://www.huairou.org/assets/download/exchange_handbook.pdf.

Meer, S. and C. Sever. *BRIDGE Cutting Edge Packs Gender and Citizenship*. Sussex: Institute of Development Studies, 2004. http://www.bridge.ids.ac.uk/go/bridge-publications/cutting-edge-packs/gender-and-citizenship/.

ELECTIONS AND ELECTORAL PROCESSES

انتخابات اور انتخابی عمل

Introduction

Elections present an important opportunity for strengthening women's participation in public life. In order for an election process to be democratic, it must include the effective participation of both men and women equally - as voters, candidates, election administrators and observers. Since women face specific barriers to fully participating in elections, particular attention to women's participation in elections should be integrated into election-related programs. In some cases, where barriers to entry for women are significant, election-related programs should be designed to address these constraints as well.

NDI conducts international election observation missions that assess the integrity of the election process, including the quality of women's participation in each stage of the process. The Institute also works with political parties to safeguard their interests through party pollwatching, an activity that should also integrate a gender perspective in order to protect the rights of women candidates and voters. Similarly, NDI works with civic organizations to promote the interests of citizens in elections through domestic, non-partisan observation. The broad scope and localized knowledge of domestic observer groups puts civic groups in a particularly strong position to identify obstacles to women's electoral participation. The Institute also provides commentaries on election laws and assists political parties and civil society organizations in making recommendations and advocating for legal reform. Such analysis provides the basis for advocacy efforts around specific issues, including those related to women's

تعارف

انتخابات عوامی زندگی میں خواتین کی شمولیت مستحکم بنانے کا ایک شاندار موقع فراہم کرتے ہیں۔ انتخابی عمل کو جمہوری بنانے کے لئے ان میں مردوں اور خواتین دونوں کی بطور ووٹر، امیدوار، انتخابی منتظمین و مبصرین، مساویانہ طور پر موثر شمولیت ضروری ہے۔ خواتین کو چونکہ انتخابات میں بھرپور شمولیت کے لئے مخصوص رکاوٹوں کا سامنا ہے اس لئے انتخابات میں خواتین کی شمولیت پر خصوصی توجہ کو انتخابات سے متعلق پروگراموں کا لازمی جزو ہونا چاہئے۔ بعض صورتوں میں جہاں خواتین کو اس میدان میں قدم رکھنے میں نمایاں رکاوٹیں درپیش ہیں، انتخابات سے متعلق پروگرام کی تیاری میں ان رکاوٹوں کا ازالہ بھی شامل ہونا چاہئے۔

این ڈی آئی (NDI) بین الاقوامی مشاہدہ مشنوں کا اہتمام کرتا ہے جو انتخابی عمل میں دیانتداری کا جائزہ لیتے ہیں جس میں تمام تر عمل کے ہر مرحلے میں خواتین کی شمولیت کا معیار بھی شامل ہوتا ہے۔ این ڈی آئی (NDI) سیاسی جماعتوں کے مفادات کے تحفظ کے لئے 'پول واچنگ' کے ذریعے ان کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ 'پول واچنگ' ایسی سرگرمی ہے جس میں خواتین امیدواروں اور ووٹروں کے حقوق کے تحفظ کے لئے صنفی نقطہ نظر بھی شامل ہونا چاہئے۔ اسی طرح این ڈی آئی (NDI) شہری تنظیموں کے ساتھ اندرون ملک، غیر جانبدارانہ مشاہدہ کے ذریعے انتخابات میں شہریوں کے مفادات کے فروغ کے لئے کام کرتا ہے۔ ملکی مشاہدہ گروپوں کے وسیع دائرہ کار اور مقامی علم کی بدولت شہری گروپ خواتین کی انتخابی شمولیت میں درپیش رکاوٹوں کے تعین کے لئے مضبوط پوزیشن میں ہوتے ہیں۔ این ڈی آئی (NDI) انتخابی قوانین پر تبصرے فراہم کرنے کے علاوہ سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی تنظیموں کو قانونی اصلاحات کے لئے سفارشات اور وکالت میں بھی معاونت فراہم کرتا ہے۔ اس قسم کا تجزیہ خواتین کی شمولیت سے متعلق امور سمیت

participation.

In many countries, a legal framework guarantees political equality for women, including their full participation in elections as voters, candidates and election administrators. However women still face a number of challenges to fully exercising their right to participate. NDI election-related programs assess both the legal framework and the ability of men and women to exercise their right to participate during the election process against international standards so that any gaps can be identified. Putting such a critical eye on the barriers to fully engaging in elections provides an opportunity to address gender inequalities.

Obstacles to women's full participation in public life are varied and may include cultural and social issues, traditional political structures, educational and economic barriers, and gender-based violence. Because the factors affecting women's participation are complex and often specific to the country or region, each program's approach should be adapted for the particular context in which it is working. Specific obstacles to women's political participation or inclusion should be identified in the research and analysis underpinning the program design, so that the program can effectively address these issues.

Women's participation is not an isolated issue in an election, but instead affects all aspects of an election process. Domestic and international election observers should consider gender issues when they look at each stage of the election process. For instance, voter registration guarantees that the principle of universal suffrage is upheld and that all eligible citizens, including women, can participate in the elections. Similarly, voter education ensures that all voters understand the voting process and can make an informed choice. Political parties have a particular responsibility to facilitate the participation of women as candidates, but may present formal or informal barriers to the nomination or selection of women candidates.

Post-conflict situations present certain challenges for women that affect their participation in politics and public life, and election observers in such

خاص مسائل پر وکالت کے لئے بنیاد کا کام دیتا ہے۔

کئی ممالک میں قانونی فریم ورک خواتین کے لئے سیاسی مساوات کی ضمانت فراہم کرتا ہے جس میں بطور ووٹر، امیدوار اور انتخابی منتظمین انتخابات میں ان کی بھرپور شمولیت بھی شامل ہے۔ تاہم ابھی بھی شمولیت کے حق کے بھرپور استعمال میں خواتین کو متعدد چیلنج درپیش ہیں۔ این ڈی آئی (NDI) کے انتخابات سے متعلق پروگرام دونوں باتوں یعنی قانونی فریم ورک کے ساتھ ساتھ اس بات کا تجزیہ بھی کرتے ہیں کہ بین الاقوامی معیارات کے مطابق انتخابی عمل کے دوران مرد اور خواتین اپنا حق شمولیت کس حد تک استعمال کر پاتے ہیں، تاکہ کسی بھی خلاء کا تعین کیا جا سکے۔ انتخابات میں بھرپور شمولیت میں درپیش رکاوٹوں پر کڑی نظر رکھنے سے صنفی عدم مساوات کے مختلف پہلوؤں کا ازالہ کرنے کا موقع میسر آجاتا ہے۔

عوامی زندگی میں خواتین کی بھرپور شمولیت میں درپیش رکاوٹیں اپنی نوعیت کے اعتبار سے مختلف ہیں اور ان میں ثقافتی و سماجی مسائل، روایتی سیاسی ڈھانچے، تعلیمی و معاشی رکاوٹیں، اور صنف پر مبنی تشدد شامل ہیں۔ خواتین کی شمولیت پر اثرانداز ہونے والے عوامل چونکہ پیچیدہ ہیں اور اکثر صورتوں میں ہر ملک یا خطے میں ان کی اپنی ایک نوعیت ہے اس لئے ہر پروگرام کے لائحہ عمل کو اس سیاق و سباق کے مطابق ڈھالنا ضروری ہوتا ہے جس میں وہ کام کر رہا ہو۔ خواتین کی شمولیت میں درپیش مخصوص رکاوٹوں کا تعین پروگرام ڈیزائن کے سلسلے میں تحقیق اور تجزیہ میں کیا جائے تاکہ پروگرام میں ان مسائل کا ازالہ موثر طریقے سے کیا جا سکے۔

خواتین کی شمولیت کا مسئلہ محض انتخابات سے متعلق ہی نہیں بلکہ یہ انتخابی عمل کے تمام پہلوؤں پر اثرانداز ہوتا ہے۔ ملکی اور بین الاقوامی انتخابی مبصرین کو چاہئے کہ وہ انتخابی عمل کے ہر مرحلہ کا جائزہ لیتے وقت صنفی مسائل پر بھی غور کریں۔ مثال کے طور پر ووٹر رجسٹریشن اس بات کی ضمانت ہے کہ رائے دہی کے آفاقی حق کے اصول کی پاسداری ہو اور خواتین سمیت تمام اہل شہری انتخابات میں حصہ لے سکیں۔ اسی طرح ووٹروں کی تعلیم و تربیت اس امر کو یقینی بناتی ہے کہ تمام ووٹر ووٹنگ کے عمل کو سمجھیں اور باخبر فیصلہ کر سکیں۔ بطور امیدوار خواتین کی شمولیت کی راہ ہموار کرنے سے متعلق سیاسی جماعتوں پر بالخصوص ذمہ داری عائد ہوتی ہے لیکن یہ خواتین امیدواروں کی نامزدگی یا انتخاب میں رسمی یا غیر رسمی رکاوٹیں بھی پیدا کر سکتی ہے۔

بعد از تنازعہ کے حالات خواتین کے لئے بعض ایسے چیلنج پیدا کرتے ہیں جو سیاست اور عوامی زندگی میں ان کی شمولیت پر اثرانداز ہوتے ہیں اور اس قسم کے حالات میں انتخابی مبصرین کو ان مسائل پر خصوصی توجہ دینی چاہئے۔ خواتین کو بالخصوص اس قسم

circumstances should focus particular attention to these issues. Often the security situation is unstable. Women in particular face threats to their physical security in such environments. A pervasive atmosphere of fear cultivated by ongoing violence, especially sexual violence, may deter some women from voting or running for office. In addition, incidents of gender-based violence (the specific targeted killings of professional women by opposing groups, as in Iraq or Afghanistan, for example) and intimidation may be prevalent and used to discourage women from participating in elections. Women are also more likely to be displaced during conflicts, which may make it more difficult for them to be included on the voter register or to have adequate access to voter registration centers or polling stations.

کے حالات میں اپنے جسمانی تحفظ میں خطرات درپیش ہوتے ہیں۔ تشدد کے لگاتار سلسلے سے پیدا ہونے والا پیہم خوف کا ماحول بعض خواتین کو ووٹ دینے یا کسی عہدے کے لئے امیدوار بننے سے روک سکتا ہے۔ علاوہ ازیں صنف پر مبنی تشدد کے واقعات (اپوزیشن گروپوں کی طرف سے پیشہ ورانہ ماہر خواتین کو ہدف بنا کر قتل کرنے کے واقعات، جیسا کہ مثال کے طور پر عراق یا افغانستان میں ہو رہا ہے) اور ڈراؤدھمکاؤ کا عنصر بھی ہو سکتا ہے اور اسے انتخابات میں شمولیت سے متعلق خواتین کی حوصلہ شکنی کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تنازعہ کے دوران خواتین کو بے گھر ہونے کا خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے جس کے باعث ان کے لئے اپنا ووٹ درج کرانا یا ووٹر اندراج کے مراکز یا پولنگ سٹیشنوں تک موزوں رسائی زیادہ مشکل ہو جاتی ہے۔

However, when women are included in peace negotiations following a conflict, they may have opportunities to impact the formulation of a new constitution, legislation and other measures that affect their political participation. For instance they may be able to include provisions guaranteeing equality in the constitution and requiring the adherence to human rights instruments such as the Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination against Women (CEDAW). They may also be able to advocate for electoral systems that promote women's representation.

تاہم جب خواتین کسی تنازعہ کے بعد امن مذاکرات میں شامل ہوں تو انہیں نئے آئین کی تشکیل، قانون سازی اور اپنی سیاسی شمولیت کو متاثر کرنے والے دیگر اقدامات پر اثرانداز ہونے کے مواقع مل سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر وہ ایسی دفعات شامل کرا سکتی ہیں جو آئین میں مساوات کی ضمانت فراہم کرتی ہوں اور خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمہ پر کنونشن' (CEDAW) جیسی انسانی حقوق کی صورتوں کی پاسداری کو ضروری قرار دیتی ہوں۔ مزید برآں وہ خواتین کی نمائندگی کو فروغ دینے کے انتخابی نظام کی وکالت کے بھی قابل ہو سکیں۔

Election-related programs are most useful when the problems highlighted are used as a basis for advocating improvements for future elections. Domestic election observer groups, in particular, are well-placed to follow up on the findings and recommendations of legal commentaries and election reports. Issues related to women's electoral participation may be included as part of a broad campaign for election reform, or may be taken up by civil society groups or political parties whose objectives include the promotion of women in politics and public life.

انتخابات سے متعلق پروگرام اس وقت سب سے زیادہ مفید ہوتے ہیں جب اجاگر کئے جانے والے مسائل کو مستقبل کے انتخابی عمل میں بہتری کی وکالت کے لئے بنیاد کے طور پر استعمال کیا جائے۔ ملکی انتخابی مشاہدہ گروپ بالخصوص بہتر پوزیشن میں ہوتے ہیں کہ قانونی تبصروں اور انتخابی رپورٹوں سے حاصل ہونے والی معلومات اور سفارشات کی پیروی کر سکیں۔ خواتین کی انتخابی شمولیت سے متعلق مسائل کو انتخابی اصلاحات کے لئے وسیع تر مہم کے جزو کے طور پر شامل کیا جا سکتا ہے یا ایسے سول سوسائٹی گروپ یا سیاسی جماعتیں ان کا بیڑہ اٹھا سکتے ہیں جن کے مقاصد میں سیاست اور عوامی زندگی میں خواتین کی شمولیت بھی شامل ہو۔

This chapter aims to help ensure that all election-related programs include a comprehensive approach to women's participation. It will help to identify any specific gender-related issues that might require a particular program focus to provide additional in-depth

اس باب کا مقصد اس امر کو یقینی بنانے میں مدد دینا ہے کہ انتخابات سے متعلق تمام پروگراموں میں خواتین کی شمولیت پر ایک جامع لائحہ عمل شامل ہو۔ اس سے صنف سے متعلق کسی بھی خاص مسئلے کے تعین میں مدد ملے گی جس پر پروگرام میں خاص

analysis and raise public awareness in electoral processes. Practitioners will find guidance on program design, details on the main issues for women's participation in elections, and examples of how NDI partners have successfully addressed gender issues in their projects.

توجہ دینے کی ضرورت ہو سکتی ہے تاکہ ایک اضافی تفصیلی تجزیہ مہیا کیا جا سکے اور انتخابی کارروائیوں پر عوام کی آگاہی بہتر بنائی جا سکے۔ پروگرام ماہرین کو پروگرام ڈیزائن پر رہنمائی، انتخابات میں خواتین کی شمولیت کے اہم مسائل پر تفصیلات، اور ایسی مثالیں ملیں گی کہ کس طرح این ڈی آئی (NDI) پارٹنرز نے اپنے منصوبوں میں صنفی مسائل کا کامیابی کے ساتھ ازالہ کیا۔

Program Design

پروگرام ڈیزائن

Because elections occur on a certain date and have a fixed timetable for electoral events, election programs are also conducted for a finite period and tied to these key events (for example, voter registration, candidate registration, campaign period, election day, complaints deadlines, and announcement of official results). To have an impact on women's participation levels, elections programming has to be timely and started in advance of the key moments in the process. Following the election, there is generally a window of opportunity for reform advocacy and citizen participation programming that can follow up on recommendations made during the election period.

انتخابات چونکہ ایک مقررہ تاریخ پر ہوتے ہیں اور انتخابی واقعات کا ایک مقررہ ٹائم ٹیبل ہوتا ہے اس لئے انتخابی پروگرام بھی ایک طے شدہ عرصے میں منعقد کئے جائیں اور انہیں اہم مراحل کے ساتھ جوڑا جائے (مثلاً ووٹر رجسٹریشن، امیدواروں کی رجسٹریشن، مہم کی مدت، انتخابات کا دن، شکایات کی آخری تاریخ، اور سرکاری نتائج کا اعلان)۔ خواتین کی شمولیت کی سطحوں پر اثرات مرتب کرنے کے لئے تمام انتخابی پروگرام بروقت ہونے چاہئیں اور ان کا آغاز اس عمل کے اہم مراحل سے قبل ہونا چاہئے۔ انتخابات کے بعد عام طور پر اصلاحات کی وکالت کا موقع مل جاتا ہے اور شہریوں کی شمولیت کے پروگرام انتخابی مدت کے دوران کی گئی سفارشات پر پیروی کر سکتے ہیں۔

A gender mainstreaming approach to elections and electoral processes means that all election-related programs should employ a gender perspective and take issues of women's participation into account as a critical part of a genuinely democratic election. A gender perspective means that the data will be interpreted with reference to the differential power relations between men and women. In countries where there have been particular obstacles to women's participation in previous elections or where such obstacles are predicted in upcoming elections, programs with a specific focus on women may be designed.

انتخابات اور انتخابی عمل پر 'جنڈر مین سٹریمنگ' لائحہ عمل سے مراد یہ ہے کہ انتخابات سے متعلق تمام پروگراموں میں صنفی نقطہ نظر کو بروئے کار لایا جائے اور خواتین کی شمولیت کے امور کو حقیقت جمہوری انتخابات کے کلیدی جزو کے طور پر ملحوظ خاطر رکھا جائے۔ صنفی نقطہ نظر سے مراد یہ ہے کہ اعداد و شمار کی تشریح مردوں اور عورتوں کے درمیان قوت کے مختلف تعلقات کی روشنی میں کی جائے۔ ایسے ملکوں میں جہاں سابقہ انتخابات میں خواتین کی شمولیت پر بالخصوص رکاوٹیں درپیش رہی ہیں یا جہاں آئندہ انتخابات میں ایسی رکاوٹوں کی پیش گوئی کی جا رہی ہے وہاں خاص طور پر خواتین سے متعلق پروگرام تیار کئے جائیں۔

Observer Coalition Raises Citizen Awareness

A two-year postponement of Yemen's parliamentary elections gave domestic observer coalition Yemen Election Monitoring Network (YEMN) the opportunity to raise public awareness about election reform issues under consideration by the country's stakeholders, as well as to introduce issues of women's participation through a series of Citizen Forums. In 2009, YEMN held 35 Citizen Forums across the country with over 1,200 participants, including 331 women, one of several target groups. Among the main discussion topics were several issues related to women's participation including the implications of various election systems, the possibility of gender quotas in parliament and the inclusion of women in the election administration. Based on the outcome of the discussions, YEMN called on decision-makers to consider a number of recommendations, including the adoption of a women's quota for the parliament and further representation of women in the election administration.

مبصرین کے اتحاد کی طرف سے شہریوں میں آگاہی کی سرگرمیاں

یمن میں پارلیمانی انتخابات کے دو سالہ التواء سے مبصرین کے ایک ملکی اتحاد 'یمن الیکشن مانیٹرنگ نیٹ ورک' (YEMN) کو ملک میں موجود متعلقہ فریقین کے زیر غور انتخابی اصلاحاتی امور پر عوامی آگاہی کے علاوہ سٹیزن فورمز کی ایک سیریز کے ذریعے خواتین کی شمولیت کے امور متعارف کرانے کا موقع مل گیا۔ 2009 میں ملک بھر میں 35 سٹیزن فورم کرائے گئے جن میں 1,200 سے زائد شرکاء نے حصہ لیا اور ان میں خواتین کی تعداد 331 تھی جو ان فورمز کے کئی متعلقہ گروہوں میں سے ایک تھیں۔ اہم موضوعات میں سے متعدد امور خواتین کی شمولیت سے متعلق تھے جن میں مختلف انتخابی نظاموں کے مضمرات، پارلیمان میں صنفی کوٹہ کا امکان، اور انتخابی انتظامیہ میں خواتین کی شمولیت قابل ذکر تھے۔ بحث مباحثوں کے نتیجہ کی بنیاد پر وائی ای ایم این نے فیصلہ سازوں پر زور دیا کہ وہ پارلیمان میں خواتین کے کوٹہ کی منظوری اور انتخابی انتظامیہ میں خواتین کی بہتر نمائندگی سمیت متعدد سفارشات پر غور کریں۔

As program design begins, it is first necessary to observe the context in which the election will take place. The legal framework, government systems, and political structures will determine in large part the work that can be done to increase women's political participation.

پروگرام ڈیزائن پر کام کا آغاز کرتے ہوئے پہلے اس سیاق وسباق کو دیکھنا ضروری ہے جس میں انتخابات ہوں گے۔ قانونی فریم ورک، حکومتی نظام اور سیاسی ڈھانچے بڑی حد تک ان سرگرمیوں کا تعین کریں گے جو خواتین کی سیاسی شمولیت میں اضافہ کے لئے انجام دی جاسکتی ہیں۔

Context

سیاق وسباق

Legal Framework

قانونی فریم ورک

The legal framework for an election includes the country's constitution, election law and any other legislation or regulations that have a bearing on the election process. This varies between countries, but may include the political party law, as well as laws on party finance, voter registration and citizenship. All of these laws may impact the participation of women in elections. The regulations and instructions issued by the election administration or other authorities also form part of a country's legal framework for elections. At the same time, examining the legal protections afforded to women may give an overall indication of the degree to which women's rights are guaranteed and promoted. This analysis provides useful background when considering the legal aspects affecting women's participation.

انتخابات کے قانونی فریم ورک میں ملک کا آئین، انتخابی قانون اور ایسے دیگر قوانین وضوابط شامل ہیں جو انتخابی عمل پر اپنا اثر دکھاتے ہیں۔ مختلف ملکوں میں یہ مختلف ہوتے ہیں لیکن ان میں سیاسی جماعتوں کے قانون کے علاوہ پارٹی کے مالی معاملات پر قانون، ووٹر رجسٹریشن اور شہریت بھی شامل ہو سکتے ہیں۔ یہ تمام قوانین انتخابات میں خواتین کی شمولیت پر اثرانداز ہوتے ہیں۔ انتخابی انتظامیہ یا دیگر حکام کی طرف سے جاری کی جانے والی ہدایات اور ضوابط بھی انتخابات کے لئے کسی ملک کے فریم ورک کا حصہ ہوتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین کو قانون میں دیئے گئے حفاظتی اقدامات سے بھی مجموعی طور پر اس کا عندیہ مل سکتا ہے کہ خواتین کے حقوق کو کس حد تک ضمانت اور تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ اس تجزیہ سے خواتین کی شمولیت پر اثرانداز ہونے والے قانونی پہلوؤں پر غور کرتے وقت مفید پس منظر میسر آسکتا ہے۔

Election programs should include gender analysis of the legal framework to determine whether it meets international standards and facilitates the conduct of democratic elections, including women's election participation.[22] A thorough legal analysis should highlight any legal impediments to the full participation of women in elections. Women's groups and other organizations promoting women's participation may have a particular interest in determining whether there are aspects of the law that hinder women. Such an

انتخابی پروگراموں میں یہ طے کرنے کے لئے قانونی فریم ورک کا تجزیہ شامل ہونا چاہئے کہ آیا یہ بین الاقوامی معیارات پر پورا اترتا ہے اور خواتین کی انتخابی شمولیت سمیت جمہوری انتخابات کے انعقاد کی راہ ہموار کرتا ہے۔[22] مکمل قانونی تجزیہ میں انتخابات میں خواتین کی بھرپور شمولیت میں درپیش کسی بھی قانونی رکاوٹوں کو اجاگر کیا جانا چاہئے۔ خواتین کے گروپوں اور خواتین کی شمولیت کے فروغ پر کام کرنے والی تنظیموں کو یہ طے کرنے میں بالخصوص دلچسپی ہو سکتی ہے کہ آیا قانون میں ایسے کوئی پہلو موجود ہیں جو خواتین کے لئے رکاوٹ کا باعث بنتے ہیں۔ اس نوعیت کے تجزیہ میں اس حوالے سے مخصوص سفارشات شامل ہونی چاہئیں کہ قانون سازی کو کس

analysis should include specific recommendations on how legislation can be improved. This can serve as the basis for an advocacy campaign to promote the changes that have been identified.

طرح بہتر بنایا جاسکتا ہے۔ یہ ایسی تبدیلیوں کے فروغ کی وکالتی مہم کے لئے بنیاد کا کام دے سکتے ہیں جن کا تعین کیا جاچکا ہو۔

A key question for the analysis is whether the legal framework is in compliance with international human rights instruments and other obligations to which the country is party. In particular, these include the Universal Declaration of Human Rights, the International Covenant on Civil and Political Rights and the Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination against Women (CEDAW). Although some countries may not have signed or ratified CEDAW, it can still be considered a benchmark for internationally recognized standards on gender equality.

تجزیہ کے لئے ایک اہم سوال یہ ہے کہ آیا قانونی فریم ورک بین الاقوامی انسانی حقوق کے ان معاہدوں، جن میں یہ ملک شریک ہے، اور دیگر تقاضوں کی پاسداری کرتا ہے۔ ان میں یونیورسل ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس، انٹرنیشنل کاونینٹ آن سول اینڈ پولیٹکل رائٹس اور خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمہ پر کنونشن (سی ای ڈی اے ڈبلیو) خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اگرچہ بعض ممالک ایسے ہیں جنہوں نے سی ای ڈی اے ڈبلیو پر دستخط نہیں کئے یا اس کی توثیق نہیں لیکن پھر بھی اسے صنفی مساوات پر مسلمہ بین الاقوامی معیارات کے بنچ مارک کے طور پر زیر غور لایا جاسکتا ہے۔

In addition, countries may be party to regional human rights instruments that include obligations guaranteeing women's equal participation in public life and elections. For example, the African Charter on Democracy, Elections and Governance obliges State Parties to "take all possible measures to encourage the full and active participation of women in the electoral process and ensure gender parity in representation at all levels, including legislatures."[23]

علاوہ ازیں یہ ممالک انسانی حقوق کے ایسے علاقائی معاہدوں میں بھی فریق ہو سکتے ہیں جن میں عوامی زندگی اور انتخابات میں خواتین کی مساوی شمولیت کی ضمانت فراہم کرنے والی ذمہ داریاں شامل ہیں۔ مثال کے طور پر 'افریقن چارٹر آن ڈیموکریسی، الیکشنز، اینڈ گورننس' ریاستی فریقین پر ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ ''انتخابی عمل میں خواتین کی بھرپور اور فعال شمولیت کی حوصلہ افزائی کے لئے تمام ممکنہ اقدامات کریں اور مقننہ سمیت ہر سطح پر نمائندگی میں صنفی برابری کو یقینی بنائیں۔'' [23]

Another key question for the analysis of a legal framework is to determine whether the country's constitution guarantees equality between men and women, including their participation in public life and elections. The constitution should forbid discrimination on the basis of gender and should not contain any other provisions that might limit the full and equal participation of women. A country's constitution may incorporate international human rights standards, including CEDAW, or specify that these agreements take precedence over domestic legislation.

قانونی فریم ورک کے تجزیہ کے لئے ایک اور سوال یہ طے کرنا ہے کہ آیا ملک کا آئین مردوں اور خواتین کے درمیان مساوات کی ضمانت فراہم کرتا ہے جس میں ان کی عوامی زندگی اور انتخابات میں شمولیت بھی شامل ہیں۔ آئین میں صنف کی بنیاد پر امتیاز کو ممنوع قرار دیا جانا چاہئے اور اس میں ایسی کوئی دیگر دفعات شامل نہیں ہونی چاہئیں جو خواتین کی بھرپور اور مساوی شمولیت پر قدغنیں عائد کرتی ہوں۔ ملکی آئین میں انسانی حقوق کے بین الاقوامی معیارات بشمول سی ای ڈی اے ڈبلیو بھی شامل ہو سکتے ہیں یا اس میں یہ بات بھی طے شدہ ہو سکتی ہے کہ ان سمجھوتوں کو ملکی قوانین پر ترجیحی حیثیت حاصل ہے۔

Some countries may also have specific gender equality or anti-discrimination legislation that may be relevant to an election process. Such laws should be reviewed to determine whether there are specific provisions related to women's participation in public life and elections or how they may impact these issues. The analysis of such

بعض ممالک میں صنفی مساوات یا امتیاز سے متعلق ایسی قانون سازی بھی رائج ہو سکتی ہے جس کا تعلق انتخابی عمل سے بنتا ہو۔ ایسے قوانین کا یہ طے کرنے کے لئے جائزہ لیا جائے کہ آیا ان میں عوامی زندگی اور انتخابات میں خواتین کی شمولیت سے متعلق دفعات شامل ہیں یا یہ ان امور پر کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں۔ ایسے قوانین کے تجزیہ

laws should be included in the overall commentary on the legal framework that is issued.

میں قانونی فریم ورک پر مجموعی تبصرہ بھی شامل ہونا چاہئے۔

Election laws and other laws related to the election process should be analyzed to consider the impact they may have on women's participation as voters, candidates and election administrators. Provisions determining the process for voter registration, for example, may make it more difficult for women to access and therefore to be included on the voter lists. In some countries, potential women candidates may be disadvantaged by requirements for a high number of signatures or monetary deposits. All such barriers should be taken into account when analyzing the legal framework that guides elections.

انتخابی قوانین اور انتخابی عمل سے متعلق دیگر قوانین کا تجزیہ ان اثرات کو پیش نظر رکھتے ہوئے کیا جائے جو یہ بطور ووٹر، امیدوار اور انتخابی منتظم خواتین کی شمولیت پر مرتب کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر ووٹر رجسٹریشن کی کارروائی کا تعین کرنے والی دفعات خواتین کے لئے رسائی اور یوں ووٹر لسٹوں میں شمولیت کو مزید مشکل بنا سکتی ہیں۔ بعض ملکوں میں متوقع خواتین امیدوار بڑی تعداد میں دستخطوں یا رقوم جمع کرانے کی شرائط کے باعث پیچھے رہ سکتی ہیں۔ ایسی تمام رکاوٹوں کو انتخابات کے لئے رہنمائی کا کام دینے والے قانونی فریم ورک کے تجزیہ کے وقت زیر غور لایا جائے۔

Key Questions: Analyzing the Legal Framework for Elections with a Gender Perspective

اہم سوالات: صنفی نقطہ نظر سے انتخابات کے لئے قانونی فریم ورک کا تجزیہ

- Does the constitution guarantee equality between men and women? Are there specific guarantees related to women's participation in public life and elections?

- کیا آئین مردوں اور خواتین کے درمیان مساوات کی ضمانت فراہم کرتا ہے؟ کیا یہ مخصوص ضمانتیں عوامی زندگی اور انتخابات میں خواتین کی شمولیت سے متعلق ہیں؟

Women's Groups Advocate for Election Reform

In 2008, several prominent Guatemalan women's organizations formed a coalition known as the 212 Group (after the article in the election law that they propose changing) to advocate for electoral reform that would include a gender parity requirement in the election law. The 212 Group teamed up with the Congressional Women's Committee, which submitted a draft proposal to the Congress in July 2009 to require that all political parties include a woman candidate in every other position on their candidate list. In November 2009, the coalition held a high-profile public forum in the parliament to promote the measure, which remains on the legislative agenda.

The 212 Group members had previously advocated unsuccessfully for quotas for women candidates in 1998 and 2000, but continued to put forward legislative reform proposals and use this issue as a basis for promoting dialogue and raising awareness about the political participation of women. In early 2010 the coalition members agreed to advocate for the congressional Electoral Committee to issue an activities report to the full Congress for debate. The 212 Group also agreed to provide technical support to the Women's Committee so that they may be in a stronger position to lobby for the proposed quota measure, and to meet with key stakeholders such as the President of Congress, the heads of committees and the First Lady, who is known to sympathize with their cause.

خواتین گروپوں کی جانب سے انتخابی اصلاحات پر وکالت

2008 میں گوئٹے مالا کی کئی ممتاز خواتین تنظیموں نے انتخابی قانون میں صنفی برابری کی شرط شامل کرانے سے متعلق انتخابی اصلاحات کی وکالت کے لئے '212 گروپ' (انتخابی قانون کے اس آرٹیکل کے نام پر جس میں وہ تبدیلی تجویز کر رہے تھے) کے نام سے ایک اتحاد تشکیل دیا۔ 212 گروپ نے کانگریس کی خواتین کمیٹی کے ساتھ مل کر جولائی 2009 میں ایک تجویز کا مسودہ کانگریس کو جمع کرایا جو تمام سیاسی جماعتوں کے لئے اپنے امیدواروں کی فہرست میں ہر دوسرے عہدے پر ایک خاتون امیدوار شامل کرنے کی شرط عائد کرتا تھا۔ نومبر 2009 میں اتحاد نے اس اقدام کے فروغ کے لئے پارلیمان میں اعلیٰ سطح کے ایک پبلک فورم کا انعقاد کیا جو قانون سازی ایجنڈا پر موجود ہے۔

212 گروپ کے ارکان قبل ازیں 1998 اور 2000 میں خواتین امیدواروں کے لئے کوٹہ کی ناکام وکالت کر چکے ہیں لیکن انہوں نے قانونی اصلاحات پر تجاویز پیش کرنے کا سلسلہ جاری رکھا اور اس معاملے کو خواتین کی سیاسی شمولیت کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے اور گفت وشنید کے فروغ کے لئے بنیاد کے طور پر استعمال کیا۔ 2010 کے اوائل میں اتحاد کے ارکان نے کانگریس کی انتخابی کمیٹی کو اس بات کی وکالت پر اتفاق کیا کہ وہ اپنی سرگرمیوں کی رپورٹ بحث کے لئے کانگریس میں پیش کرے۔ 212 گروپ نے ویمنز کمیٹی کو تکنیکی معاونت فراہم کرنے پر بھی اتفاق کیا تاکہ وہ کوٹہ کے مجوزہ اقدام پر لابی سرگرمیوں کے لئے مضبوط پوزیشن میں ہو۔ اہم متعلقہ فریقین مثلاً صدر کانگریس، کمیٹیوں کے سربراہان اور خاتون اول (جن کے بارے میں معلوم تھا کہ ان کی ہمدردیاں اس مقصد کے ساتھ ہیں) سے ملاقاتیں کرنے پر بھی اتفاق کیا گیا۔

- Does the constitution expressly forbid discrimination on the basis of sex? Are there any provisions that might limit the full and equal participation of women?

- To what international and regional human rights treaties and agreements has the country acceded? Which of these have obligations related to women's participation? Is the legal framework in line with these commitments?

- What is the relationship between the constitution and the human rights standards agreed to by the country? Does the constitution incorporate these standards, or is there a reference that international human rights standards take precedence over domestic legislation?

- Does the country have any specific gender equality or anti-discrimination legislation? How does it relate to elections?

- How do election-related laws and regulations impact the participation of women? Do any of them contain provisions that are likely to disadvantage or disenfranchise women?

Election Systems

Related to the issue of legal frameworks is the type of election system operating in a country. There is a broad range of election systems that may provide for democratic elections and the selection of a particular system is often the result of historical developments and political circumstances. The design of a country's election system may have an impact on the number of women elected. An analysis of a country's election system that examines its impact on men's and women's ability to fully participate in the elections can be in-

- کیا آئین واضح طور پر جنس کی بنیاد پر امتیاز کو ممنوع قرار دیتا ہے؟ کیا اس میں ایسی کوئی دفعات شامل ہیں جو خواتین کی بھرپور اور مساوی شمولیت پر قدغن عائد کر سکتی ہوں؟

- ملک انسانی حقوق پر کون سے بین الاقوامی اور علاقائی سمجھوتوں اور معاہدوں کو تسلیم کر چکا ہے؟ ان میں کون سی ذمہ داریاں خواتین کی شمولیت سے متعلق ہیں؟ کیا قانونی فریم ورک ان وعدوں سے ہم آہنگ ہے؟

- آئین اور انسانی حقوق کے ان معیارات کے درمیان تعلق کیا ہے جن پر یہ ملک رضامندی ظاہر کر چکا ہے؟ کیا یہ معیارات آئین میں شامل ہیں یا ایسا کوئی حوالہ موجود ہے کہ انسانی حقوق کے بین الاقوامی معیارات کو ملکی قانون سازی پر ترجیح دی جائے گی؟

- کیا ملک میں امتیاز کش یا صنفی امتیاز سے متعلق کوئی قانون موجود ہے؟ انتخابات کے ساتھ اس کا تعلق کیسے بنتا ہے؟

- انتخابات سے متعلق قوانین وضوابط خواتین کی شمولیت پر کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں؟ کیا ان میں سے کسی میں ایسی دفعات شامل ہیں جن کی وجہ سے خواتین پیچھے رہ سکتی ہوں یا حق رائے دہی سے محروم ہو سکتی ہوں؟

انتخابی نظام

قانونی فریم ورک کے معاملے کا تعلق ملک میں رائج انتخابی نظام کی نوعیت سے ہے۔ انتخابی نظاموں کی بہت سی اقسام ایسی ہیں جو جمہوری انتخابات کا سامان کرتی ہیں اور اس سلسلے میں کسی خاص نظام کا انتخاب بسا اوقات تاریخی واقعات اور سیاسی حالات کا نتیجہ ہوتا ہے۔ ملک کے انتخابی نظام کا ڈیزائن خواتین کے منتخب ہونے کی تعداد پر اثرانداز ہو سکتا ہے۔ ملک کے انتخابی نظام کے ایسے تجزیہ کو قانونی تبصرے میں شامل کیا جا سکتا ہے جس میں یہ دیکھا جائے کہ انتخابات میں بھرپور شمولیت کے حوالے سے یہ کس طرح مردوں اور خواتین پر اثرانداز ہوتا ہے۔ ایسے ملکوں میں جو انتخابی نظام میں

cluded as part of a legal commentary. In countries that are considering changes to the election system, such an analysis may also form the basis for an advocacy campaign by civic organizations to highlight the potential impact of various factors that influence women's participation.

تبدیلیوں پر غور کر رہے ہوں، اس طرح کا تجزیہ شہری تنظیموں کی وکالتی مہم کے لئے بنیاد کا کام دے سکتا ہے جس کے ذریعے وہ خواتین کی شمولیت پر اثرانداز ہونے والے مختلف عوامل کے متوقع اثرات کو اجاگر کریں۔

Below are several aspects of election systems that should be considered when assessing the potential impact on women's participation. While these considerations refer to parliamentary election systems, they may also be relevant for municipal and regional elections.

ذیل میں انتخابی نظاموں کے ایسے مختلف پہلو دیئے گئے ہیں جنہیں خواتین کی شمولیت پر متوقع اثرات کا جائزہ لیتے وقت زیر غور لایا جانا چاہئے۔ یہ باتیں جہاں پارلیمانی انتخابی نظام سے متعلق وہیں ان کا تعلق بلدیاتی اور علاقائی انتخابات سے بھی ہو سکتا ہے۔

- **Quotas, reserved seats and other special measures:**

There are a number of "special measures" that can be either included in election laws or adopted informally by parties in order to guarantee women's representation in political bodies. Such special measures are adopted in situations where women may be particularly disadvantaged or discouraged from participation. Certain mechanisms may be used as a transitional way to enhance women's representation in situations where it would otherwise be low or non-existent.

- **مخصوص کوٹہ نشستیں اور دیگر خصوصی اقدامات:**

ایسے متعدد ''خصوصی اقدامات'' ہیں جنہیں یا تو انتخابی قوانین میں شامل کیا جا سکتا ہے یا پارٹیاں سیاسی اداروں میں خواتین کی نمائندگی یقینی بنانے کے لئے انہیں غیر رسمی طور پر اپنا سکتی ہیں۔ اس نوعیت کے خصوصی اقدامات ایسے حالات میں اپنائے جاتے ہیں جہاں خواتین بالخصوص پیچھے رہ گئی ہوں یا شمولیت میں ان کی حوصلہ شکنی کی جاتی ہو۔ ایسے حالات میں جہاں خواتین کی نمائندگی کم ہو یا بالکل نہ ہو، بعض میکنزم اس میں اضافہ کے عبوری طریقوں کے طور پر استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

In some countries, legislation requires a number of "reserved seats" in the parliament to be designated for certain marginalized groups, one of which may include women. Candidates for reserved seats may be elected off a special list or in a special election. While such a mechanism ensures a minimum level of representation, it may lead to a "glass ceiling" where women are unable to win additional seats above the designated number of reserved seats. Such a system may also decrease pressure from political parties to adopt a more inclusive approach in their nomination activities.

بعض ملکوں میں قانون سازی کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ پارلیمان میں ''مخصوص نشستوں'' کی ایک تعداد محرومی کا شکار بعض گروہوں کے لئے مختص کر دی جائے، اور خواتین ان گروہوں میں سے ایک ہو سکتی ہیں۔ مخصوص نشستوں کے لئے امیدواروں کا انتخاب کسی خصوصی فہرست سے یا خصوصی انتخاب میں کیا جاتا ہے۔ اس نوعیت کا میکنزم جہاں نمائندگی کی کم سے کم سطح کو یقینی بناتا ہے وہیں یہ ایک رکاوٹ ("glass ceiling") بھی بن سکتا ہے جس کے تحت خواتین مخصوص نشستوں کی مقررہ تعداد کے علاوہ اضافی نشستیں حاصل نہیں کر پاتیں۔ ایسے کسی نظام کی بدولت سیاسی جماعتوں پر بھی دباؤ کم ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی نامزدگی سرگرمیوں میں بہتر شمولیت کی سوچ اپنائیں۔

Constituent Assembly: An Avenue for Reform

In March 2006, a 10-year civil war ended in Nepal with calls for elections and a new constitution. A working group of women political leaders founded the Inter-Party Women's Alliance (IPWA). These activists created a caucus to ensure that a set of reforms in policies to improve the status of women, called the Nepal Action Plan, would be enshrined in Nepal's new constitution. The IPWA, with support from NDI and in collaboration with other women's rights groups, successfully lobbied the government in a number of different areas: reserving 33 percent of all state positions (including in the elected Constituent Assembly) and decision-making positions in political parties for women; authorizing mothers to initiate citizenship certificates for their children (previously, only fathers had this right); and granting women full property rights, regardless of their marital status

آئین ساز اسمبلی: اصلاحات کا مقام

مارچ 2006 میں نیپال میں انتخابات اور نئے آئین کی اپیلوں کے ساتھ خانہ جنگی اپنے اختتام کو پہنچی۔ خواتین سیاسی قائدین کے ایک ورکنگ گروپ نے انٹر پارٹی ویمنز الائنس (آئی پی ڈبلیو اے) کی بنیاد رکھی۔ ان کارکنوں نے اس امر کو یقینی بنانے کے لئے ایک اجتماعی فورم قائم کیا کہ نیپال کے نئے آئین میں ایسی اصلاحات شامل کرائی جائیں جن سے خواتین کی حیثیت بہتر ہو جسے 'نیپال ایکشن پلان' کا نام دیا گیا۔ آئی پی ڈبلیو اے نے این ڈی آئی کی حمایت اور خواتین کے حقوق سے متعلق دیگر گروہوں کے اشتراک سے متعدد مختلف شعبوں پر حکومت میں کامیاب لابی سرگرمیاں کیں جن میں تمام ریاستی عہدوں (بشمول منتخب آئین ساز اسمبلی) اور سیاسی جماعتوں میں فیصلہ ساز عہدوں کا 33 فیصد خواتین کے لئے مخصوص کرنا، ماؤں کو اپنے بچوں کے شہریت سرٹیفیکٹ کے لئے کارروائی کا آغاز کرنے کی اجازت دینا (پہلے یہ حق صرف والد کو حاصل تھا) اور خواتین کو ان کی ازدواجی حیثیت سے قطع نظر جائیداد کے مکمل حقوق دینا شامل تھا۔

● **نظام کی نوعیت:** انتخابی نظاموں کو اکثریتی ووٹ، متناسب نمائندگی، یا مخلوط نظام کے طور پر مختلف کیٹیگریز میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

بالعموم زیادہ تر خواتین متناسب نمائندگی نظام کے تحت منتخب ہوتی ہیں جہاں ووٹر پارٹی فہرست میں سے امیدواروں کا انتخاب کرتے ہیں اور ووٹوں کا نمایاں تناسب حاصل کرنے والی پارٹیوں کو ان کے ووٹوں کی بنیاد پر نشستیں دی جاتی ہیں۔[24] اس نوعیت کے نظام میں پارٹیاں ووٹروں کے سامنے پیش کرنے کے لئے اپنے امیدوار منتخب کرتی ہیں اور یوں انہیں یہ رعایت حاصل ہوتی ہے کہ خواتین، اقلیتوں اور نوجوان امیدواروں کو شامل کرتے ہوئے اپنے امیدواروں کی فہرست میں تمام طبقات کے افراد کو شامل کریں۔ فہرست میں پوزیشن کی رو سے بعض خواتین امیدواروں کے پاس منتخب ہونے کا معقول موقع موجود ہوتا ہے۔

اس کے برعکس اکثریتی یا First past the post نظام میں کسی ایک انتخابی حلقے کی نشست پر دو یا زائد امیدواروں میں مقابلہ ہوتا ہے اور اکثریتی ووٹ حاصل کرنے والا امیدوار جیت جاتا ہے۔ پارٹیاں چونکہ ہر حلقے سے اپنا ایک امیدوار منتخب کرتی ہیں۔ اس لئے وہ زیادہ تر مشہور یا تجربہ کار امیدوار چنتی ہیں جو زیادہ تر مرد ہوتے ہیں۔

مخلوط نظام میں اکثریتی اور نمائندہ نظاموں کے مختلف پہلو شامل ہیں اور یہ خواتین کے انتخاب کی راہ ہموار کر سکتا ہے بشرطیکہ نظام کا ڈیزائن اور سیاسی سیاق وسباق ایسا ہو۔ مخلوط نظام چونکہ اکثریتی اور متناسب نظاموں کے ثمرات کو حتی الوسع حد تک بڑھانے کے لئے منتخب کئے جاتے ہیں اس لئے ان کا ڈیزائن ایسے طریقوں سے تیار کیا جاسکتا ہے کہ جس میں خواتین اور دیگر محرومی کا شکار گروپوں کو فروغ ملے۔

کم سے کم رکنیت (Threshold) : کم سے کم رکنیت وہ تعداد ہے جو کسی پارٹی کو متناسب نظام میں پارلیمان (یا دیگر منتخب ادارے) میں داخل ہونے کے لئے درکار ہوتی ہے۔ بیشتر ملکوں کی پارلیمانوں میں اس کا تناسب 5 فیصد یا کم ہوتا ہے۔ کم سے کم

●**Type of system:** Election systems are categorized as majority vote, proportional representation, or a mixed system.

In general, more women tend to be elected under proportional representation systems, where voters choose from among party lists and parties receiving a sufficient proportion of votes are awarded seats based on their share of the votes.[24] In such a system, parties choose a list of candidates to present to voters, and therefore have an incentive to diversify their list to reflect the population by including women, minorities and younger candidates. Depending on their position in the list, some women candidates may have a good chance of being elected.

In contrast, voters in a majority or "first past the post" system select from two or more candidates running for a single seat constituency, and the candidate receiving the majority of votes is the winner. Because parties choose only one candidate for the ballot in each constituency, they tend to choose more well-known or experienced candidates who are more likely to be men.

Mixed systems combine different aspects of majority and plurality systems, and can facilitate the election of women, depending on the system design and the political context. Because mixed systems tend to be chosen to maximize the benefits of majority and plurality systems, they can be designed in ways that tend to promote the inclusion of women and other potentially marginalized groups.

●**Threshold:** The threshold is the share of votes necessary for a party to enter the parliament (or other elected body) in a proportional system. In most countries, the threshold for parliament is 5 percent or

lower. Higher thresholds tend to increase the number of women elected. The fewer number of parties, the greater number of seats that each party will receive. Because of this, parties can put forward much longer candidate lists. But candidates not only need to be on the list, they need to be in positions that are high on the list in order to gain a seat. Therefore, the distribution of candidates on the party list is extremely important. It is common practice that positions further down the list are usually populated by women. Lower thresholds may encourage the participation of small parties, but they would gain fewer seats so may be less likely to place women in the top positions of their lists.

● **District size:** In a proportional system, the country may be divided into a number of electoral districts. Each district is allocated a certain number of seats. Alternatively, the country may serve as one single district. Generally, larger districts tend to favor women, as party lists are longer and more women may therefore be elected, provided that they are placed high enough on the lists. In a majority system, smaller districts result in a larger number of seats in the parliament, which may favor the inclusion of women.

Political Party Systems

Although discussed more thoroughly in the Political Parties Chapter, aspects of the political party systems that affect women's participation in elections must also be reviewed here as well. The participation of women candidates in an election is largely determined by the procedures of the political parties for selecting candidates. Candidate selection procedures vary widely between countries and among parties. Some political parties have centralized decision-making structures in which a small group of senior party leaders decides who should run on the candidate lists and in which positions. In other countries, such decisions are made at the regional level, and in some cases, parties may open up the process for party members to participate through a party primary or caucus system. In some countries parties may have adopted voluntary quotas for women's inclusion in the candidate lists or other measures for ensuring the representation of women on

رکنیت کا تناسب جہاں زیادہ ہو وہاں منتخب ہونے والی خواتین کی تعداد بڑھ جاتی ہے۔ پارٹیوں کی تعداد جتنی کم ہو، فی پارٹی نشستوں کی تعداد اتنی بڑھ جاتی ہے۔ اس طرح پارٹیاں اپنی فہرست میں زیادہ امیدوار شامل کر سکتی ہیں۔ لیکن امیدواروں کے لئے نہ صرف فہرست میں آنا ضروری ہوتا ہے بلکہ کسی نشست پر آنے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ فہرست میں بھی ان کا نام اوپر ہو۔ لہٰذا پارٹی فہرست پر امیدواروں کی تقسیم انتہائی اہم ہے۔ عام روش یہی ہے کہ فہرست میں نیچے والے نام عام طور پر خواتین کے ہی ہوتے ہیں۔ کم سے کم تناسب جہاں کم ہو تو چھوٹی پارٹیوں کی شمولیت کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے لیکن ظاہر ہے وہ بہت کم نشستیں حاصل کریں گی اور ان کی فہرستوں میں خواتین کے نام اوپر ہونے کا امکان کم ہوتا ہے۔

● **ضلع کا سائز :**

متناسب نظام میں ملک کو متعدد انتخابی اضلاع میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ہر ضلع کے لئے نشستوں کی ایک تعداد مختص کر دی جاتی ہے۔ دوسری صورت میں پورا ملک ایک ضلع ہو سکتا ہے۔ عام طور پر بڑے اضلاع میں خواتین کو جگہ مل جاتی ہے کیونکہ پارٹی فہرستیں طویل ہوتی ہیں اور اس لئے زیادہ خواتین منتخب ہو سکتی ہیں بشرطیکہ فہرستوں میں ان کے نام اوپر ہوں۔ اکثریتی نظام میں چھوٹے اضلاع کا نتیجہ پارلیمان میں نشستوں کی زیادہ تعداد کی صورت میں برآمد ہوتا ہے جس کی بدولت خواتین شامل ہو سکتی ہیں۔

سیاسی جماعتوں کے نظام

اگرچہ اس پر سیاسی جماعتوں کے باب میں زیادہ تفصیلی بحث کی گئی ہے لیکن سیاسی جماعتوں کے نظام جو انتخابات میں خواتین کی شمولیت پر اثرانداز ہوتے ہیں، کا جائزہ یہاں بھی ضروری ہے۔ انتخابات میں خواتین امیدواروں کی شمولیت کا تعین بڑی حد تک امیدواروں کے انتخاب کے لئے سیاسی جماعتوں کے نظاموں کے تحت ہوتا ہے۔ مختلف جماعتوں میں اور مختلف ملکوں میں امیدواروں کے انتخاب کے طریقے مختلف ہو سکتے ہیں۔ بعض سیاسی جماعتوں کے فیصلہ سازی کے ڈھانچے مرکز گیر ہوتے ہیں جن میں سینئر پارٹی قائدین کا ایک چھوٹا سا گروہ طے کرتا ہے کہ امیدواروں کی فہرست میں کون کون اور کس کس پوزیشن پر شامل ہو گا۔ بعض ملکوں میں یہ فیصلے علاقائی سطح پر ہوتے ہیں اور کچھ صورتوں میں پارٹیاں اس کارروائی کو پارٹی ارکان کے لئے کھول دیتی ہیں جو بنیادی یا اجتماعی نظام کے ذریعے اس میں شریک ہو سکتے ہیں۔ بعض ممالک میں پارٹیوں نے امیدواروں کی فہرست میں رضاکارانہ طور پر خواتین کا کوٹہ اپنایا ہوا ہے یا اپنی فہرستوں میں خواتین کی نمائندگی یقینی بنانے کے لئے دیگر اقدامات کئے ہوئے ہیں۔ بالعموم، خواتین کے بطور امیدوار منتخب ہونے کا امکان اس صورت میں زیادہ ہوتا ہے جب پارٹیاں امیدواروں کے انتخاب کے لئے جمہوری اور

their lists. Generally speaking, women are more likely to be chosen as candidates when parties adopt democratic and transparent candidate selection procedures.

● **Party quotas:** Quota systems require a certain percentage of places on the party candidate lists to be filled by women. Because political parties may place the required percentage of women in "unwinnable" places lower on the lists, some countries require a "zippered list" so that every second or every third place on a candidate list is guaranteed for a woman.

● **Open or closed list:** In a proportional system, candidate lists may be "open" or "closed". In an open party list system, voters have the opportunity to express preferences for certain candidates and potentially affect their position on the list. In a closed party list system, voters cannot change the order of the candidates as placed by the party on the list. Closed party lists generally increase the chances of women being elected, assuming that female candidates are placed high enough on the list. Because voters tend to express preferences for well-known candidates (who are more likely to be men), open list systems generally decrease the chances of women being elected. On the other hand, in an open list system, a well-organized campaign to choose women could have the effect of more women being elected.

● **Candidate lists:** Because candidate selection is considered to be an internal party activity, it is not generally the subject of election observation. However, the resulting candidate lists are available to the public and can be analyzed by election observers to determine the degree to which women have been included and whether they have been placed in "winnable" positions. Election observers should ask political parties about their policies on women's participation and what steps they take to ensure that women are represented among their candidates. Political party statutes and rules for the nomination and selection of candidates can also be analyzed for obstacles to women's inclusion.

شفاف طریقے اپنائیں۔

● **پارٹی کوٹہ:**
کوٹہ سسٹم کے تحت پارٹی امیدواروں کی فہرست میں خواتین کا ایک خاص فیصد تناسب ہوتا ہے۔ سیاسی جماعتیں چونکہ فہرستوں میں نیچے والی ایسی پوزیشنوں پر خواتین کا فیصد تناسب ضروری قرار دیتی ہیں جہاں جیتنا ناممکن سی بات ہوتی ہے اس لئے بعض ملکوں میں ''زپ لگی فہرستیں (Zippered Lists) ''بنائی جاتی ہیں جس سے امیدواروں کی فہرست میں ہر دوسرا یا تیسرا نمبر خواتین کا آجاتا ہے۔

● **کھلی یا بند فہرست:**
متناسب نظام میں امیدواروں کی فہرستیں ''کھلی'' یا ''بند'' ہو سکتی ہیں۔ کھلی پارٹی فہرست کے نظام میں ووٹروں کو موقع دیا جاتا ہے کہ وہ بعض امیدواروں کے لئے اپنی ترجیحات کا اظہار کریں جو فہرست پر ان کی پوزیشن پر اثرانداز ہو سکتا ہے۔ بند پارٹی فہرست کے نظام میں ووٹر پارٹی کی طرف سے اپنی فہرست پر کسی امیدوار کو دی گئی جگہ تبدیل نہیں کر سکتے۔ بند پارٹی فہرستوں میں خواتین کے منتخب ہونے کا امکان بالعموم اس مفروضے کی بناء پر زیادہ ہوتا ہے کہ خواتین امیدواروں کو فہرست میں اوپر جگہ دی جائے گی۔ ووٹر چونکہ معروف امیدواروں کے لئے ترجیحات ظاہر کرتے ہیں (جو زیادہ تر مرد ہو سکتے ہیں)، اس لئے کھلی فہرست کے نظاموں میں عام طور پر خواتین کے منتخب ہونے کے امکانات کم ہو جاتے ہیں۔ دوسری جانب کھلی فہرست کے نظام میں خواتین کو منتخب کرنے کی ایک منظم مہم کی بدولت زیادہ خواتین کو منتخب کرایا جا سکتا ہے۔

● **امیدواروں کی فہرستیں:**
امیدواروں کا انتخاب چونکہ کسی پارٹی کی داخلی سرگرمی تصور کیا جاتا ہے اس لئے بالعموم یہ انتخابی مشاہدہ میں شامل نہیں ہوتا۔ تاہم اس کے نتیجے میں بننے والی امیدواروں کی فہرستیں عوام کے لئے دستیاب ہوتی ہیں اور انتخابی مبصرین یہ طے کرنے کے لئے ان کا تجزیہ کر سکتے ہیں کہ خواتین کو کس حد تک ان میں شامل کیا گیا ہے اور آیا انہیں ایسی پوزیشن پر رکھا گیا ہے جہاں وہ جیت سکیں۔ انتخابی مبصرین کو سیاسی پارٹیوں سے دریافت کرنا چاہئے کہ خواتین کی شمولیت پر ان کی پالیسیاں کیا ہیں اور وہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کیا اقدامات کرتی ہیں کہ خواتین کو ان کے امیدواروں میں نمائندگی حاصل ہو۔ خواتین کی شمولیت میں درپیش رکاوٹوں کے حوالے سے سیاسی جماعتوں کے دستور اور امیدواروں کی نامزدگی اور انتخاب کے قوانین کا بھی تجزیہ کیا جا سکتا ہے۔

● **Party platforms:** Political parties and candidates generally draw up a platform of issues during the campaign that serves as the basis for acquainting voters with their views on specific topics. Parties and candidates should include issues of importance to women in their platforms and campaign events so that the political debate is relevant for women voters. When those issues are part of the main political platform, they become priority issues for the elected representatives.

Domestic and international election observation efforts can monitor the inclusion of issues of importance to women in the campaigns of various political parties and candidates to determine to what extent they are being addressed. Civil society organizations may also want to advocate for the inclusion of specific issues in the campaign or organize candidate roundtables or debates to give prominence to issues that women voters have a special interest in, in the political debate. Often public opinion survey data is available to determine what the priority election issues are for women in a particular country or community. If such data is not available, surveys can be carried out by a civil society organization. Following elections, civil society organizations can also monitor the extent to which elected officials and successful political parties carried out their campaign promises on issues of importance to women.

Voter Registration System

Voter registration is the process used in most countries to identify and enumerate those eligible to vote. As such, it is the central mechanism providing for universal suffrage in an election, and is therefore key to guaranteeing women's participation. As well as ensuring the right to vote, voter registers are also used as the basis to determine eligibility to run for office. In a democratic election process, voter registration must be accurate, inclusive and transparent. Any problems with the voter registration process could potentially disenfranchise eligible voters, and for a variety of reasons, may disproportionately affect women.

● **پارٹی پلیٹ فارم:** سیاسی پارٹیاں اور امیدوار عام طور پر انتخابی مہم کے دوران مختلف امور پر ایک پلیٹ فارم تیار کرتی ہیں جو مخصوص موضوعات پر ووٹروں کو ان کے خیالات سے آگاہی کے لئے بنیاد کا کام دیتا ہے۔ پارٹیوں اور امیدواروں کو چاہئے کہ وہ خواتین کے لئے اہمیت رکھنے والے امور کو اپنے پلیٹ فارموں اور انتخابی مہم کے مراحل میں شامل کریں تاکہ سیاسی بحث میں خواتین ووٹروں کو بھی متعلقہ حیثیت حاصل ہو۔ یہ امور جب کسی بڑے سیاسی پلیٹ فارم میں شامل ہوں تو وہ منتخب نمائندوں کے لئے ترجیحی امور بن جاتے ہیں۔

ملکی اور بین الاقوامی انتخابی مبصرین مختلف سیاسی پارٹیوں اور امیدواروں کی انتخابی مہم میں خواتین کے لئے اہمیت رکھنے والے امور کی شمولیت کی نگرانی کریں تاکہ یہ پتہ لگایا جاسکے کہ ان کا ازالہ کس حد تک کیا گیا ہے۔ سول سوسائٹی تنظیمیں بعض امور کو انتخابی امور میں شامل کرانے کے لئے وکالت بھی کر سکتی ہیں یا ایسے امور کو نمایاں حیثیت دینے لئے امیدواروں کے گول میز اجلاسوں یا مباحثوں کا انعقاد کر سکتی ہیں تاکہ یہ پتہ لگایا جاسکے کہ کسی ملک یا کمیونٹی میں خواتین کے لئے ترجیحی انتخابی امور کیا ہیں۔ اگر اس نوعیت کے اعداد و شمار دستیاب نہ ہوں تو سول سوسائٹی تنظیمیں اس کے لئے سروے کر سکتی ہیں۔ انتخابات کے بعد سول سوسائٹی تنظیمیں اس بات کی نگرانی کر سکتی ہیں کہ منتخب عہدیداروں اور کامیاب سیاسی جماعتوں نے خواتین کے لئے اہمیت کے حامل امور پر اپنے مہم کے وعدوں پر کس حد تک عمل کیا۔

ووٹر رجسٹریشن کا نظام

ووٹر رجسٹریشن بیشتر ملکوں میں ووٹ دینے کے اہل افراد کے تعین اور ان کی گنتی کے لئے استعمال ہونے والا عمل ہے۔ در حقیقت یہ وہ مرکزی میکنزم ہے جو انتخابات میں سب کو ووٹ دینے کا حق دیتا ہے اور یوں خواتین کی شمولیت یقینی بنانے میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ ووٹ کا حق یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ ووٹر لسٹیں کسی عہدے پر امیدوار کی اہلیت طے کرنے کے لئے بنیاد کے طور پر بھی استعمال کی جاتی ہیں۔ جمہوری انتخابی عمل میں ووٹر رجسٹریشن درست، شمولیت پر مبنی اور شفاف ہونی چاہئے۔ ووٹر رجسٹریشن کے عمل میں کوئی بھی مسئلہ اہل ووٹروں کو حق رائے دہی سے محروم کر سکتا ہے اور متعدد وجوہ کی بناء پر خواتین پر غیر متناسب انداز میں اثر انداز ہو سکتا ہے۔

Voter registration can either be passive or active registration processes. In a passive voter registration process (also known as a state-initiated process), the government is chiefly responsible for compiling a register of eligible citizens, either through an enumeration exercise (officials go door to door to compile voter lists) or by extracting the voter lists from other government databases such as the civil registry.

ووٹر رجسٹریشن یا تو اندراج کا ایک مجہول عمل ہو سکتا ہے یا پھر فعال۔ ووٹر رجسٹریشن کے مجہول عمل میں (جسے ریاست کی طرف سے شروع کیا گیا عمل بھی کہا جاتا ہے) اہل شہریوں کی فہرستیں مرتب کرنے کی اصل ذمہ داری حکومت پر عائد ہوتی ہے جس کے لئے یا تو گنتی کی جاتی ہے (اہلکار گھر گھر جا کر ووٹر لسٹیں تیار کرتے ہیں) یا پھر یہ فہرستیں دیگر حکومتی اعداد و شمار مثلاً سول رجسٹری سے اخذ کی جاتی ہیں۔

Women Find their Voice in a National Platform

In the lead-up to the 2010 national elections in Iraq, NDI supported a high-profile consultative process to produce a National Platform for Women,[25] a set of policy priorities based on issues identified by Iraqi women. As women remained largely absent from decision-making processes, the main program objective was to increase women's visibility in the political discourse by encouraging nationwide debate on a common set of policy priorities.

In October 2009, over 200 women and men representing political parties, government institutions and civil society came together in an initial conference to identify policy priorities. Core working groups met in November and December to develop policy platforms for each policy area of significance to Iraqi women: healthcare, education, economic empowerment, and political participation. Participants then formed an Advocacy Committeeto guide provincial and national strategies that advance the implementation of those policy proposals.

Two weeks prior to national elections, the Platform was published and distributed to civil society leaders, political parties, and legislators to focus attention on the issues and advocate for implementation of the recommendations. Following the elections, advocacy efforts continued with the aim of reaching newly elected legislators and influencing the policy debate. It also served as a tool for civil society representatives and voters to hold political parties and government officials accountable to their promises.

The policy platform on political participation advocated a broad set of actions to significantly increase the participation of women in politics and public life. In particular, it called on political parties to support training and provide the necessary resources for women candidates and urged the Council of Representatives to increase the percentage of female parliamentarians beyond the minimum 25 percent quota. It also recommended the enforcement of women's rights in line with the Constitution, and the creation of a Ministry for Women to play an influential role within the government.

قومی پلیٹ فارم پر خواتین کی آواز

عراق میں 2010 کے انتخابی عمل کے دوران این ڈی آئی نے ایک اعلیٰ سطحی مشاورتی عمل کی حمایت کرتے ہوئے 'نیشنل پلیٹ فارم فار ویمن' [25] تیار کیا جو عراقی خواتین کی نشاندہی پر سامنے آنے والے امور پر مبنی پالیسی ترجیحات کا ایک مجموعہ تھا۔ خواتین چونکہ فیصلہ سازی کے عمل میں بڑی حد تک غیر حاضر رہی تھیں اس لئے پروگرام کا اصل مقصد پالیسی ترجیحات کے ایک مشترکہ مجموعہ پر ملک گیر بحث کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے سیاسی میدان میں خواتین کی ظاہری موجودگی بڑھانا تھا۔

اکتوبر 2009 میں سیاسی جماعتوں، حکومتی اداروں اور سول سوسائٹی کی نمائندگی کرنے والے 200 سے زائد مرد اور خواتین پالیسی ترجیحات کے تعین کے لئے ایک ابتدائی کانفرنس میں یکجا ہوئے۔ کورورکنگ گروپس کے اجلاس نومبر اور دسمبر میں ہوئے جن میں عراقی خواتین کے لئے اہمیت کے حامل ہر پالیسی شعبے یعنی حفظان صحت، تعلیم، معاشی اختیار، اور سیاسی شمولیت کے لئے پالیسی پلیٹ فارم تیار کئے گئے۔ اس کے بعد شرکاء نے ان پالیسی تجاویز پر عملدرآمد کو آگے بڑھانے کے لئے صوبائی اور قومی حکمت عملیوں کی رہنمائی پر وکالتی کمیٹیاں تشکیل دیں۔

قومی انتخابات سے دو ہفتے قبل یہ پلیٹ فارم شائع کر کے سول سوسائٹی قائدین، سیاسی پارٹیوں اور ارکان مقننہ میں تقسیم کیا گیا تاکہ ان امور پر توجہ مرکوز کی جا سکے اور سفارشات پر عملدرآمد کے لئے وکالت کی جا سکے۔ انتخابات کے بعد وکالتی کوششوں کا سلسلہ اس مقصد کے ساتھ جاری رہا کہ نو منتخب ارکان مقننہ تک رسائی حاصل کی جا سکے اور پالیسی بحث پر اثر ڈالا جا سکے۔ اس نے سول سوسائٹی نمائندوں اور ووٹروں کے لئے سیاسی جماعتوں اور حکومتی عہدیداروں کا ان کے وعدوں پر احتساب کرنے کے لئے آلہ کار کا کام بھی دیا۔

سیاسی شمولیت پر پالیسی پلیٹ فارم نے سیاست اور عوامی زندگی میں خواتین کی شمولیت نمایاں طور پر بڑھانے کے لئے وسیع اقدامات کی وکالت کی۔ بالخصوص اس میں سیاسی جماعتوں پر زور دیا گیا کہ وہ خواتین امیدواروں کو تربیت اور ضروری وسائل کی فراہمی کی حمایت کریں اور کونسل آف ریپریزنٹیٹوز پر زور دیا گیا کہ وہ خواتین ارکان پارلیمان کی تعداد کم از کم 25 فیصد کوٹہ سے زیادہ کرے۔ اس نے آئین کے مطابق خواتین کے حقوق پر عملدرآمد اور حکومت میں موثر کردار ادا کرنے کے لئے وزارت خواتین کے قیام کی سفارش بھی کی۔

In an active voter registration process (also known as an individual-initiated process), each voter must take the initiative to register to vote with the authorities, either by visiting a registration center or other government agency, or by mail. Regardless of which system is used for voter registration, the process should be transparent and voters should have easy access to check the lists for any inaccuracies and to correct them.

ووٹر رجسٹریشن کے فعال عمل (جسے فرد کا شروع کیا ہوا عمل بھی کہا جاتا ہے) میں ہر ووٹر کو پہل کرتے ہوئے اپنا ووٹ متعلقہ رجسٹریشن سنٹر جا کر یا کسی دوسرے حکومتی ادارے میں یا ڈاک یا میل کے ذریعے متعلقہ حکام کے پاس درج کرانا ہوتا ہے۔ قطع نظر اس کے کہ ووٹر رجسٹریشن کے لئے کون سا نظام استعمال کیا جاتا ہے، یہ عمل شفاف ہونا چاہئے اور ووٹروں کو ان فہرستوں میں کسی غلطی کی پڑتال اور اس کی اصلاح کے لئے فہرستوں تک آسان رسائی حاصل ہونی چاہئے۔

A gender perspective on the voter registration system reveals that, in general, women are less likely to face specific obstacles to inclusion in a passive voter registration process, as it is automatic and does not require the individual to take any particular action. However, even in passive systems, errors can be made and it is important for all voters to verify that their information is correct during the display of the preliminary voter lists prior to an election. Women who have married and changed their names and addresses may be inadvertently disenfranchised if their records are not automatically updated or if they have not reported their change of status to the appropriate authorities.

ووٹر رجسٹریشن کے نظام میں صنفی نقطہ نظر سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ بالعموم خواتین کو ووٹر رجسٹریشن کے مجہول عمل میں شامل ہونے کے لئے کم رکاوٹیں درپیش ہوتی ہیں کیونکہ یہ ایک خودکار عمل ہوتا ہے اور اس میں کسی فرد کو کچھ کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ تاہم مجہول نظاموں میں بھی غلطیاں ہو جاتی ہیں اور تمام ووٹروں کے لئے اس بات کی تصدیق کرنا ضروری ہوتا ہے کہ انتخابات سے قبل ابتدائی ووٹر فہرستوں کی نمائش کے دوران ان کی معلومات درست ہیں۔ ایسی خواتین جن کی شادی ہو جاتی ہے اور ان کا نام اور پتہ تبدیل ہو جاتا ہے ان کا ریکارڈ اگر خودکار طریقے سے اپ ڈیٹ نہ ہو یا متعلقہ حکام کو ان کی حیثیت میں تبدیلی کی اطلاع نہ ملے تو نادانستہ طور پر وہ حق رائے دہی سے محروم ہو سکتی ہیں۔

In active systems, there are a number of reasons why women might not be included in the voter lists. If voter registration centers are located a long distance from rural communities or if they have limited hours, some women might be prevented from registering because of childcare commitments or lack of money for transport. Higher rates of illiteracy among women in many countries may limit access to information about registration procedures. Women may also be prevented from registering because of harassment or intimidation, especially in communities where women's participation in public life is perceived to threaten traditional values. In systems where the head of the household is responsible for registering everyone in his residence, women or others may be left off the list inadvertently or deliberately.

فعال نظاموں میں ووٹر فہرستوں میں خواتین کا نام شامل نہ ہونے کی متعدد وجوہات ہو سکتی ہیں۔ اگر ووٹر رجسٹریشن کے مراکز دیہی علاقوں سے دور کسی مقام پر واقع ہوں یا ان کے اوقات کار محدود ہوں تو بعض خواتین بچوں کی ذمہ داریوں یا آمدورفت کے لئے رقم کی کمی کے باعث اندراج سے محروم رہ سکتی ہیں۔ کئی ملکوں میں خواتین میں ناخواندگی کی بلند شرح بھی رجسٹریشن کے طریقوں کے بارے میں معلومات تک محدود رسائی کا باعث بن سکتی ہے۔ خواتین کو خاص طور پر ایسے علاقوں میں جہاں عوامی زندگی میں خواتین کی شمولیت روایتی اقدار کے لئے خطرہ سمجھی جاتی ہے، ڈراؤ دھمکاؤ بھی اندراج میں رکاوٹ کا باعث بن سکتا ہے۔ ایسے نظاموں میں جہاں گھرانے کا سربراہ اپنے گھر کے تمام افراد کے ووٹ درج کرانے کا ذمہ دار ہو، خواتین یا دیگر افراد کے نام دانستہ یا نادانستہ فہرست میں شامل ہونے سے رہ جاتے ہیں۔

For women from minority and indigenous communities, such barriers to voter registration are often compounded. These communities may have less access to education and may be more vulnerable to discrimination and harassment. Women who speak minority languages might not have access to voter information. For some minority groups, there may also be questions of voter eligibility arising from perceived citizenship issues.

In post-conflict situations voter registration is a particularly challenging task and women may be disproportionately affected. Internally displaced persons (IDPs) and refugees tend to be mostly women, who may not have access to voter registration processes or may lack the necessary identification documents. [26]In such settings, women are even more vulnerable to intimidation and in some political circumstances this may include efforts to suppress voter registration.

اقلیتی اور مقامی کمیونٹیز سے تعلق رکھنے والی خواتین کے لئے ووٹر رجسٹریشن میں درپیش یہ رکاوٹیں دوچند ہو جاتی ہیں۔ان کمیونٹیز میں تعلیم تک رسائی کم ہوتی ہے اور انہیں امتیاز اور ڈراؤ دھمکاؤ کا خطرہ زیادہ ہو سکتا ہے۔ایسی خواتین جو اقلیتی زبانیں بولتی ہیں ووٹر رجسٹریشن تک رسائی حاصل نہیں کر پاتیں۔بعض اقلیتی گروپوں کے معاملے میں شہریت سے متعلق مسائل سے پیدا ہونے والے ووٹر اہلیت کے سوالات بھی سامنے آ سکتے ہیں۔

بعد از تنازعہ کے حالات میں ووٹر رجسٹریشن خاص طور پر ایک مشکل کام بن جاتا ہے جس میں خواتین غیر متناسب طور پر متاثر ہو سکتی ہیں۔اندرون ملک بے گھر ہونے والے افراد (IDPs) اور پناہ گزینوں میں زیادہ تر خواتین شامل ہوتی ہیں جنہیں ہو سکتا ہے ووٹر رجسٹریشن کے عمل تک رسائی حاصل نہ ہو پائے یا وہ شناخت کے لئے ضروری دستاویزات کی کمی کا شکار ہوں۔[26]ایسے حالات میں خواتین کو ڈراؤ دھمکاؤ کا خطرہ زیادہ ہوتا ہے اور بعض سیاسی حالات میں ووٹر رجسٹریشن کو دبانے کی کوششیں بھی شامل ہو سکتی ہیں۔

Election Administration Agency

The election administration has primary responsibility for conducting most aspects of the election process, sometimes in coordination with other government agencies. For an election to be considered democratic, the election administration should carry out its duties impartially and enjoy a high level of public confidence. The decisions and actions of the election administration also have an impact on the level and quality of women's participation in an election process.

Election administrators have a responsibility to take gender considerations into account when carrying out their duties, so as to facilitate the participation of members of marginalized and disadvantaged communities as voters and candidates. This is particularly important in post-conflict situations and in countries where women traditionally have lower levels of participation. Although men as well as women should develop this gender awareness and take steps to promote women's participation, advocating for representation of women in the election administration can also help ensure that

انتخابی انتظامات کا ادارہ

انتخابی عمل کے بیشتر پہلوؤں کی انجام دہی کی بنیادی ذمہ داری انتخابی انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے جس کے لئے بعض صورتوں میں اسے دیگر حکومتی اداروں کی معاونت حاصل ہوتی ہے۔انتخابات کو جمہوری بنانے کے لئے انتخابی انتظامیہ پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے فرائض غیر جانبداری سے انجام دے اور اسے عوام کا بہترین اعتماد حاصل ہو۔انتخابی انتظامیہ کے فیصلے اور اقدامات انتخابی عمل میں خواتین کی شمولیت کی سطح اور معیار پر اثر انداز ہو سکتے ہیں۔

انتخابی منتظمین کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی کے دوران صنفی پہلوؤں کو مد نظر رکھیں، تاکہ محرومی کا شکار اور غیر مراعات یافتہ کمیونٹیز کو بطور ووٹر اور امیدوار شمولیت کا موقع مل سکے۔بعد از تنازعہ کے حالات اور ایسے ملکوں میں یہ بات خاص طور پر اہمیت کی حامل ہوتی ہے جہاں روایتی طور پر خواتین کی شرکت کی سطح پست ہو۔اگرچہ مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین کو بھی اس نوعیت کی صنفی آگاہی حاصل کرنی چاہئے اور خواتین کی شمولیت کے فروغ کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں، لیکن انتخابی انتظامیہ میں خواتین کی نمائندگی کی وکالت بھی اس امر کو یقینی بنانے میں

issues specific to women's rights and status are considered. Women should be represented in election administration bodies, both at the central and lower levels, and should also hold leadership and decision-making positions. Political parties that nominate or appoint members of the election administration should be encouraged to consider gender balance in their candidate selection.

مدد دے سکتی ہے کہ خواتین کے حقوق اور حیثیت سے متعلق مسائل زیر غور لائے جائیں۔ خواتین کو مرکزی اور زیریں دونوں سطحوں پر انتخابی انتظامیہ کے اداروں میں نمائندگی حاصل ہونی چاہئے اور انہیں قائدانہ اور فیصلہ سازی کے عہدوں پر بھی فائز ہونا چاہئے۔ انتخابی انتظامیہ کے ارکان کی نامزدگی یا تقرری کرنے والی سیاسی جماعتوں کی بھی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے کہ وہ اپنے امیدواروں کے انتخاب میں صنفی توازن کو پیش نظر رکھیں۔

Voter Education Plan

ووٹروں کی تربیت کا منصوبہ

In every election, sufficient information about the process needs to be communicated to ensure that voters are able to participate effectively. Voters need to be informed about procedural issues such as where and how to register to vote, how to check their names on the voter list, what identification documents are necessary, where to vote, what type of elections are taking place, what candidates are running and how to cast a ballot. At the same time, voters should also be informed about their rights, in particular, their right to vote in secret, free of intimidation. Voters should also be aware of how to file a complaint if their rights are violated.

ہر انتخاب میں اس عمل پر خاطر خواہ معلومات کی فراہمی ووٹروں کی موثر شمولیت یقینی بنانے کے لئے ضروری ہوتی ہے۔ ووٹروں کو کارروائی کے ایسے امور پر آگاہ کرنا ضروری ہوتا ہے جیسے ووٹ کہاں اور کس طرح درج کرائیں، ووٹر فہرست میں اپنے نام کی پڑتال کس طرح کریں، کون سی شناختی دستاویزات ضروری ہیں، کہاں ووٹ دینا ہے، کس نوعیت کے انتخابات ہو رہے ہیں، کون سے امیدوار ان میں حصہ لے رہے ہیں، اور اپنا ووٹ کس طرح دینا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ووٹروں کو ان کے حقوق خاص طور پر اپنا ووٹ خفیہ رکھنے کے حق، ڈراؤ دھمکاؤ سے آزاد ہونے سے متعلق آگاہ کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔ ووٹروں کو یہ بھی معلوم ہونا چاہئے کہ اگر ان کے کسی حق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو اس پر شکایت کس طرح درج کرائی جائے۔

Government authorities are primarily responsible for providing adequate voter education programs. Depending on the country, the election administration or state media organizations are often tasked with voter education. Civil society groups and political parties may also supplement official programs through voter education initiatives of their own. Such voter education efforts aimed at women voters may be more effective if they arrange for women to carry out the campaign or conduct the trainings.

ووٹروں کی تربیت کے موزوں پروگراموں کا اہتمام کرنا بنیادی طور پر سرکاری حکام کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ہر ملک کے اپنے مروجہ نظام کے مطابق اکثر صورتوں میں انتخابی انتظامیہ یا میڈیا کے ریاستی اداروں کو ووٹروں کی تربیت کی ذمہ داری سونپی جاتی ہے۔ سول سوسائٹی گروپ اور سیاسی جماعتیں بھی اپنے طور پر ووٹروں کی تربیت کی کاوشوں کے ذریعے حکومتی پروگراموں میں اپنا حصہ ملا سکتی ہیں۔ خواتین ووٹروں سے متعلق ووٹروں کی تربیت کی ایسی کوششیں اس صورت میں زیادہ موثر ہو سکتی ہیں اگر خواتین ہی یہ مہم چلائیں یا تربیت فراہم کریں۔

Election Complaint Systems

انتخابی شکایات کے نظام

A critical international human rights principle is the right to an effective legal remedy, which is also a fundamental principle for democratic elections. All election participants must have the ability to file a complaint against the violation of their electoral rights, including the right to stand as a candidate and the right to vote; and the authorities should respond in a timely manner

انسانی حقوق کا ایک اہم بین الاقوامی اصول موثر قانونی ازالہ کا حق ہے جو جمہوری انتخابات کے لئے بھی بنیادی اصول کی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام انتخابی شرکاء اس قابل ہوں کہ وہ بطور امیدوار اس میں حصہ لینے کے حق اور ووٹ دینے کے حق سمیت اپنے انتخابی حقوق کی خلاف ورزی پر شکایت درج کرا سکیں اور متعلقہ حکام اس پر

that allows for genuine and appropriate redress of the issue.

In some contexts, women may experience particular obstacles in accessing justice, which extends to the ability to file a complaint during the election process. Such obstacles might include lack of information about the election complaints system, lack of access to the courts or other relevant authorities, the high cost of legal assistance, an atmosphere of intimidation, or repressive cultural norms that discourage many women from meaningfully engaging in public life. The timeframe for filing election complaints or appeals is typically quite short, especially in the post-election period, so women must quickly navigate the system in order to access judicial redress in a timely manner.

Relevant Research

In addition to the legal framework, government systems, and political structures in place, other factors affecting women's participation in elections vary from country to country depending on the specific social, cultural and political context. For this reason, initial research on issues affecting women's participation in elections, as voters, as candidates, election administrators and observers should be conducted so that the program may be tailored to the particular situation in the country.

بروقت جوابی اقدام کریں جس سے مسئلہ کے حقیقی اور موزوں ازالہ کا موقع مل سکے۔

بعض حالات میں خواتین کو انصاف تک رسائی میں مخصوص رکاوٹوں کا سامنا ہو سکتا ہے اور انتخابی عمل کے دوران اپنی شکایات جمع کرانے میں رکاوٹ بھی ان میں شامل ہے۔ ایسی رکاوٹوں میں انتخابی شکایات کے نظام پر معلومات کا فقدان، عدالتوں یا دیگر متعلقہ حکام تک رسائی کا فقدان، قانونی معاونت کے بلند اخراجات، ڈراؤ دھمکاؤ کا ماحول، یا ایسی ظالمانہ ثقافتی اقدار شامل ہو سکتی ہیں جو عوامی زندگی میں بھرپور طریقے سے شامل ہونے کے لئے کئی خواتین کی حوصلہ شکنی کرتی ہیں۔ انتخابی شکایات یا اپیلیں جمع کرانے کا ٹائم فریم بالخصوص انتخابات سے بعد کے عرصہ میں، عام طور پر کافی کم ہوتا ہے لہٰذا خواتین کو بروقت عدالتی ازالہ تک رسائی کے لئے نظام کے اندر فوری طور پر اپنا راستہ بنانا پڑتا ہے۔

متعلقہ تحقیق

مروجہ قانونی فریم ورک، حکومتی نظاموں اور سیاسی ڈھانچوں کے علاوہ انتخابات میں خواتین کی شمولیت پر اثرانداز ہونے والے دیگر عوامل ہر ملک میں اس کے مخصوص سماجی، ثقافتی اور سیاسی سیاق وسباق کے پیش نظر مختلف ہوتے ہیں۔ اس بناء پر بطور ووٹر، امیدوار، انتخابی منتظمین اور مبصرین انتخابات میں خواتین کی شمولیت پر اثرانداز ہونے والے امور پر ابتدائی تحقیق ضروری کی جانی چاہئے تاکہ پروگرام کو ملک کے مخصوص حالات کے مطابق ڈھالا جا سکے۔

Domestic Observers Look to New Voters to Change Old Habits

After observing countless elections with a high incidence of family and proxy voting, the Macedonian domestic observer association MOST (a long-standing NDI partner) adopted an innovative strategy to tackle these problems. Both of these illegal practices tend to disenfranchise women as well as young people and had become almost traditional practices in some communities. MOST decided that the most effective way to address them was to reach the next generation of voters. In 2009, MOST featured family voting (where family members enter the voting booth together or mark each other's ballots) and proxy voting (a person brings the documents of others and votes for them) in its First Time Voters Outreach project, which provides voter education to graduating high school students. Students in high schools across the country participated in interactive workshops addressing these practices and received printed materials in a First Time Voters Toolkit. MOST paired male and female trainers to lead each workshop session, which sought to generate discussion among participants about these practices and explain that universal suffrage is an important basic right that must be upheld. The project reached 19,500 first-time voters.

پرانی عادتیں بدلنے کے لئے ملکی مبصرین کی نئے ووٹروں سے توقعات

گھر کے افراد اور دیگر افراد کے نام پر ووٹ ڈالنے (فیملی اور پراکسی ووٹنگ) کے واقعات سے بھرپور لاتعداد انتخابات کا مشاہدہ کرنے کے بعد مقدونیہ کے مبصرین کی ملکی تنظیم ایم او ایس ٹی (جو این ڈی آئی کی دیرینہ پارٹنر ہے) نے ان مسائل سے نمٹنے کے لئے ایک جدت آمیز حکمت عملی اختیار کی۔ ان دونوں غیر قانونی مروجہ طریقوں کے باعث خواتین کے علاوہ نوجوان بھی حق رائے دہی سے محروم رہ جاتے اور بعض کمیونٹیز میں یہ تقریباً روایات کی شکل اختیار کر چکے تھے۔ ایم او ایس ٹی نے طے کیا کہ اس کے ازالہ کا سب سے موثر طریقہ یہ ہے کہ ووٹروں کی آئندہ نسل تک رسائی حاصل کی جائے۔ 2009 میں ایم او ایس ٹی (MOST) نے 'پہلی بار ووٹ دینے والوں تک رسائی کے منصوبہ' (فرسٹ ٹائم ووٹرز آؤٹ ریچ پراجیکٹ) میں فیملی ووٹنگ (جہاں خاندان کے سبھی ارکان ایک ساتھ ووٹنگ بوتھ میں داخل ہوتے ہیں یا ایک دوسرے کے بیلٹ پیپر پر نشان لگاتے ہیں) اور پراکسی ووٹنگ (ایک فرد دوسروں کی دستاویزات لے کر آتا ہے اور ان کے نام پر ووٹ ڈالتا ہے) کو بھی شامل کیا جس کے تحت ہائی سکول کے فارغ التحصیل طلبہ کو ووٹر تربیت فراہم کی جاتی ہے۔ ملک بھر کے ہائی سکولوں کے طلبہ نے ان مروجہ طریقوں سے متعلق دوطرفہ ورکشاپوں (Interactive Workshops) میں حصہ لیا اور 'فرسٹ ٹائم ووٹرز ٹول کٹ' کی صورت میں طبع شدہ مواد وصول کیا۔ ایم او ایس ٹی نے ورکشاپ کے ہر سیشن کے لئے مرد اور خواتین تربیتی ماہرین کے جوڑے بنا دیئے۔ ان سیشنوں میں ان مروجہ طریقوں پر شرکاء کے درمیان بحث مباحثے کا اہتمام کیا گیا اور واضح کیا گیا کہ ووٹ دینے کا حق ایک اہم بنیادی حق ہے جس کی پاسداری لازم ہے۔ پراجیکٹ کے ذریعے 19,500 فرسٹ ٹائم ووٹرز تک رسائی حاصل کی گئی۔

Such data collection efforts should make it possible to determine the level of participation by women in previous elections as well as to begin to identify any specific factors that may inhibit future women's participation. It is especially important to use an evidence-based approach to program design, rather than relying on "conventional wisdom" about the reasons for lower levels of women's political engagement or participation in a country. Sub-sectors of women should also be considered along relevant national cleavages such as socio-economic factors, ethnic lines, age, and rural versus urban. Sources of relevant information may include:

اعداد و شمار جمع کرنے کی ان کوششوں کے ذریعے یہ طے کرنا ممکن ہونا چاہئے کہ سابقہ انتخابات میں خواتین کی شمولیت کی سطح کیا تھی اور ایسے مخصوص عوامل کا تعین بھی ہونا چاہئے جو مستقبل میں خواتین کی شمولیت میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ پروگرام ڈیزائن میں ملک میں خواتین کی سیاسی شمولیت کی پست سطحوں کی وجوہات کے حوالے سے ''روایتی حکمت'' پر انحصار کرنے کے بجائے شواہد پر مبنی لائحہ عمل استعمال کرنا خاص طور پر اہم ہے۔ خواتین کے ذیلی شعبوں کو اس ملک میں پائے جانے والے متعلقہ تقسیمی پہلوؤں مثلاً سماجی و معاشی عوامل، نسلی خطوط، عمر اور دیہی بمقابلہ شہری کو بھی زیر غور لانا چاہئے۔ متعلقہ معلومات کے ذرائع میں درج ذیل شامل ہو سکتے ہیں:

- Observation reports from previous elections by international and domestic organizations, which may have assessed the level of women's electoral participation and identified specific issues that affected it. Such reports may help to identify potential challenges and opportunities for program design, as well as possible local partners.

- ملکی اور بین الاقوامی تنظیموں کی سابقہ انتخابات پر مشاہدہ رپورٹیں، جن میں خواتین کی انتخابی شمولیت کی سطح اور اس پر اثرانداز ہونے والے طے شدہ مخصوص امور کا تجزیہ کیا گیا ہو۔ ایسی رپورٹیں پروگرام ڈیزائن کے لئے متوقع چیلنجوں اور مواقع کے علاوہ ممکنہ مقامی پارٹنرز کے تعین میں بھی مدد دے سکتی ہیں۔

- Public opinion surveys or focus group research carried out by civil society groups, international organizations or research institutes may provide relevant data on the attitudes of women towards voting and other issues affecting their participation.

- سول سوسائٹی گروپوں، بین الاقوامی تنظیموں یا تحقیقی اداروں کی طرف سے کئے گئے رائے عامہ کے سروے یا گروہی بات چیت کی تحقیق سے ووٹ دینے اور شمولیت پر اثرانداز ہونے والے دیگر امور پر خواتین کے رویوں پر متعلقہ اعداد و شمار حاصل ہو سکتے ہیں۔

- Benchmark democracy surveys or "barrier studies" have been carried out by NDI and its partners in several countries to identify the reasons why many women did not participate in elections. This data can then be used to inform the program approach.

- این ڈی آئی (NDI) اور کئی ملکوں میں اس کے پارٹنرز انتخابات میں بیشتر خواتین کی طرف سے حصہ نہ لینے کی وجوہات کے تعین کے لئے 'بنچ مارک ڈیموکریسی سروے' یا ''بیریر سٹڈیز'' (رکاوٹوں پر تحقیق) کر چکے ہیں۔ پروگرام لائحہ عمل کے سلسلے میں معلومات کے لئے یہ اعداد و شمار بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

● Official election data available from the election commission, statistics office or other government agency should indicate the percentage of men and women who voted in previous elections (also disaggregated by region), the percentage of elected candidates who were women as compared to men, and possibly the percentage of election administrators who were women. Data may also be available on the candidate lists such as which parties included women on their candidate lists, where women were placed on lists, and how many women headed lists.

● الیکشن کمیشن، دفتر شماریات یا دیگر حکومتی اداروں سے ملنے والے انتخابات پر سرکاری اعداد و شمار سے پتہ چلنا چاہئے کہ سابقہ انتخابات میں ووٹ دینے والے مردوں اور خواتین کا تناسب کیا رہا (جو خطے کے اعتبار سے بھی الگ الگ ہوں)، مردوں کے مقابلے میں خواتین امیدواروں کا فیصد تناسب کیا تھا اور انتخابی منتظمین میں خواتین کے فیصد تناسب پر بھی معلومات مل سکتی ہیں۔ یہ اعداد و شمار امیدواروں کی فہرستوں میں بھی موجود ہونے چاہئیں مثلاً کون سی پارٹیوں نے خواتین کو اپنی امیدواروں کی فہرستوں میں شامل کیا، ان فہرستوں میں خواتین کو کس جگہ رکھا گیا، اور کتنی خواتین ان میں سرفہرست تھیں۔

● Official demographic data available from governmente agencies (including the women's ministry if there is one) helps to give a general picture of the status and position of women in society. In particular, education levels and illetreacy rates can be useful indicators.

● حکومتی اداروں (بشمول وزارت خواتین، اگر موجود ہو) سے ملنے والے سرکاری آبادیاتی اعداد و شمار معاشرے میں خواتین کی حیثیت اور مقام پر ایک عمومی تصویر پیش کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ بالخصوص تعلیمی سطح اور ناخواندگی کی شرح مفید اشاریوں کا کام دے سکتے ہیں۔

Focus Groups Illuminate Perceptions of Women in Politics

In advance of the 2004 presidential election, focus group research in Indonesia identified that women candidates tended to confront familiar obstacles. Although participants agreed that women were just as qualified as men to hold office when asked directly, their perceptions of women politicians demonstrated that they did not expect them to be successful. In particular, they felt women were not well-enough educated and were too busy with family obligations. At the same time, women participants also described the advantages women bring to politics, such as being instinctive, sensitive, skillful, quick to complete tasks and balance several tasks at once. Trainings were designed with these perceptions in mind to help women politicians build on the positive perceptions of their leadership qualities and respond to concerns about their qualifications for public office. As a result, nearly 2000 women were trained in core political leadership skills, and Emmy St. Margaretha, was chosen by the Women's Political Caucus, KPPI, to head its fundraising team and Nur Kholisoh was promoted to vice secretary-general of the United Development Party at its national convention.

گروہی بات چیت سے سیاست پر خواتین کے فہم میں بہتری

2004 کے صدارتی انتخابات سے قبل انڈونیشیا میں گروہی بات چیت پر تحقیق سے پتہ چلا کہ خواتین امیدواروں کو کچھ جانی پہچانی رکاوٹوں کا سامنا ہے۔ اگرچہ شرکاء سے جب براہ راست پوچھا گیا تو انہوں نے اتفاق کیا کہ کسی عہدے کے لئے خواتین بھی اتنی اہل ہیں جتنا مرد، لیکن خواتین سیاست دانوں کے بارے میں ان کے فہم سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ ان کی کامیابی کی توقع نہیں رکھتے۔ بالخصوص ان کا خیال تھا کہ خواتین خاطر خواہ حد تک تعلیم یافتہ نہیں اور گھریلو ذمہ داریوں میں خاصی الجھی ہوئی ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین شرکاء نے سیاست میں ان کی بدولت ہونے والے فوائد کے بارے میں بھی بتایا مثلاً وہ اپنی جبلت پر چلتی ہیں، حساس ہوتی ہیں، مہارت کی حامل ہوتی ہیں، اپنے حصے کے کام فوراً مکمل کر لیتی ہیں اور بیک وقت کئی کاموں میں توازن پیدا کر لیتی ہیں۔ اس فہم کو پیش نظر رکھتے ہوئے خواتین سیاست دانوں کو اپنی قائدانہ صلاحیتوں پر مثبت فہم کی تعمیر میں مدد دینے اور سرکاری عہدے کے لئے اپنی اہلیت سے متعلق خدشات کا جواب دینے پر تربیتی پروگرام تشکیل دیئے گئے۔ نتیجتاً تقریباً 2000 خواتین کو سیاسی قیادت کی کلیدی صلاحیتوں پر تربیت دی گئی اور 'ویمنز پولیٹکل کاکس'، کے پی پی آئی (PPI) نے اپنے قومی کنونشن میں ایمی سینٹ مارگریٹھا کو اپنی فنڈز مہم ٹیم کا سربراہ چن لیا اور نور خولیسو کو ترقی دے کر وائس سیکرٹری بنا دیا۔

Pre-election Study Identifies Barriers to Women's Participation

Prior to the 2007 presidential election in Guatemala, the domestic observer coalition *Mirador Electoral* ("Election Watch") sponsored a "barriers study" in several municipalities to provide detailed information about the obstacles to political participation, including among indigenous and non-indigenous communities.

The study looked at several demographic factors, including the different experiences of men and women, and found that indigenous women participated in elections the least of any group (60 percent reported that they did not vote in 2003). The main reasons given by all groups for not voting were the lack of proper identity documents and not being on the voter register. This finding demonstrated that the main barriers to participation were institutional rather than motivational, and required action by the government to correct. Among the report's conclusions was a recommendation that indigenous women, as well as youth, should be targeted by projects to increase electoral participation, and that the process for obtaining identity documents and registering to vote should be streamlined and made more accessible, as the costs and time associated with these procedures were highlighted as obstacles to participation.

The quantitative data collected through this study was used by *Mirador Electoral* to inform its approach to other election-related activities, including a voter registration audit (VRA) and a quick count carried out to verify the official election results.

قبل از انتخاب تحقیق کے ذریعے خواتین کی شمولیت میں درپیش رکاوٹوں کا تعین

گوئٹے مالا میں 2007 کے انتخابات سے قبل مبصرین کے ملکی اتحاد 'میر اڈور الیکٹورل' کے تعاون سے مقامی و غیر مقامی کمیونٹیز سمیت تمام طبقات کو سیاسی شمولیت میں درپیش رکاوٹوں پر تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے کئی شہروں میں ''رکاوٹوں پر تحقیق'' کی گئی۔

اس تحقیق میں مردوں اور خواتین کے مختلف تجربات سمیت مختلف آبادیاتی عوامل کا جائزہ لیا گیا جس سے سامنے آیا کہ کسی بھی دوسرے گروپ کے مقابلے میں مقامی خواتین کی سب سے کم تعداد نے انتخابات میں حصہ لیا (60 فیصد نے بتایا کہ 2003 میں انہوں نے ووٹ نہیں دیا تھا)۔ تمام گروپوں کی طرف سے ووٹ نہ دینے کی اہم وجہ یہ بتائی گئی کہ ان کے پاس موزوں شناختی دستاویزات نہ تھیں اور ان کا نام ووٹر رجسٹر میں شامل نہ تھا۔ ان معلومات سے پتہ چلا کہ شمولیت میں درپیش رکاوٹیں ترغیبی سے زیادہ ادارہ جاتی تھیں اور شناختی دستاویزات کے حصول اور ووٹ درج کرانے کی کارروائی کو تمام تر عمل کا حصہ بنایا جائے اور اسے زیادہ قابل رسائی بنایا جائے کیونکہ ان کارروائیوں سے متعلق اخراجات اور ان پر لگنے والا وقت شمولیت میں درپیش رکاوٹوں کے طور پر سامنے آئے۔

اس تحقیق کے ذریعے جمع کئے گئے مقدار پر مبنی اعداد و شمار نے میر اڈور الیکٹورل کے لئے ووٹر رجسٹریشن آڈٹ اور سرکاری انتخابی نتائج کی تصدیق کے لئے کی گئی فوری گنتی سمیت انتخابات سے متعلق اس کی دیگر سرگرمیوں پر لائحہ عمل میں معلومات کا کام دیا۔

Interviews with Key Stakeholders

Interviews with key stakeholders from political parties, civil society organizations and women's groups may also be a good source of information on issues impacting women's participation in elections. Key questions to ask stakeholders are:

- What is the level of women's involvement in previous elections as voters, election monitors, and election administrators?
- What are the similarities and differences between previous elections and this one?

اہم متعلقہ فریقین سے انٹرویو

سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی تنظیموں اور خواتین کے گروپوں سے تعلق رکھنے والے اہم متعلقہ فریقین کے انٹرویو بھی انتخابات میں خواتین کی شمولیت پر اثرانداز ہونے والے امور پر معلومات کا عمدہ ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ متعلقہ فریقین سے پوچھے جانے والے اہم سوالات یہ ہیں:

- گزشتہ انتخابات میں بطور ووٹر، انتخابی نگران اور انتخابی منتظم، خواتین کی شرکت کی سطح کیا تھی؟
- سابقہ اور موجودہ انتخابات کس لحاظ سے مشترک اور کس لحاظ سے مختلف ہیں؟

●What percentage of women are registered and vote in comparison to men? Is there a difference? If so, why?

● What is the track record of how women have participated in the voting process? Have they voted in the same proportion as men?

● Are there unique barriers to women's electoral participation? Have there been any threats unique to women?

● Have previous elections included voter education programs? Did any specifically target women voters? Have political parties reached their quotas (if they have them)?

● Who are the key actors involved in election monitoring? Is there a coalition? If so, are there women's organizations that are members of the coalition? What percentage of their monitors are women? Are there particular efforts to recruit women monitors to these organizations?

Analysis of Research and Stakeholder Information

Using gender analysis to examine the data collected can provide qualitative and quantitative information on the opportunities and constraints that both men and women face in elections and the electoral process. This can enable practitioners to make more informed decisions, which benefit both men and women. Once the barriers have been identified and assessed, program staff should distinguish between the causes and effects, and develop program objectives that correspond to the causes. For instance, if public opinion survey data indicates that a large proportion of women are deterred from voting because of intimidation by party representatives outside of polling stations, then program staff may decide to design a program where observers remain outside of polling stations for part of election day. In such a case, the program objective may be to deter intimidation outside of the polling stations through the presence of non-partisan observers.

● ووٹ کے اندراج اور ووٹ دینے کے اعتبار سے مردوں کے مقابلے میں خواتین کا فیصد تناسب کیا ہے؟ کیا ان میں کوئی فرق ہے؟ اگر ہے تو کیوں؟

● سابقہ ریکارڈ کی روشنی میں ووٹ دینے کے عمل میں خواتین کی شمولیت کیسی رہی ہے؟ کیا وہ مردوں کے متناسب ووٹ دیتی رہی ہیں؟

● خواتین کی انتخابی شمولیت پر کوئی منفرد رکاوٹیں موجود ہیں؟ کیا صرف خواتین کو کوئی خطرات درپیش ہیں؟

● کیا سابقہ انتخابات میں ووٹروں کی تربیت کے پروگرام شامل تھے؟ کیا کوئی پروگرام خاص طور پر خواتین سے متعلق تھا؟ کیا سیاسی جماعتوں نے اپنا کوٹہ پورا کیا (اگر انہوں نے مختص کر رکھا تھا)؟

● انتخابی نگرانی کے اہم کردار کون سے ہیں؟ کیا کوئی اتحاد موجود ہے؟ اگر ہے تو کیا خواتین کی تنظیمیں اس اتحاد کی رکن ہیں؟ ان کے نگرانوں میں خواتین کا فیصد تناسب کیا ہے؟ کیا ان تنظیموں کی طرف سے خواتین کی بھرتی کے لئے کوئی خاص کوششیں کی گئی ہیں؟

تحقیق اور متعلقہ فریقین سے ملنے والی معلومات کا تجزیہ

جمع ہونے والے اعداد و شمار کا جائزہ لینے کے لئے صنفی تجزیہ استعمال کرتے ہوئے انتخابات اور انتخابی عمل میں مردوں اور خواتین دونوں کے لئے موجود مواقع اور رکاوٹوں پر معیار و مقدار پر مبنی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس کی بدولت پروگرام ماہرین زیادہ باخبر فیصلے کر سکتے ہیں جو مردوں اور خواتین دونوں کے لئے فائدہ مند ہوں۔ ایک بار رکاوٹوں کا تعین اور تجزیہ کر لیا جائے تو پروگرام عملہ کو چاہئے کہ وہ مقاصد اور اثرات کے درمیان تمیز کرے، اور ایسے پروگرام مقاصد تشکیل دے جو مقاصد سے ہم آہنگ ہوں۔ مثال کے طور پر اگر رائے عامہ سروے کے اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ پولنگ سٹیشنوں کے باہر پارٹی نمائندوں کی طرف سے ڈراؤ دھمکاؤ کے ذریعے خواتین کے ایک بڑے حصے کو ووٹ دینے سے باز رکھا جا رہا ہے تو پروگرام عملہ ایک ایسا پروگرام تشکیل دینے کا فیصلہ کر سکتا ہے جہاں مبصرین انتخابات والے دن پولنگ سٹیشنوں کے باہر موجود رہیں۔ ایسی صورت میں پروگرام کا مقصد یہ ہو سکتا ہے کہ غیر جانبدار مبصرین کی موجودگی کے ذریعے پولنگ سٹیشنوں کے باہر ڈراؤ دھمکاؤ کا تدارک کیا جائے۔

Separate Polling Stations Bring Challenges and Opportunities

In several countries (in Afghanistan, Bangladesh and Pakistan, for example), the election process is entirely segregated by sex. Women and men register to vote in separate facilities and vote in separately designated polling stations. These arrangements aim to provide a secure environment that allows voter identification in societies where women may traditionally cover their faces in public, as well as a safe place to vote free of intimidation. Election-related programs in such countries should be designed with careful consideration of how separate facilities may affect the process.

While separate election facilities intend to promote participation by women, they may also bring additional challenges. From an administrative perspective, a significant number of women must be recruited as polling officials and security personnel and trained separately. Political parties and domestic observer groups must also make special efforts to recruit women as pollwatchers and observers. In post-conflict situations it may prove particularly difficult to recruit women for these roles because of security concerns. In some circumstances, women-designated polling stations have been particularly targeted for fraudulent practices such as ballot box stuffing or altering the results protocols, as they are perceived to have weak oversight.

At the same time, in countries with separate polling stations, women may have more access to jobs in the election process than they would otherwise. The election authorities, political parties and domestic observer groups alike should prioritize the recruitment and training of women for those polling stations and must consider election day issues that may affect women voters. The process of recruitment and training focused specifically on women may also serve as a source of encouragement and motivation for women to participate more fully in the election process and in political life more broadly

الگ الگ پولنگ سٹیشنوں کے چیلنج اور مواقع

متعدد ملکوں میں (مثال کے طور پر افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان میں) انتخابی عمل جنس کے اعتبار سے یکسر الگ الگ ہوتا ہے۔ خواتین اور مرد الگ الگ اداروں میں ووٹ درج کراتے ہیں اور الگ الگ پولنگ سٹیشنوں میں ووٹ دیتے ہیں۔ ان انتظامات کا مقصد ایک ایسا محفوظ ماحول فراہم کرنا ہے جو ایسے معاشروں میں ووٹروں کی شناخت کا موقع دیتا ہو جہاں خواتین روایتی طور پر عوامی جگہوں پر اپنی چہرہ ڈھانپ کر رکھتی ہیں۔ اس کا ایک اور مقصد ڈراؤ دھمکاؤ سے پاک ووٹ دینے کا محفوظ مقام فراہم کرنا بھی ہے۔ ایسے ملکوں میں انتخابات سے متعلق پروگراموں کی تیاری کے وقت اس بات پر اچھی طرح غور کر لیا جائے کہ یہ الگ الگ انتظامات عمل پر کس طرح اثرانداز ہو سکتے ہیں۔

الگ الگ انتخابی سہولیات سے جہاں خواتین کی شمولیت کو فروغ ملتا ہے وہیں ان کے اضافی چیلنج بھی ہو سکتے ہیں۔ انتظامی نقطہ نظر سے خواتین کی ایک نمایاں تعداد کو پولنگ عملہ اور سکیورٹی عملہ کے طور پر بھرتی کرنا پڑتا ہے جن کی تربیت بھی الگ الگ ہوتی ہے۔ سیاسی جماعتوں کو 'پولنگ ایجنٹوں' اور ملکی مبصر گروہوں کو مبصرین کے طور پر خواتین کی بھرتی کے لئے خصوصی کوششیں اس کے ساتھ ساتھ الگ الگ پولنگ سٹیشنوں کے حامل ملکوں میں خواتین کو انتخابی عمل میں ملازمتوں تک زیادہ رسائی مل جاتی ہے جبکہ دوسری صورت میں ایسا نہیں ہوتا۔ انتخابی حکام، سیاسی جماعتوں اور ملکی مبصر گروہوں، سبھی کو ان پولنگ سٹیشنوں کے لئے خواتین کی بھرتی اور تربیت کو ترجیحی حیثیت دینی چاہئے اور انتخابات والے دن سے متعلق ایسے امور پر ضرور غور کرنا چاہئے جو خواتین ووٹروں پر اثرانداز ہو سکتے ہوں۔ خاص طور پر خواتین کی بھرتی اور تربیت کا عمل خواتین کے لئے انتخابی عمل میں بھرپور طریقے سے اور سیاسی زندگی میں زیادہ وسیع طور پر حصہ لینے کے لئے حوصلہ افزائی اور ترغیب کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔

Program Implementation

پروگرام پر عملدرآمد

NDI conducts international election observation missions that assess the integrity of the election process, including the quality of women's participation in each stage of the process. Gender mainstreaming in election processes helps to identify opportunities for improving gender equality in projects that would not otherwise consider gender issues. Gender analysis can reveal

این ڈی آئی (NDI) انتخابی مشاہدہ کے جن مشنوں پر کام کرتا ہے ان میں انتخابی عمل کے ہر مرحلے میں خواتین کی شمولیت کے معیار سمیت اس عمل کی دیانتداری کا جائزہ لیا جاتا ہے۔ انتخابی عمل میں 'جنڈر مین سٹریمنگ' ان پراجیکٹس میں صنفی مساوات کو بہتر بنانے کے مواقع کا تعین کرنے میں مدد دیتی ہے جن میں بصورت دیگر صنفی امور زیر غور نہیں لائے جاتے۔ صنفی تجزیہ سے خواتین کو درپیش پوشیدہ

hidden biases that women may face, and help program designers include specific initiatives for women in participation and decision-making. Women's meaningful electoral participation - as voters, candidates, election administrators and observers - is inextricably linked to the integrity of the election process, and therefore should be considered a routine and integrated part of any election program. Election programs may be designed with a particular focus to help strengthen women's electoral participation. Whether a program takes an integrated approach, in which gender is mainstreamed into the larger program or has a particular focus on addressing the constraints that women face, there are a number of ways in which NDI and its partners can ensure that these issues are addressed.

Monitoring the Integrity of the Election Process

Assess the Election Process Well Before Election Day

Including a comprehensive pre-election monitoring component to an election program helps to ensure that issues related to women's participation during the pre-election phases can be identified and highlighted. In some cases, it is pre-election conditions that most drastically impact effective and informed participation of women on and after election day. In particular, pre-election monitoring should follow voter registration, the composition and effectiveness of the election administration, candidate registration, the election campaign, media coverage and the election complaints system.

Long-term observers (LTOs) deployed to cover the pre-election period also gain a deeper understanding of issues affecting women and their participation in public life and elections with a longer time on the ground. Greater familiarity with the host country context may serve to enhance their ability to report on any obstacles that women face. Knowing the particular obstacles women face in each country can help identify and address these constraints. For instance, oftentimes voter registration is the most intimidating part of the process

تعصبات بھی سامنے آ سکتے ہیں اور پروگرام ڈیزائن کرنے والے ماہرین کو شمولیت اور فیصلہ سازی میں خواتین کے لئے مخصوص اقدامات شامل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ بطور ووٹر، امیدوار، انتخابی منتظم اور مبصر خواتین کی بامعنی انتخابی شمولیت انتخابی عمل کی دیانتداری سے اٹوٹ انداز میں جڑی ہے لہٰذا اسے کسی بھی انتخابی پروگرام کے لازمی اور معمول کے جزو کے طور پر زیر غور لایا جائے۔ انتخابی پروگراموں میں اس بات پر خصوصی توجہ دی جائے کہ ان سے خواتین کی انتخابی شمولیت کو استحکام ملے۔ آیا پروگرام میں باہم مربوط سوچ اپنائی جاتی ہے جس میں صنف کو وسیع تر پروگرام کے تمام تر عمل کا حصہ بنایا جاتا ہے یا خواتین کو درپیش رکاوٹوں کے ازالہ پر خصوصی توجہ دی جاتی ہے، متعدد طریقے ایسے ہیں جن میں این ڈی آئی (NDI) اور اس کے پارٹنرز اس امر کو یقینی بنا سکتے ہیں کہ ان مسائل کا ازالہ ہو۔

انتخابی عمل کی دیانتداری کی نگرانی

انتخابی عمل کا تجزیہ انتخابات والے دن سے کافی پہلے کریں

انتخابی پروگرام میں قبل از انتخاب نگرانی کا جزو جامع طور پر شامل کرنے سے اس امر کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ انتخابی مراحل کے دوران خواتین کی شمولیت سے متعلق امور کا تعین کیا جائے اور انہیں اجاگر کیا جائے۔ بعض صورتوں میں یہ قبل از انتخاب کے حالات ہی ہوتے ہیں جو انتخابات والے دن اور اس کے بعد خواتین کی موثر اور باخبر شمولیت پر سب سے زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں۔ بالخصوص قبل از انتخاب نگرانی میں ووٹر رجسٹریشن، انتخابی انتظامیہ کی ترکیب اور موثر حیثیت، امیدواروں کی رجسٹریشن، انتخابی مہم، میڈیا کوریج اور انتخابات کے شکایتی نظام پر نظر رکھی جائے۔

انتخابی عرصہ کے لئے تعینات کئے جانے والے طویل مدتی مبصرین بھی خواتین اور عوامی زندگی و انتخابات میں ان کی شمولیت پر اثرانداز ہونے والے امور کی گہری سمجھ بوجھ حاصل کر لیتے ہیں۔ میزبان ملک کے سیاق وسباق سے بہتر آشنائی کی بدولت وہ خواتین کو درپیش کسی رکاوٹ کی اطلاع بہتر انداز میں دے سکتے ہیں۔ جب آپ کو معلوم ہو کہ کسی ملک میں خواتین کو کیا مشکلات درپیش ہیں تو آپ ان رکاوٹوں کا تعین اور ازالہ بہتر طریقے سے کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اکثر صورتوں میں ووٹر رجسٹریشن کے عمل میں خواتین کو سب سے زیادہ ڈرایا دھمکایا جاتا ہے خاص طور پر اس صورت میں جب انہیں پولیس سٹیشن یا زیادہ تر مرد عملہ والے کسی دوسرے

for women, especially if they have to travel to police stations or other male-dominated administrative offices.

انتظامی دفتر پہنچنے کے لئے سفر کرنا پڑ جائے۔

Promoting the Role of Women in the Election Administration

In response to an NDI recommendation, the Yemeni Supreme Commission for Elections and Referendum (SCER) created a Women's Department in the run-up to the 2006 local council elections. The role of the Women's Department was to integrate activities involving women into other departments of the election commission, as well as to promote representation of women on lower level commissions and to conduct voter education targeting women. NDI held a series of workshops to help the Women's Department devise a strategic plan for its activities until the elections together with its SCER counterparts. The efforts of the Department to increase women's representation on election commissions became evident during the voter registration process, as 9.5 percent of governorate level commission members and 8.8 percent of parliamentary level commi3ssion members were women, compared to no women on the commissions during previous elections.

انتخابی انتظامیہ میں خواتین کے کردار کا فروغ

این ڈی آئی کی سفارشات کے جواب میں یمنی سپریم کمیشن فار الیکشنز اینڈ ریفرنڈم (ایس سی ای آر) نے 2006 میں مقامی کونسلوں کے انتخابات سے قبل ایک ویمنز ڈپارٹمنٹ قائم کیا۔ ویمنز ڈپارٹمنٹ کا کردار یہ تھا کہ وہ الیکشن کمیشن کے دیگر محکموں میں خواتین سے متعلق سرگرمیوں کو باہم مربوط بنانے کے علاوہ نچلی سطح کے کمیشنوں میں خواتین کی شمولیت کو فروغ دے اور خواتین سے متعلق ووٹر تربیت کا انعقاد کرے۔ این ڈی آئی نے ورکشاپوں کی ایک سیریز کا اہتمام کیا تاکہ ویمنز ڈپارٹمنٹ کو ایس سی ای آر کے ساتھ مل کر انتخابات تک اس کی سرگرمیوں کے لئے حکمت عملی تشکیل دینے میں مدد دی جاسکے۔ الیکشن کمیشنوں میں خواتین کی نمائندگی بڑھانے سے متعلق ڈپارٹمنٹ کی کوششیں ووٹر رجسٹریشن کے عمل کے دوران عیاں ہو گئیں کیونکہ حکومتی سطح کے کمیشن میں 9.5 فیصد ارکان اور پارلیمانی سطح کے کمیشن میں 8.8 فیصد ارکان خواتین تھیں جبکہ اس کے مقابلے میں گزشتہ انتخابات کے دوران ان کمیشنوں میں کوئی خاتون رکن شامل نہ تھیں۔

Election observer groups regularly assess the voter registration process as part of their overall observation effort. Domestic observer organizations in particular also conduct voter registration audits (VRAs), which seek to assess the accuracy and inclusivity of the voter lists through survey techniques.[27] Such efforts should always incorporate a gender perspective to determine whether women are disproportionately affected by any problems with the voter registration process or errors on the lists. Specific projects can also be designed to focus on whether women are included on an equitable basis in the voter lists and to identify any obstacles to their registration. At a minimum, all election observation efforts should request registration data disaggregated by sex and region to determine if the number of women registered is disproportionately low.

انتخابی مبصر گروپ اپنی تمام تر مشاہدہ سرگرمیوں کے سلسلے میں ووٹر رجسٹریشن کے عمل کا باقاعدگی سے جائزہ لیتے ہیں۔ ملکی مبصر تنظیمیں خاص طور پر ووٹر رجسٹریشن آڈٹ (VRA) بھی کرتی ہیں جس میں سروے طریقوں کے ذریعے اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ ووٹر فہرستیں درست ہیں اور ان میں لوگوں کو کس حد تک شامل کیا گیا ہے۔[27] ایسی کوششوں میں اس بات کے تعین کے لئے صنفی نقطہ نظر ہمیشہ شامل کیا جائے کہ آیا ووٹر رجسٹریشن کے عمل سے متعلق کسی مسئلہ یا فہرستوں میں غلطیوں کے باعث خواتین غیر متناسب انداز میں متاثر ہو رہی ہیں۔ اس بات پر زور دینے کے لئے مخصوص پراجیکٹ بھی تشکیل دیئے جا سکتے ہیں کہ آیا خواتین کو ووٹر فہرستوں میں مساویانہ بنیاد پر شامل کیا گیا ہے اور اس سلسلے میں ان کی رجسٹریشن میں درپیش کسی رکاوٹوں کا تعین بھی کیا جاتا ہے۔ کم سے کم تمام انتخابی مشاہدہ پروگراموں کو جنس اور علاقے کے لحاظ سے الگ الگ اندراج کے اعداد و شمار طلب کرنے چاہئیں تاکہ اس بات کا تعین کیا جا سکے کہ آیا اندراج کرانے والی خواتین کی تعداد غیر متناسب حد تک کم ہے۔

Assess the Election Administration

انتخابی انتظامیہ کا تجزیہ کریں

Election observers should take note of the number of

انتخابی مبصرین کو مرکزی، علاقائی اور پولنگ سٹیشن کی سطح پر انتخابی انتظامیہ کے علاوہ

women represented in the election administration at the central, regional and polling station levels, as well as the number who are in leadership and decision-making roles. Election observers should also assess the election administration bodies' awareness of gender issues, such as those outlined in the previous section, and gauge the responsiveness of those bodies to any related issues that arise.

قیادت اور فیصلہ سازی کے کرداروں میں خواتین کی تعداد کا خیال رکھنا چاہئے۔ انتخابی مبصرین کو صنفی امور مثلاً جو سابقہ سیکشن میں دیئے گئے ہیں، پر انتخابی انتظامیہ کے اداروں کی آگاہی کا تجزیہ بھی کرنا چاہئے اور سامنے آنے والے کسی متعلقہ مسئلے پر ان اداروں کی جوابی سوچ کا جائزہ بھی لینا چاہئے۔

Educate Voters

ووٹروں کی تربیت کریں

Voter education materials and programs should be accessible to all eligible voters. In some places, it may be necessary to conduct special voter education campaigns aimed at marginalized groups, such as women, internally displaced persons (IDPs) and minorities. Women voters may be less likely than men to be aware of their voting rights, either because they are illiterate or less educated, or because they have not traditionally participated in public life and elections. Women also may be more vulnerable to possible irregularities such as intimidation, vote-buying, family voting (where family members enter the voting booth together or mark each other's ballots) and proxy voting (a person brings the documents of others and votes for them). If there is a history of or risk of such irregularities, voter education programs should focus on these issues and clearly convey that they are corrupt practices that violate a person's right to an individual and secret vote.

ووٹروں کی تربیت اور پروگراموں کا تمام تر مواد تمام اہل ووٹروں کی رسائی میں ہونا چاہئے۔ بعض مقامات پر محرومی کا شکار گروپوں مثلاً خواتین، اندرون ملک بے گھر ہونے والے افراد (IDPs) اور اقلیتوں کے لئے ووٹر تربیت کی خصوصی مہمیں چلانے کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ ممکن ہے کہ ووٹ دینے کے حق پر مرد ووٹروں کے مقابلے میں خواتین ووٹروں میں آگاہی کم ہو جس کا سبب ناخواندگی یا ان کا کم پڑھا لکھا ہونا یا پھر یہ ہو سکتا ہے کہ روایتی طور پر وہ عوامی زندگی اور انتخابات میں شریک نہیں رہیں۔ خواتین کو ممکنہ بے ضابطگیوں کا خطرہ بھی زیادہ ہوتا ہے مثلاً ڈراؤ دھمکاؤ، ووٹوں کی خرید و فروخت، فیملی ووٹنگ (جہاں خاندان کے ارکان ووٹنگ بوتھ میں ایک ساتھ داخل ہوتے ہیں یا ایک دوسرے کے بیلٹ پیپروں پر مہریں لگا دیتے ہیں) اور پراکسی ووٹنگ (جہاں ایک فرد دوسروں کی دستاویزات لے کر آتا ہے اور ان کے ووٹ ڈال دیتا ہے)۔ اگر ماضی میں ایسی بے ضابطگیاں ہوتی رہی ہوں یا ان کا خطرہ موجود ہو تو ووٹر تربیت کے پروگراموں میں ان امور پر خاص توجہ دی جائے اور واضح پیغام دیا جائے کہ یہ کرپٹ طریقے ہیں جو ایک انفرادی اور خفیہ ووٹ کے لئے فرد کے ووٹ کے حق کے خلاف ہیں۔

Family voting and proxy voting may be considered traditional practices in some communities and are then particularly difficult to address. However, such practices run counter to universal principles of secrecy and equality of the vote, and threaten the integrity of the election process. For voter education programs on such issues to be effective, they should target men as well as women, and explain why it is important that everyone cast her or his ballot individually and in secret. In Afghanistan, for example, voter education campaigns targeted messages to male religious leaders explaining why it was important to allow women to register to vote.

بعض کمیونٹیز کے نزدیک ہو سکتا ہے فیملی ووٹنگ اور پراکسی ووٹنگ روایتی سی بات ہو اور اس صورت میں اس کا ازالہ خاص طور پر مشکل ہو گا۔ تاہم ایسے مروجہ طریقے ووٹ کی خفیہ کاری اور مساوی حیثیت کے آفاقی اصولوں کے منافی ہیں اور انتخابی عمل کی دیانتداری کو خطرے میں ڈال دیتے ہیں۔ ایسے امور پر ووٹر تربیت کے پروگراموں کو موثر بنانے کے لئے ان میں مردوں کے ساتھ ساتھ عورتوں کو بھی مخاطب کیا جائے اور بتایا جائے کہ ہر فرد کی طرف سے اپنا ووٹ خود اور خفیہ طریقے سے دینا کیوں ضروری ہے۔ مثال کے طور پر افغانستان میں ووٹر تربیتی مہمات میں مرد مذہبی رہنماؤں کے نام پیغامات میں واضح کیا گیا کہ خواتین کو ووٹ درج کرانے کی اجازت دینا کیوں ضروری ہے۔

Election observers should analyze the voter education

انتخابی مبصرین کو چاہئے کہ وہ انتخابات سے قبل ووٹروں کی تربیت کے پروگرام منعقد

programs conducted prior to elections and determine who is responsible for them, what the key messages are and whether they are sufficient to address the specific needs of the electorate. They should also determine whether marginalized groups such as women have particular voter education needs, and if so, how they are addressed. Domestic observer groups may decide in some cases to carry out their own voter education initiatives addressing weaknesses they have identified during previous elections.

کریں اور یہ طے کریں کہ ان کا ذمہ دار کون ہے، اہم پیغامات کیا ہیں اور آیا یہ رائے دہندگان کی مخصوص ضروریات کے ازالہ کے لئے کافی ہیں۔ انہیں یہ بھی طے کرنا چاہئے کہ آیا محرومی کا شکار گروپوں مثلاً خواتین کو بالخصوص ووٹر تربیت کی ضرورت ہے اور اگر ہے تو اس ضرورت کو کس طرح پورا کیا جائے۔ ملکی مبصر گروپ بعض صورتوں میں ان کمزوریوں کے لئے اپنی ووٹر تربیتی کاوشیں انجام دے سکتے ہیں جن کا تعین وہ گزشتہ انتخابات کے دوران کر چکے ہوں۔

Media Campaign Motivates Women Voters

In 2005, NDI assisted the domestic observer organization Lebanese Association for Democratic Elections (LADE) in developing a nationwide media campaign to encourage women to participate in the general elections. The "Use Your Voice" campaign featured five prominent Lebanese women who appeared on television, radio, public transportation and billboard advertisements to motivate women voters. During the 2009 parliamentary elections, LADE conducted the largest domestic election observation in Lebanese history with 2,500 domestic observers, working to ensure gender parity among its observers. LADE and its partners have also advocated for greater women's participation through the Civil Campaign for Electoral Reform (CCER), which advocates for the passage of a more representative and reform-oriented electoral law and was the first civil society group in the country to assist parliament in drafting legislation.

میڈیا مہم کے ذریعے خواتین کو ترغیب

2005 میں این ڈی آئی نے ملکی مبصر تنظیم لبنیز ایسوسی ایشن فار ڈیموکریٹک الیکشنز (LADE) کو عام انتخابات میں خواتین کی شمولیت کی حوصلہ افزائی کی ملک گیر میڈیا مہم کی تیاری میں معاونت فراہم کی۔ Use Your Voice مہم میں پانچ ممتاز لبنانی خواتین کو شامل کیا گیا جنہوں نے ٹیلی وژن، ریڈیو، پبلک ٹرانسپورٹ، اور ہورڈنگز کے ذریعے خواتین ووٹروں کو ترغیبی پیغامات دیئے۔ 2009 کے پارلیمانی انتخابات کے دوران ایل اے ڈی ای نے لبنان کی تاریخ کا سب سے بڑا انتخابی مشاہدہ انجام دیا جس میں 2,500 ملکی مبصرین نے حصہ لیا اور اپنے مبصرین میں صنفی برابری یقینی بنانے کے لئے کام کیا۔ ایل اے ڈی ای اور اس کے پارٹنرز 'سول کمپین فار الیکٹورل ریفارمز' (CCER) کے ذریعے خواتین کی بہتر شمولیت کی وکالت بھی کر چکے ہیں۔ سی سی ای آر زیادہ نمائندہ اور اصلاح پر مبنی انتخابی قوانین کی وکالت کرتا ہے اور قانون سازی مسودہ کی تیاری میں پارلیمان کی معاونت کرنے والا پہلا سول سوسائٹی گروپ تھا۔

Integrate Gender in All Observation Activities

صنف کو تمام مشاہدہ سرگرمیوں کا حصہ بنائیں

Observer trainings and briefings, whether for international or domestic observers, should always emphasize the importance of monitoring both men's and women's participation and the particular barriers that disadvantaged men and women face, as well as how to monitor these issues during various stages of the election process. This information should also be incorporated into any written briefing materials or observer manuals.[28] Background information on the overall situation of women in the country should also be provided to observers. The checklist used by observers during the voting period should collect data that is sex-disaggregated and include a few key questions about women voters. Observation reports should also keep

مبصرین، خواہ وہ ملکی ہوں یا بین الاقوامی، کی ہر تربیت اور بریفنگ میں ہمیشہ مردوں اور خواتین دونوں کی شمولیت کی نگرانی اور ان مخصوص رکاوٹوں، جو غیر مراعات یافتہ عورتوں اور مردوں کو درپیش ہیں، کے علاوہ اس بات پر زور دیا جائے کہ انتخابی عمل کے مختلف مراحل کے دوران ان مسائل کی نگرانی کس طرح کی جائے۔ ان معلومات کو بریفنگز کے لئے کسی بھی تحریری مواد یا مبصرین کے کتابچوں میں بھی شامل کیا جائے۔[28] ملک میں خواتین کی مجموعی صورتحال پر پس منظر کی معلومات بھی مبصرین کو فراہم کی جائیں۔ ووٹنگ عرصہ کے دوران مبصرین کی طرف سے استعمال کی جانے والی چیک لسٹ میں اعداد و شمار صنف کے لحاظ سے الگ الگ جمع کئے جائیں اور ان میں خواتین ووٹروں سے متعلق اہم سوالات بھی شامل ہوں۔ مشاہدہ رپورٹوں میں خواتین کی شمولیت سے متعلق تفصیلات مثلاً ووٹ کے لئے اندراج یافتہ خواتین کی

details about women's participation, such as the number of women registered to vote and compared to the number of men registered to vote. Even if no discrepancy is apparent, this information should be included.

Election observers should be instructed to ask questions related to women's participation and gender equality when monitoring all stages of an election process, including on election day. Relevant questions should be included in training materials, long-term observer (LTO) weekly report templates and election day observer checklists. For instance, election day observer checklists should include questions on irregular practices that affect women such as family voting [29] and proxy voting, as well as voter intimidation.

Reference International Standards

Referencing international and regional standards for democratic elections strengthens observer findings and advocacy efforts, including on women's participation. CEDAW, for example, contains specific provisions obliging states to ensure women's equal participation and to eliminate discrimination in public and political life, including during elections. Regional human rights agreements and treaties also often contain commitments related to women's equal participation in elections. Check which legal and political commitments a country has made in regard to women's election participation, so that it can be held accountable if its practices fall short of these principles. A useful resource for determining the relevant human rights obligations of a particular country is the European Commission's Compendium of International Standards for Elections.[30]

Election observer groups should investigate the system for filing complaints for various election grievances and should determine whether there are any particular obstacles affecting the access of women to complaint mechanisms. Election observer groups should also follow the resolution of any complaints or appeals filed and note whether women appear to be able to access the process on an equal basis.

تعداد اور ان کے مقابلے میں ووٹ کے لئے اندراج یافتہ مردوں کی تعداد، کی تفصیلات بھی رکھی جائیں۔ یہاں تک کہ اگر کوئی تضاد دکھائی نہیں دیتا تو بھی یہ معلومات شامل کی جائیں۔

انتخابی مبصرین کو ہدایت کی جائے کہ وہ انتخابی عمل کے تمام مراحل بشمول انتخابات والے دن کی نگرانی کرتے وقت خواتین کی شمولیت اور صنفی مساوات سے متعلق سوالات پوچھیں۔ متعلقہ سوالات تربیتی مواد، طویل مدتی مبصرین کی ہفتہ وار رپورٹ کے نمونہ، ور انتخابات والے دن مشاہدہ کی چیک لسٹوں میں شامل ہونے چاہئے ں۔ مثال کے طور پر انتخابات والے دن کی مشاہدہ چیک لسٹوں میں مختلف بے ضابطگیوں مثلاً فیملی ووٹنگ[29] اور پراکسی ووٹنگ کے علاوہ ووٹروں کو ڈرانے دھمکانے پر سوالات شامل ہونے چاہئیں۔

بین الاقوامی معیارات کا حوالہ دیں

جمہوری انتخابات کے لئے بین الاقوامی اور علاقائی معیارات کا حوالہ مبصر کی جمع کی ہوئی معلومات اور وکالتی کوششوں سمیت خواتین کی شمولیت کو مستحکم بناتا ہے۔ مثال کے طور پر سی ای ڈی اے ڈبلیو میں شامل مخصوص دفعات کے تحت رکن ریاستوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ خواتین کی مساوی شمولیت کو یقینی بنائیں اور عوامی و سیاسی زندگی کے ساتھ ساتھ انتخابی عرصہ کے دوران بھی امتیاز کا خاتمہ کریں۔ انسانی حقوق کے علاقائی سمجھوتوں میں بھی اکثر انتخابات میں خواتین کی مساوی شمولیت سے متعلق وعدے شامل ہوتے ہیں۔ خواتین کی انتخابی شمولیت پر کسی ملک کی طرف سے کئے گئے قانونی وسیاسی وعدوں کی بھی پڑتال کریں تاکہ اگر وہ عملی طور پر ان اصولوں کے لحاظ سے پیچھے ہو تو اس کا احتساب کیا جاسکے۔ انسانی حقوق کے حوالے سے کسی ملک کی ذمہ داریوں کے تعین کے لئے ایک مفید ذریعہ 'یورپین کمیشنز کمپنڈیم آف انٹرنیشنل سٹینڈرڈز فار الیکشنز' ہے۔[30]

انتخابی مبصر گروپوں کو مختلف انتخابی مسائل پر شکایات جمع کرانے کے نظام کا معائنہ بھی کرنا چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ آیا شکایات کے میکنزم تک خواتین کی رسائی پر اثرانداز ہونے والی کوئی رکاوٹیں موجود ہیں۔ انتخابی مبصر گروپوں کو جمع کرائی گئی اپیلوں یا شکایات کی پیروی بھی کرنی چاہئے اور یہ دیکھنا چاہئے کہ آیا خواتین مساوی بنیاد پر اس تک رسائی حاصل کر پاتی ہیں۔

Strengthening women's electoral participation

Work with Civil Society Organizations

Women's organizations and other civil society groups with a gender-related focus are a resource for election observers on issues related to women's participation. Such groups can provide important background information on the overall situation of women in the country. This information can be critical for understanding the reasons why women do or do not participate in politics and elections and the specific obstacles they may face in trying to do so. Additionally, working with women's organizations is especially important in closed societies, where official data on women's participation is non-existent or inaccessible.

Women's groups may also be interested in participating in election observation either as part of a coalition or on their own in order to specifically assess and highlight gender issues in elections. While it certainly is not the case that only women can effectively observe gender issues in an election, women may be more sensitized to these issues. Ensuring gender balance on election delegations and in observer trainings also promotes women's participation both in theory and in practice. For example, during the 2009 elections in Afghanistan, NDI worked with its local partner, the Free and Fair Elections Foundation of Afghanistan (FEFA), to help them monitor the election across the country with more than 7,000 male and female observers. Members of civic organizations such as the Afghan Women Service and Education, and the Educational Center for Women were trained on how to observe and report any irregularities in the process, allowing women in polling stations to participate in verifying the quality of the election as well. In countries where there are separate facilities for women to vote, like Afghanistan, training women domestic observers and party poll-watchers is particularly important, since it is necessary to deploy all-women teams to these polling stations on election day. Women voters may be more comfortable approaching women observers or poll-watchers with their questions or concerns. This may also serve as an opportunity to raise the profile of women within political parties or civil society groups.

خواتین کی انتخابی شمولیت کا استحکام

سول سوسائٹی تنظیموں کے ساتھ کام کریں

خواتین کی تنظیمیں اور صنف سے متعلق امور پر کام کرنے والے سول سوسائٹی کے دیگر گروپ خواتین کی شمولیت سے متعلق امور پر انتخابی مبصرین کے لئے ایک اہم وسیلہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ایسے گروپ ملک میں خواتین کی مجموعی صورتحال پر پس منظر کی اہم معلومات فراہم کر سکتے ہیں۔ یہ معلومات کئی وجوہات کو سمجھنے کے لئے ناگزیر ہو سکتی ہیں کہ خواتین سیاست اور انتخابات میں شریک کیوں نہیں ہوتیں اور اس کوشش میں انہیں کون سی رکاوٹیں درپیش ہیں۔ علاوہ ازیں خواتین کی تنظیموں کے ساتھ کام کرنا بند معاشروں میں خاص طور پر اہم ہے جہاں خواتین کی شمولیت پر سرکاری اعداد و شمار موجود نہیں ہوتے یا ان تک رسائی ممکن نہیں ہوتی۔

خواتین کے گروپوں کو انتخابی مشاہدہ میں کسی اتحاد کے رکن یا اپنے طور پر شامل ہونے سے بھی دلچسپی ہو سکتی ہے تاکہ وہ انتخابات میں صنفی امور کا خاص طور پر تجزیہ کر سکیں اور انہیں اجاگر کر سکیں۔ یقیناً معاملہ یہ نہیں ہے کہ صرف خواتین انتخابات میں صنفی امور کا موثر طور پر مشاہدہ کر سکیں لیکن ان مسائل پر خواتین زیادہ حساس ضرور ہو سکتی ہیں۔انتخابی مشنوں اور مبصرین کی تربیت میں صنفی توازن کو یقینی بنانے سے نظریہ اور عمل دونوں اعتبار سے خواتین کی شمولیت کو فروغ ملتا ہے۔ مثال کے طور پر افغانستان میں 2009 کے انتخابات کے دوران این ڈی آئی (NDI) نے اپنے مقامی پارٹنر فری اینڈ فیئر الیکشنز فاؤنڈیشن آف افغانستان (ایف ای ایف اے) کے ساتھ کام کیا اور انہیں ملک بھر میں سات ہزار سے زائد مرد و خواتین مبصرین کے ساتھ انتخابات کے مشاہدہ میں مدد دی۔ مختلف شہری تنظیموں مثلاً افغان ویمن سروس اینڈ ایجوکیشن، اور ایجوکیشنل سنٹر فار ویمن کے ارکان کو تربیت دی گئی کہ وہ اس عمل میں کسی بے ضابطگیوں کا مشاہدہ اور ان کی رپورٹنگ کس طرح کریں، جس کی بدولت خواتین کو پولنگ سٹیشنوں میں انتخابات کے معیار کی تصدیق میں شامل ہونے کا موقع بھی ملا۔ ایسے ملکوں، مثلاً افغانستان میں جہاں خواتین کے لئے ووٹ دینے کی سہولیات الگ الگ ہوں، ملکی خواتین مبصرین اور پارٹی پولنگ ایجنٹوں کی تربیت خاص طور پر اہمیت کی حامل ہے چونکہ انتخابات کے دن ان پولنگ سٹیشنوں پر صرف خواتین پر مشتمل ٹیموں کی تعیناتی ضروری ہوتی ہے۔ خواتین ووٹر اپنے سوالات یا خدشات کے سلسلے میں خواتین مبصرین یا پولنگ ایجنٹوں سے رابطہ کرتے ہوئے دقت محسوس نہیں کرتیں۔اس طرح یہ سیاسی جماعتوں یا سول سوسائٹی گروپوں میں خواتین کا مقام بلند کرنے کے ایک موقع کا کام بھی دے سکتا ہے۔

Domestic Observer Coalition Adopts a Gender Perspective

The domestic observer coalition Zimbabwe Election Support Network (ZESN) has committed itself to incorporating a gender perspective in its activities. The coalition, which includes several women's groups, published a paper calling on election observers to pursue information on women's participation as part of their normal activities, and to include such analysis when considering various stages of the election process. This approach is evident in its election reporting as well as its advocacy activities.

In its report on the 2005 General Elections in Zimbabwe, ZESN included comprehensive information on the participation of women as candidates in the election. ZESN concluded that political parties should have done more to ensure the high profile of women candidates in the election. ZESN pointed out in particular that the number of women elected (16 percent of the House of Assembly) fell far short of the target 30 percent set out in the SADC Principles and Guidelines for Democratic Elections. ZESN reported a continued decline in women's representation in the 2008 elections to 14 percent of the House of Assembly. While women played a major role during the campaign period, this did not yield results in increasing women's representation in elected office.

In view of the forthcoming elections, ZESN has conducted several comparative studies of electoral systems and has advocated that a mixed system be adopted. Among its primary considerations, ZESN has concluded that a mixed system with some aspects of proportional representation would be more gender sensitive and serve to increase women's representation. ZESN has looked to the South African example, where proportional representation and a "zippered" candidate list has brought the level of women's participation in parliament to 42.1 percent, the highest in southern Africa and second in Africa only to Rwanda, which has a representation of 52 percent. ZESN has highlighted the fact that African countries that have adopted proportional representation have elected a greater number of women than others on the continent.

Recognizing that reform of the electoral system is not the only measure needed to increase women's representation, ZESN has also advocated for a quota to be embedded in the constitution, as well as the adoption of voluntary quotas within the parties. ZESN has also called for guaranteed representation of women as appointed members to the Zimbabwe Electoral Commission.

ZESN continues to advocate for electoral reforms that will demonstrate Zimbabwe's commitment to implementing the various regional and international instruments that it is party to, including CEDAW, the Protocol to the African Charter on Human and People's Rights on the Rights of Women in Africa and the SADC Protocol on Gender and Development (2008)

ملکی مبصر اتحاد کی طرف سے اپنایا گیا صنفی نقطہ نظر

ملکی مبصر اتحاد زمبابوے الیکشن سپورٹ نیٹ ورک (ZESN) نے اپنی سرگرمیوں میں صنفی نقطہ نظر کو شامل کرنے کا عہد کیا ہے۔ اس اتحاد نے جو خواتین کے متعدد گروپوں پر مشتمل ہے، ایک مقالہ شائع کیا ہے جس میں انتخابی مبصرین پر زور دیا گیا ہے کہ وہ خواتین کی شمولیت پر معلومات کی پیروی کو اپنی معمول کی سرگرمیوں کا حصہ بنائیں اور انتخابی عمل کے مختلف مراحل پر غور کرتے وقت اس تجزیہ کو بھی شامل کریں۔ یہ سوچ اس اتحاد کی انتخابی رپورٹنگ کے علاوہ اس کی وکالتی سرگرمیوں سے بھی عیاں ہے۔

زمبابوے میں 2005 کے عام انتخابات پر اپنی رپورٹ میں ZESN نے انتخابات میں بطور امیدوار خواتین کی شمولیت پر جامع معلومات شامل کیں۔ ZESN نے نتیجہ اخذ کیا کہ سیاسی جماعتوں کو انتخابات میں خواتین امیدواروں کے اعلیٰ مقام کو یقینی بنانے کے لئے مزید کچھ کرنا چاہئے۔ زیڈ ای ایس این نے خاص طور پر اس امر کی نشاندہی کی کہ منتخب ہونے والی خواتین کی تعداد (ایوان کے ارکان کا 16 فیصد) 'SADC پر نسپلز اینڈ گائیڈ لائنز فار ڈیموکریٹک الیکشنز' میں مقرر کئے گئے تیس فیصد کے ہدف سے کہیں کم تھی۔ ZESN کی اطلاعات کے مطابق کمی کا یہ سلسلہ جاری رہا اور 2008 کے انتخابات میں ایوان میں خواتین کی نمائندگی 14 فیصد رہی۔ انتخابی مہم کے دوران حالانکہ خواتین نے اہم کردار ادا کیا لیکن اس کے نتیجے میں منتخب عہدوں پر خواتین کی نمائندگی میں اضافہ نہ ہوا۔

آئندہ انتخابات کے پیش نظر ZESN انتخابی نظاموں کے موازنہ پر متعدد سٹڈیز کر چکی ہے اور اس بات کی وکالت کر رہی ہے کہ مخلوط نظام اپنایا جائے۔ اپنے بنیادی نقطہ نظر میں ZESN نے یہی نتیجہ اخذ کیا ہے کہ متناسب نمائندگی کے بعض پہلوؤں کا حامل مخلوط نظام صنف کے معاملے میں زیادہ حساس ہوگا اور خواتین کی نمائندگی بڑھانے میں مدد دے گا۔ ZESN نے اس سلسلے میں جنوبی افریقہ کی مثال پیش کرتا ہے جہاں متناسب نمائندگی اور امیدواروں کی 'زپ لگی (Zippered) 'فہرست کی بدولت پارلیمان میں خواتین کی شمولیت

کی سطح 42.1 فیصد تک پہنچ گئی ہے جو جنوبی افریقہ میں سب سے بلند اور پورے افریقہ میں روانڈا کے بعد دوسرے نمبر پر ہے جہاں خواتین کی نمائندگی 52 فیصد ہے۔ ZESN نے اس حقیقت کی نشاندہی کی ہے کہ متناسب نمائندگی اختیار کرنے والے افریقی ممالک پورے براعظم میں منتخب خواتین کی تعداد کے حوالے سے سب سے آگے ہیں۔

اس امر کا ادراک کرتے ہوئے کہ خواتین کی نمائندگی میں اضافہ کے لئے محض انتخابی نظام کی اصلاح ہی کافی نہیں، ZESN نے آئین میں کوٹہ شامل کرنے کے علاوہ پارٹیوں کے اندر رضاکارانہ طور پر کوٹہ مقرر کرنے کی وکالت بھی کی ہے۔ ZESN نے زمبابوے الیکٹورل کمیشن کے ارکان کی تقرری میں خواتین کی یقینی نمائندگی پر بھی زور دیا ہے۔

ZESN اصلاحات کی وکالت بھی کر رہا ہے جن سے ایسے مختلف علاقائی اور بین الاقوامی معاہدوں پر عملدرآمد کے حوالے سے زمبابوے کے عزم کا اظہار ہو گا جن میں وہ شریک ہے۔ ان معاہدوں میں س CEDAW، افریقہ میں خواتین کے حقوق پر 'افریقن چارٹر آن ہیومن اینڈ پیپلز رائٹس' کا پروٹوکول اور 'SADC پروٹوکول آن جنڈر اینڈ ڈویلپمنٹ (2008)' شامل ہیں۔

I*nclude a Gender Analyst on the Observation Team*

Both domestic and international observation efforts can benefit from the inclusion of an expert on gender issues as an analyst. The gender analyst would be responsible for working with the observer group to ensure attention to the different constraints and opportunities that men and women face, making sure the data collected is useful, as well as producing a detailed analysis of women's participation in all aspects of the election. If it is not possible to include a gender analyst, then another qualified and trained observation staff member may be designated as the gender focal point and take responsibility for ensuring a gender perspective in all stages of the observation effort.

All election observer statements and reports should include information assessing the participation of women in the election process and making recommendations for its improvement. At a minimum, observer statements or final mission reports should include the participation rate of women as voters, the number of women elected (compared to previous elections) and the prevalence of women in all levels of the election administration. Reports should also consider whether there were any legal, administrative or other obstacles to women participating as voters and candidates in the election process, including any evidence of intimidation, harassment or violence. Information included in election reports can serve as the basis for post-election follow-up activities on specific issues.

مشاہدہ ٹیم میں صنفی مبصر کو شامل کریں

ملکی اور بین الاقوامی دونوں سطح کی مشاہدہ سرگرمیوں میں ایک مبصر کے طور پر صنفی امور کے ایک ماہر کو شامل کرنا فائدہ مند ہو سکتا ہے۔ صنفی مبصر کی ذمہ داریوں میں مبصر گروپ کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنانا ہو گا کہ مردوں اور خواتین کو درپیش مختلف رکاوٹوں اور مواقع پر توجہ دی جائے، جو اعداد و شمار جمع کئے جائیں وہ مفید ہوں، اور انتخابات کے تمام پہلوؤں میں خواتین کی شمولیت کا ایک تفصیلی تجزیہ تیار کیا جائے۔ اگر صنفی مبصر کو شامل کرنا ممکن نہ ہو تو مبصر عملہ کے کسی دوسرے اہل اور تربیت یافتہ رکن کو صنفی امور سے متعلق کلیدی کردار ادا کرنے کی ذمہ داری سونپی جا سکتی ہے جو مشاہدہ سرگرمیوں کے تمام مراحل میں صنفی نقطہ نظر کو یقینی بنائے۔

انتخابی مشاہدہ کے تمام بیانات اور رپورٹیں انتخابی عمل میں خواتین کی شمولیت اور اس میں بہتری پر کی جانے والی سفارشات کے تجزیہ سے متعلق معلومات میں شامل ہونے چاہئیں۔ مبصرین کے بیانات یا حتمی مشن رپورٹوں میں کم از کم بطور ووٹر خواتین کی شمولیت کی شرح، منتخب ہونے والی خواتین کی تعداد (گزشتہ انتخابات کے موازنہ کے ساتھ) اور انتخابی انتظامیہ کی تمام سطحوں پر خواتین کی موجودگی شامل ہیں۔ رپورٹوں میں اس بات پر بھی غور کیا جائے کہ آیا انتخابی عمل میں بطور ووٹر اور امیدوار خواتین کی شمولیت میں کوئی قانونی، انتظامی یا دیگر رکاوٹیں تھیں جن میں ڈراؤ دھمکاؤ یا تشدد، اگر کوئی ہو، کے شواہد بھی شامل ہوں۔ انتخابی رپورٹوں میں شامل معلومات مختلف امور پر بعد از انتخابات پیروی کی سرگرمیوں کے لئے بنیاد کا کام دے سکتی ہیں۔

Monitoring the media

In most countries, voters rely on the mass media to provide them with sufficient information about political parties and candidates so that they can make an informed choice at the ballot box. Broadcast media outlets provide voters with such information through regular news coverage, political advertising, free airtime and special election programs such as debates or roundtables, depending on the specific regulatory framework and socio-political context of the country. Through election-related programming, media outlets have a strong influence on the choices made by voters.

Because media coverage is so influential in elections, the access to media coverage should be equitable for all political parties and candidates, and the media's message should encourage broad participation in elections. As in other areas, women candidates may encounter particular disadvantages regarding media coverage. Media coverage in general, and around elections in particular, should promote the public participation of women in political and civic life, rather than perpetuate any gender stereotypes. Media is influential in whether some women go to vote, and therefore has an important role in encouraging the political participa tion of women, both through voter education, as well as through its general portrayal of women in public life.

Election observers should assess the media campaign and election coverage as part of their overall observation efforts and should determine whether women candidates are fairly portrayed. Some observer groups organize media monitoring units that are able to provide in-depth analysis of the quantitative and qualitative aspects of election coverage granted to each candidate or political party. Such projects should include a gender perspective in their methodologies so as to determine whether women candidates receive the same amount and quality of coverage. Media monitoring can also analyze to what extent issues of particular interest to women are included in the campaign, as well as what political parties and candidates say about women and issues of importance to them.

میڈیا کی نگرانی

بیشتر ملکوں میں ووٹر سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کے بارے میں خاطر خواہ معلومات کے حصول کے لئے ذرائع ابلاغ یا ماس میڈیا پر انحصار کرتے ہیں تاکہ وہ ووٹ ڈالنے کے لئے ایک باخبر فیصلہ کر سکیں۔ نشری میڈیا کے ادارے ووٹروں کو باقاعدہ نیوز کوریج، سیاسی اشتہارات، مفت ایئرٹائم اور خصوصی انتخابی پروگراموں مثلاً بحث مباحثوں یا گول میز اجلاسوں کی صورت میں یہ معلومات فراہم کرتے ہیں جس کا انحصار اس ملک کے مخصوص ریگولیٹری فریم ورک اور سماجی وسیاسی سیاق وسباق پر ہوتا ہے۔ انتخابات سے متعلق پروگراموں کے ذریعے میڈیا کے ادارے ووٹروں کے انتخاب پر کافی زیادہ اثرانداز ہوتے ہیں۔

انتخابات میں میڈیا کوریج کے اس قدر اثرات کے پیش نظر تمام سیاسی جماعتوں اور امیدواروں کو یکساں میڈیا کوریج ملنی چاہئے اور میڈیا کے پیغامات سے انتخابات میں وسیع تر شمولیت کی حوصلہ افزائی ہونی چاہئے۔ دوسرے شعبوں کی طرح میڈیا کوریج کے معاملے میں بھی خواتین امیدواروں کو مخصوص رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ میڈیا کوریج سے بالعموم اور انتخابات کے دنوں میں بالخصوص، صنفی لحاظ سے دقیانوسی باتوں کو تقویت ملنے کے بجائے سیاسی وشہری زندگی میں خواتین کی شمولیت کو فروغ ملنا چاہئے۔ میڈیا اس حوالے سے بھی اثر دکھاتا ہے کہ آیا بعض خواتین ووٹ دینے جائیں گی، اس لئے خواتین کی سیاسی شمولیت کی حوصلہ افزائی میں میڈیا کا کردار اہمیت کا حامل ہے جو وہ ووٹروں کی تربیت کے علاوہ عوامی زندگی میں خواتین کے عمومی کردار کو اجاگر کر کے ادا کر سکتا ہے۔

انتخابی مبصرین کو اپنی تمام تر مشاہدہ سرگرمیوں کے ایک جزو کے طور پر میڈیا مہم اور انتخابی کوریج کا تجزیہ کرنا چاہئے اور اس بات کا تعین کرنا چاہئے کہ آیا خواتین امیدواروں کو منصفانہ طور پر پیش کیا جارہا ہے۔ بعض مبصر گروپ میڈیا کی نگرانی کے ایسے یونٹوں کا اہتمام کرتے ہیں جو ہر امیدوار یا سیاسی جماعت کو دی جانے والی انتخابی کوریج کے معیار اور مقدار پر مبنی پہلوؤں کا گہرائی سے تجزیہ کر پائیں۔ ایسے منصوبوں کے طریق کار میں صنفی نقطہ نظر شامل ہونا چاہئے تاکہ اس بات کا تعین کیا جاسکے کہ آیا خواتین امیدواروں کو معیار اور مقدار کے اعتبار سے برابر کوریج ملی۔ میڈیا نگرانی میں یہ تجزیہ بھی شامل ہو سکتا ہے کہ خاص طور پر خواتین کی دلچسپی کے امور کو کس حد تک انتخابی مہم میں شامل کیا گیا ہے اور کون سی سیاسی جماعتیں اور امیدوار خواتین کی اور ان کے لئے اہمیت کے حامل امور کی بات کرتی ہیں۔

Gender Analyst Enhances International Observation

For the 2009 presidential and Provincial Council elections in Afghanistan, NDI identified a gender analyst to join its international election observer delegation, in order to provide a thorough analysis of women's participation in the elections. Because of the constraints placed on observation by the difficult security environment, NDI relied on publicly available information, including extensive interviews with women candidates and national women's organizations. This information formed the basis of a report on women's participation in the elections and was also reflected in the public statements of the international observer delegation.

The work of the analyst was also supported by information collected by long-term and short-term observers. Long-term observers were encouraged to engage local candidates, party representatives and government officials on questions of women's participation, and their weekly report template included these issues. Election day checklists filled out by short-term observers also had specific questions focusing on the participation of women and the conduct of elections in women-designated polling stations.

The comprehensive approach taken by the international observer delegation allowed for a detailed picture to be formed based on the various factors affecting women's participation in the process. For instance, NDI observers reported that the failure to recruit enough women officials and security staff for the women-designated polling stations did not guarantee an adequate security environment, which deterred women voters from participating and increased the potential for irregularities in those polling stations. Similarly, observers reported problems in the voter registration period, including incidents of "proxy registration" where male family members collected the voter cards for female family members, contributing to opportunities for election-day fraud. Overall, with the use of a gender analyst and long-term and short-term observers who were gender sensitive in their approach, NDI was able to document and highlight the atmosphere of fear and intimidation that women faced as candidates, voters and election officials in all stages of the election process and to make concrete recommendations on how to improve the situation in the future.

صنفی مبصر کی بدولت بین الاقوامی مشاہدہ میں بہتری

افغانستان میں 2009 کے صدارتی اور صوبائی کونسل کے انتخابات کے لئے این ڈی آئی (NDI) نے اپنے بین الاقوامی انتخابی مشاہدہ مشن میں ایک صنفی مبصر کا انتخاب کیا تا کہ انتخابات میں خواتین کی شمولیت کا مکمل تجزیہ فراہم کیا جاسکے۔ سلامتی کے کڑے ماحول کے باعث مشاہدہ میں درپیش رکاوٹوں کے پیش نظر این ڈی آئی (NDI) نے عوامی سطح پر دستیاب معلومات پر انحصار کیا جن میں خواتین امیدواروں اور خواتین کی قومی تنظیموں کے انٹرویو بھی شامل تھے۔ ان معلومات نے انتخابات میں خواتین کی شمولیت پر رپورٹ کے لئے بنیاد کا کام دیا اور اس کی عکاسی بین الاقوامی مبصر مشن کے عوامی بیانات میں بھی کی گئی۔

مبصر کو اپنی سرگرمیوں میں طویل مدتی اور قلیل مدتی مبصرین کی طرف سے جمع کی گئی معلومات کی معاونت بھی حاصل تھی۔ طویل مدتی مبصرین کی حوصلہ افزائی کی گئی کہ وہ خواتین کی شمولیت کے سوالات پر مقامی امیدواروں، پارٹی نمائندوں اور سرکاری اہلکاروں کو بھی ساتھ ملائیں اور ان کی ہفتہ وار رپورٹ کے نمونہ میں یہ امور شامل ہونے چاہئیں۔ قلیل مدتی مبصرین کی طرف سے پُر کی گئی انتخابات والے دن کی چیک لسٹوں میں بھی خواتین کی شمولیت او خواتین کے لئے مخصوص پولنگ سٹیشنوں پر انتخابی عمل سے متعلق سوالات شامل کئے گئے۔

بین الاقوامی مبصر مشن کی طرف سے اپنائے گئے جامع لائحہ عمل کی بدولت اس عمل میں خواتین کی شمولیت پر اثرانداز ہونے والے مختلف عوامل پر مبنی تفصیلی منظر نامہ کی تیاری میں بھی مدد ملی۔ مثال کے طور پر این ڈی آئی مبصرین نے اطلاع دی کہ خاطر خواہ خواتین اہلکاروں اور خواتین کے لئے مخصوص پولنگ سٹیشنوں پر سیکورٹی عملہ کی بھرتی میں ناکامی کے باعث موزوں سیکورٹی ماحول کی ضمانت فراہم نہیں کی گئی اور یوں خواتین ووٹر شمولیت سے باز رہیں اور ان پولنگ سٹیشنوں میں بے ضابطگیوں کے امکانات میں اضافہ ہوا۔ اسی طرح مبصرین نے ووٹ کے اندراج کے عرصہ کے دوران بھی مسائل کا ذکر کیا جن میں ''پراکسی رجسٹریشن'' بھی شامل تھی جہاں خاندان کے مرد ارکان نے اپنے خاندان کی خواتین ارکان کے لئے ووٹر کارڈ وصول کئے، اور اس پہلو نے انتخابات والے دن دھوکہ دہی میں اپنا کردار ادا کیا۔ مجموعی طور پر صنفی مبصر اور صنفی طور پر حساس نقطہ نظر کے حامل قلیل مدتی مبصرین کے استعمال سے این ڈی آئی (NDI) نے خوف اور ڈراؤ دھمکاؤ کے اس ماحول کا ریکارڈ مرتب کیا اور اسے اجاگر کیا جس سے خواتین بطور امیدوار، ووٹر اور انتخابی اہلکار انتخابی عمل کے تمام مراحل سے دوچار تھیں۔ این ڈی آئی (NDI) نے مستقبل میں صورتحال کو بہتر بنانے کے لئے ٹھوس سفارشات بھی پیش کیں۔

Preparing for Election Day

The critical test for assessing women's participation is election day. Women voters should be able to access the polling stations in a secure environment, mark their ballots independently and in secret, and make their choice free of intimidation. Women voters should have sufficient information about their rights as voters, how to vote and what choices are available to them.

Election observer groups should include a thorough assessment of women's participation as part of their overall election day observation effort. Short-term observers should be briefed on the importance of women's participation in elections, trained on how to observe gender-related issues and possible irregularities and the reporting forms they use should include relevant questions on gender issues. In particular election observers may observe:

- the atmosphere inside and outside of the polling station and whether there is any evidence of intimidation;
- the security arrangements for the polling station and whether there are any unauthorized persons present;
- the number of women on the polling station committee and the sex of the chairperson;
- the representation of women among party poll-watchers;
- women voters' level of understanding of the procedures;
- sex-disaggregated data on those who have voted;
- whether any voters have been turned away from the polling station and for what reasons, including how many women;
- whether the voting arrangements protect secrecy of the vote;

انتخابات والے دن کی تیاری

خواتین کی شمولیت کا اصل امتحان انتخابات والے دن ہوتا ہے۔ خواتین ووٹروں کو محفوظ ماحول میں پولنگ سٹیشنوں تک رسائی حاصل ہونی چاہئے، وہ آزادانہ طور پر اور خفیہ انداز میں بیلٹ پیپر پر مہر لگا سکیں اور کسی ڈراؤ دھمکاؤ کے بغیر اپنی مرضی کا اظہار کریں۔ خواتین ووٹروں کو اس بارے میں خاطر خواہ معلومات حاصل ہونی چاہئیں کہ بطور ووٹران کے حقوق کیا ہیں، ووٹ کس طرح دینا ہے اور ان کے سامنے انتخاب کے راستے کون کون سے ہیں۔

انتخابی مبصر گروہوں کو انتخابات والے دن سے متعلق اپنی تمام تر مشاہدہ سرگرمیوں کے ایک جزو کے طور پر خواتین کی شمولیت کا مکمل تجزیہ شامل کرنا چاہئے۔ قلیل مدتی مبصرین کو انتخابات میں خواتین کی شمولیت کی اہمیت پر بریفنگ دی جائے، تربیت دی جائے کہ صنف سے متعلق امور اور ممکنہ بے ضابطگیوں کا مشاہدہ کس طرح کیا جائے، اور ان کے زیر استعمال رپورٹنگ فارموں میں صنفی امور سے متعلق سوالات شامل ہونے چاہئیں۔ انتخابی مبصرین بالخصوص درج ذیل باتوں کا مشاہدہ کر سکتے ہیں:

- پولنگ سٹیشن کے اندر اور باہر کا ماحول، اور آیا ڈراؤ دھمکاؤ کے کوئی شواہد ملے۔
- پولنگ سٹیشن کیلئے سکیورٹی انتظامات، اور آیا کوئی غیر مجاز شخص وہاں موجود تھا۔
- پولنگ سٹیشن کمیٹی میں خواتین کی تعداد اور چیئرپرسن کی جنس۔
- پارٹی پولنگ ایجنٹوں میں خواتین کی نمائندگی۔
- طریق کار پر خواتین ووٹروں کی سمجھ بوجھ۔
- ووٹ دینے والوں کے بارے میں جنس کی بنیاد پر الگ الگ اعداد و شمار۔
- آیا کسی ووٹر کو پولنگ سٹیشن سے واپس بھیج دیا گیا اور کن وجوہات کی بناء پر، ان میں کتنی خواتین شامل تھیں۔
- آیا ووٹ دینے کے انتظامات میں ووٹ کی خفیہ کاری کو تحفظ دیا گیا۔

●any incidents of "family voting" and the reactions of officials to such incidents; and

● any incidents of "proxy voting" and the reactions of the polling officials.

At the central level, election observer groups should request the participation rates disaggregated by sex and check for any discrepancies, including at the regional level. They should also report on the number of women candidates elected to office.

Monitoring and Evaluation

Because election programs are usually conducted for a short, finite period around an election, the monitoring and evaluation plan must be designed upfront to measure program impact on an ongoing basis as well as at its conclusion. Once the initiative is complete, the gender issues raised by the project should be examined. As with all programs, clear objectives should be identified at the beginning of the program so that there is a basis for measuring the impact of program activities. Illustrative objectives related to gender and women's participation in election programs overall might include:

● To assess the differences in the level and quality of men's and women's participation in specific aspects of the election process;

●To identify any obstacles to men's and women's full and equal participation, either in election-related legislation or its implementation, and suggest changes to policy or regulations;

●To raise public awareness about issues of women's participation in the election through reporting in a comprehensive and timely manner; and

● To facilitate the increased participation of women in future elections by making recommendations to authorities on how to improve their election process in regard to gender equality.

● ''فیملی ووٹنگ'' کے کوئی واقعات اوران پر اہلکاروں کا ردعمل

● ''پراکسی ووٹنگ کے کوئی واقعات اور پولنگ اہلکاروں کا اس پر ردعمل۔

مرکزی سطح پر انتخابی مبصر گروہوں کو جنس کے لحاظ سے الگ الگ شمولیت کی شرح کے لئے درخواست کرنی چاہئے اور کسی تضاد کی پڑتال کرنی چاہئے جس میں علاقائی سطح کو بھی شامل کیا جائے۔ انہیں منتخب ہونے والی خواتین امیدواروں کی تعداد کی رپورٹ بھی دینی چاہئے۔

نگرانی اور جانچ پرکھ

انتخابی پروگرام چونکہ عام طور پر انتخابات کے آس پاس کے دنوں میں قلیل، محدود عرصہ کے لئے تیار کئے جاتے ہیں اس لئے نگرانی اور جانچ پرکھ منصوبہ بھی پروگرام کے اثرات ماپنے کے لئے جاری بنیاد پر اور اس کے ختم ہونے پر فوراً ہی تیار کر لیا جانا چاہئے۔ تمام پروگراموں کی طرح یہاں بھی پروگرام کے آغاز پر واضح مقاصد کا تعین کر لیا جائے تاکہ پروگرام سرگرمیوں کے اثرات کی پیائش کے لئے ایک بنیاد موجود ہو۔ تمام تر انتخابی پروگراموں میں صنف اور خواتین کی شمولیت سے متعلق واضح مقاصد میں درج ذیل شامل ہو سکتے ہیں:

● انتخابی عمل کے مخصوص پہلوؤں میں مردوں اور خواتین کی شمولیت کی سطح اور معیار میں فرق کے پہلوؤں کا تجزیہ

● انتخابات سے متعلق قانون سازی یا اس پر عملدرآمد کی صورت میں مردوں اور عورتوں کی بھرپور اور مساوی شمولیت میں درپیش کسی رکاوٹوں کا تعین اور پالیسی یا ضوابط میں تبدیلیوں کی تجویز

● جامع اور بروقت انداز میں رپورٹنگ کے ذریعے انتخابات میں خواتین کی شمولیت کے امور پر عوام میں آگاہی پیدا کرنا اور

● مستقبل کے انتخابات میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ کی راہ ہموار کرنے کے لئے حکام کو سفارشات کہ وہ صنفی مساوات کے حوالے سے انتخابی عمل کو کس طرح بہتر بنائیں۔

Ongoing monitoring is required to determine the impact of an election program, and should be conducted at key moments of the election process.

کسی انتخابی پروگرام کے اثرات کے تعین کے لئے جاری نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے اور انتخابی عمل کے اہم مواقع پر بھی یہ موجود ہونی چاہئے۔

Pre-election Period

قبل از انتخاب عرصہ

During the pre-election period, program staff should consider how effective an election program has been in identifying obstacles and problems related to women's participation and communicating them to decision-makers and the public. If specific aspects of the pre-election process have been observed (e.g. voter registration), the monitoring should focus on:

قبل از انتخاب عرصہ کے دوران پروگرام عملہ کو غور کرنا چاہئے کہ خواتین کی شمولیت سے متعلق رکاوٹوں اور مسائل کے تعین اور انہیں فیصلہ سازوں اور عوام تک پہنچانے میں انتخابی پروگرام کتنا موثر رہا ہے۔ اگر قبل از انتخاب کے مخصوص پہلوؤں (یعنی ووٹر رجسٹریشن) کا مشاہدہ کر لیا گیا ہے تو نگرانی میں درج ذیل باتوں پر توجہ مرکوز کی جائے:

●What have been the gender-related findings of the pre-election activities?

● قبل از انتخاب سرگرمیوں پر صنف سے متعلق کیا معلومات سامنے آئی ہیں؟

● How have findings been communicated to the public and decision-makers? Has there been any media coverage?

● یہ معلومات کس طرح عوام اور فیصلہ سازوں کو پہنچائی گئی ہیں؟ کیا کوئی میڈیا کوریج ہوئی ہے؟

●What has been the impact? Has there been any change made to the process or the regulations prior to the election? Have political parties or candidates made any relevant statements or changed their behavior?

● اثر کیا رہا ہے؟ کیا انتخابات سے قبل طریق کار یا ضوابط میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے؟ کیا سیاسی جماعتوں یا امیدواروں نے کوئی متعلقہ بیانات دیئے ہیں یا ان کے طرز عمل میں کوئی تبدیلی آئی ہے؟

Election Day

انتخابات کا دن

Immediately following election day, program staff should consider how well the program has collected information related to women's participation in the election process and on election day and how effectively it has been communicated.

انتخابات سے عین اگلے روز پروگرام عملہ کو غور کرنا چاہئے کہ پروگرام نے کس قدر عمدہ طریقے سے انتخابی عمل میں اور انتخابات کے دن خواتین کی شمولیت سے متعلق معلومات جمع کی ہیں اور ان کا ابلاغ کتنے موثر طریقے سے کیا گیا ہے۔

● What have been the findings of the election program on gender-related issues? How have findings been communicated to the public, political parties and relevant government officials? Has there been any media coverage? What impact has this information had?

● صنف سے متعلق امور پر انتخابی پروگرام سے کیا معلومات سامنے آئی ہیں؟ عوام، سیاسی جماعتوں اور متعلقہ حکومتی عہدیداروں کو ان معلومات سے کس طرح آگاہ کیا گیا؟ کیا کوئی میڈیا کوریج کی گئی؟ ان معلومات سے کیا اثرات مرتب ہوئے؟

● How many women candidates have been elected? How does this differ from previous elections? What are the reasons for the difference?

● کتنی خواتین امیدوار منتخب ہوئیں؟ سابقہ انتخابات اور موجودہ انتخابات میں کیا فرق ہے؟ فرق کی وجوہات کیا ہیں؟

● What has been the voter participation rate for women as compared to the general population? How has this changed from previous elections? What factors may account for the difference?

● عام آبادی کے مقابلے میں خواتین کے لئے ووٹر شمولیت کی شرح کیا رہی؟ سابقہ انتخابات کے مقابلے میں اس میں کیا تبدیلی آئی ہے؟ کون سے عوامل اس فرق کا سبب ہو سکتے ہیں؟

Post-election Period

بعد از انتخاب کا عرصہ

Following the election period, the program staff should focus on the recommendations made concerning women's participation and their implementation.

انتخابی عرصہ کے بعد پروگرام عملہ کو خواتین کی شمولیت پر دی گئی سفارشات اور ان پر عملدرآمد پر توجہ دینی چاہئے۔

● What recommendations specific to women's participation were made following the elections and how have they been communicated to government officials, political party leaders and policy-makers?

●انتخابات کے بعد خواتین کی شمولیت پر کیا سفارشات کی گئیں اور سرکاری اہلکاروں، سیاسی جماعتوں کے لیڈروں اور پالیسی سازوں کو ان سے کس طرح آگاہ کیا گیا؟

●Have any changes been made to relevant election legislation or practice as a result of the recommendations?

● کیا سفارشات کے نتیجے میں متعلقہ انتخابی قانون سازی یا مروجہ طریقوں میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے؟

● Has the public or civil society taken any additional initiatives to support or advocate for specific recommendations?

● کیا عوام یا سول سوسائٹی نے کسی سفارشات کی وکالت یا حمایت کے لئے کوئی اضافی اقدامات کئے ہیں؟

Evaluating the impact of an election program can identify important lessons learned and help identify the next steps for possible follow-on program activities. Possible options to evaluate the program could include:

کسی انتخابی پروگرام کے اثرات کی جانچ پرکھ کرتے ہوئے اس سے حاصل ہونے والے اہم تجربات کا تعین کیا جا سکتا ہے اور پروگرام کے لئے ممکنہ پیروی سرگرمیوں کے آئندہ مراحل کے تعین میں مدد مل سکتی ہے۔ پروگرام کی جانچ پرکھ کے ممکنہ آپشنز میں درج ذیل شامل ہیں:

● A lessons learned roundtable with project partners to discuss the impact and implementation of the election program in regard to women's participation;

● تجربات سے متعلق پراجیکٹ پارٹنرز کا گول میز اجلاس جس میں خواتین کی شمولیت کے حوالے سے انتخابی پروگرام کے اثرات اور عملدرآمد پر بحث کی جائے۔

● Seeking feedback from other key election stakeholders, for example through targeted interviews; and

● دیگر اہم متعلقہ انتخابی فریقین سے جوابی آراء کا حصول مثال کے طور پر منتخب انٹرویوز کے ذریعے، اور

● Participant questionnaires (for party pollwatchers, domestic and international observers).

● شرکاء کے سوالنامے (پارٹی پولنگ ایجنٹوں، ملکی و بین الاقوامی مبصرین کے لئے)

Pollwatcher Training Targets Women

Prior to the February 2008 national and Provincial Assembly elections in Pakistan, political parties identified the need for more and better trained party poll-watchers, especially for women-designated polling stations, which had historically experienced a significant number of irregularities. Parties had reported that in the 2005 elections, especially in rural areas, many women had been prevented from voting by religious party activists, women poll workers had been replaced by men, and in some cases, women's polling stations had not been opened at all. Ballot box stuffing and vote count fraud had also been reported.

NDI responded by designing a training of the trainers program aimed at training a significant number of women to act as party poll-watchers in women-designated polling stations for the elections. While the scope of the program was eventually broadened to include men, training a significant number of women remained one of its main objectives. In two provinces, because of cultural sensitivities, NDI conducted parallel single-sex trainings for women to ensure that adequate numbers of women party activists were able to be trained as master trainers.

Through the program, NDI trained 499 master trainers, including 214 women, from 8 parties. They in turn trained 42,000 party poll-watchers, 41 percent of whom were women. This program significantly increased the number of poll-watchers that parties could deploy to women-designated polling stations.

In parallel to the party poll-watcher training, NDI conducted a multi-party women's forum to discuss challenges facing women in the election process, followed by 3 single-party women's roundtables. During these events participants identified security concerns, lack of education and resources, and cultural norms and practices as main barriers to women's electoral participation. NDI summarized the resulting recommendations and prepared a news release that generated significant media coverage in the country's leading newspapers

خواتین کے لئے مخصوص پولنگ ایجنٹوں کی تربیت

پاکستان میں فروری 2008 کے قومی وصوبائی انتخابات سے قبل سیاسی جماعتوں نے خاص طور پر خواتین کے لئے مخصوص پولنگ سٹیشنوں پر زیادہ اور بہتر تربیت یافتہ پارٹی پولنگ ایجنٹوں کی ضرورت کا تعین کیا کیونکہ ماضی میں ان پولنگ سٹیشنوں پر بے ضابطگیوں کی تعداد نمایاں رہی تھی۔ پارٹیوں نے بتایا کہ 2005 کے انتخابات میں خاص طور پر دیہی علاقوں میں کئی خواتین کو مذہبی جماعتوں کے کارکنوں نے ووٹ دینے سے روکا، خواتین پولنگ ایجنٹوں کی جگہ مردوں کو بٹھا دیا گیا، اور بعض صورتوں میں پولنگ سٹیشن کھولے ہی نہ گئے۔ بیلٹ باکس بھرنے اور ووٹوں کی گنتی میں دھوکہ دہی کی اطلاعات بھی ملیں۔

این ڈی آئی نے جواباً تربیتی ماہرین کی تربیت کا ایک پروگرام تشکیل دیا جس کا مقصد خواتین کی ایک نمایاں تعداد کو انتخابات میں خواتین کے لئے مخصوص پولنگ سٹیشنوں میں پارٹی پولنگ ایجنٹ کے طور پر کام کرنے کی تربیت دینا تھا۔ اگرچہ بعد میں پروگرام کا دائرہ کار پھیلا کر مردوں کو بھی اس میں شامل کر لیا گیا، لیکن خواتین کی نمایاں تعداد کی تربیت بدستور اس کے نمایاں مقاصد میں شامل رہی۔ دو صوبوں میں حساس ثقافتی پہلوؤں کے پیش نظر خواتین کے لئے یک صنفی متوازی تربیتی پروگراموں کا انعقاد کیا گیا تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جاسکے کہ خواتین پارٹی کارکنوں کی ایک موزوں تعداد تربیتی ماہرین کے طور پر تربیت حاصل کر سکے۔

پروگرام کے ذریعے این ڈی آئی نے 8 پارٹیوں سے تعلق رکھنے والی 214 خواتین سمیت 400 تربیتی ماہرین کو تربیت دی۔ اس پروگرام سے ایسی پولنگ ایجنٹوں کی تعداد میں نمایاں اضافہ ہوا جنہیں پارٹیاں خواتین کے لئے مخصوص پولنگ سٹیشنوں پر تعینات کر سکتی تھیں۔

پارٹی پولنگ ایجنٹوں کی تربیت کے ساتھ ساتھ این ڈی آئی نے انتخابی عمل میں خواتین کو درپیش چیلنجوں پر تبادلہ خیالات کے لئے ایک کثیر جماعتی فورم کا انعقاد کیا جس کے بعد خواتین کے تین یک جماعتی گول میز اجلاس منعقد کئے گئے۔ اس دوران شرکاء نے سلامتی کے خدشات، تعلیم اور وسائل کی کمی، اور ثقافتی اقدار اور مروجہ طریقوں کو خواتین کی انتخابی شمولیت میں بڑی رکاوٹیں قرار دیا۔ این ڈی آئی نے اس کے نتیجے میں سفارشات کا خلاصہ تیار کیا اور ایک نیوز ریلیز تیار کی جسے ملک کے ممتاز اخبارات میں نمایاں میڈیا کوریج ملی۔

Further Reading

مزید مطالعہ

Compendium of International Standards for Elections. London: NEEDS/European Commission. http://ec.europa.eu/external_relations/human_rights/election_observation/docs/compendium_en.pdf.

DPKO/DFS-DPA Joint Guidelines on Enhancing the Role of Women in Post-Conflict Electoral Process. New York: United Nations, 2007. http://aceproject.org/ero-en/topics/electoral-standards/DPKO-DFS-DPA%20election%20guidelines.pdf/view.

Fick, Glenda. *Gender Checklist for Free and Fair Elections*. Johannesburg: EISA, 2000. http://www.eisa.org.za/PDF/gc.pdf.

Handbook for Monitoring Women's Participation in Elections. Warsaw: OSCE/ODIHR, 2004. http://www.centaronline.org/postavljen/60/OSCE%20Handbook.pdf.

Klein, Richard and Patrick Merloe. *Building Confidence in the Voter Registration Process*. Washington: National Democratic Institute, 2001. http://www.ndi.org/node/12886.

Larserud, Stina and Rita Taphorn. *Designing for Equality: Best-fit, medium-fit and non-favourable combinations of electoral systems and gender quotas*. Stockholm: International IDEA, 2007. http://www.idea.int/publications/designing_for_equality/armenian.cfm.

Mawarire, Jealousy. *Election Observation: A Gender Perspective*. Harare: Zimbabwe Election Support Network. http://www.zesn.org.zw/pub_view.cfm?pid=122.

Merloe, Patrick. *Promoting Legal Frameworks for Democratic Elections: An NDI Guide for Developing Election Laws and Law Commentaries*. Washington: National Democratic Institute, 2008. http://www.ndi.org/node/14905.

Reynolds, Andrew, Ben Reilly, and Andrew Ellis, ed. *Electoral System Design: the New International IDEA Handbook*. Stockholm: International IDEA, 2005. http://www.idea.int/publications/esd/.

Women and Elections: Guide to promoting the participation of women in elections. New York: United Nations, 2005. http://www.un.org/womenwatch/osagi/wps/index.html.

Political Parties

سیاسی جماعتیں

Introduction

Political parties are the primary mechanism through which women access elected office and political leadership. Even in single mandate electoral systems,[31] the endorsement and support of a political party can play a critical role in the success of candidates. Therefore, the structures, policies, practices and values of political parties have a profound effect on the level of women's participation in political life.

Political parties are, by their nature, self-interested organizations focused on the contestation of elections. For some party leaders operating in this environment, the gains from women's political participation may not be readily apparent. The suggestion to promote women into decision-making positions may seem, risky at best, or at worst, an affront to the political party leadership. Therefore, political party program designers and implementers need to be familiar with the social, political and economic arguments for increasing and enhancing women's political party participation, and to be able to present the case for women's political participation with the specific interests and concerns of program partners in mind.

Parties that take women's political participation seriously benefit from stronger electoral positions, access to new groups of voters, and stronger relationships with their constituents. Voters perceive governments and governing institutions with more equitable representation as more credible, and are inclined to offer them stronger levels of support. Additionally, parties that can produce new faces and ideas maintain a vibrant and energized image in an age of

تعارف

سیاسی جماعتیں وہ بنیادی میکنزم ہیں جن کے ذریعے خواتین کسی منتخب عہدے اور سیاسی قیادت تک رسائی حاصل کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ 'سنگل مینڈیٹ' انتخابی نظاموں 31 میں بھی، سیاسی جماعت کی توثیق اور حمایت امیدواروں کی کامیابی میں کلیدی کردار ادا کر سکتی ہے۔ لہٰذا سیاسی جماعتوں کے ڈھانچے، پالیسیاں، مروجہ طریقے اور اقدار سیاسی زندگی میں خواتین کی شمولیت کی سطح پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔

سیاسی جماعتیں اپنی نوعیت کے اعتبار سے اپنے مفاد سے وابستہ یا ایسی تنظیمیں ہوتی ہیں جن کا سارا زور انتخابی دوڑ پر ہوتا ہے۔ اس ماحول میں کام کرنے والے بعض پارٹی قائدین کے لئے خواتین کی سیاسی شمولیت کے ثمرات شاید جلد ظاہر ہونے والے نہ ہوں۔ فیصلہ سازی میں خواتین کو آگے لانے کی تجویز بظاہر بہترین لفظوں میں شاید خطرناک اور بدترین لفظوں میں سیاسی جماعت کی قیادت کے لئے توہین آمیز ہو۔ لہٰذا سیاسی جماعت کا پروگرام تیار کرنے والے ماہرین اور عملدرآمد کاروں کو خواتین کی سیاسی شمولیت بڑھانے اور بہتر بنانے پر سماجی، سیاسی اور معاشی دلائل سے آگاہ ہونا چاہئے اور وہ اس قابل ہوں کہ وہ خواتین کی سیاسی شمولیت کا مقدمہ پروگرام پارٹنرز کے مخصوص مفادات اور خدشات کو پیش نظر رکھتے ہوئے پیش کر سکیں۔

جو پارٹیاں خواتین کی سیاسی شمولیت کو سنجیدگی سے لیتی ہیں وہ بہتر انتخابی پوزیشن، ووٹروں کے نئے گروہوں تک رسائی، اور اپنے رائے دہندگان کے ساتھ زیادہ مضبوط تعلقات کی صورت میں فائدہ بھی اٹھاتی ہیں۔ ووٹروں کے نزدیک ایسی حکومتیں اور حکومتی ادارے زیادہ مساوی نمائندگی کے حامل اور زیادہ معتبر ٹھہرتے ہیں اور ان کا جھکاؤ ان کی بہتر حمایت کی طرف ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں جو پارٹیاں نئے چہروں اور خیالات کو سامنے لا سکتی ہیں ووٹر ٹرن

declining voter turnout. Some results are dramatic, some are subtle and some are achieved progressively, but the overall outcome for political parties is a net gain in every case.[32]

Though political parties may appear to take an interest in women's advancement, often women are recruited for strategic reasons. The decision to promote women's political participation is rarely taken because it is 'the right thing to do'. Rather, it is typically part of a number of calculations taken to improve electoral gains, enhance legitimacy or credibility, or strengthen a governing position. For instance, the party may want to capture new voters, or is simply using women as tokens of progressive policies without a real commitment to women's advancement. In some places parties recruit women for the general elections at the end of the campaign period; these women are perceived as "vote getters" for the party rather than candidates who will add value, or who will have a voice in the party. Sometimes women are not aware of this hidden agenda.

Political parties that are purposefully structured to promote women are undeniably more successful at it. The most effective methods of women's promotion involve enforced policies of positive action to advance women as leaders and put them in viable positions as candidates. These can be voluntarily adopted by the parties, as was the case in Wales,[33] or imposed as a statutory obligation, as was the case in Rwanda.[34]

Those parties that approach women's participation in a more passive manner are unlikely to see real progress in any reasonable timeframe. The National Women's Council of Ireland (NWCI) recently calculated that without proactive measures to promote women's political participation, it would take 370 years for women to reach 50 percent of seats in that country's national parliament.[35] The Fawcett Society in the United Kingdom made a similar assessment,

آؤٹ میں کمی کے اس دور میں وہ اپنی ایک فعال اور توانائی سے بھرپور ساکھ بحال رکھ پاتی ہیں۔ بعض نتائج ڈرامائی ہوتے ہیں اور کچھ برائے نام، اور بعض صورتوں میں پیشرفت بتدریج ہوتی ہے لیکن ہر صورت میں مجموعی نتیجہ سیاسی جماعتوں کے لئے نقد فائدے کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔[32]

اگرچہ بظاہر سیاسی جماعتیں خواتین کو آگے لانے میں دلچسپی کا اظہار کر سکتی ہیں لیکن اکثر خواتین کو سٹریٹجک وجوہ کی بناء پر ساتھ ملایا جاتا ہے۔ خواتین کی سیاسی شمولیت کو فروغ دینے کا فیصلہ شاذونادر ہی اس بناء پر کیا جائے کہ 'یہی درست ہے'۔ الٹا، عام طور پر یہ اسی ماپ تول کا حصہ ہوتا ہے کہ اس میں انتخابی فائدہ کتنا ہے، قانونی یا معتبر حیثیت بہتر ہو گی یا حکومت بنانے کی پوزیشن کو استحکام ملے گا یا نہیں۔ مثال کے طور پر پارٹی شاید نئے ووٹروں کو قابو کرنا چاہتی ہو یا خواتین کی ترقی کے حقیقی عزم کے بغیر انہیں محض ترقیاتی پالیسیوں کے نام پر استعمال کر رہی ہو۔ بعض مقامات پر سیاسی جماعتیں عام انتخابات میں خواتین کی بھرتی انتخابی مہم کے آخری دنوں میں کرتی ہیں۔ ایسی خواتین کو پارٹی کے لئے ''ووٹ لانے والے'' عنصر کے طور پر لیا جاتا ہے نہ کہ ایسی امیدواروں کے طور پر جن سے قدر و قیمت میں اضافہ ہو یا جن کی پارٹی میں کوئی آواز ہو۔ بعض اوقات خواتین اس پوشیدہ ایجنڈا سے آگاہ نہیں ہوتیں۔

ایسی سیاسی جماعتیں جن کا ڈھانچہ خواتین کو آگے لانے کے مقصد کے تحت تشکیل دیا جاتا ہے، ناقابل تردید حد تک اس میں زیادہ کامیاب رہتی ہیں۔ خواتین کے فروغ کے انتہائی موثر طریقوں میں خواتین کو بطور قائدین مثبت اقدام کی پالیسیوں کے نفاذ اور انہیں بطور امیدوار فعال عہدوں پر لانا شامل ہیں۔ پارٹیاں ان پالیسیوں کو رضاکارانہ طور پر اپناتی ہیں جس کی ایک مثال ویلز میں دیکھنے کو ملی،[33] یا پھر انہیں ایک دستوری تقاضے کے طور پر نافذ کیا جاتا ہے جیسا کہ روانڈا میں دیکھنے میں آیا۔[34]

ایسی پارٹیاں جن کی خواتین کی شمولیت پر سوچ زیادہ مجہول ہوتی ہے ان کے ہاں کسی معقول ٹائم فریم میں حقیقی پیشرفت کا امکان کم ہوتا ہے۔ نیشنل ویمنز کونسل آف آئرلینڈ (این ڈبلیو سی آئی) کے ایک حالیہ اندازے کے مطابق خواتین کی سیاسی شمولیت کے فروغ کے لئے فعال اقدامات کے بغیر خواتین کو ملک کی قومی پارلیمان میں 50 فیصد نشستوں تک پہنچنے میں 370 سال لگ جائیں گے۔[35] برطانیہ میں فاسیٹ سوسائٹی نے ایسا ہی ایک تجزیہ کیا جس میں

determining it could take 200 years to achieve parity in the House of Commons if the political parties did not take positive measures to increase women's representation. [36]

پتہ چلا کہ اگر سیاسی جماعتوں نے خواتین کی نمائندگی بڑھانے کے لئے مثبت اقدامات نہ کئے تو ہاؤس آف کامنز میں انہیں برابری حاصل کرنے میں 200 سال لگ جائیں گے۔[36]

To truly benefit from women's political participation, a party's efforts must be genuine and proactive. Political parties gain when women not only participate in the electoral and governing processes, but influence them. Superficial efforts to increase the number of women involved in politics, but which offer no real qualitative influence or decision-making powers are unlikely to produce any new or immediate benefits. Typical examples of such efforts include women's wings without statutory authority or sway; the selection of female place holders on candidate lists; the ignoring of women officials once they are elected; placing women in un-electable districts as candidates; or, removing women from viable positions on candidate lists at the last minute.

خواتین کی سیاسی شمولیت سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھانے کے لئے پارٹی کی کوششیں حقیقی اور فعال ہونی چاہئیں۔ خواتین جب نہ صرف انتخابی اور حکومتی عمل میں شرکت کرتی ہیں بلکہ اس پر اثرانداز بھی ہوتی ہیں تو اس کا فائدہ سیاسی جماعتوں کو ہی ہوتا ہے۔ کھوکھلی کوششوں سے سیاست میں شریک خواتین کی تعداد تو بڑھ جاتی ہے لیکن اگر انہیں حقیقی معیاری اثرورسوخ یا فیصلہ سازی کے اختیارات نہ ملیں تو کوئی نئے یا فوری فوائد سامنے آنے کا امکان کم ہوتا ہے۔ ایسی کوششوں کی روایتی مثالوں میں کسی دستوری اختیار یا حمایت کے بغیر خواتین کے ونگز، امیدواروں کی فہرست میں شامل کرنے کے لئے خواتین کو چن لینا، خواتین عہدیداروں کو منتخب ہونے کے بعد نظرانداز کرنا، خواتین کو ایسے اضلاع میں یا ایسے امیدواروں میں شامل کرنا جن کا جیتنا محال ہو، یا خواتین کو آخری لمحے امیداروں کی فہرست میں کسی فعال پوزیشن سے ہٹانا شامل ہیں۔

The universal trend is towards democratic governance based on parity and equality among sexes and ethnic groups. Outreach to traditionally under-represented groups, such as women, is now considered a minimum standard for the democratic functioning of political parties.[37] In a recent inquiry into women's political participation by a Joint Committee of the Houses of the Oireachtas (Parliament) in Ireland, former Teachta Dála (Member of Parliament) Liz O'Donnell commented that, "It will come to a point where decisions taken, from which women are absent in large numbers, will lack credibility in a democracy."[38]

آفاقی رجحان جنسی اور نسلی گروہوں کے درمیان برابری اور مساوات پر مبنی جمہوری طرز حکومت کی جانب بڑھ رہا ہے۔ روایتی طور پر کم نمائندگی کے حامل گروپوں مثلاً خواتین سے رابطہ ورسائی کو اب سیاسی جماعتوں کی جمہوری کارگزاری کے لئے کم سے کم معیار تصور کیا جاتا ہے۔[37] آئرلینڈ میں پارلیمان کی ایک جوائنٹ کمیٹی کی طرف سے خواتین کی سیاسی شمولیت پر ایک حالیہ انکوائری میں سابق رکن پارلیمان لزاوڈونیل کہتی ہیں کہ "ایک وقت آئے گا جب خواتین کی بڑی تعداد میں موجودگی کے بغیر کئے جانے والے فیصلوں کو جمہوریت میں کافی حد تک معتبر حیثیت حاصل نہیں رہے گی"۔ [38]

This chapter is designed to serve as a resource for political party programs anywhere along the spectrum of women's political participation, whether such efforts are taking place in challenging or more progressive environments. Program staffs are encouraged to pick and choose among the strategies and activities

یہ باب خواتین کی سیاسی شمولیت کو پارٹی پروگراموں میں کہیں بھی جگہ دینے، آیا یہ کوششیں کسی مشکلات سے بھرپور ماحول میں ہو رہی ہوں یا ترقی پسند ماحول میں، کے لئے ایک منبع کا کام دینے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ پروگرام عملہ کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے کہ وہ اس باب میں دی گئی حکمت عملیوں اور

outlined in this chapter, and to modify any of the models offered to suit a program's objectives and the context in which they are working.

To be successful, political party programs must recognize the realities of the environment in which they are operating, acknowledge that political transformation is a process that can be generational, work to support organic and meaningful changes in political parties that will deliver permanent and consequential levels of women's involvement, and make the case for equitable representation in all activities. By applying a gender perspective to all areas of programming, program designers and implementers can promote and support women's political participation in every aspect of their work.

Program Design

Gender mainstreaming in political party programs has distinct advantages for the democracy practitioner because it uses the available resources in a way that benefits everyone—both men and women. Gender mainstreaming identifies inequalities, and the opportunities to address these in the program design. Once barriers are identified, programs can highlight where specific women's activities are needed or where they can leverage the overall goals of the program.

There is no one-size-fits-all program design when it comes to addressing women's participation with political parties. Rather than suggest a specific methodology or approach, this chapter seeks to offer a variety of tools, activities, programming ideas, standards and best practices which can be adapted to suit a range of political, cultural and economic environments, as well as all types of budgets.

سر گرمیوں کو اپنی مرضی کے مطابق منتخب کریں اور یہاں دیئے گئے کسی بھی ماڈل کو اپنے پروگرام کے مقاصد اور اس سیاق وسباق کے مطابق ڈھال لیں جس میں وہ کام کر رہے ہیں۔

کامیابی کے لئے سیاسی جماعت کے پروگراموں میں اس ماحول کے حقائق کو سمجھنا لازم ہے جس میں وہ کام کر رہے ہیں۔اس بات کو سمجھیں کہ سیاسی تغیر ایک ایسا عمل ہے جو کئی نسلوں پر محیط ہو سکتا ہے، سیاسی جماعتوں میں ترکیبی اور بامعنی تبدیلیاں لانے کے لئے کام کریں جن سے خواتین کی شرکت ایک مستقل اور نتیجہ خیز سطح تک پہنچ پائے گی اور تمام سر گرمیوں میں مساوی نمائندگی کا مقدمہ تیار کریں۔پروگرام کے تمام شعبوں میں صنفی نقطہ نظر کا اطلاق کر کے پروگرام تیار کرنے والے ماہرین اور عملدرآمد کار اپنی سر گرمیوں کے ہر پہلو میں خواتین کی سیاسی شمولیت کو فروغ دے سکتے ہیں اور اس کی حمایت کر سکتے ہیں۔

پروگرام ڈیزائن

سیاسی جماعت کے پروگراموں میں صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانا یا 'جنڈر مین سٹریمنگ' جمہوری ماہرین کے لئے منفرد ثمرات کی حامل ہوتی ہے کیونکہ یہ دستیاب وسائل کو اس طرح استعمال کرتی ہے جس سے مردوں اور خواتین سب کو فائدہ ہوتا ہے۔ جنڈر مین سٹریمنگ، عدم مساوات کے پہلوؤں اور پروگرام ڈیزائن میں ان کے ازالہ کے لئے مواقع کا تعین کرتی ہے۔ایک بار رکاوٹوں کا تعین ہو جائے تو پروگراموں میں اس بات کو اجاگر کیا جا سکتا ہے کہ کہاں خواتین سے متعلق سر گرمیوں کی ضرورت ہے یا کہاں وہ پروگرام کے مجموعی مقاصد کے لئے سود مند ہو سکتی ہیں۔

سیاسی جماعتوں میں خواتین کی شمولیت کے حوالے سے ایسا کوئی پروگرام ڈیزائن نہیں ملتا جو سب کے معیار پر پورا اترتا ہو۔ کوئی مخصوص طریق کار یا لائحہ عمل تجویز کرنے کے بجائے اس باب میں متعدد ایسے طریقے، سر گرمیاں، پروگرام کے لئے خیالات، معیارات اور بہترین مروجہ طریقے دیئے گئے ہیں جنہیں انواع واقسام کے سیاسی، ثقافتی اور معاشی حالات کے علاوہ ہر قسم کے بجٹ کے مطابق ڈھالا جا سکتا ہے۔

Context

The best place to start when designing or revising efforts for women's political participation is with a fresh assessment of the political landscape. This may also be useful for pre-existing political party or women's participation programs, which are seeking to revitalize or redirect their efforts.

Start with an internal evaluation of the social, economic and political environment and core issues connected with women's political participation. Use this assessment to identify major and minor challenges and opportunities. NDI's *Win with Women Assessment Tool for Political Parties* offers a structured examination of a number of these areas and can be helpful identifying key considerations when working with political parties.

Key Questions:

● What is the electoral system? How does this impact women's chance of winning? What do women need to be successful in this system?

● What is/are the candidate selection process(es)? Each party may have its own, including different procedures for each level of office. What factors influence women's chances of getting through this/these process(es) into viable positions as candidates?

● Where are the women who will take on these roles as candidates, elected officials and political leaders? Are they already in the parties, in civil society organizations, in business, in local communities or community organizations? Who are these women? How can they be contacted?

● Among the typical barriers to women's full participation in politics, which are most at play in this environment? How strong are they?

سیاق وسباق

خواتین کی سیاسی شمولیت کی کوششوں کا ڈیزائن تیار کرتے ہوئے یا اس پر نظرثانی کرتے ہوئے بہترین نقطہ آغاز یہ ہے کہ سیاسی میدان کا نئے سرے سے تجزیہ کیا جائے۔ یہ پہلے سے موجود سیاسی جماعت یا خواتین کی شمولیت کے پروگراموں کے لئے بھی مفید ہو سکتا ہے جو اپنی کوششوں میں نئی روح پھونکنا چاہتے ہوں یا انہیں ایک نئی سمت دینا چاہتے ہوں۔

شروعات کے طور پر خواتین کی سیاسی شمولیت سے جڑے کلیدی امور اور سماجی، معاشی وسیاسی ماحول کی داخلی جانچ پرکھ کریں۔ اس تجزیہ کو استعمال کرتے ہوئے چھوٹے بڑے چیلنجوں اور مواقع کا تعین کریں۔ این ڈی آئی (NDI) کا Win with Women Assessment Tool for Political Parties ان میں سے متعدد شعبوں کے جائزہ کا ڈھانچہ فراہم کرتا ہے اور سیاسی پارٹیوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اہم قابل غور باتوں کے تعین میں مددگار ہو سکتا ہے۔

اہم سوالات:

● انتخابی نظام کیا ہے؟ یہ خواتین کی جیت کے امکان پر کس طرح اثرانداز ہوتا ہے؟ خواتین کو اس نظام میں کامیابی کے لئے کیا کرنا پڑتا ہے؟

● امیدوار کے چناؤ کا طریقہ کیا ہے؟ ہر پارٹی کا اپنا طریقہ ہو سکتا ہے جس میں ہر سطح کے عہدے کا طریق کار مختلف ہو سکتا ہے۔ خواتین کے لئے اس عمل سے گزر کر بطور امیدوار کسی فعال تک پہنچنے کے مواقع پر کون سے عوامل اثرانداز ہوتے ہیں؟

● ایسی خواتین کہاں ہیں جو بطور امیدوار، انتخابی اہلکار اور سیاسی قائد یہ کردار سنبھالیں گی؟ کیا وہ پہلے سے پارٹی میں موجود ہیں، سول سوسائٹی تنظیموں میں ہیں، کاروباری شعبے یا مقامی کمیونٹی یا کمیونٹی تنظیموں میں ہیں؟ یہ خواتین کون ہیں؟ ان سے رابطہ کس طرح کیا جا سکتا ہے؟

● سیاست میں خواتین کی بھرپور شمولیت میں روایتی رکاوٹیں کیا ہیں جو اکثر

● Who are the most influential, sympathetic individuals who can help, both men and women? Who will be supportive within the political parties? Within civil society? Within the private or business sector? Within academia? Who can champion change effectively?

● Consider holding an internal focus group or brainstorming session with all relevant resident staff to begin to answer some of these questions. This may include staff at all levels and from all programs. It may be appropriate to include key program partners as well.

Relevant Research

Once an internal analysis is conducted, start to expand the circle of information. Bring in reports or investigations from other organizations and individuals to add context, texture and a broader perspective. Academic institutions, visiting research fellows and marketing firms can be good sources of additional information.

If the resources are available, more formal research can be helpful at this stage, which can provide a baseline for public perceptions of women as candidates and leaders, help categorize exact barriers to women's political participation, as well as identify women who already have public profiles. Gender analysis is critical at this early phase because it can help anticipate how programs will impact men and women differently, which will impact the effectiveness of the program overall. The baseline research should also include an examination of male leadership, how women are perceived by their male counterparts, and what would motivate male leaders to engage and support women candidates. Carefully considered research provides a tangible product, which is attractive to party leaders, and can be useful in securing meetings with high-level officials. Moreover, solid research can provide the basis of a persuasive case for women's participation.

ویشتر اس ماحول میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں؟ یہ رکاوٹیں کس قدر مضبوط ہیں؟

● ایسے انتہائی بااثر اور ہمدردی رکھنے والے افراد، مرد اور خواتین دونوں، کون ہیں جو اس میں مدد دے سکتے ہیں؟ سیاسی جماعتوں میں کون معاون ثابت ہو گا؟ سول سوسائٹی میں؟ نجی یا کاروباری شعبے میں؟ تدریسی حلقوں میں؟ کون تبدیلی کا موثر علمبردار بن سکتا ہے؟

● ان میں سے بعض سوالات کے جواب حاصل کرنے پر ابتداء کے لئے تمام متعلقہ مقیم عملہ کے ساتھ داخلی گروہی بات چیت یا تبادلہ خیال سیشن منعقد کرنے پر غور کریں۔ اس میں ہر سطح کا اور تمام پروگراموں کا عملہ شامل ہو سکتا ہے۔ اہم پروگرام پارٹنرز کو بھی شامل کرنا مناسب ہو گا۔

متعلقہ تحقیق

داخلی تجزیہ ہو جائے تو معلومات کا دائرہ کار پھیلانا شروع کریں۔ سیاق وسباق، ترکیب، اور وسیع تر نقطہ نظر شامل کرنے کے لئے دیگر تنظیموں سے حاصل ہونے والی رپورٹوں یا تحقیقات پر غور کریں۔ تعلیمی ادارے، وزیٹنگ ریسرچ فیلوز اور مارکیٹنگ فرمیں اضافی معلومات کا عمدہ ذریعہ ثابت ہو سکتے ہیں۔

اگر یہ ذرائع موجود ہوں تو اس مرحلے پر بہتر رسمی تحقیق مددگار ہو سکتی ہے جس سے بطور امیدوار اور قائدین خواتین کے بارے میں عوامی فہم پر بنیادی معلومات مل سکتی ہیں، خواتین کی شمولیت میں درپیش رکاوٹوں کو کیٹیگریز میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور پہلے سے سیاسی مقام کی حامل خواتین کا تعین کیا جا سکتا ہے۔ صنفی تجزیہ اس ابتدائی مرحلے میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس سے یہ اندازہ لگانے میں مدد مل سکتی ہے کہ یہ پروگرام مردوں اور خواتین پر کس طرح مختلف طریقے سے اثرانداز ہوں گے جس سے پروگرام کی تمام تر افادیت پر اثر پڑے گا۔ بنیادی معلومات کی تحقیق میں مرد قیادت کا جائزہ اور یہ باتیں بھی شامل ہو سکتی ہیں کہ مرد اپنی ساتھی خواتین کے بارے میں کیا نقطہ نظر رکھتے ہیں اور مرد قائدین کو ساتھ ملانے اور خواتین امیدواروں کی حمایت پر کون سی چیز ترغیب کا کام دے گی۔ محتاط اور سوچی سمجھی تحقیق سے معقول نتیجہ حاصل ہوتا ہے جو پارٹی قائدین کے لئے پرکشش ہوتا ہے اور اعلیٰ سطحی حکام کے ساتھ ملاقاتوں میں مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ علاوہ ازیں ٹھوس تحقیق خواتین کی شمولیت کے ایک مضبوط مقدمہ کے لئے بنیاد کا کام دے سکتی ہے۔

If time or budgets do not allow for stand-alone research, there are other options. Consider adding a few questions to an omnibus survey, which a government agency or private sector research or marketing firm may already conduct on a regular basis. Find out what is already available from academic institutions, international organizations or civil society organizations, which can inform program planning. Program designers should also consider partnering with a civil society organization to conduct informal research, such as a survey or focus groups.

اگر وقت یا بجٹ محض اس موضوع پر تحقیق کی اجازت نہ دیتے ہوں تو دوسرے راستے بھی موجود ہیں۔ 'اومنی بس سروے' میں چند سوالات شامل کرنے پر غور کریں جو شاید نجی شعبے کی تحقیقی یا مارکیٹنگ فرم پہلے سے باقاعدہ بنیاد پر کر رہی ہو۔ یہ دیکھیں کہ تعلیمی اداروں، بین الاقوامی تنظیموں یا سول سوسائٹی تنظیموں سے کیا کچھ مل سکتا ہے جو پروگرام منصوبہ بندی میں معلومات کا کام دے سکتا ہے۔ پروگرام ڈیزائن کرنے والے ماہرین کو ایک رسمی تحقیق مثلاً سروے یا گروہی بات چیت کے لئے سول سوسائٹی تنظیموں کے ساتھ پارٹنرشپ پر بھی غور کرنا چاہئے۔

Using Research to Shape Political Party Programming

In advance of municipal elections in 2009, NDI's Morocco program conducted focus group research and in-depth interviews. The information from these efforts was used to develop a strategy to increase women's political participation in the elections. Findings from the project identified factors that were inhibiting the public's willingness to elect women, namely adherence to traditional gender stereotypes and negative perceptions of political parties in general.

The research provided information for women standing in the election and to NDI's program partners. It also informed NDI's training program for candidates to help prepare them for the election. NDI developed a training program that identified strategies for women candidates to overcome the negative stereotypes highlighted in the focus groups and helped them to incorporate these strategies into their campaign plans. These strategic efforts coincided with a new quota law, which helped increase the number of women elected to more than 3,400, up significantly from the 127 women elected in the previous local elections.

سیاسی پارٹی پروگرام کی تشکیل میں تحقیق کا استعمال

2009 میں بلدیاتی انتخابات سے قبل این ڈی آئی کے مراکش پروگرام نے گروہی بات چیت اور تفصیلی انٹرویوز کی صورت میں تحقیق کی۔ ان کوششوں سے حاصل ہونے والی معلومات کو انتخابات میں خواتین کی سیاسی شمولیت بڑھانے کی حکمت عملی کی تیاری میں استعمال کیا گیا۔ پراجیکٹ سے حاصل ہونے والی معلومات میں ان عوامل کا تعین کیا گیا جو خواتین کو منتخب کرنے پر عوام کی آمادگی میں رکاوٹ بن رہے تھے جن میں روایتی صنفی دقیانوسی باتوں کی پاسداری اور بالعموم سیاسی جماعتوں کے بارے میں منفی فہم شامل ہیں۔

تحقیق کی بدولت انتخابات میں حصہ لینے والی خواتین اور این ڈی آئی کے پروگرام پارٹنرز کو معلومات میسر آئیں۔ اس سے امیدواروں کو انتخابات کی تیاری میں مدد کے سلسلے میں این ڈی آئی کے تربیتی پروگرام کے لئے بھی معلومات حاصل ہوئیں۔ این ڈی آئی نے ایک تربیتی پروگرام تشکیل دیا جس میں خواتین امیدواروں کو گروہی بات چیت کے دوران سامنے آنے والی منفی دقیانوسی باتوں پر قابو پانے کی حکمت عملیوں کا تعین کیا گیا اور انہیں یہ حکمت عملیاں اپنی انتخابی مہم کے منصوبوں میں شامل کرنے میں مدد دی گئی۔ یہ سٹریٹجک کوششیں جاری تھیں کہ کوٹہ کا ایک قانون منظور کیا گیا جس سے خواتین کی تعداد بڑھانے میں مدد ملی اور سابقہ مقامی انتخابات میں منتخب ہونے والی 127 خواتین کے مقابلے میں یہ تعداد نمایاں حد تک بڑھ کر 3,400 تک پہنچ گئی۔

Ensure that a gender perspective is applied to any research conducted, whether formal or informal. Consider whether women are adequately represented in the research, whether the research mechanism allows women's views to be fully heard, and whether questions being asked take into

اس امر کو یقینی بنائیں کہ صنفی نقطہ نظر ہر قسم کی تحقیق خواہ وہ رسمی ہو یا غیر رسمی، میں شامل ہے۔ اس بات پر غور کریں کہ آیا خواتین کو تحقیق میں موزوں نمائندگی حاصل ہے، آیا تحقیقی میکنزم خواتین کے خیالات پوری طرح سننے کا موقع دیتا ہے، اور آیا جو سوالات پوچھے جا رہے ہیں ان میں خواتین کے مسائل

account women's issues and perspectives.
Turn this research into a report or publication that can be shared with key stakeholders who may have a role to play in women's political participation. Whether this is a public or strictly internal document will depend on the particular circumstances in each country. In either case, a professional examination of the political landscape for women can provide valuable insights for program planning and offer a meaningful product for program partners.

اور فہم کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔
اس تحقیق کو رپورٹ یا اشاعتی مواد کی شکل دیں جس کا تبادلہ دوسرے اہم متعلقہ فریقین کے ساتھ بھی کیا جاسکتا ہے جو خواتین کی سیاسی شمولیت میں کوئی کردار ادا کر سکتے ہوں۔ اس بات کا انحصار ہر ملک کے مخصوص حالات پر ہو گا کہ آیا یہ عوامی دستاویز ہے یا پھر صرف داخلی دستاویز۔ کسی بھی صورت میں خواتین کے لئے سیاسی میدان کا پیشہ ورانہ انداز میں جائزہ، پروگرام کی منصوبہ بندی کے لئے مفید اندرونی معلومات فراہم کر سکتا ہے اور پروگرام پارٹنرز کے لئے ایک بامعنی نتیجے کی صورت میں سامنے آسکتا ہے۔

Interviews with Key Stakeholders

اہم متعلقہ فریقین کے انٹرویو

Armed with fresh analysis of the landscape, the next step is to begin the conversation with stakeholders about women's political participation. Use these opportunities to build relationships with key players who will influence women's political participation, and bring in the perspective of stakeholders to inform program content and design.

سیاسی میدان کا تازہ ترین تجزیہ تیار کر لینے کے بعد اگلا مرحلہ یہ ہے کہ خواتین کی سیاسی شمولیت پر متعلقہ فریقین کے ساتھ بات چیت شروع کی جائے۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اہم کرداروں کے ساتھ تعلقات استوار کریں جو خواتین کی سیاسی شمولیت پر اثرانداز ہوں گے اور متعلقہ فریقین کے نقطہ نظر کو پروگرام کے مواد اور ڈیزائن کا حصہ بنائیں۔

Program planners must first identify with whom this discussion should begin. Any assessment or research conducted at the initiation of the program will likely produce a list of stakeholders affected by or affecting women's political participation. Review this list,
consider whether additional names should be added, and identify where and with whom contacts should be made.

پروگرام کے منصوبہ سازوں کو پہلے اس بات کا تعین کرنا چاہئے کہ گفت وشنید کا آغاز کس سے کیا جائے۔ پروگرام کے آغاز پر کئے جانے والی کسی بھی تجزیہ یا تحقیق سے خواتین کی سیاسی شمولیت سے متاثر ہونے والے یا اس پر اثرانداز ہونے والے متعلقہ فریقین کی فہرست تیار کی جاسکتی ہے۔ اس فہرست کا جائزہ لیں، اس بات پر غور کریں کہ آیا اضافی نام شامل کئے جائیں، اور یہ طے کریں کہ کہاں اور کس کس سے رابطے کئے جائیں۔

Political party programs should assess which stakeholders will feel that they should be contacted first, which will be most helpful and influential, and which will present the greatest challenge and will therefore require more time and effort. It is likely that in most situations, particularly when beginning a new program, discussions will begin with political party leaders or senior officials.

سیاسی جماعت کے پروگراموں میں اس بات کا تجزیہ کیا جائے کہ کون سے متعلقہ فریقین محسوس کریں گے کہ ان سے پہلے رابطہ کیا جائے، کون سب سے زیادہ مددگار اور بااثر ہوں گے، کون سب سے بڑا چیلنج بن سکتے ہیں اور یوں ان پر زیادہ وقت اور محنت کی ضرورت ہو گی۔ عین ممکن ہے کہ بیشتر صورتوں میں بالخصوص نیا پروگرام شروع کرتے وقت، سیاسی جماعتوں کے قائدین یا سینئر عہدیداروں کے ساتھ بات چیت شروع ہو جائے۔

Program designers may find it useful to identify stakeholders and anticipate their likely reaction to suggestions for increasing women's political

پروگرام تیار کرنے والے ماہرین کے لئے نیچے دیا گیا خاکہ استعمال کرتے ہوئے متعلقہ فریقین کا تعین مفید ہو سکتا ہے اور وہ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ خواتین کی

participation using the following matrix:

سیاسی شمولیت میں اضافہ کی تجاویز پر ان کا متوقع رد عمل کیا ہوگا:

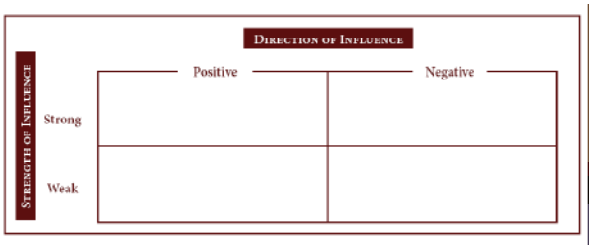

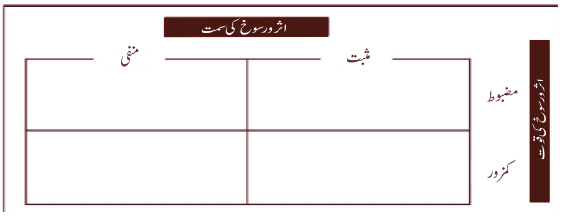

This analysis may help program planners and designers anticipate from where both support and resistance is likely to come. Increasing women's political participation represents a real change in the political culture of many countries, and program implementers should expect stakeholders to respond to this as they would to any serious reform. There will be those who embrace it enthusiastically, those who oppose it fervently, and a variety of reactions in between.

اس تجزیہ کی بدولت پروگرام کے منصوبہ سازوں اور ڈیزائن تیار کرنے والے ماہرین کو یہ اندازہ لگانے میں مدد مل سکتی ہے کہ حمایت اور مزاحمت، یہ دونوں کہاں سے آسکتی ہیں۔ خواتین کی سیاسی شمولیت میں اضافہ کئی ملکوں کے سیاسی کلچر میں حقیقی تبدیلی کی نمائندگی کرتا ہے اور پروگرام کے عملدرآمد کاروں کو توقع رکھنی چاہئے کہ اس پر بعض متعلقہ فریقین کا جواب ایسا ہوگا جیسے وہ کسی سنجیدہ اصلاح پر بات کر رہے ہوں۔ ایسے بھی ہوں گے جو جوش و خروش کے ساتھ اسے قبول کریں گے، کچھ ایسے بھی ہوں گے جو اس کی مخالفت میں پیش پیش ہوں گے۔ غرض ہر طرح کے رد عمل دیکھنے کو ملیں گے۔

Program staff will best manage this situation by keeping communication open, consistent and proactive, achieving successes as early in the program as possible to demonstrate its value to political parties, and identifying champions of change from within the political establishment to assist with making the case for progress and reform. Some of these champions of change should be men.

پروگرام عملہ کے لئے بہترین طریقہ یہی ہے کہ وہ ابلاغ کو کشادہ، پیہم اور فعال رکھیں، اور جس قدر جلد ممکن ہو پروگرام میں کامیابیاں حاصل کریں تاکہ سیاسی جماعتوں پر اس کی افادیت ظاہر ہو اور ترقی و اصلاح کا مقدمہ تیار کرنے میں معاونت کے لئے سیاسی اسٹیبلشمنٹ میں موجود تبدیلی کے علمبرداروں کا تعین ہو سکے۔ تبدیلی کے ان علمبرداروں میں کچھ مرد بھی شامل ہوں گے۔

Discussions with stakeholders will help gauge reactions to, and opinions on women's political participation, and should also allow program planners to begin to incor porate the experience and perspective of potential program partners and participants into program design. The feedback from stakeholders will inform, influence or update the types of activities and services that can be offered as part of the programming, and the most useful mediums for delivering these.

متعلقہ فریقین کے ساتھ بات چیت سے خواتین کی سیاسی شمولیت پر رد عمل اور آراء کا اندازہ لگانے میں مدد ملے گی اور اس کی بدولت پروگرام کے منصوبہ ساز پروگرام ڈیزائن میں متوقع پروگرام پارٹنرز اور شرکاء کا تجربہ اور نقطہ نظر شامل کر سکیں گے۔ متعلقہ فریقین سے حاصل ہونے والی آراء سے ایسی سرگرمیوں اور خدمات، جو پروگرام کے سلسلے میں پیش کی جا سکتی ہیں، کی نوعیت پر معلومات میسر آئیں گی اور یہ ان پر اثر انداز ہو سکتی ہیں اور ان کی فراہمی کے مفید ترین وسیلہ کا کام دے سکتی ہیں۔

Communicating with Political Party Leaders

سیاسی جماعتوں کے قائدین کے ساتھ ابلاغ

Political party leaders and senior officials are key

stakeholders in efforts to increase and improve women's political participation. Any meaningful changes will have to involve them, and strategic decisions must incorporate their opinions and perspectives.

سیاسی جماعتوں کے قائدین اور سینئر عہدیدار، خواتین کی سیاسی شمولیت میں اضافے اور اسے بہتر بنانے کی کوششوں میں اہم متعلقہ فریقین کی حیثیت رکھتے ہیں۔ کسی بھی بامعنی تبدیلی میں انہیں شامل کرنا لازم ہے اور سٹریٹجک فیصلوں میں ان کی آراء اور نقطہ نظر ضرور شامل ہونے چاہئیں۔

NDI's *Win with Women Assessment Tool for Political Parties* may provide a helpful structure for some aspects of discussions with senior party officials. The objective should be to leave these meetings with an agreed action plan for what the program will deliver for political parties to promote women's political participation, and what party leaders may be expected to do in support of this effort. The level of detail and commitment will clearly vary according to the situation, but staff should consider following up in writing to party leaders to begin to create as structured an arrangement as possible, perhaps working towards a Memorandum of Understanding or agreed action plan.

این ڈی آئی (NDI) کا پروگرام *Win with Women Assessment Tool for Political Parties* سینئر پارٹی عہدیداروں کے ساتھ گفتگو کے بعض پہلوؤں کے لئے معاون ڈھانچہ فراہم کر سکتا ہے۔ مقصد یہی ہونا چاہئے کہ یہ ملاقاتیں ایک عملی منصوبہ یا ایکشن پلان پر اتفاق کے ساتھ ختم ہونی چاہئیں کہ اس پروگرام کی بدولت خواتین کی سیاسی شمولیت کے فروغ کے لئے سیاسی جماعتوں کو کیا ملے گا اور ان کوششوں کی حمایت کے سلسلے میں پارٹی قائدین سے کیا توقع کی جاتی ہے۔ اس حوالے سے تفصیل اور عزم کی سطح یقیناً حالات کے مطابق مختلف ہو گی لیکن عملہ کی کوشش ہونی چاہئے کہ پارٹی قائدین کے ساتھ تحریری پیروی جاری رکھے اور اسے ممکنہ حد تک کسی سمجھوتے کی شکل دینے کی کوشش کرے جو کوئی مفاہمتی یادداشت یا متفقہ ایکشن پلان بھی ہو سکتا ہے۔

Program staff must determine the most appropriate way to approach senior party. Private discussions with the leadership of each political party with whom they are working can be scheduled to:

پروگرام عملہ کو سینئر پارٹی عہدیداروں تک رسائی کے موزوں ترین طریقہ کا تعین بھی کر لینا چاہئے۔ ہر سیاسی جماعت جس کے ساتھ وہ کام کر رہے ہیں، کی قیادت کے ساتھ نجی گفتگو کا شیڈول طے کیا جا سکتا ہے تاکہ:

- present the findings from the initial assessment or research, making certain to highlight any measurable public opinion in support of women's political participation or clear benefits to political parties, which may have been uncovered;

- ابتدائی تجزیہ یا تحقیق سے حاصل ہونے والی معلومات پیش کی جا سکیں، خواتین کی سیاسی شمولیت کی حمایت میں ایسی رائے عامہ کو اجاگر کیا جائے جس کی پیمائش ممکن ہو اور سیاسی جماعتوں کو ہونے والے وہ فوائد واضح کئے جائیں جو سامنے آئے ہوں

- assess party leaders' perspective of women's political participation and whether the party is eager to make this a priority;

- خواتین کی سیاسی شمولیت پر پارٹی قائدین کے نقطہ نظر کا تجزیہ کیا جا سکے اور آیا پارٹی اسے اپنی ترجیح بنانے کی خواہشمند ہے

- discuss the measures the party may already have in place to promote and support women, and evaluate the effectiveness of these measures;

- ان اقدامات پر گفتگو کی جا سکے جو پارٹی خواتین کی حمایت اور فروغ کے لئے پہلے کر چکی ہو اور ان اقدامات کی افادیت کی جانچ پرکھ کی جائے

- outline the benefits to further development of women's participation to party leaders;

- پارٹی قائدین کو خواتین کی شمولیت میں مزید پیشرفت کے فوائد کا خاکہ پیش کیا

- survey what program activities or initiatives political parties would like to conduct; and/or

- identify individuals within political parties who will be supportive of efforts to advance women's political participation.

Communicating with Women Leaders and Other Key Stakeholders

As important as the political party leaders who can make women's political participation happen in theory are the women who can make it happen in reality.

To initiate or revive a women's political participation program, implementers need to build relationships with the women who will take the risks and do the work required to succeed in politics and with individuals from other sectors of society who can help support them. As always, the manner in which this is done will depend on local custom and culture, and the ease of communication and travel within the country.

Building a network of stakeholders who will have an impact on women's political participation is a first step. To build these relationships, identify the best way to communicate with each stakeholder group and use these opportunities to:

- present the findings from the initial assessment or research;

- strengthen existing relationships and build new ones;

- identify individual women who are interested in pursuing or advancing a career in politics, as well as individuals and organizations that can offer resources and support to these women;

- discuss measures already in place to promote and support women's political participation, and

جاسکے

- یہ سروے کیا جا سکے کہ سیاسی جماعتیں کون سی پروگرام سرگرمیاں یا کاوشیں انجام دینا چاہیں گی اور/ یا

- سیاسی جماعتوں کے اندر ایسے افراد کا تعین کیا جا سکے جو خواتین کی سیاسی شمولیت کے فروغ کی کوششوں کی حمایت کریں گے۔

خواتین قائدین اور دیگر اہم متعلقہ فریقین کے ساتھ ابلاغ

سیاسی جماعت کے قائدین کی طرح یکساں اہم، جو نظریہ کے اعتبار سے خواتین کی سیاسی شمولیت کو عملی جامہ پہنا سکتی ہیں، وہ خواتین ہیں جو حقیقت میں ایسا کر سکتی ہیں۔

خواتین کی سیاسی شمولیت کے کسی پروگرام کے آغاز یا آغاز نو کے لئے عملدرآمد کاروں کو ایسی خواتین کے ساتھ جو خطرات مول لیں گی اور سیاست میں کامیابی کے لئے درکار کام کریں گی، اور معاشرے کے دیگر طبقات کے ایسے افراد کے ساتھ تعلقات استوار کرنے چاہئیں جو ان کی حمایت میں مدد دے سکتے ہوں۔ ہمیشہ کی طرح اس کا انحصار بھی مقامی روایات و ثقافت اور ملک کے اندر سفر و ابلاغ کی آزادی پر ہے کہ یہ کام کس انداز میں کیا جاتا ہے۔

متعلقہ فریقین کے ایسے نیٹ ورک کی تعمیر پہلا قدم ہے جو خواتین کی سیاسی شمولیت پر اپنا اثر دکھائے گا۔ ان تعلقات کی تعمیر کے لئے متعلقہ فریقین کے ہر گروہ کے ساتھ ابلاغ کے بہترین طریقے کا تعین کریں اور ان مواقع کو درج ذیل کے لئے استعمال کریں:

- ابتدائی تجزیہ یا تحقیق سے حاصل ہونے والی معلومات پیش کرنے کے لئے

- موجودہ تعلقات کو مستحکم بنانے اور نئے تعلقات استوار کرنے کے لئے

- ایسی انفرادی خواتین کے تعین کے لئے جو سیاست میں کیریر بنانے اور بڑھانے میں دلچسپی رکھتی ہوں، ایسے افراد اور تنظیموں کے تعین کے لئے جو ان خواتین کو وسائل اور حمایت پیش کر سکتے ہوں

evaluate the effectiveness of these measures;

- gather specific feedback on what program activities or initiatives stakeholders would like conducted in support of women's political participation; and/or

- begin to develop a common cause of action and specific ideas for the way forward.

Some options for beginning the process of communicating with key stakeholders include, networking events, conferences, individual meetings or consultations, and electronic media. These tools are described in greater detail in the Appendices section of the guide.

Analysis of Research and Stakeholder Information

Once program planners and implementers have garnered strategic information from research, built working relationships with stakeholders, and consulted with potential program partners, the next step is to use this information and experience to design and deliver program activities. A gender analysis of both qualitative and quantitative data will inform program decisions that will benefit both men and women.

The types of activities selected should largely be led by intended program outcomes and the needs of program partners, but will be also influenced by a variety of other factors, including the political and cultural environments, the election calendar, the electoral system, the security situation, local transportation and infrastructure, language barriers, staff, budgets, and possibly even the weather.

Program designers and implementers can affect a degree of control over some of these issues, but have limited control over others. Design issues that program staff should seek to prioritize and influence are outlined below. Specific ways to implement each of these guidelines are described in the following section on program

- خواتین کی سیاسی شمولیت کے فروغ اور حمایت کے لئے پہلے سے موجود اقدامات پر گفتگو اور ان اقدامات کی موثر حیثیت کی جانچ پرکھ کے لئے
- اس بارے میں مخصوص جوابی آراء حاصل کرنے کے لئے کہ متعلقہ فریقین خواتین کی سیاسی شمولیت کی حمایت میں پروگرام کی کون سی سرگرمیاں یا کاوشیں کرانا چاہیں گے اور/ یا

- عمل کے مشترکہ مقصد اور مستقبل پر مخصوص خیالات کی تیاری کے لئے

اہم متعلقہ فریقین کے ساتھ ابلاغ کا عمل شروع کرنے کے بعض راستوں میں نیٹ ورکنگ کی تقاریب، کانفرنسیں، انفرادی ملاقاتیں یا مشاورتیں، اور الیکٹرانک میڈیا شامل ہیں۔ ان طریقوں کو اس رہنما کتابچہ کے ضمیمہ جات والے حصے میں زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

تحقیق اور متعلقہ فریقین سے ملنے والی معلومات کا تجزیہ

پروگرام کے منصوبہ ساز اور عملدرآمد کار جب تحقیق کے لئے سٹریٹجک معلومات حاصل کر لیں، متعلقہ فریقین کے ساتھ تعلقات کار استوار کر لیں، اور متوقع پروگرام پارٹنرز کے ساتھ مشاورت کر لیں تو اگلا قدم ان معلومات اور تجربہ کا پروگرام سرگرمیوں کی تیاری اور انجام دہی میں استعمال ہے۔ معیار اور مقدار دونوں اعتبار سے اعداد و شمار کا صنفی تجزیہ پروگرام فیصلوں کے لئے معلومات کا کام دے گا جن سے مردوں اور خواتین دونوں کو فائدہ پہنچے گا۔

سرگرمیوں کی جو اقسام منتخب کی جائیں ان میں زیادہ تر رہنمائی پروگرام کے مطلوبہ نتائج اور پروگرام پارٹنرز کی ضروریات سے لی جائے لیکن متعدد دیگر عوامل بھی اس پر اثرانداز ہوں گے جن میں سیاسی و ثقافتی ماحول، انتخابات کا شیڈول، انتخابی نظام، سلامتی کی صورتحال، مقامی ٹرانسپورٹ اور بنیادی ڈھانچہ، زبان کی رکاوٹیں، عملہ، بجٹ اور شاید موسم بھی شامل ہو سکتا ہے۔

پروگرام کے عملدرآمد کار اور ڈیزائن ماہرین ان میں سے بعض امور پر ایک حد تک تو اپنا کنٹرول دکھا سکتے ہیں لیکن دیگر پر ان کا کنٹرول محدود ہوتا ہے۔ ڈیزائن سے متعلق ایسے امور جنہیں پروگرام عملہ ترجیحی حیثیت دے گا اور جن پر اپنا اثر ڈالے گا، کا خاکہ ذیل کی سطور پر دیا گیا ہے۔ ان رہنما اصولوں میں سے ہر ایک پر

implementation.

Apply a Gender Perspective to All Activities

Awareness of gender inequalities, women's participation and the perspectives of women play a valuable role in all program activities conducted with political parties, whether these are trainings, consultations, study missions, research programs or otherwise. Program designers and implementers should be aware of, and sensitive to the different life experiences of women and men, disparities in access to resources, and variations in the ways in which women and men will be able to respond to program activities.

It is not necessary to have a stand-alone women's program to influence women's political participation. Gender mainstreaming can ensure that women's needs are considered and represented in every aspect of most activities. Examples of gender mainstreaming include the following:

- Program partners are asked to strive for delegations nominated to participate in program activities that are balanced in terms of male and female participation. There should be both men and women in delegations, trainings, meetings and consultations with senior party officials.

- When working with political parties on electoral and outreach strategies, ensure they have considered the specific issues and motivators of women voters, and that these strategies take into consideration that women voters are likely to outnumber men voters.

- Apply a gender perspective to research programs when designing questions and samples, when selecting a research mechanism and when determining who will carry out the research. A gender perspective means examining the differences between men's and women's roles, status, needs and priorities, and how these differences affect their ability to access and control resources and opportunities

عملدرآمد کے مخصوص طریقے پروگرام عملدرآمد کے سیکشن میں دیئے گئے ہیں۔

تمام سرگرمیوں پر صنفی نقطہ نظر کا اطلاق کریں

صنفی عدم مساوات کے پہلو، خواتین کی شمولیت اور خواتین کے نقطہ نظر سیاسی جماعتوں کی طرف سے منعقد کی جانے والی تمام پروگرام سرگرمیوں، خواہ وہ تربیت ہو یا مشاورت، سٹڈی مشن ہو یا تحقیق یا کچھ اور، میں مفید کردار ادا کرتے ہیں۔ پروگرام کے ڈیزائن ماہرین اور عملدرآمد کاروں کو خواتین اور مردوں کی زندگی کے تجربات میں پائے جانے والے فرق، وسائل تک رسائی میں عدم یکسانیت، اور ان طریقوں میں تغیرات سے آگاہ اور محتاط رہنا چاہئے جن کے ذریعے مرد اور خواتین پروگرام سرگرمیوں پر اپنا ردعمل ظاہر کر سکیں گے۔

ضروری نہیں ہوتا کہ خواتین کا کوئی ایک پروگرام خواتین کی سیاسی شمولیت پر اثرانداز ہو پائے۔ 'جنڈر مین سٹریمنگ' کے ذریعے اس امر کو یقینی بنایا جاسکتا ہے کہ خواتین کی ضروریات کو بیشتر سرگرمیوں کے ہر پہلو میں زیر غور لایا جاتا ہے اور نمائندگی دی جاتی ہے۔ 'جنڈر مین سٹریمنگ' کی چند مثالیں درج ذیل ہیں:

- پروگرام پارٹنرز سے کہا جاتا ہے کہ وہ پروگرام کی ایسی سرگرمیوں میں شرکت کے لئے مندوبین نامزد کرنے کی کوشش کریں جو مردوں اور خواتین کی شمولیت کے اعتبار سے متوازن ہوں۔ سینئر پارٹی عہدیداروں کے ساتھ مشاورتوں، ملاقاتوں، تربیتی پروگراموں اور وفود میں مرد اور خواتین دونوں شامل ہونے چاہئیں۔

- انتخابی اور رابطہ حکمت عملیوں پر سیاسی جماعتوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنائیں کہ خواتین ووٹرز کے مخصوص مسائل اور ترغیبی پہلوؤں کو زیر غور لایا گیا ہے اور ان حکمت عملیوں میں اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے کہ خواتین ووٹر تعداد کے اعتبار سے مردوں پر سبقت لے سکیں۔

- تحقیقی پروگراموں میں سوالات اور نمونہ جات کی تیاری، تحقیقی میکنزم کے انتخاب اور اس بات کا تعین کرتے وقت کہ یہ رابطہ سرگرمیاں کون انجام دے گا، صنفی نقطہ نظر کا اطلاق کریں۔ صنفی نقطہ نظر سے مراد یہ ہے کہ مردوں اور خواتین کے کردار، حیثیت، ضروریات اور ترجیحات میں پائے جانے والے فرق کے علاوہ اس بات کا جائزہ لیا جائے کہ فرق کے یہ پہلو معاشرے میں وسائل اور

in society.

Women-only activities can also be a valuable part of women's participation programs. They give women a chance to build skills, confidence and networks in a supportive environment. This can be particularly important for trainings that involve a high level of personal risk such as public speaking, media skills and message development.

However, mixed-sex environments should also be included in program activities. Balance single-sex activities with mixed-sex activities. Integrated activities allow male and female party members to interact in a professional environment as peers and equals. Including men as program participants exposes them to the capabilities of their female colleagues and may facilitate them becoming more effective partners in promoting women within their parties. For example, in 2007 NDI organized a forum on women's participation in parliament in Burkina Faso. The project invited 150 male and female potential candidates to participate in forums which encouraged political parties to promote more women on their lists and within their parties. At the end of the forum, there was a unanimously recognized improvement of the intra-party's political dialogue concerning women's participation.

Including senior party officials allows them to see women party members in professional and leadership positions. Male trainers and speakers can also play a vital role by setting standards for interacting with women participants with the same level of consideration and respect as male participants.

Make sure to close the feedback loop by reporting back to party leaders and decision-makers on the capabilities and strengths their party members demonstrate during program activities, and ensuring they are aware of the potential among the individuals who participate in these activities. Feedback is an important mechanism for promoting program participants within a party.

مواقع تک رسائی اور کنٹرول کے لئے ان کی صلاحیت پر کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں۔

صرف خواتین کی سرگرمیاں بھی خواتین کی شمولیت کے پروگراموں کا مفید جزو ہو سکتی ہیں۔ ان سے خواتین کو ایک معاون ماحول میں نیٹ ورکس، اعتماد اور مہارتوں کی تعمیر کا موقع ملتا ہے۔ یہ ایسے تربیتی پروگراموں کے لئے خاص طور پر اہمیت کا حامل ہو سکتا ہے جن میں ذاتی نوعیت کے خطرات کی سطح بلند ہوتی ہے جیسے عوامی تقریر، میڈیا مہارتیں اور پیغام کی تیاری۔

تاہم مخلوط ماحول بھی پروگرام کی سرگرمیوں میں شامل کیا جائے۔ یک جنسی سرگرمیوں کو مخلوط جنسی سرگرمیوں کے ساتھ متوازن بنائیں۔ باہم مربوط سرگرمیوں کی بدولت مرد اور خواتین پارٹی ارکان کو پیشہ ورانہ ماحول میں ساتھیوں کے طور پر برابر حیثیت میں میل جول کو موقع ملتا ہے۔ مردوں کو پروگرام کے شرکاء میں شامل کرنے سے انہیں اپنی خواتین ساتھیوں کے سامنے اپنی صلاحیتیں دکھانے کا موقع ملتا ہے اور اس طرح اپنی پارٹیوں میں خواتین کے فروغ کے حوالے سے انہیں موثر پارٹنر بنانے کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر 2007 میں این ڈی آئی (NDI) نے برکینا فاسو میں خواتین کی شمولیت پر ایک فورم کا اہتمام کیا۔ منصوبے کے تحت 150 مرد اور خواتین متوقع امیدواروں کو فورم میں شرکت کے لئے مدعو کیا گیا جس سے سیاسی جماعتوں کی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ اپنی فہرستوں میں اور اپنی پارٹیوں کے اندر زیادہ خواتین کو آگے لائیں۔ فورم کے اختتام پر پارٹی میں داخلی طور پر خواتین کی شمولیت سے متعلق گفت وشنید میں بہتری پیدا ہوئی جسے متفقہ طور پر تسلیم کیا گیا۔

سینئر پارٹی عہدیداروں کو شامل کرنے سے انہیں خواتین پارٹی ارکان کو پیشہ ورانہ اور قائدانہ پوزیشنوں میں دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔ مرد تربیتی ماہرین اور ماہرین بھی خواتین شرکاء کے ساتھ مرد شرکاء کی طرح احترام اور خیال پر مبنی میل جول کے معیارات مقرر کرتے ہوئے ایک کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔

اس بات کی تسلی کریں کہ جوابی آراء کے سلسلے کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جاتا ہے اور پارٹی قائدین اور فیصلہ سازوں کو ان کی پارٹی ارکان کی طرف سے پروگرام سرگرمیوں کے دوران ظاہر کی جانے والی صلاحیتوں اور قوت کے پہلوؤں پر واپسی رپورٹ دی جاتی ہے۔ اس امر کو بھی یقینی بنائیں کہ وہ ان سرگرمیوں میں

The value of a training or program activity is enhanced if senior party officials receive an assessment of the performance, hard work, and abilities of their party members who participated. This is particularly true in the case of younger members and women, who are less likely to receive this attention otherwise.

حصہ لینے والے افراد کی استعداد سے آگاہ ہیں۔ جوابی آراء پارٹی کے اندر پروگرام کے شرکاء کو آگے لانے کا ایک اہم میکنزم ہے۔ کسی تربیتی یا پروگرام سرگرمی کی افادیت اس صورت میں مزید بڑھ جاتی ہے اگر سینئر پارٹی حکام کو حصہ لینے والے اپنے پارٹی ارکان کارکردگی، محنت اور صلاحیتوں کا تجزیہ موصول ہو۔ نوجوان ارکان اور خواتین پر بھی یہ بات صادق آتی ہے جنہیں دوسری صورت میں کم توجہ ملنے کا امکان ہوتا ہے۔

Assessment information should be delivered in a manner which is professional, constructive and appropriate, and should focus on the strengths of those who demonstrated potential and showed dedication to the work. Participants should be notified in advance that their work will be evaluated. Depending on the detail of the evaluation, it may be appropriate for participants to have the opportunity to view and discuss these assessments before they are passed on to party officials. The method for delivering the information depends on the local culture. Written evaluations or letters create a permanent record, but a personal meeting with senior party officials delivers message directly and ensures it is received. A combination of both written and oral communication may be most effective if time and resources allow.

جائزہ کی یہ معلومات پیشہ ورانہ، تعمیری اور موزوں انداز میں فراہم کی جائیں اور ان لوگوں کی قوت کے پہلوؤں پر توجہ مرکوز کی جائے جنہوں نے اپنی استعداد اور کام کے ساتھ لگن کا اظہار کیا ہو۔ شرکاء کو پیشگی بتادیا جائے کہ ان کے کام کی جانچ پرکھ کی جائے گی۔ جانچ پرکھ کی تفصیل کے پیش نظر شرکاء کے لئے مناسب ہو گا کہ انہیں یہ جائزہ رپورٹیں پارٹی عہدیداروں کے حوالے کرنے سے قبل دیکھنے اور ان پر بات کرنے کا موقع دیا جائے۔ معلومات کی ترسیل کے طریقے کا انحصار مقامی کلچر پر ہے۔ تحریری جانچ پرکھ یا خطوط ایک مستقل ریکارڈ کی شکل اختیار کر لیتے ہیں لیکن سینئر پارٹی عہدیداروں کے ساتھ بالمشافہ ملاقات میں پیغام براہ راست دیا جاسکتا ہے اور اگر وقت اور وسائل اجازت دیں تو زبانی ابلاغ سب سے موثر ثابت ہو سکتا ہے۔

Programs should endeavor to model the message on women's participation that is being delivered to political parties**.** Managers should ensure that the program's own processes for hiring and contracting staff, trainers and advisor are balanced, fair and gender sensitive. Programs should seek to recruit local women for senior positions and provide skills and professional development opportunities to program staff, including programs designed to address gaps in access to formal experience and education for female team members.

پروگراموں میں خواتین کی شمولیت پر اس پیغام کا نمونہ تیار کرنے کی کوشش کی جائے جو سیاسی پارٹیوں کو دیا جائے گا۔ منتظمین اس امر کو یقینی بنائیں کہ عملہ، تربیتی ماہرین اور مشیران کی بھرتی اور کنٹریکٹ کارروائی متوازن، منصفانہ اور صنفی احساس کی حامل ہیں۔ پروگراموں میں سینئر عہدوں پر مقامی خواتین کو بھرتی کرنے کی کوشش کی جائے اور پروگرام عملہ کو مہارت اور پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع فراہم کئے جائیں جن میں خواتین ٹیم ارکان کے لئے رسمی تجربہ اور تعلیم تک رسائی میں پائے جانے والے خلاء کے ازالہ کے پروگرام بھی شامل ہوں۔

Program Implementation

پروگرام پر عملدرآمد

Political party program implementers may consider a variety of innovative and traditional approaches. Additionally, some programs may

already have several programming streams running and women's political participation can easily be integrated as a component of these by applying a gender perspective to planning and implementation.

Many political party programs involve working with political parties on their internal structures, systems and strategies to assist them in becoming more accessible, inclusive and democratic organizations. Incorporating a gender mainstreaming approach to political participation is a key component in achieving all of these objectives. Without careful attention to how the projects will affect men and women, resources cannot be allocated where they are most needed. Furthermore, attention to gender helps to identify where a specific women's project may be needed to address these systemic biases.

Effective political party programs require sound working relationships with political party leaders and decision-makers, and many programs begin by focusing on this objective. In most countries, these officials are more likely to be men than women, but this is not always the case. Having women at the head of a political organization does not guarantee a sympathetic ear. Political parties tend to be self-interested organizations and party leaders of any gender or background may need to be persuaded by the benefits from focusing proactively on women's political participation.

Based on the strength of their working relationships with political parties, the political environment, and the organizational culture, program staff should determine whether women's political participation should be discussed explicitly and directly, or introduced progressively. Some parties will respond well to the message of increasing women's representation outright. Others will need to view the argument from the perspective of protecting the rights of both women and men, i.e., 'parity democracy,' in which the participation of men has the same status and

سیاسی پارٹی پروگرام کے عملدرآمد کار متعدد اقسام کے جدت پر مبنی اور روایتی لائحہ عمل زیر غور لا سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں بعض پروگراموں میں بعض سرگرمیاں پہلے سے موجود ہو سکتی ہیں اور منصوبہ بندی اور عملدرآمد میں صنفی نقطہ نظر کا اطلاق کرتے ہوئے خواتین کی سیاسی شمولیت کو ان کے جزو کے طور پر شامل کیا جاسکتا ہے۔

سیاسی پارٹیوں کے کئی پروگراموں میں سیاسی جماعتوں کے ساتھ ان کے داخلی ڈھانچوں، نظاموں اور حکمت عملیوں پر کام کیا جاتا ہے تاکہ انہیں بہتر طور پر قابل رسائی، شمولیت پر مبنی اور جمہوری تنظیمیں بننے میں مدد دی جاسکے۔ سیاسی شمولیت میں 'جنڈر مین سٹریمنگ' کی سوچ کو شامل کرنا ان تمام مقاصد کے حصول میں اہم جزو کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس بات پر محتاط توجہ دیئے بغیر کہ یہ منصوبے مردوں اور عورتوں پر کس طرح اثرانداز ہوں گے، وسائل کی ایسے شعبوں کے لئے تخصیص نہیں کی جاسکتی جہاں ان کی اشد ضرورت ہے۔ علاوہ ازیں، صنف پر توجہ دینے سے یہ طے کرنے میں مدد ملتی ہے کہ نظام میں موجود ان تعصبات کو دور کرنے کے لئے خواتین کے کسی منصوبے کی ضرورت کہاں پر ہے۔

موثر سیاسی پارٹی پروگراموں کے لئے سیاسی جماعت کے قائدین اور فیصلہ سازوں کے ساتھ عمدہ تعلقات کار کی ضرورت ہوتی ہے اور کئی پروگراموں کا آغاز اسی مقصد پر مرکزی توجہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ بیشتر ملکوں میں یہ عہدیدار عورتوں سے زیادہ مرد ہو سکتے ہیں لیکن ضروری نہیں ہوتا کہ ہمیشہ ایسا ہو۔ سیاسی تنظیم کی سربراہی پر کسی خاتون کے فائز ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ وہ ہمدردانہ توجہ رکھتی ہوں۔ سیاسی جماعتیں ذاتی مفادات پر مبنی تنظیمیں واقع ہوتی ہیں اور کسی بھی صنف یا پس منظر کے حامل پارٹی قائدین کو اس بات پر قائل کرنا ضروری ہو سکتا ہے کہ خواتین کی سیاسی شمولیت پر زور دینے سے انہیں کیا فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔

سیاسی جماعتوں، سیاسی ماحول اور تنظیمی کلچر کے ساتھ اپنے تعلقات کار کی قوت کی بناء پر پروگرام عملہ کو طے کرنا چاہئے کہ آیا خواتین کی سیاسی شمولیت پر گفتگو کھلے لفظوں میں اور براہ راست انداز میں کی جائے یا اسے قدم بہ قدم متعارف کرایا جائے۔ بعض پارٹیاں خواتین کی نمائندگی میں اضافہ کے پیغام پر عمدہ جوابی ردعمل ظاہر کریں گی۔ بعض ایسی ہوں گی جنہیں مردوں اور خواتین دونوں کے حقوق کے تحفظ یعنی ''مساویانہ جمہوریت'' کے نقطہ نظر سے دلائل دینا پڑیں گے جس میں مردوں کی شمولیت کو بھی وہی ترجیح اور حیثیت حاصل ہو جیسی

priority as that of women. Still others may only cooperate when they understand that by increasing the engagement of women and other marginalized groups their party will become stronger and they can increase their vote share.

عورتوں کو۔ کچھ اس وقت تعاون کریں گی جب وہ سمجھ لیں گی کہ خواتین اور دیگر محرومی کا شکار گروپوں کی شمولیت بڑھانے سے ان کی پارٹی مضبوط ہو گی اور ان کے ووٹ بڑھ سکتے ہیں۔

Adapting to the Needs of Female Participants

In a number of countries, women who are younger or not married are oftentimes unable to travel or stay overnight alone, and must be accompanied by a chaperone if attending a training program away from home. NDI programs in Iraq and West Bank/Gaza incorporate the additional costs of chaperones, acknowledging that this is part of the important objective of having younger women participate in training programs.

NDI programs have also found creative ways to bring training and assistance to women in environments that pose security risks and restrictions on movement. NDI's Iraq program, for example, hired Iraqi Provincial Coordinators to support and monitor the activities of civic and political party partners at the grassroots level in each province. These Coordinators maintain contacts and relationships with politically active women throughout the country and perform trainings or consultations with women in a local setting, increasing program impact and flexibility and minimizing security concerns. NDI's program in Afghanistan employs the same types of outreach through regional offices, and uses radio to communicate with target audiences in more isolated parts of the country.

خواتین شرکاء کی ضروریات سے ہم آہنگی

متعدد ملکوں میں ایسی خواتین جو کم عمر ہیں اور شادی شدہ نہیں ہیں، اکثر سفر نہیں کر سکتیں یا رات کو تنہا کہیں قیام نہیں کر سکتیں اور گھر سے دور تربیتی پروگرام میں شرکت کی صورت میں ان کے ساتھ کسی بزرگ کا ہونا لازم ہوتا ہے۔ عراق اور مغربی کنارے/ غزہ میں این ڈی آئی کے پروگراموں میں ان بزرگ ساتھیوں کے اضافی اخراجات بھی شامل کئے گئے جو اس بات کا اعتراف تھا کہ یہ تربیتی پروگراموں میں کم عمر خواتین کی شمولیت کے اہم مقصد کا ایک حصہ ہے۔

این ڈی آئی (NDI) کے پروگراموں نے ایسے ماحول میں خواتین کی تربیت اور معاونت کے تخلیقی طریقے تلاش کئے ہیں جہاں اس تحریک کو سکیورٹی خطرات اور پابندیاں درپیش ہیں۔ مثال کے طور پر این ڈی آئی (NDI) کے عراق پروگرام نے ہر صوبے میں نچلی سطح پر شہری اور سیاسی جماعتوں کے پارٹنرز کی سرگرمیوں میں حمایت اور نگرانی کے لئے عراقی پراونشل کوآرڈینیٹرز کی خدمات حاصل کیں۔ یہ کوآرڈینیٹر پورے ملک میں سیاسی طور پر فعال خواتین کے ساتھ رابطے اور تعلقات برقرار رکھتے ہیں اور مقامی ماحول میں خواتین کے ساتھ تربیت اور مشاورت کرتے ہیں جس سے پروگرام کے اثرات اور لچکدار رویہ میں اضافہ ہوا ہے اور سکیورٹی خدشات میں کمی آئی ہے۔ افغانستان میں این ڈی آئی کا پروگرام اپنے ریجنل دفاتر کے ذریعے اس طرح کی رابطہ سرگرمیاں انجام دیتا ہے اور وہاں ملک کے الگ تھلگ علاقوں میں مقیم متعلقہ سامعین کے ساتھ ابلاغ کے لئے ریڈیو کو استعمال کیا جا رہا ہے۔

Understanding the Candidate Selection Processes

Candidate selection processes have a profound impact on a woman's ability to stand for office and be elected. Women must have a reasonable chance of being able to make it through a political party's selection process into a viable position as a candidate before any electoral campaign even begins.

امیدواروں کے انتخاب کے طریقے

خواتین کو کسی عہدے کا امیدوار بننے اور منتخب ہونے کے قابل بنانے میں امیدواروں کے انتخاب کے طریقے گہرا اثر رکھتے ہیں۔ خواتین کو معقول موقع ملنا چاہئے کہ وہ کوئی انتخابی مہم شروع ہونے سے بھی پہلے سیاسی جماعت کی چناؤ کی کارروائی کے ذریعے کسی فعال عہدے کی امیدوار بن سکیں۔

The variety of candidate selection processes employed by political parties can make this a challenging issue to address. In many countries, each party has its own manner of selecting candidates, and these processes can vary even within a single party. Parties may devolve selection to local branches, with each branch developing its own system, or may employ different methods depending on the type of election.

Transparency can be a problem in candidate selection. Even in established democracies, many political parties operate non-transparent systems, or invoke inconsistent criteria when making choices. Highly centralized or less developed parties may hand-pick candidates without explanation or accountability. Whatever system a party is working with to select its candidates, the real questions are, "what kind of candidates does it produce and what does this mean for women's political participation?" The candidate selection processes that produce the most immediate results for women's political participation are those which involve enforceable measures of positive action, such as:

● **All-women shortlists or primaries**: All-women shortlists are typically used in the final stage of a candidate selection process. The selection panel that will make the definitive choice of candidates is given a list of potential women candidates only from which to choose for a certain number of seats.[39] A similar strategy is used in all-women primaries. Political parties designate electoral areas in which only women candidates will be offered to selectors.[40]

● **Quotas:** Quotas require a certain number of women to be on a candidate list or selected as candidates. To be meaningful, quotas must be enforceable (for example, a party's candidate list is rejected by the electoral regulation body unless

سیاسی جماعتوں کی طرف سے امیدواروں کے چناؤ کے لئے استعمال کئے جانے والے مختلف طریقوں کے باعث اس مسئلے کا ازالہ کافی مشکل ہو جاتا ہے۔ کئی ملکوں میں ہر پارٹی کا امیدواروں کے چناؤ کا اپنا طریق کار ہوتا ہے اور ہر پارٹی کی صورت میں یہ مختلف ہو سکتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ پارٹیوں نے یہ اختیار نچلی سطح پر مقامی شاخوں کو منتقل کر دیا ہو اور ہر شاخ نے اپنا نظام وضع کر رکھا ہو یا انتخاب کی نوعیت کے پیش نظر مختلف طریقہ اپناتی ہو۔

امیدواروں کے چناؤ میں شفاف کاری بھی ایک مسئلہ بن سکتی ہے۔ یہاں تک کہ مسلمہ جمہوریتوں میں بھی کئی سیاسی جماعتیں غیر شفاف نظام کے تحت کام کر رہی ہوتی ہیں یا چناؤ کرتے وقت غیر موافق معیار اپنا سکتی ہیں۔ انتہائی مرکز گیر یا کم ترقی یافتہ پارٹیاں کسی وضاحت یا احتساب کے بغیر مرضی سے امیدواروں کا چناؤ بھی کر سکتی ہیں۔ امیدواروں کے چناؤ کے لئے پارٹی کا نظام کوئی بھی ہو اصل سوالات یہ ہیں کہ ''اس سے کس طرح کے امیدوار سامنے آتے ہیں اور خواتین کی شمولیت پر ان کا اثر کیسا ہے؟'' امیدواروں کے چناؤ کے جن طریقوں سے خواتین کی سیاسی شمولیت کے فوری نتائج سامنے آتے ہیں ان میں مثبت کارروائی کے قابل نفاذ اقدامات شامل ہوتے ہیں، مثلاً

● **صرف خواتین پر مشتمل مختصر فہرستیں یا مخصوص بنیادی حلقے**: صرف خواتین پر مشتمل مختصر فہرستیں عام طور پر امیدواروں کے چناؤ کی کارروائی کے حتمی مرحلے میں استعمال کی جاتی ہیں۔ امیدواروں کے چناؤ کو حتمی شکل دینے والے پینل کو متوقع خواتین امیدواروں کی فہرست دی جاتی ہے اور انہوں نے اسی فہرست میں سے نشستوں کی ایک خاص تعداد کے لئے چناؤ کرنا ہوتا ہے۔ 39 صرف خواتین کے لئے مخصوص بنیادی حلقے اس سے ملتی جلتی ایک اور حکمت عملی ہے۔ سیاسی جماعتیں کچھ انتخابی حلقے مخصوص کر دیتی ہیں جن میں چناؤ کرنے والوں کو صرف خواتین امیدواروں کے نام پیش کئے جاتے ہیں۔[40]

● **کوٹہ سسٹم**: کوٹہ سسٹم کے تحت خواتین کی ایک مخصوص تعداد کا امیدواروں کی فہرست یا بطور امیدوار منتخب ہونے والوں میں شامل ہونا ضروری ہوتا ہے۔ اسے بامعنی بنانے کے لئے کوٹہ سسٹم پر عملدرآمد ضروری ہوتا ہے (مثال کے طور پر اگر کسی پارٹی کی امیدواروں کی فہرست کوٹہ پر پوری

the quota is met), and there must be a requirement that women candidates are placed in viable positions. Without these regulations, women are often selected for electoral districts in which a party has little hope of winning or are placed in unelectable positions in list systems.[41] Quotas are an important mechanism to advance women's participation in a specific governing body and outside the party system.

نہ اترتی ہو تو انتخابی ضوابط کا ادارہ اسے مسترد کر دے) اور ایک شرط یہ بھی ہونی چاہئے کہ خواتین امیدواروں کو فہرست میں فعال جگہ دی جاتی ہے۔ ان ضوابط کے بغیر خواتین کا چناؤ اکثر ایسے انتخابی اضلاع کے لئے کیا جاتا ہے جہاں پارٹی کو جیتنے کی زیادہ امید نہ ہو یا جنہیں فہرستی نظاموں میں ناقابل انتخاب جگہ دی جاتی ہے۔[41] کوٹہ سسٹم کسی حکومتی ادارے میں پارٹی سسٹم سے باہر خواتین کی شمولیت بہتر بنانے کے لئے ایک اہم میکنزم ہے۔

● **Zippered lists:** Zippered lists are sometimes used in proportional representation[42] systems with candidate lists. Those selecting candidates are required to alternate male and female candidates on the list, so that if a woman is in the first position, a man will be in the second position, then a woman, then a man, and so on.[43] For example, France currently uses zippered lists. The 2000 French Parity Law required 50 percent of the candidates in regional and general elections to be of either gender. Parties that failed to comply had their public funding reduced. While effective on the regional level (women's representation increased from 26 percent in 1995 to 49 percent in 2008), it had less of an impact on the national level where parties tended to put women lower down to the list, or to just accept the reduction in public funding rather than comply. A 2007 amendment to the law introduced a zipper system, which ensured that women would be placed at every second or third place on the list at the very least. Female representation in the French National Assembly increased from 12.3 percent in 2002 to 18.5 percent in 2007, as a result.

زپ لگی فہرستیں(Zippered Lists) : زپ لگی فہرستیں بعض اوقات متناسب نمائندگی[42] کے نظاموں میں امیدواروں کی فہرستوں کے ساتھ استعمال کی جاتی ہیں۔ امیدواروں کا چناؤ کرنے والوں کو فہرست میں مرد اور خواتین امیدواروں کو ادل بدل کرنا ہوتا ہے تاکہ اگر پہلے نمبر پر خاتون ہو تو دوسرے نمبر پر مرد آ جائے، اس کے بعد خاتون اور پھر مرد اور اسی طرح فہرست مکمل کی جائے۔[43] مثال کے طور پر فرانس میں اس وقت زپ لگی فہرستیں استعمال کی جاتی ہیں۔ 2000 کے فرنچ پارٹی لاء کے تحت علاقائی اور عام انتخابات میں پچاس فیصد امیدواروں کا تعلق کسی ایک صنف سے ہونا ضروری ہے۔ جو پارٹیاں اس کی پاسداری میں ناکام رہتی ہیں ان کے سرکاری فنڈز کم کر دیئے جاتے ہیں۔ علاقائی سطح پر تو یہ موثر ہے (خواتین کی شمولیت 1994 میں 26 فیصد تھی جو 2008 میں بڑھ کر 49 فیصد تک پہنچ گئی) لیکن قومی سطح پر اس کا اثر کم رہا جہاں پارٹیاں خواتین کو فہرست میں نیچے جگہ دیتی ہیں یا اس شرط کو پورا کرنے کے بجائے سرکاری فنڈز میں کمی کو قبول کر لیتی ہیں۔ 2007 میں قانون میں کی گئی ایک ترمیم کے ذریعے زپ کا نظام متعارف کرایا گیا جس کے ذریعے اس امر کو یقینی بنایا گیا کہ خواتین کو ہر فہرست میں کم از کم دوسرے یا تیسرے نمبر پر جگہ دی جائے۔ فرانس کی قومی اسمبلی میں خواتین کی نمائندگی 2002 میں 12.3 فیصد تھی جو اس ترمیم کے نتیجے میں 2007 میں 18.5 فیصد تک پہنچ گئی۔

Supporting Quotas: Increasing Women's Access to Elected Office

In 2009, the National Assembly in Burkina Faso passed a law requiring candidate lists for National Assembly and local elections to be at least 30 percent women. To encourage compliance with the regulation, political parties that reach or surpass a threshold of 30 percent women elected to public office are rewarded with supplementary financing equal to the amount they would normally receive from the state during the electoral campaign period.

NDI helped bring together a large coalition of stakeholders from both political parties and civil society to launch a common agenda and coordinated plan of action to advocate for passage of the law.

The coalition developed and proposed amendments to the draft law, one of which was included in the version of the bill that finally passed. Coalition representatives held meetings with the General Institutional Affairs and Human Rights Committee of the National Assembly, and NDI assisted in the organization of press conferences and information sessions that helped gain support from the public.

The chance for women to become leaders on the local and national levels represents both a stark change and a significant opportunity. In the past, political parties were reluctant to nominate women, effectively keeping them out of the political process. With the new quota law, parties are seeking NDI's help to find and prepare more women candidates. The Institute is working to help parties strategize on ways to recruit potential women candidates for local elections in 2011 and legislative elections in 2012.

کوٹہ سسٹم کی حمایت: منتخب عہدوں تک خواتین کی رسائی میں اضافہ

2009 میں برکینا فاسو کی قومی اسمبلی نے ایک قانون منظور کیا جس کے تحت قومی اسمبلی اور مقامی انتخابات کے لئے امیدواروں کی فہرستوں میں کم از کم 30 فیصد خواتین کی شرط عائد کر دی گئی۔ اس قانون کی پاسداری کی حوصلہ افزائی اس طرح کی گئی کہ جو پارٹیاں سرکاری عہدوں پر منتخب خواتین کے لئے کم از کم 30 فیصد کی حد پوری کریں یا اس سے آگے نکل جائیں تو انہیں اس رقم کے مساوی اضافی فنڈز انعام کے طور پر دیئے جائیں جو ریاست کی طرف سے انتخابی مہم کی مدت کے دوران پارٹیوں کو دی جاتی ہے۔

این ڈی آئی نے قانون کی منظوری پر وکالت کے لئے باہم مربوط لائحہ عمل اور مشترکہ ایجنڈا پیش کرنے کے لئے سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والے متعلقہ فریقین کے ایک بڑے اتحاد کو یکجا کرنے میں مدد دی۔

اس اتحاد نے مسودہ قانون میں ترامیم تیار اور تجویز کیں جن میں سے ایک اس بل میں شامل کی گئی جو حتمی طور پر منظور کیا گیا۔ اتحادی نمائندوں نے قومی اسمبلی کی جنرل انسٹی ٹیوشنل افیئرز اینڈ ہیومن رائٹس کمیٹی کے ساتھ ملاقاتیں کیں اور این ڈی آئی نے پریس کانفرنسوں اور معلوماتی سیشنوں کے انعقاد میں معاونت فراہم کی جن کی بدولت عوامی حمایت حاصل کرنے میں مدد ملی۔

مقامی اور قومی سطح پر خواتین کو قائد بننے کا موقع ملنا ایک بڑی تبدیلی بھی ہے اور ایک قابل ذکر موقع بھی۔ ماضی میں سیاسی جماعتیں خواتین کو نامزد کرنے سے گریزاں رہیں اور انہیں سیاسی عمل سے باہر رکھا گیا۔ نئے کوٹہ قانون کی بدولت پارٹیاں خواتین امیدواروں کی تلاش اور تیاری میں این ڈی آئی کی مدد حاصل کر رہی ہیں۔ این ڈی آئی سیاسی جماعتوں کو 2011 کے مقامی انتخابات اور 2012 کے مقننہ کے انتخابات کے لئے متوقع خواتین امیدواروں کی بھرتی کے طریقوں پر حکمت عملی کی تیاری میں مدد دے رہی ہے۔

● **Reserved seats:** In systems with reserved seats, a certain number of elected positions in government are set aside for women, forcing political parties to nominate women as candidates to compete for these seats. A good example of this can be found in Rwanda. Rwanda's constitution requires that women comprise at least 30 percent of all decision-making bodies, including the national legislature, the cabinet and executive, local councils, and the judiciary. In the 2008 elections, this standard was also applied to political parties. Twenty-four out of 80 seats in the legislature are reserved for women. The combination of reserved seats and candidate lists that were at least 30 percent women delivered the highest level of women's political participation worldwide at just over 56 percent in the 2008 elections.

● **مخصوص نشستیں:**

مخصوص نشستوں کے حامل نظاموں میں حکومت میں منتخب عہدوں کی ایک خاص تعداد خواتین کے لئے رکھ دی جاتی ہے اور سیاسی جماعتیں مجبور ہوتی ہیں کہ ان نشستوں کے لئے خواتین کو بطور امیدوار نامزد کریں۔ اس کی ایک عمدہ مثال روانڈا سے مل سکتی ہے۔ روانڈا کے آئین کے تحت فیصلہ سازی کے تمام اداروں میں کم از کم 30 فیصد خواتین کا ہونا ضروری ہے جن میں قومی مقننہ، کابینہ وایگزیکٹو، مقامی کونسلیں، اور عدلیہ شامل ہیں۔ 2008 کے انتخابات میں اس معیار کا اطلاق سیاسی جماعتوں پر بھی کیا گیا۔ مقننہ کی 80 میں سے چوبیس نشستیں خواتین کے لئے مخصوص کر دی گئی ہیں۔ کم از کم 30 فیصد خواتین کی حامل مخصوص نشستوں او رامیداروں کی فہرستوں کا یہ مجموعہ خواتین کی سیاسی شمولیت کے حوالے سے دنیا بھر میں سرفہرست رہا جس کی بدولت 2008 کے انتخابات میں ان کی نمائندگی 56 فیصد سے زائد رہی۔

A few countries have been able to implement positive action measures for women's political participation on a voluntary basis. This has been the case in Wales, where the Welsh Assembly has not dropped below 40 percent women's participation in the three elections since it was established because of voluntary measures taken by the political parties to actively select and promote women as candidates.

چند ایک ممالک ایسے ہیں جہاں رضاکارانہ بنیاد پر خواتین کی سیاسی شمولیت کے لئے مثبت اقدامات پر عملدرآمد کیا گیا ہے۔ اس کی ایک مثال ویلز ہے جہاں سیاسی جماعتوں کی طرف سے خواتین کے بطور امیدوار چناؤ اور فروغ کے لئے رضاکارانہ اقدامات کی بدولت اسمبلی میں قیام سے لے کر اب تک گزشتہ تین انتخابات میں خواتین کی شمولیت 30 فیصد سے کم نہیں ہوئی۔

However, results through voluntary means are the exception rather than the rule. More common are examples of systems set up for women's political participation, which are ignored or unenforced, and thus have little effect. This is the case in Brazil, for example, which has mandated quotas for candidates but very weak sanctions for political parties that do not comply.

تاہم رضاکارانہ طریقوں سے اس طرح کے نتائج ہر جگہ نہیں بلکہ کہیں کہیں برآمد ہوتے ہیں۔ اس حوالے سے خواتین کی سیاسی شمولیت کے لئے قائم کئے گئے ایسے نظاموں کی مثالیں زیادہ عام ہیں جنہیں نظرانداز کر دیا گیا یا نافذ نہیں کیا گیا اور یوں ان کا کوئی اثر نہ پڑا۔ ایسی ہی ایک مثال برازیل کی ہے جہاں امیدواروں کے لئے کوٹہ لازمی قرار دیا گیا لیکن سیاسی جماعتوں پر لگائی جانے والی پابندیاں خاصی کمزور تھیں اس لئے وہ ان پر عمل نہیں کرتیں۔

Despite their effectiveness, and the associated benefits to political parties, more rigorous options remain controversial in many political cultures. Quotas, in particular, engender a debate about whether they undermine the effectiveness of women's participation by creating the appearance that women are not elected on their own merits. Advocates of quotas argue that the barriers to women's political participation are so significant and so entrenched, they cannot be overcome without an equally assertive response.

سیاسی جماعتوں کے لئے اس کے متعلقہ فوائد اور افادیت کے باوجود کئی سیاسی کلچروں میں زیادہ سخت طریقے متنازعہ چلے آرہے ہیں۔ کوٹہ سسٹم خاص طور پر اس حوالے سے بحث کو جنم دیتا ہے کہ آیا اس سے خواتین کی شمولیت کی افادیت کو نقصان تو نہیں پہنچ رہا کیونکہ تاثر یہ ملتا ہے کہ خواتین اپنی خوبیوں کی بناء پر منتخب نہیں ہوئیں۔ کوٹہ سسٹم کے وکالتی کارکن کہتے ہیں کہ خواتین کی سیاسی شمولیت میں درپیش رکاوٹیں اس قدر نمایاں اور گہری ہیں کہ ان پر اتنے ہی موثر جواب کے بغیر قابو نہیں پایا جاسکتا۔

Any commitment to promote women as candidates must ensure that they are given a genuinely equal opportunity to compete, and that they are given the same level of authority and access to resources as their male counterparts. Political parties that promote women as place-holders or for largely ornamental purposes are not likely achieve gains associated with enhanced women's political participation, regardless of the system for selection.

بطور امیدوار خواتین کے فروغ کے کسی بھی عہد میں اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ انہیں مقابلے کے لئے حقیقی مساوی موقع فراہم کیا جائے اور انہیں اسی قدر اختیارات اور وسائل دیئے جائیں جتنے ان کے مرد ساتھیوں کو حاصل ہیں۔ خواتین کو بطور عہدیدار یا بڑی حد تک مصنوعی مقاصد کے لئے فروغ دینے والی سیاسی جماعتیں چناؤ کے نظام سے قطع نظر خواتین کی بہتر سیاسی شمولیت سے جڑے ثمرات حاصل نہیں کرپاتیں۔

Those political parties that are uncomfortable with the language of equality because of their organizational or political culture may be more at ease with candidate selection systems that require a minimum percentage of representation for whichever gender is under-represented.[44] This offers an assurance that the goal is gender equality, and not a reversal of roles in which women vastly outnumber men.

ایسی سیاسی جماعتیں جنہیں اپنے تنظیمی یا سیاسی کلچر کے باعث مساوات کی زبان بھلی نہیں لگتی امیدواروں کے چناؤ کے ایسے نظام انہیں زیادہ سہل لگتے ہیں جو کم نمائندگی والی کسی بھی صنف کے لئے نمائندگی کے کم سے کم فیصد تناسب کی شرط عائد کرتے ہوں۔[44] اس طرح انہیں یہ تسلی ہو جاتی ہے کہ مقصد صنفی مساوات ہے نہ کہ ان کرداروں کو الٹنا جن میں خواتین کی تعداد مردوں سے زیادہ ہے۔

Revising Internal Party Structures, Processes and Access to Party Resources

پارٹی کے داخلی ڈھانچوں، طریقوں پر نظرثانی اور پارٹی وسائل تک رسائی

The manner in which political parties are structured has a direct impact on their effectiveness in supporting women's political participation. Rhetorical support for women in politics found in party platforms and speeches can positively affect public attitudes. But more significant progress is made when the systems and structures of political parties are designed to actively promote and support women.

سیاسی جماعتیں جس ڈھانچے پر استوار ہوتی ہیں وہ خواتین کی سیاسی شمولیت کی حمایت میں ان کی افادیت پر براہ راست اثرانداز ہوتے ہیں۔ پارٹی پلیٹ فارموں اور تقریروں میں سیاست میں خواتین کو ملنے والی زبانی حمایت عوام کے رویوں پر مثبت اثرات سڈال سکتی ہے۔ لیکن زیادہ نمایاں پیشرفت اس وقت ہوتی ہے جب سیاسی جماعتوں کے نظام اور ڈھانچے خواتین کی فعال حمایت اور فروغ کے لئے تشکیل دیئے جاتے ہیں۔

Participants in political party programs in a number of countries have identified that work with party structures and party leaders as critical to improving women's political participation. Despite progress towards democracy, political parties in many countries remain inaccessible to both voters in general and women.

متعدد ملکوں میں سیاسی جماعتوں کے پروگراموں کے شرکاء نے اس امر کو خواتین کی سیاسی شمولیت بہتر بنانے کے لئے انتہائی اہم قرار دیا ہے کہ پارٹی کے ڈھانچوں اور پارٹی کے قائدین پر کام کیا جائے۔ جمہوریت کی جانب پیشرفت کے باوجود کئی ملکوں میں سیاسی جماعتوں تک رسائی ووٹروں اور خواتین دونوں کے لئے ممکن نہیں ہے۔

It is important to focus on women's political participation when working with political parties on their organizational development, decision-making, and daily functioning. To start, examine the current arrangements for governing bodies, party manifestos and platforms, women's wings or organizations, voting rights at party conferences or conventions, and financing. After working closely with political parties in Serbia for more than decade, in 2006, NDI assisted the women's forum of the ruling Democratic Party to amend the party statutes to guarantee the inclusion of at least one woman in the party presidency. NDI also assisted the G17 Plus party in formally establishing a women's network, as

سیاسی جماعتوں کے ساتھ ان کی تنظیمی ترقی، فیصلہ سازی اور روزمرہ کار گزاری پر کام کرتے ہوئے خواتین کی سیاسی شمولیت پر زور دینا بھی ضروری ہے۔ ابتداء کے طور پر موجودہ گورننگ باڈیز، پارٹی منشور اور پلیٹ فارم، خواتین کے ونگز یا تنظیموں، پارٹی کانفرنسوں یا کنونشنز میں ووٹ دینے کے حقوق، اور سرمایہ کاری کا جائزہ لیا جائے۔ سربیا میں ایک دہائی سے زائد عرصے تک سیاسی جماعتوں کے ساتھ کام کرنے کے بعد 2006 میں این ڈی آئی (NDI) نے حکمران ڈیموکریٹک پارٹی کے خواتین فورم کو معاونت فراہم کی تاکہ پارٹی صدارت میں کم از کم ایک خاتون کی شمولیت یقینی بنانے کے لئے پارٹی دستور میں ترمیم کی جا سکے۔ این ڈی آئی (NDI) نے G17 Plus پارٹی کو باقاعدہ طور پر خواتین کے ایک نیٹ ورک کے علاوہ صنفی مساوات پر پارٹی

well as a party policy committee on gender equality.

NDI's Assessment Tool for Political Parties can be particularly helpful in identifying areas in which internal party structures can be modified to support women's political participation. Program staff should look not only at the content of a political party's internal statutes and bylaws, if there are any, but also at what is actually implemented and practiced.

A number of approaches which political parties can adopt to formalize support for women's political participation within their internal structures are outlined below. The degree and manner in which these can be adopted by individual parties will depend on a number of factors, including how a party is currently structured and how decisions are made.

Work with program partners to tailor any of the suggestions below to fit their specific needs and objectives. Parties that embrace and implement these practices have the potential to benefit from enhanced legitimacy among voters. More structured, open, and equitable systems may also engender interest and backing from groups and individuals who had previously not been interested in politics, potentially increasing the party's base of support. Parties that actively seek to recruit and promote women are in a better position to deliver winnable candidates and party tickets as the trend towards women's political participation progresses and voters increasingly expect equitable numbers of women in decision-making positions.

Establish Minimum Participation Levels for Women within the Party

● Establish minimum levels of female representation on governing boards and bodies. Recent research from the private sector demonstrates that a gender balance among decision-makers significantly improves

پالیسی کمیٹی کے قیام میں بھی مدد دی۔

این ڈی آئی کے *Assessment Tool for Political Parties* خاص طور پر ایسے شعبوں کے تعین میں مددگار ہو سکتے ہیں جنہیں پارٹی کے داخلی ڈھانچوں میں خواتین کی سیاسی شمولیت کی حمایت کے لئے تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ پروگرام عملہ کو نہ صرف سیاسی جماعت کے داخلی دستور اور ضمنی قوانین، اگر کوئی ہوں، کا جائزہ لینا چاہئے بلکہ یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ اصل میں کن باتوں پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔

ذیل میں متعدد ایسی سوچوں کا خاکہ بیان کیا گیا ہے جنہیں سیاسی جماعتیں اپنے داخلی ڈھانچوں میں خواتین کی سیاسی حمایت کو رسمی شکل دینے کے لئے اپنا سکتی ہیں۔ مختلف پارٹیاں انہیں کس حد تک اور کس انداز میں اپناتی ہیں اس کا انحصار متعدد عوامل پر ہو گا جن میں یہ بھی شامل ہے کہ پارٹی کا موجودہ ڈھانچہ کیسا ہے اور فیصلے کس طرح کئے جاتے ہیں۔

ذیل میں دی گئی تجاویز کو مخصوص ضروریات اور مقاصد کے مطابق ڈھالنے کے لئے پروگرام پارٹنرز کے ساتھ مل کر کام کریں۔ جو پارٹیاں ان طریقوں کا خیر مقدم کرتی ہیں اور ان پر عملدرآمد کرتی ہیں وہ اپنے ووٹروں کی نظر میں بہتر جائز حیثیت کا فائدہ اٹھا سکتی ہیں۔ بہتر ڈھانچہ پر مبنی، کشادہ اور مساویانہ نظام ایسے گروپوں اور افراد کی دلچسپی اور حمایت بھی حاصل کر سکتے ہیں جنہیں ماضی میں سیاست سے دلچسپی نہیں رہی اور یوں پارٹی کی حمایت کا دائرہ کار وسیع ہو سکتا ہے۔ ایسی پارٹیاں جو خواتین کی شمولیت اور فروغ میں فعال ہوتی ہیں وہ ایسے امیدوار سامنے لانے کی بہتر پوزیشن میں ہوتی ہیں جو جیت سکیں کیونکہ خواتین کی سیاسی شمولیت کی جانب رجحان بڑھتا رہتا ہے اور ووٹروں کی توقعات بھی بڑھتی جاتی ہیں کہ فیصلہ سازی کے عہدوں پر خواتین کی تعداد مساوی ہو۔

پارٹی کے اندر خواتین کے لئے شمولیت کی کم سے کم سطح مقرر کریں

● گورننگ بورڈز اور باڈیز میں خواتین کی نمائندگی کی کم سے کم سطح مقرر کریں۔ نجی شعبے کی حالیہ تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ فیصلہ سازوں میں صنفی توازن گورننگ اور فیصلہ سازی کی کارروائیوں کے نتائج کو نمایاں حد تک بہتر بناتا ہے۔[45] خواتین کی شمولیت کی کم سے کم سطح پر عملدرآمد کم از کم ایگزیکٹو سطح

outcomes of governing and decision-making processes.[45] Minimum levels of participation for women should be implemented at the executive level at least, but may run to every area of the party's organization, including local branch boards.

- Establish minimum participation levels for women at the party's congress or convention, and ensure that women have a role as decision-makers in this body with the authority to vote and influence outcomes.

- Establish minimum participation levels for women as candidates.

Create Structures to Recruit and Promote Women and the Issues Important to Them

- Establish an equality or equal opportunities commission within the party to monitor party decisions and efforts towards gender equality.

پر کیا جائے لیکن یہ مقامی برانچ بورڈز سمیت کسی پارٹی کے ہر شعبے تک پھیلایا جا سکتا ہے۔

- پارٹی کی کانگریس یا کنونشن میں خواتین کی شمولیت کی کم سے کم سطح مقرر کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ خواتین کو اس باڈی میں بطور فیصلہ ساز کردار دیا جائے جس کے ساتھ ووٹ دینے اور نتائج پر اثرانداز ہونے کے اختیارات بھی ہوں۔

- بطور امیدوار خواتین کے لئے شمولیت کی کم سے کم سطح مقرر کریں۔

خواتین کی بھرتی اور فروغ کے علاوہ ان کے لئے اہمیت کے حامل امور پر ڈھانچے تشکیل دیں

- پارٹی کے اندر پارٹی فیصلوں اور صنفی مساوات کے سلسلے میں کوششوں کی نگرانی کے لئے مساویانہ یا مساوی مواقع پر مبنی مشن قائم کریں۔

Identifying Opportunities for Change

There are many ways to assess opportunities for women's leadership. In Botswana, NDI conducted assessments of three major political parties to determine the degree to which women were incorporated in leadership positions, and to identify both the obstacles and opportunities they faced in seeking such positions. From these assessments, NDI generated specific recommendations on how each party could increase women's political participation, such as developing a strategy to actively recruit and train women with leadership potential and establishing a quota to ensure that a certain percentage of party leadership positions were filled by women. These findings were presented to party leaders and also informed the content and design of a skills-building workshop for women potential leaders from each party. In Kenya, all 6 of NDI's political party partners developed action plans with specific recommendations on how to strengthen women's participation in each of their parties. These plans were subsequently submitted to their parties' national executive committees for implementation.

تبدیلی کے مواقع کا تعین

خواتین کی قیادت کے لئے مواقع کا تجزیہ کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ بوٹسوانا میں این ڈی آئی نے اس کے تعین کے لئے تین بڑی سیاسی جماعتوں کے تجزیئے کئے کہ خواتین کو کس حد تک قائدانہ عہدوں پر فائز کیا گیا ہے اور ایسے عہدوں تک پہنچنے میں انہیں درپیش رکاوٹیں اور ان کے لئے مواقع کیا ہیں۔ ان تجزیوں سے این ڈی آئی نے مخصوص سفارشات مرتب کیں کہ ہر پارٹی کس طرح خواتین کی سیاسی شمولیت کو بڑھا سکتی ہے مثلاً قائدانہ صلاحیتوں کی حامل خواتین کو بھرپور بھرتی اور تربیت کے لئے حکمت عملی کی تیاری اور اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کوٹہ کا تعین کہ پارٹی کے قائدانہ عہدوں کا ایک خاص فیصد تناسب خواتین کو ملے۔ اس طرح حاصل ہونے والی معلومات نہ صرف پارٹی قائدین کو پیش کی گئیں بلکہ ان کی بدولت ہر پارٹی سے متوقع خواتین قائدین کے لئے مہارتوں کی تعمیر پر ایک ورکشاپ کے لئے مواد اور ڈیزائن بھی میسر آیا۔ کینیا میں این ڈی آئی کے تمام چھ سیاسی پارٹی پارٹنرز نے خصوصی سفارشات کے ساتھ عملی منصوبے تیار کئے کہ کس طرح ان کی پارٹیوں میں خواتین کی شمولیت کو مستحکم بنایا جائے۔ یہ منصوبے بعد میں عملدرآمد کے لئے ان پارٹیوں کی نیشنل ایگزیکٹو کمیٹیوں کو جمع کرائے گئے۔

● Develop participatory processes for policy development, which consult with key stakeholders. Ensure that the women's wing of a party is structured to influence the party's platform on all issues of interest to women.[46]

● Establish mechanisms to actively recruit and promote women through the party's structures, using local party branches and local government as the 'feeder teams' where women can gain experience and build networks.

● Maintain a database or resource list of women potential candidates for recruitment, training and preparation.

● Develop a mentoring program to give younger or less experienced female party members access to the support and advice of established party leaders and elected officials, male and female.

● Establish a training or skills-development program to assist women activists in addressing gaps in formal experience or education and to provide a supportive environment for practicing political skills.

Build Effective Women's Organizations

● Establish, support and resource active women's wings, caucuses or organizations. Ensure that they are mainstreamed into the party's operations, have voting powers in decision-making processes, and have the authority to influence policy and strategic outcomes.

● Construct party bylaws and budgeting with the current party leaders to ensure women's organizations are well-funded and have access to resources necessary to fully function.

● پارٹی کی ترقی کے لئے شرکت کے طریقے تیار کریں جن پر اہم متعلقہ فریقین سے مشاورت کی جائے۔ اس امر کو یقینی بنائیں کہ پارٹی کا خواتین ونگ اس قدر منظم ہے کہ خواتین کی دلچسپی کے تمام امور پر پارٹی پلیٹ فارم پر اثرانداز ہو سکے۔[46]

● پارٹی کی مقامی شاخوں اور مقامی حکومت کو بطور 'فیڈر ٹیم'، جہاں خواتین تجربہ حاصل کر سکیں اور نیٹ ورکس تعمیر کر سکیں، استعمال کرتے ہوئے پارٹی کے ڈھانچوں کے ذریعے خواتین کی بھرپور بھرتی اور فروغ کے میکنزم قائم کریں۔

● بھرتی، تربیت اور تیاری کے لئے متوقع خواتین امیدواروں کے اعداد و شمار یا فہرست تیار کریں۔

● نوجوان یا کم تجربہ کار خواتین پارٹی ارکان کو حمایت کی فراہمی اور مرد و خواتین مسلمہ پارٹی قائدین اور منتخب عہدیداروں سے مشاورت کے حصول کے لئے سرپرستی پروگرام تیار کریں۔

● رسمی تجربہ یا تعلیم کی کمی دور کرنے اور سیاسی مہارتوں کے استعمال میں معاون ماحول فراہم کرنے کے لئے خواتین کارکنوں کی معاونت پر ایک تربیتی یا مہارتوں کی تعمیر کا پروگرام تشکیل دیں۔

خواتین کی موثر تنظیموں کی تعمیر کریں

● خواتین کے فعال ونگز، اجتماعی فورم یا تنظیمیں قائم کریں، ان کی حمایت کریں اور وسائل فراہم کریں۔ اس امر کو یقینی بنائیں کہ انہیں پارٹی کی کارروائیوں کے مجموعی عمل کا حصہ بنایا جاتا ہے، انہیں فیصلہ سازی کے عمل میں ووٹ دینے کے اختیارات حاصل ہیں اور پالیسی اور سٹریٹجک نتائج پر اثرانداز ہونے کا اختیار حاصل ہے۔

● موجودہ پارٹی قائدین کے ساتھ مل کر پارٹی کے ضمنی قوانین اور بجٹ تیار کریں تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جا سکے کہ خواتین کی تنظیموں کی خاطر خواہ فنڈز میسر ہیں اور انہیں بھرپور طریقے سے کام کرنے کے لئے درکار وسائل تک رسائی حاصل ہے۔

Ensure Women Have Equal Access to Party Resources

● Help them create a goal and plan for the organization, which will help with structure and skills building within the membership.

● Ensure women have access to support mechanisms once they are elected, including skills development, training and technical assistance.

● Consider whether a grant system or additional subsidies are necessary to facilitate women's participation. In some countries, equal access to or distribution of a party's resources may be adequate, but in many situations women start from a position of financial disadvantage[47] and extra monetary supports for female candidates and party activists may be necessary. Some parties in Canada and South Africa, for example, offer subsidies to candidates to cover childcare costs.

Develop a Specific Plan and Enforcement Mechanism

Work with senior party officials to develop a specific plan of action, either as a specific issue or as a core component of other assistance that is offered to program partners. Formalize this plan as much as possible and as much as is appropriate. Help program partners define what the full participation of women in their organizations would look like, what the intended benefits would be, how they would achieve these, and on which pieces of the program they would need support. To the extent possible, program implementers should direct parties towards proactive and enforceable measures for women's political participation, and discourage the use of voluntary approaches. Research has found this to be ineffective, even in political parties with an equality-based ethos.[48]

خواتین کی پارٹی وسائل تک مساویانہ رسائی یقینی بنائیں

● انہیں اپنی تنظیم کے لئے ایک مقصد اور منصوبہ کی تیاری میں مدد دیں جس سے انہیں رکنیت کے تحت مہارتوں کی تعمیر میں مدد ملے گی۔

● اس امر کو یقینی بنائیں کہ خواتین جب منتخب ہو جائیں تو انہیں مہارتوں کی تعمیر، تربیت اور تکنیکی معاونت سمیت معاون میکنزم تک رسائی حاصل ہو۔

● اس بات پر غور کریں کہ آیا خواتین کی شمولیت کی راہ ہموار کرنے کے لئے کسی گرانٹ سسٹم یا اضافی مراعات کی ضرورت ہے۔ بعض ملکوں میں ہو سکتا ہے کہ پارٹی وسائل تک مساوی رسائی یا ان کی تقسیم موزوں ہو لیکن کئی صورتوں میں خواتین کو ایسی پوزیشن سے ابتداء کرنا پڑتی ہے جہاں وہ مالی لحاظ سے پیچھے ہوتی ہیں[47] اور خواتین امیدواروں اور پارٹی کارکنوں کو اضافی مالی امداد کی ضرورت ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کینیڈا اور جنوبی افریقہ میں بعض جماعتیں امیدواروں کو بچوں کی نگہداشت کے اخراجات کے لئے مراعات پیش کرتی ہیں۔

خصوصی منصوبہ اور عملدرآمد میکنزم تیار کریں

سینئر پارٹی عہدیداروں کے ساتھ مل کر ایک خصوصی عملی منصوبہ تیار کریں جو کسی خاص مسئلے سے متعلق ہو سکتا ہے یا پروگرام پارٹنرز کی طرف سے پیش کی جانے والی دیگر معاونت کا کلیدی جزو ہو سکتا ہے۔ اس منصوبے کو ممکنہ حد تک رسمی اور حتی الوسع موزوں شکل دیں۔ پروگرام پارٹنرز کو یہ طے کرنے میں مدد دیں کہ ان کی تنظیموں میں خواتین کی بھرپور شمولیت دیکھنے میں کیسی ہو گی، اس کے متوقع فوائد کیا ہوں گے، وہ انہیں کس طرح حاصل کر پائیں گے، اور پروگرام کے کن حصوں پر انہیں حمایت کی ضرورت ہو گی۔ ممکنہ حد تک پروگرام کے عملدرآمد کاروں کو چاہئے کہ پارٹیوں کو خواتین کی سیاسی شمولیت کے لئے فعال اور قابل نفاذ اقدامات کی راہ پر ڈالیں، اور رضاکارانہ سوچ کے استعمال کی حوصلہ شکنی کریں۔ تحقیق سے پتہ چلا ہے کہ یہ مساوات پر مبنی اقدار کی حامل سیاسی جماعتوں میں بھی غیر موثر رہتی ہے۔[48]

Creating a Cross-Party Plan for Increased Participation

Projects and initiatives on internal political party reform are often conducted on a single-party basis, but several NDI programs have organized initiatives around political party reform on a multi-party basis. For example, NDI's Argentina program worked with a local women's organization to create a computerized directory of qualified women candidates. The 'databank' was created in response to political party concerns about a lack of information on capable women candidates at a time when a new quota law was being implemented. Women from a number of political parties served on regional boards for the databank project and assisted in conducting outreach and identifying potential women for the databank. Information on women to include in the databank was compiled by questionnaire and incorporated work experience, political affiliation, education and professional interests. The questionnaire was completed on a voluntary basis by women potential candidates. The databank helped political parties identify and connect with women potential candidates who they had not previously known or considered. This assisted senior party officials in recruiting women beyond their immediate networks, professional circles and family members.

شمولیت میں اضافہ کے لئے کراس پارٹی پلان کی تشکیل

سیاسی جماعت کی داخلی اصلاح کے منصوبے اور کاوشیں زیادہ تر ایک پارٹی پر مبنی ہوتے ہیں لیکن این ڈی آئی نے ایک سے زائد پارٹیوں سے متعلق سیاسی پارٹی کی اصلاح کی متعدد کاوشوں کا بھی اہتمام کیا ہے۔ مثال کے طور پر این ڈی آئی کے ارجنٹائن پروگرام نے اہل خواتین امیدواروں کی کمپیوٹرائزڈ ڈائریکٹری تیار کرنے کے لئے خواتین کی ایک مقامی تنظیم کے ساتھ کام کیا۔ یہ 'ڈیٹابینک' سیاسی جماعتوں کے ان خدشات کے جواب میں تیار کیا گیا کہ ایک ایسے وقت پر اہل خواتین امیدواروں پر خاطر خواہ معلومات کا فقدان ہے کہ جب ایک نئے کوٹہ قانون پر عملدرآمد کیا جارہا ہے۔ متعدد سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین نے ڈیٹابینک پراجیکٹ کے علاقائی بورڈز میں خدمات انجام دیں اور ڈیٹابینک کے لئے متوقع خواتین تک رسائی اور ان کے تعین میں مدد دی۔ ڈیٹابینک میں شامل کرنے کے لئے خواتین پر معلومات ایک سوالنامے کے ذریعے جمع کی گئیں جن میں کام کا تجربہ، سیاسی وابستگی، تعلیم اور پیشہ ورانہ مفادات شامل تھے۔ یہ سوالنامہ متوقع خواتین امیدواروں نے رضاکارانہ بنیاد پر مکمل کیا۔ ڈیٹابینک کی بدولت سیاسی جماعتوں کو ایسی متوقع خواتین امیدواروں کے تعین اور ان سے رابطے میں مدد ملی جنہیں وہ پہلے نہیں جانتے تھے یا ان پر غور نہیں کیا تھا۔ اس سے سینئر پارٹی عہدیداروں کو اپنے قریب ترین نیٹ ورکس، پیشہ ورانہ حلقہ اثر اور خاندان کے ارکان سے باہر خواتین کی بھرتی میں مدد ملی۔

Linking Electoral Performance and Campaign Strategies

Focus on What Parties Gain

As with any change, the most successful approach is to focus on what political parties gain by increasing women's political participation. Senior party officials are more likely to consider changes in which the benefits to them and the parties they lead are clear. The dominant trend worldwide is that parties that expand the participation of women at senior levels improve their chances of electoral success over the long-term, particularly if the presence of women is maintained.

Political parties that fail to consider women

انتخابی کارکردگی اور انتخابی حکمت عملی کے درمیان تعلق

اس بات پر زور دیں کہ پارٹی نے کیا پایا

کسی بھی دوسری تبدیلی کی طرح سب سے کامیاب سوچ اسی بات پر زور دینا ہے کہ خواتین کی سیاسی شمولیت بڑھانے سے سیاسی جماعتوں کو کیا ملے گا۔ سینئر پارٹی عہدیدار ایسی تبدیلیوں پر غور کو ترجیح دے سکتے ہیں جن میں ان کے اور پارٹی کے لئے فوائد بالکل واضح ہوں۔ دنیا بھر میں زیادہ تر رجحان یہی پایا جاتا ہے کہ جو پارٹیاں سینئر سطحوں پر خواتین کی شمولیت کو توسیع دیتی ہیں طویل مدتی بنیاد پر بالخصوص اس صورت میں جب خواتین کی موجودگی برقرار رکھی جائے، ان کی انتخابی کامیابی کے امکانات بہتر ہوتے ہیں۔

جو سیاسی جماعتیں خواتین ووٹروں کو الگ حیثیت میں زیر غور نہیں لاتیں وہ

voters separately risk leaving votes behind. Research in a number of countries demonstrates that women and men are likely to identify different issues as their priorities when deciding which party or candidate to support. This is typically referred to as the gender gap in politics. Even when men and women generally favor the same party, candidate or policy, they may do so to different degrees and therefore may experience different levels of motivation to actually vote.[49]

ووٹوں سے محرومی کا خطرہ مول لیتی ہیں۔ متعدد ممالک میں تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرد اور خواتین یہ طے کرتے وقت کہ کس پارٹی یا امیدوار کی حمایت کی جائے، اپنی ترجیحات کے طور پر مختلف امور کا تعین کرتے ہیں۔ اسے عام طور پر سیاست میں صنفی خلاء کا نام دیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ جب مرد اور خواتین بالعموم ایک ہی جماعت، امیدوار یا پالیسی کے حق میں ہوں، تب بھی ان کے مدارج مختلف ہو سکتے ہیں اور یوں ووٹ دیتے ہوئے ان کی ترغیب کی سطح بھی مختلف ہو سکتی ہے۔[49]

Because adult women typically outlive adult men, female voters outnumber male voters in most countries, making them the majority of the eligible voting population. In countries experiencing declining voter turnout, women voters often deliver the margin of victory for successful parties and candidates. Therefore, political parties should start to pay particular attention to women as voters, candidates and policy-makers in campaigns and elections. Even in countries where the head of a family or clan ordains how the family will vote, parties should not make assumptions about what women voters will do in the privacy of the voting booth.

بالغ خواتین کا عرصہ حیات چونکہ عام طور پر بالغ مردوں سے زیادہ ہوتا ہے اس لئے بیشتر ملکوں میں خواتین ووٹروں کی تعداد مرد ووٹروں سے زیادہ ہوتی ہے اور یوں وہ اہل ووٹر آبادی میں اکثریت میں ہوتی ہیں۔ ایسے ملکوں میں جہاں ووٹر ٹرن آؤٹ کم ہو رہا ہے، خواتین ووٹر اکثر کامیاب پارٹیوں اور امیدواروں کی فتح میں فیصلہ کن کردار ادا کرتی ہیں۔ لہٰذا سیاسی پارٹیوں کو چاہئے کہ وہ اپنی انتخابی مہم اور انتخابات میں خواتین کی طرف بطور ووٹر، امیدوار اور پالیسی ساز خصوصی توجہ دیں۔ حتیٰ کہ ایسے ملکوں میں جہاں خاندان یا قبیلے کا سربراہ طے کرتا ہے کہ ووٹ کسے دینا ہے، پارٹیوں کو اس بارے میں مفروضے قائم کرنے چاہئیں کہ خواتین ووٹنگ بوتھ کے اندر تنہائی میں کیا فیصلہ کریں گی۔

Programs working with political parties on their electoral strategies may consider assisting program partners with one or more of the following strategic options.

سیاسی جماعتوں کے ساتھ ان کی انتخابی حکمت عملیوں پر کام کرنے والے پروگرام درج ذیل میں سے کسی ایک یا زائد سٹریٹجک آپشنز کے ساتھ پروگرام پارٹنرز کی معاونت پر غور کر سکتے ہیں:

Run a Gender-Sensitive Vote Count or Voter Targeting Exercise

صنفی احساس پر مبنی ووٹ شماری یا ووٹروں کو ہدف بنا کر کام کریں

In the months before an election, political parties should be looking at exactly where their support is likely to come from among the voting population. A vote count is an assessment of how many votes a party or candidate will need to win on election day; voter targeting determines which voters will cast these votes. Programs working with political parties to identify their supporters can help strategists examine the voting patterns of women separately from those of men. This may expose different trends in

انتخابات سے قبل کے مہینوں میں سیاسی جماعتیں یہ دیکھ رہی ہوتی ہیں کہ ووٹر آبادی سے انہیں حمایت کہاں کہاں سے مل سکتی ہے۔ ووٹ شماری اس بات کا تجزیہ ہے کہ انتخابات والے دن کسی پارٹی یا امیدوار کو جیتنے کے لئے کتنے ووٹ درکار ہوں گے، ووٹروں کو ہدف بنانے کا مقصد یہ طے کرنا ہوتا ہے کہ کون سا ووٹر کس کو ووٹ دے گا۔ سیاسی جماعتوں کے ساتھ اپنے حامیوں کے تعین پر کام کرنے والے پروگرام ان کے سٹریٹجی ماہرین کو اس طرح مدد فراہم کر سکتے ہیں کہ وہ خواتین کو مردوں سے الگ کر کے ووٹ دینے کے طور طریقوں کا جائزہ لیں۔ اس طرح ترغیب، ٹرن آؤٹ اور پالیسی مفاد کے مختلف رجحانات

motivation, turnout, and policy interest, and also help parties get in the habit of considering women voters as distinct. Gender-sensitive vote counts and voter targeting exercises can be conducted by combining the results from the last similar elections with exit polls, survey research, voter registration, and/or census information, depending on what is available. The objectives are to:

سامنے آ سکتے ہیں اور یوں پارٹیوں میں خواتین ووٹروں کو الگ حیثیت میں زیر غور لانے کی عادت پیدا ہو سکتی ہے۔ صنفی احساس پر مبنی ووٹ شماری اور ووٹر کو ہدف بنانے کا عمل اس طرح انجام دیا جا سکتا ہے کہ اس نوعیت کے گزشتہ انتخابات کے نتائج کو سروے تحقیق، ووٹر رجسٹریشن اور / یا مردم شماری، جو معلومات دستیاب ہوں، کے ساتھ ملایا جائے۔ اس کے مقاصد یہ ہیں:

Strategic Responses to Women Voters

In Serbia, NDI has assisted several political parties in conducting research on voters' perceptions of the capacity for both women and men to hold public office. The research revealed that a large majority supported women's equal capacity to govern, identified issues of priority for men and women voters, and found differences between the two. NDI presented this information to program partners and worked with party leaders to help them use the research strategically to develop campaign materials and messages specifically targeting women voters, and to appointing more women to public office. The Institute also worked with the Union of Roma in Serbia to amend its candidate list, making it 30 percent women, and therefore potentially more attractive to voters who prioritize issues related to women, transparency or responsive government.

Similarly, for the 2003 legislative elections, NDI's program in Morocco conducted a national media campaign to increase awareness of women candidates and gender issues in the elections. The Institute produced advertisements which targeted women voters and promoted gender-related issues as compelling reasons to vote. The campaign received significant media attention and helped to raise the profile of women candidates, women voters and the issues they identified as important.

خواتین ووٹروں کے لئے سٹریٹجک جوابی اقدامات

سربیا میں این ڈی آئی نے متعدد سیاسی جماعتوں کو کسی سرکاری عہدے کے لئے مرد اور خواتین دونوں کی استعداد پر ووٹروں کے فہم کے حوالے سے تحقیق میں معاونت فراہم کی۔ تحقیق سے سامنے آیا کہ ایک بڑی اکثریت اس بات کی حمایت کرتی تھی کہ خواتین حکمرانی کی یکساں استعداد رکھتی ہیں، مرد اور خواتین ووٹروں کے لئے ترجیحی امور کا تعین کیا

این ڈی آئی (NDI) نے سربیا میں یونین آف روما کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس کے امیدواروں کی فہرست میں ترمیم کرائی اور اس میں تیس فیصد خواتین کو شامل کرایا اور یوں اسے ووٹروں کے لئے متوقع طور پر زیادہ پرکشش بنا دیا گیا جن کی ترجیحات میں خواتین، شفاف کاری یا جوابی سوچ کی حامل حکومت جیسے امور شامل تھے۔

اسی طرح 2003 کے مقننہ کے انتخابات میں مراکش میں این ڈی آئی کے پروگرام نے انتخابات میں خواتین امیدواروں اور صنفی امور پر آگاہی بہتر بنانے کے لئے ایک ملک گیر میڈیا مہم چلائی۔ این ڈی آئی (NDI) نے اشتہارات تیار کئے جن میں خواتین ووٹروں کو مخاطب کیا گیا اور صنف سے متعلق امور کو ووٹ دینے کی ناگزیر وجوہات کے طور پر فروغ دیا گیا۔ اس مہم کو میڈیا پر نمایاں توجہ ملی اور اس سے خواتین امیدواروں، خواتین ووٹروں، اور ان کے نزدیک اہم امور کا مقام بلند کرنے میں مدد ملی۔

- Identify exactly where the party is getting its support on geographic and demographic basis;

- اس بات کا بعینہ تعین کریں کہ جغرافیائی اور آبادیاتی بنیاد پر پارٹی کو حمایت کہاں سے مل رہی ہے۔

- assess where it needs to build support using the same criteria;

- اس بات کا جائزہ لیں کہ اس معیار کو استعمال کرتے ہوئے اسے کہاں اپنی حمایت کی تعمیر کرنی چاہئے۔

● ensure that parties are looking specifically at trends among women voters in terms of issue preference, party or candidate preference, and likelihood of voting; and

● اس امر کو یقینی بنائیں کہ پارٹیاں مسائل کی ترجیح، پارٹی یا امیدوار کو کی ترجیح اور ووٹ دینے کے امکانات کے حوالے سے خواتین ووٹروں میں خاص طور پر پائے جانے والے رجحانات کا جائزہ لے رہی ہیں۔

● gauge what impact candidates, policies and message will have on targeted voting populations.

● یہ دیکھیں کہ امیدوار، پالیسیاں اور پیغامات ووٹ دینے والی متعلقہ آبادیوں پر کیا اثرات مرتب کریں گے۔

Plan Voter Outreach and Mobilization Efforts with a Gender Perspective

ووٹروں تک رسائی اور انہیں فعال بنانے کی مہمات پر منصوبہ بندی صنفی نقطہ نظر سے کریں

Political parties should consider a number of outreach techniques for voter contact, including survey or voter identification canvassing, voter registration drives, and rallies or other public events. Parties often use these opportunities to gather information on potential supporters, including voting intention, priority issues and contact information. Work with political parties to integrate gender awareness into these efforts and ensure that women voters are part of a party's outreach and mobilization efforts; that events are designed specifically for women; and that candidates and party representatives go to locations where women will be comfortable communicating with them.

سیاسی جماعتوں کو ووٹر رابطہ کے لئے رسائی کے متعدد طریقوں پر غور کرنا چاہئے جن میں سروے یا ووٹر کے تعین پر کنوینسنگ، ووٹر اندراج مہم، اور ریلیاں یا دیگر عوامی تقریبات شامل ہیں۔ پارٹیاں اکثر ایسے مواقع کو سیاسی حامیوں پر معلومات جمع کرنے کے لئے استعمال کرتی ہیں جن میں ووٹ دینے کا ارادہ، ترجیحی امور اور رابطہ معلومات شامل ہوتی ہیں۔ صنفی آگاہی کو ان کوششوں کا حصہ بنانے کے لئے سیاسی جماعتوں کے ساتھ کام کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ ووٹر سیاسی پارٹی کی رسائی اور فعالی مہم کا حصہ بنیں، خواتین کے لئے خاص طور پر تقاریب کا اہتمام کیا جائے اور امیدوار اور پارٹی نمائندگان ایسے مقامات پر جائیں جہاں خواتین ان کے ساتھ بات چیت میں کوئی دقت محسوس نہ کریں۔

Canvass (or door-to-door) activities which gather information from voters should also track the gender of the respondent, as well as priority issues and political preferences. The same should apply to any activity where voter details are collected, such as rallies, events and voter registration drives. Only by specifying whether the voter was male or female will party strategists be able to track whether men and women are expressing different concerns and motivations.

کنوینسنگ (یا گھر گھر) کی ایسی سرگرمیوں میں جن کے ذریعے ووٹروں سے معلومات جمع کی جائیں، جواب دہندگان کی صنف کے علاوہ ترجیحی امور اور سیاسی ترجیحات پر بھی معلومات حاصل کریں۔ یہی طریقہ ایسی سرگرمی میں بھی اپنایا جائے جہاں ووٹروں کی تفصیلات جمع کی جارہی ہوں مثلاً ریلیاں، تقاریب اور ووٹر اندراج کی مہمیں۔ پارٹی کے حکمت عملی ماہرین محض اسی معلومات کی بناء پر کہ آیا ووٹر مرد ہے یا خاتون، اس بات کا پتہ لگا سکیں گے کہ آیا مرد اور خواتین مختلف خدشات اور ترغیبی پہلوؤں کا اظہار کررہے ہیں۔

Applying a Gender Perspective to Research

NDI's Indonesia focus group program was designed to assist political parties in gaining insight into voter behavior and to identify policy issues of importance to voters. A gender perspective was applied throughout the design and implementation of the focus groups. NDI personnel working on the project included questions that were both gender-sensitive and addressed issues of particular concern to women and men. They also recognized that women's views may not be adequately heard in mixed focus groups.

The project staff developed focus group questions about women's political participation and perceptions of women in politics, and conducted an equal number of separate focus groups for men and women. Recognizing that men and women often have different perspectives on the same issue as a result of their life experiences, NDI also disaggregated the results of the focus groups according to gender and used a gender analysis to more accurately interpret the responses of male and female focus groups. The result was strong, relevant and gender-sensitive data that was used to inform future programming, including candidate training and orientations for new candidates.

تحقیق پر صنفی نقطہ نظر کا اطلاق

این ڈی آئی (NDI) کا انڈونیشیا میں گروہی بات چیت پر وگرام سیاسی جماعتوں کو ووٹروں کے طرز عمل پر معلومات کے حصول اور ووٹروں کے نزدیک اہمیت کے حامل امور کے تعین میں معاونت کے لئے تیار کیا گیا۔ گروہی بات چیت کے ڈیزائن اور عملدرآمد کے تمام پہلوؤں پر صنفی نقطہ نظر کا اطلاق کیا گیا۔ پراجیکٹ پر کام کرنے والے این ڈی آئی عملہ کے ارکان نے ایسے سوالات شامل کئے جو صنفی احساس پر مبنی ہونے کے علاوہ خواتین اور مردوں سے متعلق مسائل کا ازالہ بھی کرتے تھے۔ انہوں نے اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھا کہ مخلوط گروہی بات چیت میں شاید خواتین کے خیالات موزوں طور پر نہیں سنے جاتے۔

پراجیکٹ عملہ نے خواتین کی سیاسی شمولیت اور سیاست میں خواتین کے فہم پر سوالات تیار کئے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ زندگی کے تجربات کے نتیجے میں ایک ہی مسئلے پر مردوں اور خواتین کا نقطہ نظر مختلف ہوتا ہے، این ڈی آئی (NDI) نے گروہی بات چیت کے نتائج کو صنف کے مطابق الگ الگ کیا اور مردوں اور خواتین کی گروہی بات چیت میں سامنے آنے والے جوابات کی درست تشریح کے لئے صنفی تجزیہ کا استعمال کیا۔ نتیجہ شاندار، متعلقہ اور صنفی احساس پر مبنی معلومات کی صورت میں سامنے آیا جو مستقبل کے پروگراموں بشمول امیدواروں کی تربیت اور نئے امیدواروں کے لئے تعارفی پروگراموں (Orientations) میں استعمال کیا گیا۔

Building Capacity in Colombia

NDI has worked with nine political parties in Colombia to strengthen the participation of women in politics. Program activities have included presentations and workshops on women's political participation, leadership, campaign management, addressing gender in policy and platform development, and the effect of the electoral systems on women's participation.

NDI has also supported the strengthening of Colombia's congressional women's caucus by providing consultation and advice and fostering communication with women's civic groups. Additionally, NDI facilitated an exchange of experiences between Colombia's congressional women's caucus and women legislators from other countries. To conduct these activities, NDI forged alliances with UN bodies and governmental aid agencies from North America and Europe.

Colombia's women's caucus and grassroots women's organizations, along with the commitment and support of other women in parliament, was crucial to winning approval for a comprehensive law on women's rights to a life without violence.

کولمبیا میں تعمیر استعداد

این ڈی آئی نے سیاست میں خواتین کی شمولیت مستحکم بنانے کے لئے کولمبیا کی 9 سیاسی جماعتوں کے ساتھ کام کیا ہے۔ پروگرام کی سرگرمیوں میں خواتین کی سیاسی شمولیت، قیادت، انتخابی مہم کا نظم ونسق، پالیسی اور پلیٹ فارم کی تیاری میں صنف کا خیال، اور خواتین کی شمولیت پر انتخابی نظاموں کے اثرات پر پریزنٹیشنز اور ورکشاپس شامل ہیں۔

این ڈی آئی نے کولمبیا کی کانگریس میں خواتین کے اجتماعی فورم (Caucus) کے استحکام میں بھی مدد دی ہے جس کے لئے مشاورت فراہم کی گئی اور خواتین کے شہری ابلاغ کو فروغ دیا گیا۔ علاوہ ازیں این ڈی آئی نے (NDI) کانگریس میں خواتین کے اجتماعی فورم اور خواتین ارکان مقننہ کو دیگر ممالک کے ساتھ تجربات کے تبادلہ میں بھی معاونت فراہم کی۔ ان سرگرمیوں کے سلسلے میں این ڈی آئی نے اقوام متحدہ کے اداروں اور شمالی امریکہ ویورپ سے تعلق رکھنے والی سرکاری امدادی ایجنسیوں کے ساتھ بھی اتحاد تشکیل دیئے۔ کولمبیا میں خواتین کے اس اجتماعی فورم اور نچلی سطح پر خواتین کی تنظیموں نے پارلیمان میں دیگر خواتین کی وابستگی اور حمایت کی بدولت تشدد سے پاک زندگی پر خواتین کے حقوق پر ایک جامع قانون منظور کرانے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔

Canvass exercises can be particularly effective in building relationships with voters and collecting valuable information about their preferences and intentions. Work with those constructing questionnaires for survey canvasses to make certain that they are gender sensitive and do not exclude choices for respondents which women may be more likely to select.

Conduct Gender-Sensitive Research

If a political party is in a position to conduct its own research, work with party strategists to ensure questions are incorporated that look specifically at the priorities of different demographics, particularly women. Apply the same standards for any research conducted on behalf of political parties to inform their electoral strategies.

Consider whether the research mechanism being used will adequately extract the opinions of women. In a focus group project conducted for political parties, NDI's party program in Indonesia determined that the views of women were less likely to be fully represented in mixed-gender focus groups. For this reason, the program ran an equal number of groups that were exclusively women and exclusively men.

It may also be useful to measure the profile or image of women candidates, and to identify opportunities and challenges in promoting women as candidates. NDI's program in Morocco conducted focus groups in advance of municipal elections in 2009 and discovered that voter unease in selecting women was connected to a general disillusionment with political parties, as well as traditional views of women's roles. This information helped inform the agenda for NDI's training program for women candidates as well as the electoral strategies of program partners.

اجتماعی فورم یا کاکس (Caucus) ووٹروں کے ساتھ تعلقات کی تعمیر اور ان کی ترجیحات وارادوں سے متعلق مفید معلومات جمع کرنے میں موثر کردار ادا کر سکتے ہیں۔ان کے ساتھ مل کر سروے کے لئے سوالنامے تیار کریں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ یہ صنفی احساس پر مبنی ہیں اور ان میں ایسے جوابات کو بھی شامل کیا گیا ہے جو خواتین زیادہ تر منتخب کر سکتی ہیں۔

صنفی احساس پر مبنی تحقیق

اگر کوئی سیاسی جماعت اپنی کوئی تحقیق انجام دینے کی پوزیشن میں ہو تو پارٹی کے حکمت عملی ماہرین کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنائیں کہ ایسے سوالات شامل کئے جائیں جو مختلف آبادیاتی گروہوں خاص طور پر خواتین کی ترجیحات کا جائزہ لیتے ہوں۔سیاسی جماعتوں کی طرف سے اپنی انتخابی حکمت عملیوں کے لئے کی جانے والی اس نوعیت کی تحقیق میں بھی ان معیارات کا استعمال کریں۔

اس بات کا خیال رکھیں کہ جو تحقیقی میکنزم استعمال کیا جارہا ہے اس کے ذریعے خواتین سے موزوں طور پر آراء حاصل کی جاسکتی ہیں۔سیاسی جماعتوں کے لئے منعقد کئے جانے والے گروہی بات چیت پراجیکٹ میں انڈونیشیا میں این ڈی آئی (NDI) کے پارٹی پروگرام نے پتہ لگایا کہ مخلوط گروہی بات چیت میں خواتین کو بھرپور نمائندگی ملنے کا امکان کم ہوتا ہے۔اس بناء پر پروگرام نے صرف مردوں اور صرف خواتین کے لئے الگ الگ گروہی بات چیت کا اہتمام کیا۔

خواتین کو بطور امیدوار فروغ دیتے ہوئے خواتین امیدواروں کے مقام یا ساکھ کا جائزہ لینا اور اس کے لئے مواقع اور مشکلات کا تعین بھی مفید ہو سکتا ہے۔ مراکش میں این ڈی آئی (NDI) کے پروگرام نے 2009 میں بلدیاتی انتخابات سے قبل گروہی بات چیت کے سیشنوں کا انعقاد کیا اور پتہ لگایا کہ خواتین کو منتخب کرنے میں ووٹروں کے خدشات سیاسی جماعتوں سے بالعموم مایوسی کے علاوہ خواتین کے کرداروں پر روایتی خیالات سے جڑے ہیں۔ان معلومات سے این ڈی آئی (NDI) کے خواتین امیدواروں کے تربیتی پروگرام کے ایجنڈا کے علاوہ پروگرام پارٹنرز کی انتخابی حکمت عملیوں کی تیاری میں مدد ملی۔

Develop Messages and Policy Initiatives for Specific Demographics

During the 1992 presidential election in the United States, Democratic Party strategist James Carville famously described the gender gap in politics as the great tradition in which a husband and wife travel miles together to a polling station just to cancel out each other's vote.[50]

Many of the factors which make this an issue in the United States, including the different life experiences and social expectations of women and men, are at play in other countries as well. Political parties should not assume that the campaign message that mobilizes male voters will have the same effect on women.

Messages designed to target women voters should be based on research and an assessment of their priorities and motivators. Political parties should be certain to include these issues in their communication efforts, and ensure that the issues identified by women voters as important are included in platforms and manifestos.

Work with party strategists and decision-makers to deconstruct any assumptions about the issues that women identify as priorities in an election. While policies affecting families, health and education are often important to women, the priorities of women voters shift with the political landscape. At certain times, law and order issues or those related to economic stability can easily overshadow what might be characterized as traditional women's concerns.

Creating Membership and Candidate Recruitment Programs

Political parties that focus on member and candidate recruitment have the potential to tap into new sectors of support, bring in new ideas and energy, and benefit at the ballot box from

مخصوص آبادیاتی گروہوں کے لئے پیغامات اور پالیسی اقدامات تشکیل دیں

امریکہ میں 1992 کے صدارتی انتخابات کے دوران ڈیموکریٹ پارٹی کے حکمت عملی ماہر جیمز کارویل نے سیاست میں صنفی خلاء کو مشہور زمانہ الفاظ میں بیان کرتے ہوئے اسے ایک ایسی شاندار روایت قرار دیا جس میں ایک شوہر اور بیوی ایک دوسرے کا ووٹ منسوخ کرنے کے لئے پولنگ سٹیشن تک کا میلوں لمبا سفر ایک ساتھ طے کرتے ہیں۔[50]

کئی عوامل جو امریکہ میں اسے ایک مسئلہ کی شکل دیتے ہیں ان میں مردوں اور خواتین کی زندگی کے مختلف تجربات اور سماجی توقعات بھی شامل ہیں اور دیگر ملکوں میں بھی یہ کارفرما دکھائی دیتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کو یہ فرض نہیں کر لینا چاہئے کہ انتخابی مہم کا جو پیغام مرد ووٹروں کو فعال بنا دیتا ہے، وہ عورتوں پر بھی اثرات مرتب کرے گا۔

خواتین ووٹروں کے لئے تیار کئے گئے پیغامات ان کی ترجیحات اور ترغیبی پہلوؤں پر تحقیق اور تجزیہ پر مبنی ہونے چاہئیں۔ سیاسی جماعتوں کو اپنی ابلاغی سرگرمیوں میں بھی ان مسائل کو شامل کرنا چاہئے اور اس امر کو یقینی بنانا چاہئے کہ خواتین ووٹر جن مسائل کو اہمیت دیں انہیں اپنے پلیٹ فارموں اور منشور میں شامل کریں۔

پارٹی کے حکمت عملی ماہرین اور فیصلہ سازوں کے ساتھ ایسے مسائل سے متعلق مفروضوں کو ودر کرنے پر بھی کام کریں جنہیں خواتین انتخابات میں اپنی ترجیحات قرار دیتی ہیں۔ خاندان، صحت اور تعلیم پر اثرانداز ہونے والی پالیسیاں جہاں اکثر خواتین کے لئے اہم ہوتی ہیں وہیں خواتین ووٹروں کی ترجیحات بھی سیاسی منظرنامے کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ بعض اوقات امن وامان یا معاشی استحکام سے متعلق ایسے امور کو ترجیحی حیثیت نہیں ملتی جو روایتی طور پر خواتین کے خدشات سمجھے جاتے ہیں۔

رکنیت اور امیدواروں کی بھرتی کے پروگراموں کی تیاری

ارکان اور امیدواروں کی بھرتی پر توجہ دینے والی سیاسی جماعتوں کے پاس موقع ہوتا ہے کہ وہ حمایت کے نئے شعبوں کا فائدہ اٹھا سکیں، نئے خیالات اور توانائی کو ساتھ ملا سکیں اور خواتین کو بطور پر امیدوار فروغ دے کر ووٹنگ کے وقت

promoting women as candidates. The more representative of a community a political party is, the more likely it is to earn community support. Program partners seeking to embark or expand efforts to recruit new members and candidates can work in a number of ways:

فائدہ اٹھا سکیں۔ سیاسی جماعت کسی کمیونٹی کی جتنی زیادہ نمائندہ ہو گی کمیونٹی کی حمایت اسے ملنے کا امکان اتنا زیادہ ہو گا۔ نئے ارکان اور امیدواروں کی بھرتی کی مہمات کے آغاز یا ان میں توسیع پر کام کرنے والے پروگرام پارٹنر ان سرگرمیوں میں متعدد طریقوں کا استعمال کر سکتے ہیں:

● Focus recruitment efforts on civil society, and help program partners build links with like-minded civil society organizations and associations. Many politically active women and young people focus their energies on affecting change through civil society organizations, the so-called 'third sector'; and many of these organizations are run or led by talented, experienced women who may be interested in making a contribution to politics.

● سول سوسائٹی سے بھرتی کی کوششوں پر توجہ دیں، اور پروگرام پارٹنرز کو ہم خیال سول سوسائٹی تنظیموں اور انجمنوں کے ساتھ روابط استوار کرنے میں مدد دیں۔ سیاسی طور پر فعال کئی خواتین اور نوجوان اپنی توانائیاں سول سوسائٹی تنظیموں کے ذریعے تبدیلی لانے پر مرکوز کرتے ہیں جنہیں ''تیسرا شعبہ'' کا نام بھی دیا جاتا ہے اور ان میں سے کئی تنظیموں کی قیادت یا انتظام ایسی باصلاحیت اور تجربہ کار خواتین کے پاس ہوتی ہے جنہیں سیاست میں کردار ادا کرنے سے بھی دلچسپی ہو سکتی ہے۔

● Develop a culture of accommodation. Political parties must find specific ways to become attractive to busy women, including offering flexible meeting times and financial supports for expenses incurred during party activities.

● مصالحت کا کلچر پیدا کریں۔ سیاسی جماعتوں کو ایسے طریقے تلاش کرنے چاہئیں جو مصروف خواتین کے لئے پرکشش ہوں جن میں اجلاسوں کے اوقات میں لچکدار رویہ، اور پارٹی سرگرمیوں پر اٹھنے والے اخراجات میں مالی معاونت بھی شامل ہیں۔

● Organize recruitment efforts around shared values. What values does the party represent and seek to advance that would motivate women to join or stand as candidates? Tie these into any research political parties are doing on women voters and their unique priorities and motivators, or into a candidate recruitment campaign message.

● بھرتی کی کوششوں کو مشترکہ اقدار پر استوار کریں۔ پارٹی ایسی کون سی اقدار کی نمائندگی کرتی ہے یا آگے بڑھاتی ہے جو خواتین کو شامل ہونے یا بطور امیدوار سامنے آنے کی ترغیب دیتی ہوں؟ انہیں اور ان کے علاوہ خواتین ووٹروں کی منفرد ترجیحات اور ترغیبی پہلوؤں کو ایسی کسی بھی تحقیق میں جو سیاسی جماعتیں خواتین ووٹروں پر کر رہی ہوں یا امیدواروں کی بھرتی مہم میں شامل کریں۔

● Use the internet and social media for outreach. Worldwide, the majority of users of social media websites including Facebook, Twitter, Ning, and Flickr are female.[51] The internet and social media can be valuable for membership recruitment because they allow parties to get a message out quickly to a broad audience with minimal cost.

● رابطہ اور رسائی کے لئے انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا کا استعمال کریں۔ دنیا بھر میں فیس بک، ٹوئٹر، ننگ، اور فلکر جیسی سوشل میڈیا کی ویب سائٹس استعمال کرنے والوں کی اکثریت خواتین پر مشتمل ہے۔[51] انٹرنیٹ اور سوشل میڈیا اس بناء پر بھی رکنیت مہم کے لئے مفید ہو سکتے ہیں کہ ان کی بدولت پارٹیوں کو اپنا پیغام کم سے کم اخراجات کے ساتھ زیادہ سے زیادہ سامعین تک تیزی کے ساتھ پہنچانے کا موقع مل جاتا ہے۔

● Create healthy competition within the party. Give each local branch a regular target for

● پارٹی کے اندر صحت مندانہ مقابلہ پیدا کریں۔ ہر مقامی شاخ کو بھرتی کے

recruitment, including a minimum number of new women members. Promote a reward or acknowledgement system within the party for whichever branch can recruit the most members in a quarter and the most women overall.

● Develop a database or resource list of potential members and candidates for recruitment.

Delivering Effective Training and Skills Development Programs

Training and skills development programs that emphasize and support women's political participation are one of the most effective and powerful ways to overcome some of the barriers to women in politics and to facilitate a lasting transformation in the quality of leadership and decision-making in a country.

Effective training and skills development programs help women in politics build networks of support, develop meaningful political and personal skills, and cultivate the confidence they will need for the competitive world of politics and governance. They also expose male participants to the capabilities of their female colleagues and build useful professional relationships. Mixed-sex environments can help breakdown cultural and class barriers as well.

Political parties that support training programs for their members, staff and elected officials stand to gain more professional and competitive organizations, stronger ties with voters, more effective and efficient campaigns, and elected officials better able to deliver on policy initiatives.

Political parties that support the professional development of women members also stand to gain in terms of public perception and interest. Women candidates and officials can be far more credible delivering the party's message on issues that are important to female voters. Political

لئے باقاعدگی کے ساتھ ہدف دیں جس میں نئی خواتین ارکان کی کم سے کم تعداد بھی شامل ہو۔ پارٹی کے اندر ایسی شاخوں کے لئے انعام یا حوصلہ افزائی کا نظام وضع کریں جو ایک سہ ماہی میں سب سے زیادہ ارکان اور سب سے زیادہ خواتین بھرتی کریں۔

● بھرتی کے لئے متوقع ارکان، امیدواروں کی معلوماتی فہرست یا ڈیٹا بیس تیار کریں۔

تربیت اور مہارتوں کے فروغ کے موثر پروگرام

تربیت اور مہارتوں کے فروغ کے ایسے پروگرام جو خواتین کی سیاسی شمولیت پر زور دیتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں، سیاست میں خواتین کو درپیش بعض رکاوٹوں پر قابو پانے کا ایک انتہائی موثر اور طاقتور طریقہ ہیں جن سے ملک میں قیادت اور فیصلہ سازی کے معیار میں دیرپا تبدیلی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

تربیت اور مہارتوں کے فروغ کے موثر پروگرام خواتین کو سیاست میں حمایت کے نیٹ ورکس کی تعمیر، بامعنی سیاسی اور ذاتی مہارتوں کے فروغ میں مدد دیتی ہیں اور ان کے اندر وہ اعتماد پیدا کرتی ہیں جو سیاست اور طرز حکمرانی کی مقابلے سے بھرپور دنیا میں ضروری ہوتا ہے۔ یہ مرد شرکاء کو ساتھی خواتین کے سامنے اپنی صلاحیتوں کے اظہار اور مفید پیشہ ورانہ تعلقات استوار کرنے کا موقع بھی دیتے ہیں۔ مخلوط ماحول بھی ثقافتی اور طبقاتی رکاوٹوں کو دور کرنے میں مددگار ہو سکتا ہے۔

اپنے ارکان، عملہ اور منتخب عہدیداروں کے لئے تربیتی پروگراموں کی حمایت کرنے والی سیاسی جماعتیں ایسی تنظیموں کے طور پر سامنے آتی ہیں جنہیں پیشہ ورانہ لحاظ سے اور مقابلے کے ماحول میں زیادہ فائدہ ہوتا ہے، ووٹروں کے ساتھ ان کے مضبوط تعلقات استوار ہوتے ہیں، ان کی انتخابی مہم زیادہ موثر اور فعال ہوتی ہے، اور ان کے منتخب عہدیدار پالیسی اقدامات پر بہتر کارکردگی دکھاتے ہیں۔

خواتین ارکان کی پیشہ ورانہ ترقی میں حمایت کرنے والی سیاسی جماعتوں کو بھی بہتر عوامی فہم اور دلچسپی کی صورت میں فائدہ ہوتا ہے۔ خواتین امیدوار اور عہدیدار خواتین ووٹروں کے لئے اہمیت کے حامل امور پر پارٹی کا پیغام زیادہ

parties with women in visible leadership positions distinguish themselves from an often crowded field of men of a certain age and social class.

معتبر انداز میں دے سکتی ہیں۔ ایسی سیاسی جماعتیں جن کے قائدانہ عہدوں پر خواتین دیکھنے کو ملتی ہیں وہ سیاست کی اس بھیڑ میں زیادہ منفرد نظر آتی ہیں جس میں ہر طرف ایک خاص عمر اور سماجی طبقے کے مرد دیکھنے میں آتے ہیں۔

The appendices at the end of the guidebook offer more guidance on best practices for designing and delivering training programs to support women's political participation. A few key points:

اس رہنما کتابچہ کے آخر میں دیئے گئے ضمیمہ جات خواتین کی سیاسی شمولیت کی حمایت کے تربیتی پروگراموں کی تیاری اور انجام دہی کے لئے بہترین مروجہ طریقوں پر مزید رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ چند اہم نکات یہ ہیں:

- Balance single-sex and mixed-sex environments. Women-only activities are a valuable part of women's political participation programs. This is particularly true when it comes to training. However, mixed-sex environments should also be incorporated into training activities. Integrated activities allow male and female party members to interact in a professional environment as peers and equals. Including senior party officials, male and female, in training activities as observers, speakers or even participants, allows them to see women party members in professional and leadership positions.

- ایک صنفی اور مخلوط ماحول میں توازن پیدا کریں۔ صرف خواتین کے لئے مخصوص سرگرمیاں خواتین کی سیاست میں شمولیت کے پروگراموں کا ایک مفید جزو ہیں۔ یہ بات خاص طور پر تربیت کے معاملے میں زیادہ صحیح لگتی ہے۔ تاہم تربیتی سرگرمیوں میں مخلوط ماحول بھی شامل کیا جانا چاہئے۔ باہم مربوط سرگرمیوں کی بدولت مرد اور خواتین پارٹی ارکان کو ایک پیشہ ورانہ ماحول میں مساوی حیثیت میں میل جول کا موقع ملتا ہے۔ تربیتی سرگرمیوں میں سینئر پارٹی عہدیداروں، مردوں اور خواتین کو بطور مبصر، مقرر یا شرکاء شامل کرنے سے انہیں اپنی پارٹی کی خواتین ارکان کو پیشہ ورانہ اور قائدانہ حیثیتوں میں دیکھنے کا موقع ملتا ہے۔

Making Training Accessible and Expansive

Training of Trainers Model

NDI's *Supporting Women Political Leaders* program in South Asia conducted candidate and elected representative training for women political party members in Afghanistan, Bangladesh, and Pakistan. By using a training-of-trainers model, the program was able to assist more than 700 women in these countries to strengthen their political and campaign skills, take on greater leadership roles within their parties, serve their constituents once in office, and improve their self-confidence in general.

Regional Trainers Model

NDI's Regional Trainers program in Serbia began in 1999, as the Institute evacuated most staff in Belgrade prior to the NATO bombing over the conflict with Kosovo. NDI identified 6 activists from 3 political parties who could remain in country to train and prepare their party colleagues. NDI brought these activists out of Serbia for a number of training, skills development and regional networking opportunities.

In 2000, when the chance presented itself to challenge the regime of President Slobodan Milosevic, Serbian political parties were far more prepared than they would have been without the assistance of these young trainers and activists.

These efforts were formalized as the Regional Trainers program, which expanded to 68 trainers by 2006 representing 18 political parties throughout Serbia. NDI currently works with about 50 trainers, extending outreach to regions throughout the country.

تربیت تک بہتر رسائی اور وسعت

تربیتی ماہرین کی تربیت کا ماڈل

جنوبی ایشیا میں این ڈی آئی کے پروگرام 'سپورٹنگ ویمن پولیٹکل لیڈرز' نے افغانستان، بنگلہ دیش اور پاکستان میں سیاسی جماعتوں کی خواتین ارکان کے لئے امیدوار اور منتخب نمائندہ تربیت کا انعقاد کیا۔ 'تربیتی ماہرین کی تربیت' ماڈل کا استعمال کرتے ہوئے پروگرام نے ان ملکوں کی 700 سے زائد خواتین کو اپنی سیاسی و انتخابی مہم کی مہارتیں مستحکم بنانے، اپنی پارٹیوں میں بہتر قائدانہ کردار حاصل کرنے، کسی عہدے پر منتخب ہونے کے بعد اپنے حلقے کے عوام کی خدمت اور بالعموم ذاتی اعتماد بہتر بنانے پر تربیت دی۔

علاقائی تربیتی ماہرین کا ماڈل

سربیا میں این ڈی آئی (NDI) کے علاقائی تربیتی ماہرین پروگرام کا آغاز 1999 میں اس وقت کیا گیا جب این ڈی آئی نے ناٹو کی طرف سے کوسوو کے ساتھ تنازعہ کے پیش نظر بمباری سے قبل بلغراد سے اپنا بیشتر عملہ واپس بلا لیا۔ این ڈی آئی نے تین سیاسی جماعتوں کی 6 کارکنوں کا تعین کیا جو اپنی پارٹی ساتھیوں کی تربیت اور تیاری کے لئے ملک میں رہ سکتی تھیں۔ این ڈی آئی (NDI) نے ان کارکنوں کو سربیا سے نکالا جس سے انہیں تربیت، مہارت کے فروغ اور علاقائی نیٹ ورکنگ کے لاتعداد مواقع ملے۔

2000 میں صدر سلوبودین ملاسووک کی حکومت کو چیلنج کرنے کا موقع پیدا ہوا تو سربیا کی سیاسی جماعتیں کہیں زیادہ بہتر طور پر تیار تھیں جو ان نوجوان تربیتی ماہرین اور کارکنوں کی معاونت کے بغیر ممکن نہ ہوتا۔

ان کوششوں کو 'علاقائی تربیتی ماہرین' کے پروگرام کے طور پر رسمی شکل دی گئی اور 2006 میں تربیتی ماہرین کی تعداد 68 تک پہنچ گئی جن میں پورے سربیا کی 18 سیاسی جماعتوں کو نمائندگی حاصل تھی۔ این ڈی آئی اس وقت تقریباً 50 تربیتی ماہرین کے ساتھ کام کر رہا ہے اور پروگرام کی رسائی کو ملک بھر کے علاقوں تک پھیلایا جا رہا ہے۔

● معلومات کو ممکنہ حد تک زیادہ سے زیادہ پھیلائیں۔ تربیتی پروگرام میں شمولیت میں دلچسپی رکھنے والی خواتین کو درپیش بعض مشکلات میں سفر میں دقت، حد سے زیادہ ذمہ داریوں کے باعث وقت کی کمی، اور زبان کی رکاوٹیں شامل ہیں۔ تعداد کا مسئلہ بھی پیدا ہو سکتا ہے یعنی معاونت کی خواہشمند خواتین کی تعداد پروگرام کی استعداد یا بجٹ سے کہیں زیادہ ہو سکتی ہے۔ ان میں سے بعض مسائل کو ایسے تربیتی پروگرام تشکیل دے کر دور کیا جا سکتا ہے جنہیں ایک سے دوسری جگہ منتقل کرنا آسان ہو۔

● Disseminate information as far and for as long as possible. Some of the challenges for women interested in participating in a training program include difficulty traveling, excessive demands on their time, and language barriers. There also may be an issue of numbers: many more women may be seeking assistance than the program has the capacity to train given time or budget constraints. Many of these issues can be addressed by designing trainings that are easily portable and transferable.

● مشق کے لئے خاطر خواہ وقت دیں۔ خواتین کو نئی یا زیادہ مشکل مہارتوں مثلاً عوامی تقریر اور میڈیا سے متعلق تربیت پر مشق کے لئے خاطر خواہ وقت دیں۔ میدان سیاست میں قدم رکھنے والی نئی خواتین کی تربیت میں اعتماد سازی کے اقدامات شامل کریں۔ ان تمام موضوعات پر تربیت کے لئے کافی زیادہ وقت لگ سکتا ہے لیکن ان کی بدولت ایسے اہم مواقع ملتے ہیں جو خواتین کو طویل مدتی مہارتیں پیدا کرنے اور ذاتی اعتماد کی تعمیر میں مدد دیتے ہیں۔

● Allow enough practice time. Allow enough time for women to practice new or more challenging skills, such as public speaking and media training. Incorporate confidence-building measures in trainings for women who are new to politics. All of these topics can take up a lot of training time, but they are important opportunities that help women develop long-term skills and build self-confidence.

● شرکاء کی ضروریات کو پورا کریں۔ تربیت کا ڈیزائن تیار کرتے وقت بچوں کی نگہداشت، آمد و رفت اور سفر کے دورانیہ، گھر یا کام کی ذمہ داریوں، کسی بزرگ کے ساتھ ہونے سے متعلق سامعین کی ضروریات کو پیش نظر رکھیں۔ جس حد تک ممکن ہو ان ضروریات کو پورا کریں۔

●Cater to the participants. Consider the needs of the audience in terms of childcare, transportation and travel time, work or home demands, whether a chaperone or escort will be required, when designing the training. Try to accommodate as many of these needs as possible.

● Support and follow-up after trainings is critical. Include follow-up and support for program participants, particularly women candidates. For many, the hard work is just beginning and continued assistance and support from NDI staff and programs can make the critical difference in a woman's decision to pursue politics or not. The iKNOW Politics website can be used as an ongoing resource.

● Don't forget about staff. The focus of women's political programming is frequently on the women who will be candidates for public office, particularly during an election year. While this is certainly important, it is also valuable to help build a population of professional campaign and political staff who will work with these women in the parties on their campaigns and once in office.

●Ensure trainers are well-prepared. Participants in training programs appreciate the exposure and experience of international trainers, but are frequently frustrated by their lack of awareness of cultural issues and the local political context. External trainers should be well-prepared, ensure that training materials are relevant and use examples from the local area, and/or that trainers from the region or from countries with similar political structures are used as much as possible.[52]

● تربیت کے بعد حمایت اور پیروی بھی ایک ناگزیر جزو ہے۔ پروگرام کے شرکاء خاص طور پر خواتین امیدواروں کے لئے حمایت اور پیروی کی سرگرمیاں شامل کریں۔ بیشتر کے نزدیک ہو سکتا ہے کہ یہ محنت کے مرحلے کا آغاز ہو اور این ڈی آئی (NDI) عملہ اور پروگراموں کی طرف سے مسلسل حمایت اور معاونت سیاست میں قدم آگے بڑھانے یا نہ بڑھانے سے متعلق خواتین کے فیصلے میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں ایک جاری وسیلہ کے طور پر iKNOW Politics کی ویب سائٹ کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔

● اپنے عملہ کو ہرگز فراموش نہ کریں۔ خواتین کی شمولیت کے پروگراموں میں زیادہ تر توجہ ایسی خواتین پر دی جاتی ہے جو بالخصوص انتخابات کے دوران کسی عوامی عہدے کی امیدوار بنیں گی۔ یہ بات جہاں یقیناً اہمیت کی حامل ہے وہیں انتخابی مہم اور سیاست کے لئے ایسے ماہر عملہ کی تیاری بھی مفید ثابت ہوتی ہے جو ان خواتین کے ساتھ ان کی پارٹیوں میں اور اس صورت میں کام کرے گا اگر وہ کسی عہدے کے لئے منتخب ہو جائیں۔

● تربیتی ماہرین کی عمدہ تیاری کو یقینی بنائیں۔ تربیتی پروگراموں کے شرکاء بین الاقوامی تربیتی ماہرین کے ساتھ میل ملاپ اور تجربہ کو تحسین کی نگاہ سے دیکھتے ہیں لیکن ثقافتی مسائل اور مقامی سیاسی سیاق وسباق سے آگاہی کا فقدان اکثر ان کے لئے مایوسی کا باعث بنتا ہے۔ بیرونی تربیتی ماہرین کو عمدہ طور پر تیار ہونا چاہئے اور اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ ان کا تربیتی مواد متعلقہ حیثیت رکھتا ہے اور اس میں مقامی علاقے سے مثالیں دی گئی ہیں اور/ یا جس حد تک ممکن ہو ملتے جلتے سیاسی ڈھانچوں کے حامل یا علاقوں کے تربیتی ماہرین کو استعمال کیا جائے۔[52]

Follow-Up and Support for Women Candidates and Elected Officials

NDI's program in Sierra Leone conducted training for more than 150 female candidates in the 2008 local elections. During the campaign period, NDI staff remained in regular contact with women candidates through telephone conversations and personal meetings to discuss the progress of their campaigns and help identify solutions to any problems. This was particularly important when there were incidents of political and election-related violence and intimidation. Program participants identified these regular communications as an important source of support during the campaign.

After the elections, NDI conducted a seminar for newly-elected women councilors and developed a manual covering vital information and skills they would need in their new positions. As a result of these efforts, women councilors in the Northern and Southern Regions went on to form regional associations to support each other as councilors.

In Burkina Faso, NDI conducted monthly capacity building workshops with almost 100 local councilors, most of whom had never held public office before. The sessions were held in 8 towns and cities throughout the country and covered a variety of topics, including accounting and budget management,

roles and responsibilities in the decentralization process, which devolved more powers to local councils, leadership and communication skills, as well as a variety of campaign skills and fundraising.
Participants appreciated the regular access to information and training and reported an increase in their knowledge about the government decentralization process, as well as an improvement in their public speaking and management skills.

خواتین امیدواروں اور منتخب عہدیداروں کی حمایت اور پیروی

سیرالیون میں این ڈی آئی (NDI) کے پروگرام نے 2008 کے مقامی انتخابات میں 150 سے زائد خواتین امیدواروں کے لئے تربیت کا انعقاد کیا۔ انتخابی مہم کی مدت کے دوران این ڈی آئی (NDI) کے عملہ نے ٹیلی فون گفتگو اور ذاتی ملاقاتوں کی صورتوں میں خواتین کے ساتھ باقاعدگی سے رابطہ برقرار رکھا تاکہ ان کی مہم کی پیشرفت اور مسائل کے حل طے کرنے پر تبادلہ خیال کیا جاسکے۔ یہ بات خاص طور پر ایسے حالات میں اہمیت کی حامل تھی جب سیاسی وانتخابی تشدد اور ڈراؤ دھمکاؤ کے واقعات رونما ہو رہے تھے۔ پروگرام کے شرکاء نے ان باقاعدہ رابطوں کو مہم کے دوران حمایت کا ایک اہم ذریعہ قرار دیا۔

انتخابات کے بعد این ڈی آئی (NDI) نے نو منتخب خواتین کونسلروں کے لئے ایک سیمینار منعقد کیا اور ایسی اہم معلومات اور مہارتوں پر مشتمل ایک کتابچہ تیار کیا جن کی ضرورت انہیں اپنے ان نئے عہدوں پر پڑ سکتی تھی۔ ان کوششوں کے نتیجے میں شمالی اور جنوبی علاقوں کی خواتین کونسلروں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور بطور کونسلر ایک دوسرے کی حمایت کے لئے علاقائی انجمنیں تشکیل دیں۔

برکینا فاسو میں این ڈی آئی (NDI) نے تقریباً 100 ایسی مقامی کونسلروں کے ساتھ تعمیر استعداد کی ماہانہ ورکشاپس منعقد کیں جو اس سے پہلے کسی عوامی عہدہ پر فائز نہیں رہی تھیں۔ یہ سیشن ملک بھر کے 8 قصبات اور شہروں میں منعقد کئے گئے اور ان میں اکاؤنٹنگ اور بجٹ امور، اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کے عمل میں کرداروں اور ذمہ داریوں، قائدانہ اور ابلاغی مہارتوں کے علاوہ انتخابی مہم اور فنڈز مہم کی متعدد مہارتوں سمیت لاتعداد موضوعات شامل کئے گئے۔

شرکاء نے معلومات اور تربیت تک باقاعدگی سے رسائی کی حوصلہ افزائی کی اور بتایا کہ ان کی بدولت اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی کے عمل کے علاوہ ان کی انتظامی اور عوامی تقریر کی صلاحیتوں پر معلومات میں اضافہ ہوا ہے۔

Monitoring and Evaluation

نگرانی اور جانچ پرکھ

Gender mainstreaming requires that concerns about the different impact that the program will have on men and women are integrated into the program. A gender perspective helps to identify the hidden biases that lead to inequitable situations for men and women. Most often, it is women who are most affected by these biases. Therefore, when evaluating the effectiveness of a program, not only the number of people trained should be recorded, but also the number who subsequently stand for office, and win elections. Practitioners must keep in mind that monitoring and evaluating women's political participation is more than just a numbers game.

صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے یا 'جنڈر مین سٹریمنگ' کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ ان اثرات کو بھی پروگرام کا حصہ بنایا جائے جو یہ پروگرام مردوں اور خواتین پر مرتب کرے گا۔ صنفی نقطہ نظر کی بدولت ان پوشیدہ تعصبات کے تعین میں مدد ملتی ہے جو مردوں اور خواتین کے لئے غیر مساویانہ حالات کا باعث بنتے ہیں۔ لہٰذا پروگرام کی افادیت کا جائزہ لیتے ہوئے نہ صرف تربیت حاصل کرنے والے افراد کی تعداد بلکہ ان لوگوں کی تعداد کا ریکارڈ بھی مرتب کیا جائے جو بعد میں کسی عہدے کے امیدوار بنتے ہیں اور انتخابات جیت جاتے ہیں۔ پروگرام ماہرین کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے کہ خواتین کی سیاسی شمولیت کی نگرانی و جانچ پرکھ محض اعداد کا کھیل نہیں۔

In the case of political party programs, outcomes for women and for the parties to which they belong are often highly qualitative,

سیاسی جماعتوں کے پروگراموں کے حوالے سے خواتین اور ان سیاسی جماعتوں، جن سے وہ تعلق رکھتی ہیں، کے نتائج معیار کے لحاظ سے انتہائی اہمیت کے حامل

making it important that the more nuanced indicators of progress and change are monitored as closely as the quantitative results.

Programs are at an advantage when they have a clear picture from the outset of which areas of program impact they will need to monitor and evaluate and what tools can be adopted or designed to track these with as much accuracy as possible. Media monitoring, for example, can be useful in assessing whether program participants are impacting the public discourse in an election, moving into positions as party officials or spokespersons, or actively pursuing public speaking and outreach opportunities.

However, it is not always possible to anticipate how individuals or organizations will respond to activities and assistance over time and it may be necessary to maintain a degree of awareness of the general dynamics around and within political parties during the life of a program. Recognizing that transformation is often progressive or even generational, look for indications of change in some of the following areas.

Political Parties and Senior Party Officials

● Has the nature of the relationship between NDI and senior party officials changed in any way? Is there more open communication? Are there more or less requests for information and assistance, particularly regarding women's participation?

● Has the nature of the relationship between senior party officials and women party activists changed in any way? Is there more dialogue? Are there any indications of pressure or growing support for structural or policy change within the party?

● Have any structural or policy changes been realized within the party? Are these being implemented?

ہوتے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہو جاتا ہے کہ تبدیلی اور پیشرفت کے معمولی اشارات کا بھی مقدار پر مبنی نتائج کے طور پر باریک بینی سے جائزہ لیا جائے۔

پروگرام اس صورت میں فائدہ مند ہوتے ہیں جب ان کے پاس واضح تصویر ہو کہ کن شعبوں پر پروگرام کے اثرات کی نگرانی و جانچ پرکھ کی جائے گی اور ممکنہ حد تک صحیح معلومات حاصل کرنے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جاتے ہیں یا تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر میڈیا کی نگرانی اس بات کا تجزیہ کرنے کے لئے مفید ہو سکتی ہے کہ آیا پروگرام کے شرکاء انتخابات میں عوامی مزاج پر کوئی اثر ڈال رہے ہیں یا پارٹی عہدیداروں یا ترجمانوں کے عہدے حاصل کر رہے ہیں یا عوامی تقریر اور رسائی کے مواقع سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

تاہم یہ اندازہ لگانا ہمیشہ ممکن نہیں ہوتا کہ افراد یا تنظیمیں وقت کے ساتھ ساتھ ملنے والی معاونت اور سرگرمیوں پر کیا ردعمل ظاہر کرتے ہیں اور ضروری ہوتا ہے کہ پروگرام کے عرصہ حیات کے دوران سیاسی جماعتوں کے اندرونی اور بیرونی عمومی محرکین سے ایک حد تک آگاہی حاصل کی جائے۔ اس حقیقت کے پیش نظر کہ تبدیلی اکثر صورتوں میں بتدریج یا حتیٰ کہ کئی نسلوں پر محیط عمل ہوتی ہے، درج ذیل میں سے بعض شعبوں میں تبدیلی کے اشارات کا جائزہ لیں:

سیاسی جماعتیں اور سینئر جماعتی عہدیدار

● کیا این ڈی آئی (NDI) اور سینئر پارٹی عہدیداروں کے درمیان تعلق کی نوعیت میں کسی لحاظ سے تبدیلی آئی ہے؟ کیا باہمی ابلاغ میں زیادہ کشادگی پیدا ہوئی ہے؟ کیا بالخصوص خواتین کی شمولیت کے حوالے سے معلومات اور معاونت کی درخواستوں میں کوئی کمی بیشی ہوئی ہے؟

● کیا سینئر پارٹی عہدیداروں اور خواتین پارٹی کارکنوں کے درمیان تعلق کی نوعیت میں کسی لحاظ سے تبدیلی آئی ہے؟ کیا باہمی گفت و شنید میں کوئی اضافہ ہوا ہے؟ کیا پارٹی کے اندر ڈھانچہ جاتی یا پالیسی تبدیلی کے لئے دباؤ یا حمایت میں اضافہ کے کوئی اشارے موجود ہیں؟

● کیا پارٹی کے اندر کسی ڈھانچہ جاتی یا پالیسی تبدیلیوں کو حقیقت کا روپ دیا گیا ہے؟ کیا ان پر عملدرآمد ہو رہا ہے؟

● Has the nature of the relationship between political parties and civil society changed in any way? Is there increased communication or consultation?

● Have there been any changes in the way the party conducts business? Are women's needs being accommodated?

● Have any party bylaws changed? Has the conference or congress process become more inclusive? Are there any signs that women tend to have more influence in decision-making? Are there any indications of initiatives in these directions?

● Have there been any changes in the women's wings of political parties? Have women's wings formed in parties that previous did not have one? Have women's caucuses or organizations been given any new rights or authorities within the party?

● Have there been any changes to the party's candidate selection process, or is a new system being discussed or debated? Who influenced this and how?

● Have any parties adopted a more consultative or inclusive process on policy or platform development? What was the result of the new process?

● Are women being promoted within the party? How is this being done and why is it being done?

● Are any parties developing electoral, outreach or recruitment strategies that consider the specific needs and interests of women?

● Are there signs of political parties paying particular attention to women outside of elections?

● کیاسیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی کے درمیان تعلق میں کسی لحاظ سے تبدیلی آئی ہے؟ کیا باہمی ابلاغ یا مشاورت میں کوئی اضافہ ہوا ہے؟

● کیا پارٹی امور کی انجام دہی کے طریقے میں کوئی تبدیلیاں آئی ہیں؟ کیا خواتین کی ضروریات کو ملحوظ خاطر رکھا جارہا ہے؟

● کیا پارٹی کے ضمنی قوانین میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے؟ کیا کانفرنس یا کانگریس کے عمل کو زیادہ شمولیت پر مبنی بنایا گیا ہے؟ کیا ایسے کوئی اشارے نظر آتے ہیں کہ فیصلہ سازی پر خواتین کے اثر ورسوخ میں اضافہ ہوا ہے؟ کیا اس سمت میں کسی اقدامات کے کوئی اشارے دکھائی دیتے ہیں؟

● کیاسیاسی جماعتوں کے خواتین ونگز میں کوئی تبدیلیاں آئی ہیں؟ کیا ان پارٹیوں میں خواتین ونگ تشکیل دیئے گئے ہیں جہاں پہلے یہ موجود نہیں تھے؟ کیا خواتین کے اجتماعی فورمز یا تنظیموں کو پارٹی کے اندر کوئی نئے حقوق یا اختیارات دیئے گئے ہیں؟

● کیا پارٹی کے امیدواروں کے چناؤ کے طریق کار میں کوئی تبدیلیاں آئی ہیں یا کسی نئے نظام پر تبادلہ خیالات یا بحث ہورہی ہے؟ اس پر کس نے اور کس طرح اثر ڈالا؟

● کسی بھی جماعتوں کی پالیسی یا پلیٹفارم کی ترقی پر ایک مشاورتی یا دوسروں کو ساتھ لے کر چلنے کے عمل کو اپنایا گیا ہے؟ نئے عمل کا نتیجہ کیا تھا؟

● کیا پارٹی کے اندر خواتین کو فروغ دیا جارہا ہے؟ یہ کام کس طرح اور کیوں کیا جا رہا ہے؟

● کیا کوئی جماعتیں انتخابی، رابطہ ورسائی یا بھرتی کے ایسے لائحہ عمل تیار کررہی ہیں جن میں خواتین کی مخصوص ضروریات اور مفادات کو پیش نظر رکھا جارہا ہو؟

● کیا ایسے کوئی اشارے ملتے ہیں کہ سیاسی جماعتیں انتخابات سے ہٹ کر خواتین پر خصوصی توجہ دے رہی ہیں؟

● What is happening with the party budget? Are there any indications that the particular needs of women are being considered in the distribution or use of party resources?

● Have there been any changes to the policies or platforms of political parties? How deep do these go? What degree of change do they represent?

● Are there any indications that women are simply being taken more seriously by political parties?

Women as Candidates, Party Officials and Elected Officials

● Are there any visible manifestations of increased self-confidence among program participants? Are any participants moving into leadership positions who may have previously hesitated to put themselves forward? Are any participants speaking more frequently in public or to the media? Are more women standing as candidates?

● Have women elected officials taken any legislative initiatives? If so, on what topics? How likely are these to be successful? What are they doing to garner support? Are there signs that the different governing styles of women are having an impact?

● Do any women program participants appear to have more drive or ambition when it comes to politics? Do they talk more about a career in politics, or use more robust language to describe what they would like to do as political activists?

● What is happening to campaign and party staff members who participated in the program? Are they demonstrating signs of stronger political or professional skills? Are there any indications that they may move into leadership positions as well?

● پارٹی بجٹ کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ کیا ایسے کوئی اشارے ملتے ہیں کہ پارٹی وسائل کی تقسیم یا استعمال میں خواتین کی مخصوص ضروریات کو مد نظر رکھا جا رہا ہے؟

● کیا سیاسی جماعتوں کی پالیسیوں یا پلیٹ فارموں میں کوئی تبدیلیاں لائی گئی ہیں؟ یہ کس حد تک گہری ہیں؟ یہ کس حد تک تبدیلی کو ظاہر کرتی ہیں؟

● کیا ایسے کوئی اشارے موجود ہیں کہ سیاسی جماعتیں اب خواتین کو زیادہ سنجیدگی سے لینے لگی ہیں؟

خواتین بطور امیدوار، پارٹی عہدیدار اور منتخب عہدیدار

● کیا پروگرام کے شرکاء میں کسی لحاظ سے بہتر ذاتی اعتماد دیکھنے میں آتا ہے؟ کیا کوئی شرکاء قائدانہ عہدوں کی جانب بڑھ رہے ہیں جو قبل ازیں قدم بڑھانے سے گریز کرتے تھے؟ کیا کوئی شرکاء اب عوام یا میڈیا کے سامنے زیادہ تواتر سے بات کرتے ہیں؟ کیا زیادہ خواتین بطور امیدوار سامنے آ رہی ہیں؟

● کیا منتخب خواتین عہدیداروں نے قانون سازی کے حوالے سے کوئی کاوشیں کی ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کن موضوعات پر؟ ان میں کامیابی کا امکان کس قدر ہے؟ حمایت کے حصول کے لئے وہ کیا کر رہی ہیں؟ کیا ایسی کوئی علامات ہیں کہ خواتین کے مختلف انداز حکمرانی کوئی اثرات مرتب کر رہے ہیں؟

● کیا پروگرام کے کوئی شرکاء میدان سیاست میں زیادہ پیش پیش یا پر عزم نظر آتے ہیں؟ کیا وہ سیاست میں کیریر کی زیادہ بات کرتے ہیں یا اس حوالے سے زیادہ بھرپور انداز میں بات کرتے ہیں کہ بطور سیاسی کارکن وہ کیا کرنا چاہیں گی؟

● پروگرام میں حصہ لینے والے انتخابی مہم و پارٹی عملہ کے ارکان کیا کر رہے ہیں؟ کیا ان کے اندر بہتر سیاسی و پیشہ ورانہ مہارتوں کی علامات دکھائی دیتی ہیں؟ کیا ایسے کوئی اشارے موجود ہیں کہ وہ قائدانہ عہدوں کی طرف بڑھ سکتے ہیں؟

● Are there any visible impacts on the political environment from the increased involvement of women? Are there fewer instances of violence, for example? Are topics or policies being discussed as part of the election that previously would not have received attention?

● Have there been any changes in women's access to resources for campaigns or political initiatives? What are these and what brought this about?

● Has any polling or research indicated a change in perception among voters when women candidates are more prominent or when women elected officials are pursuing a particular policy agenda?

Outreach and Sustainability

● To what extent was the program able to adapt to the needs of women participants? In what ways did it adapt? What were the effects of these efforts? What did this mean in terms of program impact, efficiency and value for money?

● To what extent was the program able to develop local capacity?

●To what extent was the program able to produce relevant and easily accessible materials? In what ways was this done?

● کیا خواتین کی بہتر شمولیت سے سیاسی ماحول پر کوئی ظاہری اثرات مرتب ہوئے ہیں؟ کیا مثال کے طور پر، تشدد کے واقعات میں کمی آئی ہے؟ کیا انتخابات کے سلسلے میں ایسی پالیسیوں یا موضوعات پر بات چیت چل رہی ہے جن پر پہلے توجہ نہیں دی جاتی تھی؟

● کیا انتخابی مہم یا سیاسی اقدامات کے لئے وسائل تک خواتین کی رسائی میں کوئی تبدیلیاں آئی ہیں؟ یہ تبدیلیاں کیا ہیں اور ان کی بدولت کیا ہوا ہے؟

● کیا کسی سروے یا تحقیق کے دوران ووٹروں کے فہم میں کسی تبدیلی کا اشارہ ملا ہے کہ اب خواتین امیدوار زیادہ نمایاں ہیں یا منتخب خواتین عہدیدار کسی خاص پالیسی ایجنڈا پر کام کر رہی ہیں؟

رابطہ و رسائی اور پائیداری

● پروگرام نے خواتین شرکاء کی ضروریات کو کس حد تک اپنایا؟ انہیں اپنانے کا انداز کیا تھا؟ ان کوششوں کے اثرات کیا تھے؟ پروگرام کے اثرات، افادیت اور مالی قدر و قیمت کے اعتبار سے ان کا کیا تعلق بنتا ہے؟

● پروگرام مقامی استعداد کے فروغ میں کس حد تک کامیاب رہا؟

● پروگرام متعلقہ اور آسانی سے قابل رسائی مواد کی تیاری میں کس حد تک کامیاب رہا؟ یہ کام کس طرح کیا گیا؟

Further Reading

مزید مطالعہ

Ashiagbor, Sefakor. *Political Parties and Democracy in Theoretical and Practical Perspectives: Selecting Candidates for Legislative Office*. Washington: National Democratic Institute, 2008. http://www.ndi.org/files/2406_polpart_report_engpdf_100708.pdf.

Ernst & Young (2009). "Groundbreakers: Using the strength of women to rebuild the world economy." http://www.cwwl.org/media/Groundbreakers_FINAL.pdf.

Inter-Parliamentary Union. "Information on National Parliaments." www.ipu.org.

Joint Committee on Justice, Equality, Defense and Women's Rights. *Second Report: Women's Participation in Politics*. Houses of the Oireachtas, October 2009. http://www.oireachtas.ie/documents/committees30thdail/j-justiceedwr/reports_2008/20091105.pdf.

Kelly, Richard and Isobel White. "All-women shortlists." UK House of Commons Library, 21 October 2009, SN/PC/05057. http://www.parliament.uk/commons/lib/research/briefings/snpc-05057.pdf.

Minimum Standards for Democratic Functioning of Political Parties. Washington: National Democratic Institute, 2008. http://www.ndi.org/files/2337_partynorms_engpdf_07082008.pdf.

Pellegrino, Greg, Sally D'Amato and Anne Weisberg, Deloitte. *Paths to power: Advancing women in government*. USA, Deloitte, 2010, http://www.deloitte.com/pathstopower.

Quota Project. "Global Database of Quotas for Women." http://www.quotaproject.org.

Speaker's Conference (on Parliamentary Representation), Final Report. UK House of Commons, January 6, 2010. http://www.publications.parliament.uk/pa/spconf/239/239i.pdf.

United Nations Office of the Special Advisor on Gender Issues and Advancement of Women. "Gender Mainstreaming." http://www.un.org/womenwatch/osagi/gendermainstreaming.htm.

Governance

طرز حکمرانی

Introduction

Governance is the way in which governments and public sector institutions guarantee the rule of law, promote economic growth and provide some measure of social protection to citizens. Generally, the term "democratic governance" refers to a government's ability to deliver on these promises while adhering to the democratic values of transparency, representation, pluralism, and accountability. NDI's governance programs seek to promote effective public-sector institutions and processes that operate in a manner consistent with these democratic values by working with legislatures, executive offices, and local governments. NDI delivers technical and institutional support to these bodies, while emphasizing the significance of their political dimensions.

Research indicates that whether a legislator is male or female has a distinct impact on their policy priorities.[53] There is strong evidence, for instance, that as more women are elected to office, there is also a corollary increase in policy making that emphasizes the priorities of families, women, and ethnic and racial minorities. When women are empowered as political leaders, countries experience higher standards of living, and positive developments can be seen in education, infrastructure and health.[54] Women must be actively engaged in governance to represent the concerns of women and other marginalized voters and to suggest policy alternatives.

Several studies show that women's political participation results in tangible gains for

تعارف

طرز حکومت یا گورننس (Governance) وہ انداز ہے جس کے تحت حکومتیں اور سرکاری ادارے قانون کی حکمرانی کو یقینی بناتے ہیں، معاشی ترقی کو فروغ دیتے ہیں اور کسی حد تک شہریوں کو سماجی تحفظ فراہم کرتے ہیں۔ بالعموم ''جمہوری طرز حکمرانی'' کی اصطلاح حکومت کی اس صلاحیت کے لئے استعمال کی جاتی ہے کہ وہ شفاف کاری، نمائندگی، رواداری، اور احتساب کی جمہوری اقدار کی پاسداری کرتے ہوئے ان وعدوں کو عملی جامہ پہنائے۔ این ڈی آئی (NDI) کے طرز حکمرانی پروگراموں کے ذریعے سرکاری شعبے کے ایسے موثر اداروں اور طریقوں کو فروغ دیا جاتا ہے جو مقننہ، انتظامیہ یا ایگزیکٹو کے دفاتر اور مقامی حکومتوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے ان جمہوری اقدار کے موافق چلتے ہیں۔ این ڈی آئی (NDI) ان اداروں کو تکنیکی و ادارہ جاتی معاونت فراہم کرتا ہے اور اس دوران ان کے سیاسی پہلوؤں کی نمایاں حیثیت پر زور دیا جاتا ہے۔

تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مقننہ کے کسی رکن کا مرد یا عورت ہونا ان کی پالیسی ترجیحات پر منفرد اثرات مرتب کرتا ہے۔[53] مثال کے طور پر اس کے بھرپور شواہد ملتے ہیں کہ جیسے جیسے منتخب خواتین کی تعداد بڑھتی ہے ایسی پالیسی سازی میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے، جو خاندانوں، خواتین، اور نسلی و ذات پات پر مبنی اقلیتوں کی ترجیحات پر زور دیتی ہوں۔ خواتین جب بطور سیاسی قائدین بااختیار ہوتی ہیں تو ملک میں اعلیٰ معیار زندگی کے علاوہ تعلیم، بنیادی ڈھانچے اور صحت کے شعبوں میں مثبت پیشرفت دیکھنے کو ملتی ہے۔[54] خواتین کو چاہئے کہ خواتین اور محرومی کا شکار دیگر ووٹروں کے خدشات کی نمائندگی اور پالیسی متبادل تجویز کرنے کے لئے طرز حکومت میں بھرپور طریقے سے شامل ہوں۔

متعدد سٹڈیز سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین کی سیاسی شمولیت کا نتیجہ جمہوری طرز حکمرانی کے لئے حقیقی ثمرات کی صورت میں برآمد ہوتا ہے جن میں

democratic governance, including greater responsiveness to citizen needs,[55] increased cooperation across party and ethnic lines,[56] and more sustainable peace.[57] Women's participation positively affects communities, legislatures, political parties, and citizen's lives, and helps democracy deliver.

Research specifically looking at gender styles in legislative committees shows that women's leadership and conflict resolution styles embody democratic ideals and that women tend to work in a less hierarchical, more participatory, and more collaborative way than male colleagues.[58] Women are also more likely to work across party lines and strive for consensus, even in partisan and polarized environments.

Moreover, women lawmakers say in studies that they see issues like health care, the environment and combating violence, more broadly as social issues, possibly as a result of the role that women have traditionally played in their communities,[59] and that women more than men see government as a tool to help serve underrepresented or minority groups.[60] Women lawmakers are often perceived as more sensitive to community concerns. Recent focus groups convened by NDI in Kenya, for instance, showed that both women and men regard female members of parliament as performing better than men in terms of constituent representation.

Women are deeply committed to peace-building and post-conflict reconstruction and have a unique and powerful perspective to bring to the negotiating table. Research and case studies suggest that peace agreements, post-conflict reconstruction and governance have a better chance of long-term success when women are involved.[61] Furthermore, there is strong evidence that establishing sustainable peace requires transforming power relationships, including achieving more

شہریوں کی ضروریات پر بہتر جوابی سوچ،[55] پارٹی اور نسلی خطوط پر بہتر تعاون[56] اور زیادہ پائیدار امن بھی شامل ہیں۔[57] خواتین کی شمولیت کمیونٹیز، مقننہ کے اداروں، سیاسی جماعتوں اور شہریوں کی زندگیوں پر بھی مثبت اثرات مرتب کرتی ہے اور جمہوریت کو کامیاب بنانے میں مدد دیتی ہے۔

قانون ساز کمیٹیوں میں صنفی اطوار کے جائزہ پر تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین کی قیادت اور تنازعہ کے تصفیہ کے انداز جمہوری آدرشوں کی عملی تصویر ہیں اور خواتین اپنے مرد ساتھیوں کے مقابلے میں نظام مراتب سے زیادہ شرکت اور اشتراک پر مبنی سوچ کے تحت کام کرتی ہیں۔[58] خواتین کے بارے میں یہ امکان بھی زیادہ ہوتا ہے کہ وہ پارٹی خطوط پر کام کریں گی اور جانبدارانہ اور قطبیت کا شکار ماحول میں اتفاق رائے کی بھرپور کوشش کریں گی۔

علاوہ ازیں سٹڈیز کے دوران مقننہ کی خواتین ارکان کا کہنا ہے کہ وہ حفظان صحت، ماحولیات اور تشدد کے خاتمہ جیسے مسائل کو زیادہ وسیع انداز میں سماجی مسائل کے طور پر دیکھتی ہیں جو غالباً خواتین کے اس کردار کا نتیجہ ہے جو وہ روایتی طور پر اپنی کمیونٹیز میں ادا کر رہی ہوتی ہیں[59] اور مردوں کے مقابلے میں خواتین حکومت کو ایک ایسے آلہ کار کے طور پر زیادہ دیکھتی ہیں جس کے ذریعے کم نمائندگی کے حامل یا اقلیتی گروپوں کی خدمت میں مدد ملتی ہے۔[60] خواتین ارکان مقننہ کے بارے میں اکثر یہ خیال ہوتا ہے کہ وہ کمیونٹی کے خدشات کا زیادہ احساس کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر این ڈی آئی (NDI) کی جانب سے کینیا میں منعقد کی گئی ایک حالیہ گروہی بات چیت میں سامنے آیا کہ مرد اور خواتین دونوں کا خیال ہے کہ اپنے حلقے کے عوام کی نمائندگی کے حوالے سے خواتین ارکان پارلیمان کی کارکردگی مردوں سے بہتر ہے۔

خواتین تعمیر امن اور بعد از تنازعہ تعمیر نو سے گہری وابستگی رکھتی ہیں اور مذاکرات میں ایک منفرد اور طاقتور نقطہ نظر متعارف کراتی ہیں۔ تحقیق اور کیس سٹڈیز سے ظاہر ہوتا ہے کہ امن سمجھوتوں، بعد از تنازعہ تعمیر نو اور طرز حکمرانی کی طویل مدتی کامیابی کا امکان اس صورت میں زیادہ ہوتا ہے جب خواتین ان میں شامل ہوں۔[61] علاوہ ازیں اس بات کے بھی مضبوط شواہد موجود ہیں کہ پائیدار امن کے قیام کے لئے مقتدر تعلقات میں تبدیلی ضروری ہوتی ہے جن میں زیادہ مساویانہ صنفی تعلقات بھی شامل ہیں۔[62]

equitable gender relations.[62]

This chapter is written primarily for program staff and practitioners who are seeking to increase women's participation and to improve governance by promoting gender sensitive approaches. It is also anticipated that the chapter will be a useful tool for public servants, as well as their partners in civil society, who are advocating for more inclusive governance.

An overview of the key components of good governance and a variety of strategies for improving democratic governance programs by increasing women's participation and representation are provided here. This is not meant to be an exhaustive introduction to democracy and governance. Instead, it is designed to illuminate key issues related to women and gender as they intersect with governance. Particular attention is paid to those program areas in which NDI concentrates its efforts – legislative and local government strengthening.

یہ باب بنیادی طور پر ایسے پروگرام عملہ اور ماہرین کے لئے تحریر کیا گیا ہے جو خواتین کی شمولیت میں اضافہ اور صنف پر مبنی سوچ کو فروغ دیتے ہوئے طرز حکمرانی بہتر بنانے پر کام کر رہے ہوں۔ یہ امید بھی کی جاتی ہے کہ یہ باب سرکاری ملازمین کے علاوہ سول سوسائٹی میں ان کے ایسے پارٹنرز کے لئے بھی مفید ثابت ہوگا جو بہتر شرکت پر مبنی طرز حکمرانی کی وکالت کر رہے ہوں۔

اس میں عمدہ طرز حکمرانی کے اہم پہلوؤں کا جائزہ اور خواتین کی شمولیت اور نمائندگی میں اضافہ کرتے ہوئے جمہوری طرز حکمرانی کے پروگراموں کو بہتر بنانے کی متعدد حکمت عملیاں پیش کی گئی ہیں۔ اس کا مقصد جمہوریت اور طرز حکمرانی کا طویل تعارف پیش کرنا نہیں۔ بلکہ یہ طرز حکمرانی کے حوالے سے خواتین اور صنف سے متعلق اہم امور پر روشنی ڈالنے کے لئے تیار کیا گیا ہے۔ پروگرام کے ایسے شعبوں پر خصوصی توجہ دی گئی ہے جن پر این ڈی آئی (NDI) اپنی کوششیں مرکوز کرتا ہے یعنی مقننہ اور مقامی حکومت کا استحکام۔

Program Design

Democratic governments that fail to deliver basic levels of stability and services risk losing their legitimacy. NDI programs address these issues through programs that assist governments in listening and responding to the most pressing citizen concerns. Governance programs build capacity to address specific policy issues, such as poverty reduction and HIV/AIDS. Both of these issues affect women disproportionately: according to UN reports, 70 percent of the world's poor are women[63] and an estimated 50 percent of people living with AIDS are women.[64]

NDI programs target legislators, legislative staff, executive offices, and local governments and build the capacity of representative institutions. Programs should be designed to

پروگرام ڈیزائن

ایسی جمہوری حکومتوں کو اپنی جائز قانونی حیثیت کھو دینے کا خطرہ درپیش ہوتا ہے جو بنیادی حد تک استحکام اور خدمات کی فراہمی میں ناکام رہتی ہیں۔ این ڈی آئی (NDI) کے پروگراموں میں ان مسائل پر ایسے پروگراموں کے ذریعے توجہ دی جاتی ہے جو شہریوں کے اہم ترین خدشات سننے اور ان پر جوابی سوچ اپنانے میں مدد دیتے ہیں۔ طرز حکمرانی کے پروگرام مخصوص پالیسی امور مثلاً غربت میں کمی اور ایچ آئی وی یا ایڈز (HIV/AIDS) کے حوالے سے تعمیر استعداد کرتے ہیں۔ یہ دونوں امور خواتین پر غیر متناسب انداز میں اثرانداز ہوتے ہیں۔ اقوام متحدہ کی اطلاعات کے مطابق دنیا کی 70 فیصد خواتین غریب ہیں[63] اور ایک اندازے کے مطابق ایڈز کا شکار لوگوں میں 50 فیصد خواتین شامل ہیں۔[64]

این ڈی آئی (NDI) کے پروگراموں میں مقننہ کے ارکان، مقننہ کے عملہ، انتظامیہ یا ایگزیکٹو کے دفاتر، اور مقامی حکومتوں کو ہدف بنایا جاتا ہے اور نمائندہ اداروں کی تعمیر استعداد کی جاتی ہے۔ پروگرام ڈیزائن اس طرح تیار کیا جائے

help shape laws and policies that reflect national and constituent interests—both men's and women's—and oversee the work of the executive branch, particularly with regard to the national budget. Governance programs also strengthen local councils and other local government entities. Programs that focus on local governance aim to help local entities work with citizens more effectively, to improve the monitoring of local budgets, and to improve the delivery services to the public.

Programs that specifically promote women's participation in each of these areas of governance are critical for narrowing the gap that exists in all societies between women and men, in terms of access to resources, decision-making authority, and political power. Gender mainstreaming in governance programs ensures gender equality at all levels - in research, legislation, policy development, and program activities. It also helps to ensure that women as well as men shape, participate in, and gain from these activities. Program staff trained to run a gender assessment and integrate gender in governance programs can design and implement programs that promote equality and do not entrench existing disparities. While, separate, stand-alone women's programs can be extremely effective, too often they are an after-thought or an "add-on." Frequently, they are under-funded and not integrated into overall programming goals. Programs to support women's participation should, instead, be an important component of a comprehensive strategy to build democracy and improve governance.

Context

In order to begin the process of developing programs in governance, staff needs to understand the current status and structure of different governing documents and institutions, including the constitution, the legislative branch, the executive branch, and

جس سے ایسے قوانین اور پالیسیوں کی تشکیل میں مدد ملے جو قومی اور رائے دہندگان (مرد اور خواتین دونوں) کے مفادات کی عکاسی کرتے ہوں اور ایگزیکٹو یا انتظامیہ کی سرگرمیوں کا بالخصوص قومی بجٹ کے حوالے سے جائزہ لیا جائے۔ طرز حکمرانی کے پروگرام مقامی کونسلوں اور دیگر حکومتی اداروں کو بھی مستحکم بناتے ہیں۔ ایسے پروگرام جن میں مقامی طرز حکمرانی پر توجہ مرکوز کی جاتی ہے ان کا مقصد مقامی اداروں کو شہریوں کے ساتھ زیادہ موثر انداز میں کام کرنے میں مدد دینا ہوتا ہے تاکہ مقامی بجٹ کی نگرانی اور عوام کو خدمات کی فراہمی بہتر بنائی جاسکے۔

ایسے پروگرام جو طرز حکمرانی کے ان تمام شعبوں میں خواتین کی شمولیت بہتر بنانے سے متعلق ہوتے ہیں، وہ تمام معاشروں میں مردوں اور خواتین کے درمیان فیصلہ سازی کے اختیار، اور سیاسی قوت کا فرق کم کرنے میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔ طرز حکمرانی کے پروگراموں میں صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے یا 'جنڈر مین سٹریمنگ' کے ذریعے تحقیق، قانون سازی، پالیسی کی تشکیل اور پروگرام سرگرمیوں سمیت تمام سطحوں پر صنفی مساوات کو یقینی بنایا جاتا ہے۔ اس کی بدولت یہ امر یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ خواتین کے علاوہ مرد بھی ان سرگرمیوں کی تشکیل کریں، ان میں حصہ لیں اور ان سے فائدہ اٹھائیں۔ صنفی تجزیہ اور صنف کو طرز حکمرانی پروگراموں کا حصہ بنانے کی تربیت کا حامل پروگرام عملہ ایسے پروگرام ڈیزائن کر سکتا ہے اور ان پر عملدرآمد کر سکتا ہے جو مساوات کو فروغ دیں اور عدم مساوات کے موجودہ پہلوؤں کو دور کریں۔ صرف خواتین کے لئے الگ پروگرام جہاں انتہائی موثر ہو سکتے ہیں وہیں اکثر صورتوں میں ان پر بعد میں سوچا جاتا ہے یا ان کی حیثیت محض ایک "ضمیمے" کی سی ہوتی ہے۔ بیشتر صورتوں میں یہ فنڈز کی کمی کا شکار ہوتے ہیں اور انہیں پروگرام کے مجموعی مقاصد میں شامل نہیں کیا جاتا۔ حالانکہ خواتین کی شمولیت کی حمایت کرنے والے پروگراموں کو جمہوریت کی تعمیر اور طرز حکمرانی بہتر بنانے کی ایک جامع حکمت عملی کا لازمی جزو ہونا چاہئے۔

سیاق وسباق

طرز حکمرانی پروگراموں کی تیاری پر کام شروع کرنے کے سلسلے میں عملہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ طرز حکمرانی کی مختلف دستاویزات اور اداروں بشمول آئین، مقننہ، ایگزیکٹو، اور ذیلی قومی یا مقامی حکومت کی موجودہ حیثیت اور

sub-national or local government. Moreover, the status of women within the government must be researched and analyzed to create a baseline understanding on which activities will be based.

ڈھانچے پر سمجھ بوجھ حاصل کریں۔ علاوہ ازیں حکومت کے اندر خواتین کی حیثیت پر تحقیق اور تجزیہ بھی کیا جا سکتا ہے تاکہ بنیادی معلومات پر یہ سمجھ بوجھ حاصل کی جا سکے کہ یہ کن سرگرمیوں پر مبنی ہوگا۔

The Constitution

آئین

Some countries have been governed by the same constitution for centuries. The United States, for example, adopted its constitution in 1787. It has been amended, or modified, 27 times in the intervening years, but the fundamental principles remain the same. Other countries have more recent constitutions. France, for example, adopted its current constitution in 1958. Lithuania adopted its constitution in 1992. It is common for countries to draft new constitutions in the aftermath of war or major political upheaval. Germany and Italy, for example, each drafted new constitutions after World War II. South Africa's constitution was drafted in 1996, after the fall of apartheid.

بعض ممالک میں کئی صدیوں سے ایک ہی آئین رائج ہے۔ مثال کے طور پر امریکہ نے اپنا آئین 1787 میں اپنایا۔ درمیان کے سالوں میں اس میں 27 مرتبہ ترامیم اور تبدیلیاں کی جا چکی ہیں لیکن بنیادی اصول اپنی جگہ قائم ہیں۔ ایسے ممالک بھی ہیں جن کے آئین اتنے پرانے نہیں۔ مثال کے طور پر فرانس نے اپنا موجودہ آئین 1958 میں اپنایا۔ لتھوانیا نے اپنا آئین 1992 میں اپنایا۔ کسی جنگ یا بڑے سیاسی طوفان کے بعد نئے آئین کی تیاری کافی ملکوں میں مشترک سی بات ہے۔ مثال کے طور پر جرمنی اور اٹلی نے دوسری عالمی جنگ کے بعد نئے آئین تیار کئے۔ جنوبی افریقہ کا آئین 1996 میں نسلی تعصب کے خاتمہ کے بعد تیار کیا گیا۔

Historically, the drafting of constitutions was conducted by a few elites behind closed doors. Increasingly, however, countries are employing democratic and participatory processes to draft new constitutions. Such processes involve the participation of citizens and of civil society organizations in broad public consultation. Thus, the drafting process is a window of opportunity for ensuring women's participation, as well as enshrining women's rights and gender equality principles. Designers should find out the status of a country's constitution before they begin to design a governance program.

تاریخ پر نظر دوڑائیں تو پتہ چلتا ہے کہ آئین اشرافیہ کے دو چار لوگ بند دروازوں کے اندر بیٹھ کر تیار کرتے تھے۔ تاہم نئے آئین کی تیاری میں جمہوری اور شرکت پر مبنی طریقے کار رجحان بیشتر ملکوں میں بڑھتا نظر آتا ہے۔ ان طریقوں میں وسیع تر عوامی مشاورت کے عمل میں شہریوں اور سول سوسائٹی تنظیموں کی شمولیت بھی شامل ہے۔ یوں تیاری کا عمل ایک ایسا موقع فراہم کرتا ہے جس کے دوران خواتین کی شمولیت یقینی بنانے کے علاوہ خواتین کے حقوق اور صنفی مساوات کے اصولوں کو بھی اس کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔ پروگرام کے ڈیزائین ماہرین کو چاہئے کہ وہ طرز حکمرانی پروگرام کی تشکیل شروع کرنے سے پہلے ملک کے آئین کی حیثیت کا پتہ لگالیں۔

Women's Rights

خواتین کے حقوق

Constitutions should establish basic human rights, including the rights of the individual, the protection of minorities, and the equality of women and men. Constitutions should seek to eliminate discrimination in both the letter and

آئین میں بنیادی انسانی حقوق بشمول افراد کے حقوق، اقلیتوں کا تحفظ اور مردوں اور خواتین کی مساوات طے کر دی جانی چاہئے۔ آئین کے ذریعے تحریری اور قانون پر عملدرآمد دونوں اعتبار سے امتیاز کا خاتمہ کیا جائے۔ شہری، سیاسی،

the application of the law. Civil, political, social, and economic rights are all detailed in international human rights laws, including the Universal Declaration of Human Rights, the International Covenant on Political and Civil Rights (ICCPR), and the International Covenant on Social and Economic Rights. Gender equality is addressed in the Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination Against Women (CEDAW). Domestic constitutions often cite the language of these international standards.

The South African constitution, arguably one of the most progressive in the world, includes a broad explanation of women and men's equality before the law, equal protection, and non-discrimination in Section 9. This section also provides for affirmative action to "protect or advance persons, or categories of persons, disadvantaged by unfair discrimination."[65] In 2008, Ecuador adopted a new constitution that calls for the "eradication of inequality and discrimination towards women, and proposes putting a value on unpaid domestic work."[66] These examples illustrate the need to know what women's rights are included in the constitution of the host nation that the program is working in.

Legislative Branch

A healthy democracy must have an independent and effective national legislature. NDI has worked with national and regional-level legislatures in more than 60 countries to build the capacity of representative institutions to communicate with citizens and respond to their concerns, to shape laws and policies that reflect national and constituent interests, and to oversee the work of the executive branch, particularly in the promulgation and implementation of the national budget.

Globally, there is an emerging consensus that women have a significant role to play in elected

سماجی اور معاشی حقوق کی تمام تر تفصیلات یونیورسل ڈیکلریشن آف ہیومن رائٹس، انٹرنیشنل کاونینٹ آن پولیٹکل اینڈ سول رائٹس (ICCPR)، اور انٹرنیشنل کاونینٹ آن سوشل اینڈ اکنامک رائٹس سمیت انسانی حقوق کے بین الاقوامی قوانین میں دی گئی ہیں۔ صنفی مساوات کو خواتین کے خلاف امتیاز کی تمام صورتوں کے خاتمہ پر کنونشن' (CEDAW) میں بھی موضوع بنایا گیا ہے۔ ملکی آئینوں میں اکثر ان بین الاقوامی معیارات میں استعمال کئے گئے الفاظ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔

جنوبی افریقہ کے آئین، جو دنیا کے انتہائی ترقی پسندانہ آئینوں میں شمار کیا جاسکتا ہے، کا سیکشن 9 قانون کی نظر میں مردوں اور خواتین کی مساوی حیثیت، مساوی تحفظ، اور عدم امتیاز کی وسیع معنوں میں وضاحت کرتا ہے۔ اس سیکشن میں ''غیر منصفانہ امتیاز کے ہاتھوں محرومی کا شکار افراد یا افراد کی کیٹیگریز کے تحفظ یا فروغ'' پر ٹھوس کارروائی کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔[65] 2008 میں ایکواڈور نے نیا آئین اپنایا جس میں ''خواتین کے ساتھ عدم مساوات اور امتیاز کے خاتمہ'' پر زور دیا گیا ہے اور ''بلا معاوضہ گھریلو کام کی قدر و قیمت تجویز کی گئی ہے''۔[66] ان مثالوں سے اس بارے میں معلومات کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے کہ خواتین کے کون سے حقوق اس ملک کے آئین میں شامل ہیں جہاں پروگرام کام کر رہا ہے۔

مقننہ

ایک صحت مند جمہوریت کے لئے آزاد اور موثر قومی مقننہ کلیدی اہمیت کی حامل ہے۔ این ڈی آئی (NDI) 60 سے زائد ممالک میں قومی اور علاقائی سطح کے مقننہ کے اداروں کے ساتھ کام کر چکا ہے اور اس دوران شہریوں کے ساتھ ابلاغ اور ان کے خدشات پر جوابی سوچ کے لئے نمائندہ اداروں کی تعمیر استعداد، قومی اور رائے دہندگان کے مفادات کی عکاس پالیسیوں اور قوانین کی تشکیل پر کام کیا گیا اور بالخصوص قومی بجٹ کے نفاذ اور عملدرآمد میں ایگزیکٹو کے کام کا جائزہ لیا گیا۔

عالمی سطح پہ اتفاق رائے پیدا ہو رہا ہے کہ خواتین کو منتخب اداروں میں ایک نمایاں کردار ادا کرنا ہے اور قومی مقننہ میں خواتین کی تعداد بڑھ رہی ہے۔ گزشتہ دس

bodies, and the number of women in national legislatures is growing. In the last 10 years, the world average rose from women comprising 13.1 percent of seats in national legislatures to 18.9 percent. Regionally, the Nordic countries lead the world; women there hold 42.1 percent of seats. The most rapid growth has been seen in Sub-Saharan Africa, which jumped from 11.3 to 18.8 percent in the last 10 years. This is due in large part to the growing use of quotas for women. The only country in the world with a majority female legislative body is Rwanda. Its lower house, or Chamber of Deputies, is 56 percent female.[67]

Executive Branch

Executive offices – offices of presidents, prime ministers, and ministers – are responsible for directing the development of their countries. They oversee the implementation of laws enacted by the legislature, and ensure that government ministries deliver programs and services to citizens. Yet executive office officials frequently lack the skills and capacity to identify, prioritize, and develop the policies or manage their implementation effectively. In the same vein, executive offices often lack the understanding, capacity, and political will required to effectively mainstream gender considerations. The failure of government to effectively implement laws and policies and meet the needs of all citizens – women and men – undermines democratic reforms.

As in the other branches of government, women are significantly underrepresented in the executive branch. Currently, there are only 14 women Heads of State or Government. And globally, women hold only 16 percent of ministerial portfolios.[68] Women ministers are typically assigned sex-stereotyped portfolios, such as women's affairs, education, or health. Program designers should ask what ministries exist in the government and what roles women play in the government.

سالوں کے دوران قومی مقننہ میں خواتین کی نشستوں کی عالمی اوسط 13.1 سے بڑھ کر 18.9 فیصد تک پہنچ چکی ہے۔ علاقائی سطح پر نارڈک یا سکینڈے نیویا کے ممالک دنیا میں پیش پیش ہیں جہاں 42.1 نشستوں پر خواتین کام کر رہی ہیں۔ اضافے کی تیز ترین رفتار سب صحارا کے افریقی ممالک میں دیکھنے میں آئی ہے جہاں گزشتہ دس سال کے دوران یہ اوسط 11.3 سے بڑھ کر 18.8 فیصد تک پہنچ گئی۔ بڑی حد تک اس کا سبب خواتین کے لئے کوٹہ سسٹم کا بڑھتا ہوا ستعمال ہے۔ دنیا کا واحد ملک جہاں مقننہ میں خواتین اکثریت میں ہیں، روانڈا ہے جہاں ایوان زیریں یا چیمبر آف ڈپٹیز میں 56 فیصد خواتین شامل ہیں۔[67]

ایگزیکٹو برانچ

ایگزیکٹو۔یعنی صدر، وزیراعظم اور وزراء کے عہدے- اپنے ملک کی ترقی کی سمت کا تعین کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ وہ مقننہ کی طرف سے نافذ کئے گئے قوانین پر عملدرآمد کی نگرانی کرتے ہیں، اور اس امر کو یقینی بناتے ہیں کہ حکومتی وزارتیں شہریوں کے لئے پروگرام اور خدمات فراہم کر رہی ہیں۔ اس کے باوجود ایگزیکٹو کے عہدوں پر فائز افراد میں پالیسیوں کے تعین، ترجیحاتی عمل اور تشکیل یا ان پر موثر عملدرآمد کا انتظام چلانے کی مہارتوں اور استعداد کا فقدان پایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ایگزیکٹو کے عہدیدار اکثر صورتوں میں صنفی امور کو موثر طور پر مجموعی عمل کا حصہ بنانے کے لئے درکار سمجھ بوجھ، استعداد اور سیاسی عزم کے فقدان کا بھی شکار ہیں۔ قوانین اور پالیسیوں پر موثر عملدرآمد اور مردوں و خواتین سمیت تمام شہریوں کی ضروریات پورا کرنے میں حکومت کی ناکامی جمہوری اصلاحات کے عمل کو نقصان پہنچاتی ہے۔

حکومت کی دوسری شاخوں کی طرح ایگزیکٹو میں بھی خواتین کی نمائندگی نمایاں حد تک کم ہے۔ اس وقت سربراہ مملکت یا حکومت کے عہدوں پر صرف 14 خواتین فائز ہیں۔ اور دنیا بھر میں وزارتی عہدوں پر صرف 16 فیصد خواتین فائز ہیں۔[68] خواتین وزراء کو عام طور پر امور خواتین، تعلیم یا صحت جیسے روایتی طور پر صنف سے جڑے وزارتی عہدوں پر فائز کیا جاتا ہے۔ پروگرام کے ڈیزائن ماہرین کو پوچھنا چاہئے کہ حکومت میں کون سی وزارتیں موجود ہیں اور خواتین حکومت میں کون سے کردار ادا کر رہی ہیں۔

Local Government

Sub-national or local government is a powerful force in most people's lives. Citizens rely on local government for the provision of services, the maintenance of public infrastructure and resources, and the resolution of disputes. Women and men are more likely to come into contact on a daily basis with representatives of their local government than with representatives of the national government. Thus, both women and men should be represented in local government, and local-level institutions and policies should be gender-sensitive.

Ensuring democratic governance at the local level has taken on additional importance in recent decades, as many developing countries have begun to decentralize government functions and authority. Decentralization means devolving political, administrative, and fiscal responsibility from the national to the sub-national level, such as provinces or districts. Often encouraged by donor countries, decentralization is based on the idea that some government functions, such as national defense, must be reserved for the national level, while other functions, such as education, policing, and some public services, are better and more efficiently managed at the local level.

The local level is also where many elected officials begin their political careers, gaining experience before moving on to the national level of government. In this way, it can serve as an important training ground for democratic governance. Although comparative statistics on women's participation in local government are incomplete, particularly with regard to Asia and Africa, the International Union of Local Authorities (IULA) published a global survey in 1998 that estimated women's participation at the local level generally to be higher than their presence at the national level.[69]

مقامی حکومت

ذیلی قومی یا مقامی حکومت بیشتر لوگوں کی زندگیوں میں ایک بھرپور طاقت کی حیثیت رکھتی ہے۔ خدمات کی فراہمی، سرکاری بنیادی ڈھانچے اور وسائل کی دیکھ بھال اور تنازعہ کے تصفیہ کے لئے شہری، مقامی حکومت پر انحصار کرتے ہیں۔ قومی حکومت کے نمائندگان کے مقابلے میں مقامی حکومت کے نمائندوں سے مردوں اور خواتین کا روزانہ کی بنیاد پر زیادہ واسطہ پڑتا ہے۔ یوں مقامی حکومت میں مردوں اور خواتین دونوں کی نمائندگی ہونی چاہئے اور مقامی سطح کے ادارے اور پالیسیاں صنفی احساس پر مبنی ہونے چاہئیں۔

مقامی سطح پر جمہوری طرز حکمرانی کو یقینی بنانا حالیہ دہائیوں میں اضافی اہمیت اختیار چکا ہے کیونکہ کئی ترقی پذیر ملکوں نے حکومتی امور اور اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی یا عدم ارتکاز کا عمل شروع کر دیا ہے۔ عدم ارتکاز سے مراد سیاسی، انتظامی اور مالی ذمہ داریوں کی قومی سے ذیلی قومی یعنی صوبوں یا اضلاع کی سطح پر منتقلی ہے۔ عطیہ دینے والے ممالک اکثر عدم ارتکاز کے عمل کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں جو اس خیال پر مبنی ہے کہ بعض حکومتی امور مثلاً قومی دفاع، قومی سطح کے لئے مخصوص ہونے چاہئیں جبکہ دیگر امور مثلاً تعلیم، پولیس نظام اور بعض عوامی خدمات کو مقامی سطح پر زیادہ بہتر اور فعال طریقے سے انجام دیا جاسکتا ہے۔

بیشتر منتخب عہدیدار اپنے سیاسی کیریر کا آغاز بھی مقامی سطح سے کرتے ہیں اور حکومت کی قومی سطح تک پہنچنے سے پہلے تجربہ حاصل کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ جمہوری طرز حکمرانی کے لئے ایک اہم تربیتی میدان کا کردار ادا کر سکتی ہے۔ اگرچہ مقامی حکومت پر خواتین کی شمولیت سے متعلق موازنہ کے اعداد و شمار بالخصوص ایشیا اور افریقہ میں نامکمل ہیں، لیکن انٹرنیشنل یونین آف لوکل اتھارٹیز (آئی یو ایل اے) نے 1998 میں ایک عالمی سروے شائع کیا جس کے اندازے کے مطابق مقامی سطح پر خواتین کی شمولیت قومی سطح پر موجودگی کے مقابلے میں زیادہ ہے۔[69]

Relevant Research

When conducting background research on governance issues, international reports can be examined to understand how the country's government functions, and to identify the most pressing policy issues. Consider partnering with local groups to find information on the legislative and executive branches. Information on local governance issues may be harder to find from publicly available sources, but local groups may be able to provide this information more easily since they might be tracking particular issues on a regular basis. Research should also include a gender audit of existing laws and policies. An audit of public opinion polls can reveal more about what citizen concerns and policy issues the government is or is not addressing. It might be necessary to consider how to build the capacity of the Women's Ministry to conduct this research, do gender analysis, and complete the required needs assessments. Make sure to convene single-sex and mixed-sex groups to consult with about the constitution drafting process. Speak with women of voting age and ask whether they voted in the last election or not, and if not, why? Questions should be designed to elicit the barriers to their participation and shed light on how programs can be designed to overcome those barriers.

Interviews with Key Stakeholders

Consulting with key male and female stakeholders is crucial to the success of any program. Consultations should include the following key stakeholders: any government "watchdog" groups, women's organizations; women's advocacy groups working on issues like domestic violence, health care, and poverty; members of the media; the legislative leadership; female office holders; and the Women's Ministry, or other government experts, and business and religious leaders. Make sure to invite members of the Women's

متعلقہ تحقیق

طرز حکمرانی کے امور پر پس منظر کی تحقیق کرتے ہوئے یہ سمجھنے کے لئے بین الاقوامی رپورٹوں کا جائزہ بھی لیا جاسکتا ہے کہ ملکی حکومت کس طرح کام کرتی ہے اور یوں اہم ترین پالیسی امور کا تعین کیا جاسکتا ہے۔ مقننہ اور ایگزیکٹو کے بارے میں معلومات کے لئے مقامی گروپوں کے ساتھ پارٹنرشپ پر غور کریں۔ عوامی سطح پر دستیاب وسائل سے مقامی طرز حکمرانی امور پر معلومات کا حصول قدرے مشکل ہو سکتا ہے لیکن مقامی گروپ یہ معلومات زیادہ آسانی کے ساتھ فراہم کر سکتے ہیں چونکہ ہو سکتا ہے وہ باقاعدہ بنیاد پر بعض امور کا ریکارڈ مرتب کر رہے ہوں۔ تحقیق میں مروجہ قوانین اور پالیسیوں کا ایک صنفی آڈٹ بھی شامل ہونا چاہئے۔ رائے عامہ کے سروے کے آڈٹ سے شہریوں کے ان خدشات اور پالیسی امور پر بہتر معلومات مل سکتی ہیں جن پر حکومت توجہ دے رہی ہے یا توجہ نہیں دے رہی۔ اس بات پر بھی غور کرنا ضروری ہو سکتا ہے کہ اس تحقیق کی انجام دہی، صنفی تجزیہ اور درکار ضروریات کے تجزیہ کی تکمیل کے لئے وزارت خواتین کی تعمیر استعداد کس طرح کی جائے۔ آئین کی تیاری کے عمل پر مشاورت کے لئے یک صنفی اور مخلوط صنفی گروہی ملاقاتوں کا انعقاد یقینی بنائیں۔ ووٹ دینے کی عمر والی خواتین سے بات کریں اور ان سے پوچھیں کہ آیا انہوں نے گزشتہ انتخابات میں ووٹ دیا یا نہیں اور اگر نہیں دیا تو کیوں؟ سوالات کی تیاری میں ان کی شمولیت میں درپیش رکاوٹوں کو پیش نظر رکھیں اور اس بات پر روشنی ڈالیں کہ ان رکاوٹوں پر قابو پانے کے لئے پروگرام کس طرح تشکیل دیئے جاسکتے ہیں۔

اہم متعلقہ فریقین کے انٹرویو

اہم مرد و خواتین متعلقہ فریقین سے مشاورت کسی پروگرام کی کامیابی میں کلیدی حیثیت رکھتی ہے۔ ان مشاورتوں میں درج ذیل اہم متعلقہ فریقین کو شامل کیا جائے: کوئی حکومتی نگران یا 'واچ ڈاگ' گروپ۔ خواتین کی تنظیمیں۔ گھریلو تشدد، حفظان صحت، اور غربت جیسے امور پر کام کرنے والے خواتین کے وکالتی گروپ۔ میڈیا کے ارکان۔ مقننہ کی قیادت۔ خواتین عہدیداران۔ وزارت خواتین یا دیگر حکومتی ماہرین اور کاروباری و مذہبی قائدین۔ جمہوریت اور طرز حکمرانی کے تمام پروگراموں جن میں صرف خواتین کے حقوق سے متعلق پروگرام ہی شامل نہیں، کے ارکان کو ضرور مدعو کریں۔ اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ صنف پر مرکوز سرگرمیوں میں تمام دیگر وزارتوں کو بھی مدعو کیا

Ministry to participate in all democracy and governance programs, not just those that are specifically about women's rights. Also make sure that all the other ministers are invited to participate in activities focused on gender. When working with partners make sure to choose a variety of partners that have a track record of collaborating with women candidates, women voters, and women's civil society organizations. These partners can and should include organizations that have a mostly male membership and male champions of gender equality. Working specifically with local women's organizations can help to build their capacity to develop a gender analysis of draft constitutional provisions, proposed electoral systems, legislation and budgets.

جائے۔ پارٹنرز کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنائیں کہ ہر قسم کے پارٹنرز منتخب کئے جائیں جو خواتین امیدواروں، خواتین ووٹروں، اور خواتین کی سول سوسائٹی تنظیموں کے ساتھ اشتراک کا ریکارڈ رکھتے ہوں۔ ان پارٹنرز میں ایسی تنظیمیں شامل ہو سکتی ہیں یا ہونی چاہئیں جن کے ارکان میں زیادہ تر مرد اور صنفی مساوات کے علمبردار مرد شامل ہوں۔ خاص طور پر مقامی خواتین کی تنظیموں کے ساتھ کام کرنے سے آئینی مسودہ کی دفعات کے لئے صنفی تجزیہ، مجوزہ انتخابی نظاموں، قانون سازی اور بجٹ کے پہلوؤں پر ان کی تعمیر استعداد میں مدد مل سکتی ہے۔

Analysis of Research and Stakeholder Information

After conducting the research and consulting with stakeholders, the final step is to analyze the data with regard to governance issues. A key aspect of applying a gender perspective is to seek to understand how gender roles will limit or enhance the program's intended short-term outputs and long-term outcomes. Typically, a critical look at the differences between men and women will reveal that women are more disadvantaged than men as candidates, appointees, staff and elected officials. A gender analysis will determine what the barriers to women's participation and representation are, and can help design programs and budgets to address them.

تحقیق اور متعلقہ فریقین کی معلومات کا تجزیہ

تحقیق اور متعلقہ فریقین سے مشاورت کے بعد آخری مرحلہ طرز حکمرانی امو سے متعلق اعداد و شمار کا تجزیہ ہے۔ صنفی نقطہ نظر کے اطلاق کا ایک اہم پہلو اس بات کو سمجھنا ہے کہ صنفی کردار پروگرام کے مطلوبہ قلیل مدتی اور طویل مدتی نتائج کو کس طرح محدود یا بہتر بنائیں گے۔ عام طور پر مردوں اور خواتین کے درمیان فرق کے پہلوؤں پر نظر دوڑانے سے پتہ چلتا ہے کہ بطور امیدوار، عملہ اور منتخب عہدیدار مردوں کے مقابلے میں خواتین زیادہ محرومی کا شکار ہیں۔ صنفی تجزیہ سے یہ طے ہو گا کہ خواتین کی شمولیت اور نمائندگی میں کیا رکاوٹیں درپیش ہیں، اور اس کی بدولت ان کے ازالہ کے لئے پروگراموں اور بجٹ کی تیاری میں مدد مل سکتی ہے۔

Based on the findings of the analysis, programs could help to advocate or support the parliamentary gender committee, the women's caucus, and/or the parliamentary staff in conducting a review of existing legislation to determine where there are discriminatory rules, laws, or practices that need to be revised. Programs should aim to have a review team that is composed of both male and females.

تجزیہ سے حاصل ہونے والی معلومات کی بنیاد پر پروگرام پارلیمانی صنفی کمیٹی، خواتین کے کاکس یا اجتماعی فورم، اور/ یا پارلیمانی عملہ کو یہ طے کرنے کے لئے مروجہ قوانین کے تجزیہ میں مدد دے سکتے ہیں کہ ایسے امتیازی قوانین، ضوابط یا مروجہ طریقے کہاں پر موجود ہیں جن پر نظر ثانی ضروری ہے۔ پروگراموں کا مقصد ایک ایسی جائزہ ٹیم کا قیام ہونا چاہئے جو مردوں اور خواتین دونوں پر مشتمل ہو۔ پروگرام ڈیزائن اس تجزیہ کی بنیاد پر صنفی احساس پر مبنی ہونا چاہئے۔

Program designs should be gender-sensitive based on the analysis.

Program Implementation

Working with individual members, parliamentary leadership, committees, staff, and political party caucuses, NDI governance programs are tailored to help overcome the hurdles that developing legislatures commonly face. Ongoing training and advice are offered on a number of issues, including, committee structure and operations, constituency relations, executive-legislative relations, legislative and constitution drafting, negotiation skills, legislative agenda development, party caucus operations, legislative analysis and research, legislator roles and responsibilities, and legislative budget processes.

All these areas are relevant to the promotion of gender equality and the empowerment of women. Gender mainstreaming requires attention to the different impacts of governance programming on men and women. Program designers and implementers should keep in mind how legislation or government norms might affect men and women differently and might perpetuate disparities between them. Practitioners should clarify the opportunities and constraints to developing equitable legislation and emphasize the importance of developing gender-sensitive budgets.

Additionally, if local governments are to effectively shoulder increased responsibility, local elected officials should represent the interests of the men and women who make up their constituents, manage local development service delivery projects equitably, and coordinate with regional and national-level governments to address both men's and women's concerns. Yet, too often local elected officials lack the necessary experience, access to information, and skills to carry out their jobs

پروگرام پر عملدرآمد

انفرادی ارکان، پارلیمانی قیادت، کمیٹیوں، عملہ اور سیاسی جماعتوں کے اجتماعی فورموں کے ساتھ کام کرتے ہوئے این ڈی آئی (NDI) کے طرز حکمرانی پروگراموں کو اس طرح ڈھالا جاتا ہے کہ یہ مقننہ کے ترقی پذیر اداروں کو عام طور پر درپیش آنے والی رکاوٹوں پر قابو پانے میں مدد دے سکیں۔ کمیٹی کے ڈھانچہ اور روزمرہ امور، قانون سازی اور آئینی مسودہ کی تیاری، ایگزیکٹو اور مقننہ کے تعلقات، قانون سازی ایجنڈا کی تیاری، پارٹی کے اجتماعی فورموں سے متعلق روزمرہ امور، قانون سازی کا تجزیہ و تحقیق، رکن مقننہ کا کردار اور ذمہ داریاں اور قانون سازی بجٹ کارروائیوں سمیت متعدد امور پر جاری تربیت اور مشورہ فراہم کیا جاتا ہے۔

یہ تمام شعبے صنفی مساوات اور خواتین کو بااختیار بنانے کے لئے متعلقہ حیثیت رکھتے ہیں۔ 'جنڈر مین سٹریمنگ' کے لئے مردوں اور خواتین پر طرز حکمرانی پروگراموں کے مختلف اثرات پر توجہ دینا ضروری ہوتا ہے۔ پروگرام کے ڈیزائن ماہرین اور عملدرآمد کاروں کو ذہن میں رکھنا چاہئے کہ قانون سازی یا حکمرانی کی اقدار کس طرح مردوں اور خواتین پر مختلف طریقے سے اثرانداز ہو سکتی ہیں اور ان کے درمیان عدم مساوات کو تقویت دے سکتی ہیں۔ پروگرام ماہرین کو مساویانہ قانون سازی کے مواقع اور رکاوٹوں کی وضاحت کرنی چاہئے اور صنفی احساس پر مبنی بجٹ کی تیاری کی اہمیت پر زور دینا چاہئے۔

علاوہ ازیں اگر مقامی حکومتوں کو زیادہ ذمہ داریاں موثر طور پر پوری کرنا ہیں تو مقامی منتخب عہدیداروں کو ان مردوں اور خواتین کے مفادات کی نمائندگی کرنی چاہئے جو ان کے رائے دہندگان میں شامل ہیں، خدمات کی فراہمی کے مقامی منصوبوں کا انتظام مساویانہ انداز میں چلانا چاہئے اور مردوں اور خواتین دونوں کے خدشات کے ازالہ کے لئے علاقائی اور قومی سطح کی حکومتوں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہئے۔ اس کے باوجود اکثر مقامی منتخب عہدیداروں میں ضروری تجربہ، معلومات تک رسائی، اور اپنی ذمہ داریوں کی موثر طور پر بجاآوری کے لئے درکار مہارتوں کا فقدان دیکھنے کو ملتا ہے۔ بالخصوص خواتین پر

effectively. This is especially true of women, who face many obstacles to gaining the necessary experience, and access to information that they need, due to their low status.

Program implementers need to ensure that both men's and women's needs and priorities are addressed throughout the life of the project—whether they are political leaders, government officials, or staff constituents.

یہ بات صادق آتی ہے جنہیں ضروری تجربہ کے حصول اور پست حیثیت کے باعث درکار معلومات تک رسائی میں کئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ پروگرام کے عملدرآمد کاروں کو اس امر کو یقینی بنانا چاہئے کہ پراجیکٹ کے تمام تر عرصہ حیات کے دوران مردوں اور خواتین دونوں کی ضروریات اور ترجیحات کو مدنظر رکھا جائے خواہ وہ سیاسی لیڈر ہوں یا حکومتی عہدیدار یا پھر عملہ میں شامل رائے دہندگان۔

Constitution Drafting

آئین کی تیاری

Drafting Committees

مسودہ کمیٹیاں

Constitution drafting committees vary widely. Drafting committees can be elected or appointed. They can be closed or open. They can be independent commissions or legislative commissions. They can include public consultation at a variety of stages – before the drafting begins, during the process, once a final draft has been produced, or throughout.

The fundamental rights of women are established and protected by the constitution. Some countries, as described below, have gone further and adopted constitutional provisions that actively promote women's political participation. Women should be members of constitution making bodies. In East Timor, at least 40 percent of the constitutional commissioners were women.[70] In Rwanda, only 3 of 12 commissioners were women, but they were credited with working closely with civil society activists to ensure that women's concerns were relayed directly to the commission.[71]

آئین کی مسودہ کمیٹیاں کئی لحاظ سے ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ مسودہ کمیٹیاں منتخب کی جاسکتی ہیں یا مقرر کی جاسکتی ہیں۔ یہ بند ہو سکتی ہیں یا پھر کھلی۔ یہ آزاد کمیشن یا قانون ساز کمیشن بھی ہو سکتے ہیں۔ ان میں مختلف مراحل پر یعنی مسودہ شروع کرنے سے پہلے، اس عمل کے دوران، حتمی مسودہ کی تیاری مکمل ہونے پر یا تمام تر عمل میں، عوامی مشاورت بھی شامل ہو سکتی ہے۔

خواتین کے بنیادی حقوق کو آئین کے ذریعے مسلمہ حیثیت اور تحفظ ملتا ہے۔ بعض ملک، جن کا ذکر نیچے کیا گیا ہے، ایک قدم آگے چلے جاتے ہیں اور انہوں نے ایسی آئینی دفعات اپنائی ہیں جو خواتین کی سیاسی شمولیت کو بھرپور طریقے سے فروغ دیتی ہیں۔ خواتین کو آئین ساز اداروں کا رکن ہونا چاہئے۔ مشرقی تیمور میں آئینی کمیشنوں کے ارکان میں سے کم از کم 40 فیصد خواتین ہیں۔[70] روانڈا میں کمیشن کے 12 میں سے صرف 3 ارکان خواتین ہیں لیکن انہیں اس بات کا سہرا ضرور جاتا ہے کہ انہوں نے سول سوسائٹی کارکنوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنایا کہ خواتین کے خدشات کمیشن تک براہ راست پہنچائے جاتے ہیں۔[71]

In addition to advocating for women's presence as members of drafting committees, program implementers or practitioners can also work to ensure that all members of constitution making bodies – women and men – receive training on how to draft a gender-sensitive constitution. Women's rights and gender experts could be brought in, for example, to work with the

مسودہ کمیٹیوں کے ارکان کے طور پر خواتین کی موجودگی کی وکالت کے علاوہ پروگرام کے عملدرآمد کار یا ماہرین اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کام کر سکتے ہیں کہ آئین ساز اداروں کے مرد و خواتین سمیت تمام ارکان اس بارے میں تربیت حاصل کریں کہ صنفی احساس پر مبنی آئین کس طرح تیار کیا جائے۔ مثال کے طور پر خواتین کے حقوق اور صنفی ماہرین کو بھی مسودہ کمیٹی میں کام کرنے کے لئے شامل کیا جا سکتا ہے۔ اہم آئینی دفعات کے لئے ثقافتی لحاظ سے موزوں اور

drafting committee. Culturally appropriate and regionally specific model language for key constitutional provisions should be circulated widely.

علاقائی طور پر مثالی زبان کو بھی وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے۔

Constitutional drafting committees should be instructed on gender equality and non-discrimination issues, and should be provided with sample language and relevant examples of constitutional protections for women that exist in other countries.

آئینی مسودہ کمیٹیوں کو صنفی مساوات اور عدم امتیاز کے امور پر ہدایات دی جائیں اور دیگر ممالک میں موجود خواتین کے لئے آئین میں دیئے گئے تحفظ کی متعلقہ مثالیں اور نمونے کی زبان بھی فراہم کی جائے۔

Consult and Educate Citizens About the Constitution Drafting Process

آئین کی تیاری کے عمل پر شہریوں سے مشاورت کریں اور تربیت دیں

Drafting committees can solicit citizen input or comments at various stages in the drafting process. Public consultation can take the form of roundtable discussions, public meetings, opinion polls, "teach-ins," national conventions, public referenda, or other mechanisms. Experts caution, however, "whatever method is chosen, it is essential for [public consultation] to be fully representative of the social groups and political interests within society. No party or interest should have a dominant voice."[72] The greater the public input during the process, the more opportunity there is to build public support for the final document and the more likely the public is to feel "ownership" of the constitution.

مسودہ کمیٹیاں تیاری کے مختلف مراحل میں شہریوں سے آراء حاصل کر سکتی ہیں۔ عوامی مشاورت گول میز مباحثوں، عوامی اجلاسوں، رائے عامہ کے سروے، تعلیمی اداروں میں (Teach-in) قومی کنونشنز، عوامی ریفرنڈم، یا دیگر طریقوں سے کی جاسکتی ہے۔ تاہم ماہرین کو محتاط رہنا چاہئے کہ "جو بھی طریقہ اپنایا جائے وہ لازمی طور پر (عوامی مشاورت کے لئے) معاشرے کے سیاسی مفادات اور سماجی گروہوں کی بھرپور نمائندگی کرتا ہو۔ کسی پارٹی یا مفادات کی آواز دوسروں پر غالب نہیں آنی چاہئے"۔[72] اس عمل میں عوامی آراء جتنی زیادہ شامل ہوں گی حتمی دستاویز کے لئے عوامی حمایت کی تعمیر کا موقع اتنا زیادہ ہوگا اور اس بات کا امکان زیادہ ہوگا کہ لوگوں میں آئین پر "ملکیت" کا احساس پیدا ہو۔

Often constitution drafters or drafting committees assume that women's views will be included in general consultations. This is a mistake. Unless specific, proactive efforts are made to solicit women's views, they are often not heard. Ensuring that women and men are included in equal numbers is imperative to gender equality goals. This is particularly true in cultures where women have not historically participated on public forums or do not feel comfortable speaking in front of men. In these situations, conducting separate, single-sex consultative meetings to complement larger

آئین کے مسودہ ساز یا مسودہ کمیٹیاں اکثر یہ فرض کر لیتے ہیں کہ خواتین کے خیالات کو عمومی مشاورتوں میں شامل کر لیا جائے گا جو ایک غلطی ہے۔ جب تک خواتین کے خیالات حاصل کرنے کے لئے خاص طور پر اور فعال کوششیں نہیں کی جاتیں اکثر صورتوں میں ان کی نہیں سنی جاتی۔ صنفی مساوات کے مقاصد کے لئے اس بات کو یقینی بنانا ناگزیر ہے کہ مرد اور خواتین مساوی تعداد میں شامل ہوں۔ یہ بات ایسی ثقافتوں میں خاص طور پر سچ ہے جہاں تاریخی طور پر عوامی فورمز میں خواتین شامل نہیں ہوتیں یا وہ مردوں کے سامنے بات کرنے میں دقت محسوس کرتی ہیں۔ ایسی صورتحال میں وسیع تر کمیونٹی مشاورتوں کے ساتھ ساتھ الگ یک صنفی مشاورتی اجلاس منعقد کرنے سے اس مسئلہ کے ازالہ میں مدد مل سکتی ہے اور خواتین کے نقطہ نظر کی شمولیت یقینی بنائی جاسکتی ہے۔

community-wide consultations can help to address the problem and ensure that women's perspectives are included. A constitution drafting process cannot be considered open, consultative, and transparent unless all sectors of society have the opportunity to engage – including women.[73]

آئینی مسودہ کی تیاری کے عمل کو اس وقت تک کشادہ، مشاورتی اور شفاف قرار نہیں دیا جاسکتا جب تک کہ خواتین سمیت معاشرے کے تمام طبقات کو اس میں شامل ہونے کا موقع نہ دیا جائے۔

In the same way, civic education campaigns that are conducted during the constitution drafting process need to include special efforts to reach out to girls and women. Across much of the world, women have less access to education than men. They are less likely to engage in public debates, interact with government representatives and authorities, and receive official information. In post-apartheid South Africa, for example, civic education campaigns designed to inform and educate the population about the elections and the constitution drafting process convened separate, women-only sessions in addition to general public meetings.

اسی طرح شہری تربیت کی ایسی مہمات جو آئینی مسودہ کی تیاری کے عمل کے دوران چلائی جاتی ہیں، میں لڑکیوں اور خواتین تک پہنچنے کی خصوصی کوششیں شامل ہونی چاہئیں۔ دنیا کے بیشتر حصوں میں مردوں کے مقابلے میں تعلیم وتربیت تک خواتین کی رسائی کم ہے۔ ان کے لئے عوامی بحثوں میں شرکت، حکومتی نمائندگان اور حکام کے ساتھ روابط، اور سرکاری معلومات کے حصول کا امکان کم ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر نسلی تعصب کے خاتمہ کے بعد جنوبی افریقہ میں انتخابات اور آئین سازی کے عمل پر لوگوں کو معلومات اور تربیت فراہم کرنے کی شہری تربیت کی مہموں میں عوام الناس کے اجلاسوں کے علاوہ صرف خواتین کے الگ سیشن بھی منعقد کئے گئے۔

In addition to engaging directly with citizens, constitution drafting committees should be encouraged to solicit input from representatives of civil society, including women's civic organizations. Constitution drafting activities may include supporting civil society efforts to draft and propose specific language for inclusion in the constitution.

شہریوں کو براہ راست طور پر شامل کرنے کے علاوہ آئینی مسودہ کمیٹیوں کو چاہئے کہ وہ خواتین کی شہری تنظیموں سمیت سول سوسائٹی کے نمائندوں سے آراء کے حصول کی حوصلہ افزائی کریں۔ آئینی مسودہ کی تیاری کی سرگرمیوں میں سول سوسائٹی کی طرف سے آئینی مسودہ کی تیاری اور مخصوص زبان تجویز کرنے کی کوششوں کی حمایت بھی شامل ہوسکتی ہے۔

Influence the Political and Electoral System that is Adopted

سیاسی اور انتخابی نظام جو اپنایا جاتا ہے، پر اثرانداز ہوں

Many constitutions establish a political and electoral system (in some countries, parts of the electoral code are established by subsequent legislation). As discussed in the previous chapter, some electoral systems are more advantageous to women than others. Proportional systems tend to produce more female members of parliament than single member constituency, or majoritarian, systems.

کئی آئین سیاسی اور انتخابی نظام بھی طے کر دیتے ہیں (بعض ممالک میں انتخابی ضوابط کے بعض اجزاء بعد کی قانون سازی میں طے کئے جاتے ہیں)۔ جیسا کہ گزشتہ باب میں بھی ذکر ہو چکا ہے بعض انتخابی نظام خواتین کے لئے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ فائدہ مند ہوتے ہیں۔ متناسب نظاموں میں یک رکنی حلقوں یا اکثریتی نظاموں کے مقابلے میں پارلیمان میں زیادہ خواتین ارکان سامنے آتی ہیں۔

In addition to establishing either a proportional or majoritarian system for the election of legislators, some constitutions establish quotas for women participation in elected office. This is an opportunity for a constitution to go beyond simply establishing and protecting women's rights, to establishing the value of women's participation. While many countries have enacted quotas through national legislation, a constitutionally mandated quota has greater immutability. The 2003 Constitution of Rwanda mandates the participation of women at the level of "at least 30 percent" in "all decision-making organs."[74] This has been interpreted to mean that women must be no less than thirty percent of the legislature, the judiciary, the Cabinet, and local government. Other countries with some form of quotas written into the constitution include Afghanistan, France, India, Iraq, and Nepal. NDI is educating partner organizations about the pros and cons of different electoral systems and sharing best practices. Practitioners should be prepared to share examples from other countries about the different political and electoral systems that are most advantageous to women.

ارکان مقننہ کے انتخاب کے لئے متناسب یا اکثریتی نظاموں میں سے کوئی ایک طے کرنے کے علاوہ بعض آئین انتخابی عہدے میں خواتین کی شمولیت کے کوٹہ بھی طے کر دیتے ہیں۔ آئین میں یہ ایک موقع ہوتا ہے کہ محض خواتین کے حقوق طے کرنے اور انہیں تحفظ دینے کے علاوہ خواتین کی شمولیت کی تعداد بھی طے کر دی جائے۔ کئی ملکوں میں جہاں قومی قانون سازی کے ذریعے کوٹہ نافذ کر دیئے گئے ہیں وہیں آئینی طور پر طے شدہ کوٹہ میں تبدیلی کی گنجائش بہت کم رہ جاتی ہے۔ روانڈا میں 2003 کے آئین میں "فیصلہ سازی کے تمام اعضائ" میں خواتین کی شمولیت کے لئے "کم از کم 30 فیصد" کی سطح لازمی قرار دے دی گئی ہے۔[74] اس کی تشریح ان معانی میں کی جاتی ہے کہ مقننہ، عدلیہ، کابینہ اور مقامی حکومت میں خواتین 30 فیصد سے کم نہیں ہونی چاہئیں۔ دیگر ممالک جہاں کوٹہ کسی صورت میں آئین میں تحریر کر دیا گیا ہے، افغانستان، فرانس، بھارت، عراق اور نیپال شامل ہیں۔ این ڈی آئی (NDI) اپنی پارٹنر تنظیموں کو مختلف انتخابی نظاموں کے فوائد اور نقصانات پر تربیت دے رہا ہے اور انہیں بہترین مروجہ طریقوں سے آگاہ کر رہا ہے۔ پروگرام ماہرین کو مختلف سیاسی اور انتخابی نظاموں پر دیگر ممالک سے ایسی مثالیں پیش کرنے کی تیاری کر لینی چاہئے جو خواتین کے لئے فائدہ مند ہیں۔

Facilitating a Participatory Drafting Process

In Sudan in 2005, NDI held focus group discussions on key constitutional issues, including women's rights, in advance of Southern Sudan's constitution drafting process. Focus groups of men and women were convened separately. These were the first citizens to be included in the drafting process. NDI briefed the constitution drafting committee on the findings of the citizen focus groups. This was particularly important because the government had neither the time nor the capacity to conduct a broadly inclusive process without support. A publication on the focus group process, entitled *A Foundation for Peace: Citizen Thoughts on the Southern Sudan Constitution*, is available online.[73]

مسودہ کی تیاری کے لئے شرکت پر مبنی عمل میں معاونت

2005 میں سوڈان میں این ڈی آئی نے جنوبی سوڈان کے آئینی مسودہ کی تیاری کے عمل سے قبل خواتین کے حقوق سمیت اہم آئینی امور پر گروہی بات چیت کے سیشنوں کا انعقاد کیا۔ مردوں اور خواتین کے لئے الگ الگ گروہی بات چیت کا اہتمام کیا گیا۔ تیاری کے عمل میں شامل کئے جانے والے یہ پہلے شہری تھے۔ این ڈی آئی نے آئینی مسودہ کمیٹی کو شہریوں کی گروہی بات چیت سے حاصل ہونے والی معلومات پر بریفنگ دی۔ یہ بات خاص طور پر اس لئے اہمیت کی حامل تھی کہ حکومت کے پاس کسی حمایت کے بغیر وسیع تر شرکت پر مبنی عمل کے لئے وقت تھا نہ استعداد۔ گروہی بات چیت کے عمل پر ایک تحریر A Foundation for Peace: Citizen Thoughts on the Southern Sudan Constitution, کے عنوان سے آن لائن موجود ہے۔[73]

Ensuring Citizen Input to the Constitution Drafting Process

In Nepal, NDI supported a series of programs to increase civic awareness and participation in the constitution writing process. NDI worked with its local partner, the Democracy and Election Alliance Nepal (DEAN), to train and deploy more than 80 trainers throughout the country for a civic education campaign that ultimately benefitted more than 4,000 Nepalis by increasing their knowledge of the constitution-making process and ability to provide their opinions to the constitutional drafting committees.

A specific target of this work was female political and civil society leaders. In collaboration with NDI and USAID's Office of Transition Initiatives, DEAN conducted an initial training of trainers (TOT) in Kathmandu in early 2009 for 24 participants, including 8 district coordinators and 16 facilitators from selected districts. Training topics included: federalism, the role of women in the democratic process, the Constituent Assembly, the role of citizens in the constitution making process, and the rule of law. Following the Training of Trainers workshop, the 24 master trainers conducted local events in 8 districts, each targeting 50 women from marginalized communities, political parties and civil society.

NDI, in collaboration with DEAN, prepared a comprehensive report on the civic education campaign implemented in 80 localities across 20 districts. The report, entitled "Building Public Awareness on the Constitution Making Process," was distributed in remote areas where it was difficult for officials to organize public opinion meetings. The NDI and DEAN trainers solicited feedback on the report, and those recommendations were then presented to the legislature and related constitutional committees.

آئینی مسودہ کی تیاری کے عمل میں شہریوں کی آراء کو یقینی بنانا

نیپال میں این ڈی آئی (NDI) نے آئین کی تیاری کے عمل میں شہریوں کی شمولیت اور آگاہی میں اضافہ کے لئے پروگراموں کی ایک سیریز میں معاونت کی۔ این ڈی آئی نے شہری تربیتی مہم کے لئے ملک بھر میں 80 سے زائد تربیتی ماہرین کی تربیت اور تعیناتی کے لئے اپنے لوکل پارٹنر 'ڈیموکریسی اینڈ الیکشن الائنس نیپال' (DEAN) کے ساتھ کام کیا جس سے بالآخر 4,000 سے زائد نیپالی باشندوں کو فائدہ پہنچا جن کے آئین سازی کے عمل پر علم کی بدولت انہیں آئینی مسودہ کمیٹیوں کو اپنی آراء فراہم کرنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوا۔

اس سرگرمی کا ایک ہدف خواتین سیاسی و سول سوسائٹی قائدین بھی تھیں۔ این ڈی آئی (NDI) اور یو ایس اے آئی ڈی (USAID) کے 'آفس آف ٹرانزیشن انیشیٹوز' کے اشتراک سے ڈی ای اے این والے 8 ضلعی کوآرڈینیٹر اور 16 معاونت کار بھی شامل تھے۔ تربیتی موضوعات میں جاگیرداری نظام، جمہوری عمل میں خواتین کا کردار، آئین ساز اسمبلی، آئین سازی کے عمل میں شہریوں کا کردار، اور قانون کی حکمرانی شامل تھے۔ تربیتی ماہرین کی تربیتی ورکشاپ کے بعد 24 ماسٹر تربیتی ماہرین نے 8 اضلاع میں مقامی تقریبات منعقد کیں جن میں سے ہر ایک میں محرومی کا شکار کمیونٹیز، سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی 50 خواتین کو ہدف بنایا گیا۔

این ڈی آئی (NDI) نے ڈی ای اے این کے (DEAN) کے اشتراک سے 20 اضلاع کے 80 مقامات پر چلائی جانے والی شہری تربیت کی اس مہم پر ایک جامع رپورٹ تیار کی۔ Building Public Awareness on the Constitution Making Process کے عنوان سے تیار کی گئی یہ رپورٹ ایسے دور افتادہ علاقوں میں تقسیم کی گئی جہاں عملہ کے لئے رائے عامہ کے اجلاسوں کا انعقاد مشکل تھا۔ این ڈی آئی (NDI) اور ڈی ای اے این (DEAN) کے تربیتی ماہرین نے رپورٹ پر جوابی آراء وصول کیں اور یہ سفارشات پھر مقننہ اور متعلقہ آئینی کمیٹیوں کو پیش کی گئیں۔

Address the Differences Between International Law and Customary or Religious Law

All constitutions must establish the relationship between international and domestic law. International law, as it tends to be progressive on women's rights and gender equality, can be very useful in the drafting process and beyond, for the protection of women's rights. Practitioners should work to provide copies of international laws and standards such as the ICCPR, CEDAW or UN Security Council Resolution 1325 to their partners and the constitution drafting committees and examples of constitutions that integrate the principles of international law.

In countries with a history of customary or religious law, where cultural and religious beliefs have served as the basis of law, a constitution must establish a system of reconciling customary or religious law and fundamental human rights and resolve conflicts that arise between these traditions. This is of particular concern with regard to Sharia law and women's human rights in Islamic countries. Afghan women have pointed out, for instance, that Afghanistan's constitution includes language on equality and has a 25 percent quota for women's participation in the legislature, but also includes language recognizing the supremacy of the "beliefs and provisions" of Islam. This could lead, they fear, to the discriminatory application of religious law to women.[75]

بین الاقوامی قانون اور رسم ورواج یا مذہبی قانون کے درمیان فرق کو دور کریں

تمام آئینوں کو بین الاقوامی اور ملکی قوانین کے درمیان تعلق طے کرنا ہوتا ہے۔ بین الاقوامی قانون جو خواتین کے حقوق اور صنفی مساوات پر ترقی پسند واقع ہوا ہے، خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لئے مسودہ کی تیاری اور اس سے آگے کافی مفید ہو سکتا ہے۔ پروگرام ماہرین کو بین الاقوامی قانون اور معیارات مثلاً آئی سی سی پی آر، سی ای ڈی اے ڈبلیو، یا اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1325 کی نقول اپنے پارٹنرز اور آئینی مسودہ کمیٹیوں کو کو فراہم کرنے اور بین الاقوامی قانون کے اصولوں کو اپنا حصہ بنانے والے آئینوں کی مثالیں فراہم کرنے پر کام کرنا چاہئے۔

رسم ورواج یا مذہبی قانون کی تاریخ کے حامل ملکوں میں جہاں ثقافتی اور مذہبی عقائد قانون کی بنیاد کا کام دیتے ہیں، آئین کو ایک ایسا نظام طے کرنا ہوتا ہے جو رسم ورواج یا مذہبی قانون اور بنیادی انسانی حقوق کے درمیان مفاہمت پیدا کرے اور ایسے تنازعات کا تصفیہ کرے جو ان دونوں روایات کے درمیان پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ بات بالخصوص اسلامی ملکوں میں شرعی قوانین اور خواتین کے انسانی حقوق کے حوالے سے متعلق ہے۔ مثال کے طور پر افغان خواتین نے نشاندہی کی ہے کہ افغانستان کے آئین میں مساوات پر زبان شامل ہے اور مقننہ میں خواتین کی نمائندگی کے لئے 25 فیصد کوٹہ مقرر ہے لیکن اس میں ایسی زبان بھی شامل ہے جو اسلام کے "عقائد اور تعلیمات" کی بالادستی تسلیم کرتی ہے۔ انہیں ڈر ہے کہ یہ بات مذہبی قانون کے خواتین پر امتیازی اطلاق کا باعث بن سکتی ہے۔[75]

Inclusive Public Consultations Inform Constitutional Drafting

Opinion research conducted by NDI – both qualitative and quantitative – can support a public consultation process. In Kenya, for instance, NDI conducted single-sex and mixed-sex focus groups to assess attitudes about proposed affirmative action provisions in the draft constitution. The results showed that men, as much as women, perceived women MPs as performing better than men on several measures. While there were divided views on affirmative action as a strategy, there was significant support for increasing the number of female MPs. This data contributed to the public consultation process by increasing the constitutional drafting committees' understanding of the wide support for women's increased representation at the national level.

شرکت پر مبنی عوامی مشاورتوں سے آئینی مسودہ کی تیاری میں معلومات کی فراہمی

این ڈی آئی کی (NDI) جانب سے کی گئی رائے عامہ پر تحقیق معیار اور مقدار دونوں اعتبار سے عوامی مشاورتی عمل کی حمایت کر سکتی ہے۔ مثال کے طور پر کینیا میں این ڈی آئی نے آئینی مسودہ میں مجوزہ ٹھوس کارروائی کی دفعات پر رویوں کے تجزیہ کے لئے یک صنفی اور مخلوط گروہی بات چیت کے سیشنوں کا انعقاد کیا۔ این ڈی آئی کی (NDI) جانب سے کی گئی رائے عامہ پر تحقیق معیار اور مقدار دونوں اعتبار سے عوامی مشاورتی عمل کی

حمایت کر سکتی ہے۔مثال کے طور پر کینیا میں این ڈی آئی نے آئینی مسودہ میں مجوزہ ٹھوس کارروائی کی دفعات پر رویوں کے تجزیہ کے لئے یک صنفی اور مخلوط گروہی بات چیت کے سیشنوں کا انعقاد کیا۔نتائج سے پتہ چلا کہ خواتین کی طرح مردوں کا بھی خیال ہے کہ خواتین ارکان پارلیمان خصوصی اقدامات پر مردوں کے مقابلے میں بہتر کارکردگی دکھا رہی ہیں۔ٹھوس اقدام بطور حکمت عملی پر خیالات اگرچہ تقسیم کا شکار تھے، لیکن خواتین ارکان پارلیمان میں تعداد بڑھانے کے لئے نمایاں حمایت موجود تھی۔ان اعدادوشمار نے آئینی مسودہ کمیٹی کی قومی سطح پر خواتین کی زیادہ نمائندگی کے لئے وسیع حمایت پر سمجھ بوجھ بڑھاتے ہوئے عوامی مشاورتی عمل میں اپنا کردار ادا کیا۔

Strengthening the Legislative Branch

Provide Support to Women Legislators

Once elected, women legislators need support, training and advice in navigating the institution. Training should be provided in the core responsibilities of legislators: constituent relations, legislative duties, and executive over-sight, including consideration of national budgets.

In addition to the provision of standard technical assistance such as tutorials in rules of procedure, committee structure and operations, legislative roles and responsibilities, and executive-legislative relations, training programs for newly elected women legislators should take into account their specific circumstances. For instance, women legislators are less likely to be professional politicians than their male colleagues and more likely
to have a civil society background.[76]

Training and mentoring programs should address the gaps in women's formal or political education, while seeking to maximize or "translate" their existing skill sets (e.g. service delivery, advocacy, household business and management skills) into the political realm. Training should be conducted in a supportive, non-threatening environment that allows for growth and learning. Trainers should consider conducting mixed-sex and single-sex sessions. Single-sex sessions for women have proven useful in building women's self-confidence. Training programs should be ongoing and progressively more advanced; the "one-off" training model

مقننہ کا استحکام

خواتین ارکان مقننہ کو حمایت فراہم کریں

خواتین ارکان مقننہ جب منتخب ہو جاتی ہیں تو انہیں آئین سے متعلق امور میں حمایت، تربیت اور مشاورت کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہ تربیت مقننہ کی کلیدی ذمہ داریوں پر فراہم کی جائے جن میں حلقہ کے عوام سے تعلقات، مقننہ کے فرائض، اور قومی بجٹ پر غور سمیت ایگزیکٹو کی نگرانی شامل ہیں۔

کارروائی کے ضوابط، کمیٹی ڈھانچہ اور روزمرہ امور، قانون سازی کے کرداروں اور ذمہ داریوں اور ایگزیکٹو و مقننہ کے تعلقات جیسی معیاری تکنیکی معاونت فراہم کرنے کے علاوہ نومنتخب خواتین ارکان مقننہ کے تربیتی پروگراموں میں ان کے مخصوص حالات کو بھی پیش نظر رکھا جانا چاہئے۔ مثال کے طور پر اس بات کا امکان کم ہوتا ہے کہ خواتین ارکان مقننہ اپنے مرد ساتھیوں کی طرح پیشہ ور سیاست دان ہوں گی اور زیادہ تر یہی ممکن ہوتا ہے کہ ان کا پس منظر سول سوسائٹی کا ہوگا۔[76]

تربیتی اور سرپرستی پروگراموں میں خواتین کی رسمی یا سیاسی تعلیم میں پائے جانے والے خلا کو دور کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی موجودہ مہارتوں (یعنی خدمات کی فراہمی، وکالت، گھریلو امور اور انتظامی صلاحیتیں) کو میدان سیاست کے تقاضوں کے مطابق ڈھالا جائے یا حتی الوسع حد تک بہتر بنایا جائے۔ تربیت معاون اور خطرات سے پاک ماحول میں فراہم کی جائے جو افزائش اور سیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہو۔ تربیتی ماہرین کو مخلوط اور یک جنسی سیشنوں کے انعقاد پر بھی غور کرنا چاہئے۔ خواتین کے لئے یک صنفی سیشن خواتین کے ذاتی اعتماد کی تعمیر میں مفید ثابت ہوتے ہیں۔ تربیتی پروگراموں کا سلسلہ جاری بنیاد پر ہونا چاہئے اور انہیں بتدریج آگے بڑھایا جائے یعنی ایک ہی تربیتی ماڈل سے گریز کیا جائے۔ خواتین کو مالیات، سلامتی اور دفاع جیسے موضوعات پر تربیت فراہم کی جائے تاکہ تاکہ وہ ایسی بااثر

should be avoided. Women should be offered training in subjects such as finance, security, and defense so that they are able to access influential parliamentary committees where women have not traditionally served. Another type of training program that has been used successfully with women legislators is the study tour. These programs provide an education in comparative democracy and an opportunity to see how women in other countries have influenced the legislative agenda. They also foster international parliamentary networks and build the confidence and credibility of women legislators.

پارلیمانی کمیٹیوں تک رسائی حاصل کر سکیں جہاں روایتی طور پر خواتین خدمات انجام نہیں دیتیں۔ تربیتی پروگرام کی ایک اور قسم جو خواتین ارکان مقننہ کے ساتھ کامیابی سے استعمال کی گئی ہے، مطالعاتی دورہ ہے۔ یہ پروگرام جمہوری موازنہ پر تربیت فراہم کرتے ہیں اور ان کی بدولت یہ دیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ کس طرح دوسرے ملکوں کی خواتین قانون سازی ایجنڈا پر اثرانداز ہوئیں۔ ان سے بین الاقوامی پارلیمانی نیٹ ورکس کو بھی فروغ ملتا ہے اور خواتین ارکان مقننہ کا اعتماد اور معتبر حیثیت بہتر ہوتی ہے۔

When designing training or mentoring programs for legislators, make sure that training on gender analysis and gender budgeting includes male and female participants. Create a supportive environment in training and mentoring, and show how leadership experience in other sectors, within civil society, for example, can translate into the political sphere. Offer ongoing, sequential training sessions that allow legislators to apply what they have learned.

ارکان مقننہ کے لئے تربیت یا سرپرستی پروگرام تیار کرتے وقت اس بات کو یقینی بنائیں کہ صنفی تجزیہ اور صنفی بجٹ سازی پر تربیت میں مرد اور خواتین شرکاء کو شامل کیا جائے۔ تربیت اور سرپرستی میں معاون ماحول پیدا کریں اور ظاہر کریں کہ دیگر شعبوں، مثال کے طور پر سول سوسائٹی، کے قائدانہ تجربہ کو کس طرح میدان سیاست میں بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ جاری بنیاد پر سلسلہ وار تربیتی سیشنوں کا اہتمام کریں جس سے ارکان مقننہ کو سیکھی ہوئی باتوں کے اطلاق کا موقع ملے۔

Strengthen the Institution

ادارے کو مستحکم بنائیں

In addition to supporting individual members of governing bodies, programming can also provide institutional assistance to legislatures – such as training for legislative staff, supporting legislative libraries, collecting relevant publications, instructing research staff with regard to information management, and providing guidance on the effective functioning of a Speaker's Office. There are several types of support that can be provided to strengthen both women's participation and gender integration efforts within legislative institutions.

حکومتی اداروں کے انفرادی ارکان کی حمایت کے علاوہ پروگرام میں مقننہ کو ادارہ جاتی معاونت بھی فراہم کی جا سکتی ہے مثلاً مقننہ کے عملہ کی تربیت، مقننہ کی لائبریریوں کی معاونت، متعلقہ اشاعتی مواد کا حصول، تحقیقی عملہ کو معلوماتی نظم و نسق پر ہدایات، اور دفتر سپیکر کی موثر کارگزاری پر معاونت کی فراہمی۔ معاونت کی لاتعداد اقسام ایسی ہیں جو مقننہ کے اداروں میں صنف کو ان کا حصہ بنانے کی کوششوں اور خواتین کی شمولیت دونوں کو مستحکم بنانے کے لئے فراہم کی جا سکتی ہیں۔

When women enter a legislature, they often encounter an institutional culture that does not accommodate their needs. There can be infrastructure challenges such as the actual architecture or location of the building where the

خواتین جب مقننہ میں قدم رکھتی ہیں تو اکثر ان کا واسطہ ایک ادارہ جاتی کلچر سے پڑتا ہے جو ان کی ضروریات کو پورا نہیں کرتا۔ انہیں بنیادی ڈھانچے سے متعلق مشکلات مثلاً اس عمارت کا تعمیراتی ڈھانچہ یا مقام جہاں مقننہ کا اجلاس ہوتا ہے، کے علاوہ ثقافتی مشکلات بھی درپیش آ سکتی ہیں جن میں لباس کے

legislature meets, and there can be cultural challenges such as dress codes or how parliamentary members refer to each other.[77]

The Inter-Parliamentary Union has conducted research on the question of gender-sensitive parliaments and institutional culture. In a survey of parliamentarians from more than a hundred countries "respondents were asked if the presence of women in parliament had brought about a change, particularly if parliamentary language and behavior were less aggressive. Responses were diverse, although overall two-thirds thought that there was a 'noticeable' or 'small change' in parliamentary language and behavior, and this was more strongly felt among men than women. Interestingly, those who believed that a 'substantial change' had resulted tended to be women from the Arab States and Africa where an increased women's parliamentary presence is a relatively new occurrence."[78]

ضوابط یا پارلیمانی ارکان کے ایک دوسرے سے بات کرنے کے طریقے شامل ہیں۔ [77]

انٹر پارلیمنٹری یونین (IPU) نے صنفی احساس پر مبنی پارلیمان اور ادارہ جاتی کلچر پر تحقیق کی ہے۔ ایک سو سے زائد ملکوں کی پارلیمانوں کے سروے میں ''جواب دہندگان سے پوچھا گیا کہ آیا پارلیمان میں خواتین کی موجودگی سے کوئی تبدیلی آئی ہے خاص طور پر کیا پارلیمانی زبان اور طرز عمل میں جارحیت کا عنصر کم ہوا ہے۔ ہر طرح کے جواب سامنے آئے البتہ مجموعی طور پر دو تہائی کا خیال تھا کہ پارلیمانی زبان اور طرز عمل میں 'قابل ذکر' یا 'معمولی تبدیلی' آئی ہے اور خواتین سے زیادہ مردوں میں یہ بات زیادہ بھرپور طریقے سے محسوس کی گئی۔ مزے کی بات یہ کہ، جن کا خیال تھا کہ ''خاطر خواہ تبدیلی'' آئی ہے وہ عرب ریاستوں اور افریقہ سے تعلق رکھنے والی خواتین تھیں جہاں خواتین کی پارلیمان میں موجودگی قدرے نئی بات ہے''۔[78]

Building the Capacity of Women Legislators:
Use Examples and Experiences of Women in Other Countries

Somali women are seeking to play a greater role in government and the political process. To aid in this effort, NDI organized a study tour to Uganda and workshops in Mogadishu to help women members of parliament and civil society representatives plan legislative and advocacy initiatives.

The Uganda study mission focused on the role women played in drafting the Ugandan constitution and on the operation of the Uganda Women's Parliamentary Association (UWOPA), including how it prioritizes issues, builds consensus and crafts legislative strategy. UWOPA members explained the importance of women's caucuses and how they complement parliamentary women's/gender committees. The information was particularly useful for the Somali women, who have faced a backlash from some members of the Somali Transitional Federal Parliament who argued that a women's caucus is unnecessary because a parliamentary gender committee already exists.

The study mission also stressed the value of coordination among women in parliament and civil society with the Ugandan women MPs and NGO leaders sharing examples of successful collaboration. The Somali NGO leaders also met with representatives of Ugandan NGOs, who shared strategies for interacting with lawmakers and influencing public policy.

At the workshops, the Somali women developed a legislative advocacy agenda, which led to the decision to form a Somali women's caucus. Participants drew on NDI's experiences from other regions to explore different caucus models, identify priority issues and develop the guiding values, vision, mission and internal policies to govern the caucus. NDI continues to support the women MPs as they formalize the caucus and take steps to increase cooperation with civil society.[79]

خواتین ارکان مقننہ کی تعمیر استعداد
دیگر ملکوں کی خواتین کی مثالوں اور تجربات کا استعمال

صومالی خواتین حکومت اور سیاسی عمل میں بہتر کردار ادا کرنے کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ان کوششوں میں معاونت کے لئے این ڈی آئی نے یوگنڈا میں ایک مطالعاتی دورہ اور موغادیشو میں ورکشاپس کا انعقاد کیا تاکہ خواتین ارکان پارلیمان اور سول سوسائٹی تنظیموں کو قانون سازی اور وکالتی کاوشوں کی منصوبہ بندی میں مدد دی جا سکے۔

یوگنڈا کے مطالعاتی دورہ میں یوگنڈا کے آئین کی تیاری میں خواتین کی طرف سے ادا کئے گئے کردار اور یوگنڈا ویمنز پارلیمنٹری ایسوسی ایشن (یو او ڈبلیو پی اے) کی کارگزاری پر توجہ دی گئی کہ کس طرح وہ مسائل پر ترجیحات کا تعین کرتی ہے، اتفاق رائے پیدا کرتی ہے اور قانون سازی حکمت عملی تیار کرتی ہے۔یو ڈبلیو او پی اے کے ارکان نے خواتین کے اجتماعی فورمز کی اہمیت کے علاوہ اس بات کی وضاحت کی کہ وہ کس طرح پارلیمانی خواتین/ صنفی کمیٹیوں میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں۔یہ معلومات صومالی خواتین کے لئے خاص طور پر مفید تھیں جنہیں 'صومالی ٹرانزیشنل فیڈر پارلیمنٹ' کے بعض ارکان کی طرف سے منفی ردعمل کا سامنا ہے جن کا کہنا ہے کہ خواتین کا اجتماعی فورم غیرضروری ہے کیونکہ پارلیمانی صنفی کمیٹی پہلے ہی موجود ہے۔

مطالعاتی دورہ میں پارلیمان اور سول سوسائٹی میں خواتین کے درمیان باہمی روابط کی اہمیت پر بھی زور دیا گیا جبکہ یوگنڈا کی خواتین ارکان پارلیمان اور این جی او قائدین نے کامیاب اشتراک کی مثالوں پر روشنی ڈالی۔صومالی این جی او قائدین نے یوگنڈا کی این جی او نمائندگان سے بھی ملاقاتیں کیں اور قانون ساز ارکان کے ساتھ میل جول اور سرکاری پالیسی پر اثرانداز ہونے کے لئے حکمت عملیوں کا تبادلہ کیا گیا۔

ورکشاپس میں صومالی خواتین نے ایک قانون سازی وکالتی ایجنڈا تیار کیا جس نے صومالی خواتین کے ایک اجتماعی فورم کی تشکیل کے فیصلے کی راہ ہموار کی۔شرکاءنے دیگر علاقوں میں این ڈی آئی کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اجتماعی فورم کے مختلف ماڈلز کا جائزہ لیا، ترجیحی امور کا تعین کیا اور راجتماعی فورم کے لئے رہنما اقدار، وژن، مشن اور داخلی پالیسیاں تشکیل دیں۔اب جبکہ یہ خواتین اجتماعی فوم کو رسمی شکل دے رہی ہیں اور سول سوسائٹی کے ساتھ تعاون میں اضافے پر اقدامات کررہی ہیں تو این ڈی آئی نے سول ارکان پارلیمان کی حمایت کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے۔79

خواتین کی طرف سے لائی جانے والی تبدیلیاں اکثر خواتین کے علاوہ مردوں اور عملہ کے ساتھ ساتھ ارکان پارلیمان کے لئے بھی مفید ثابت ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر خواتین نے جنوبی افریقہ میں نسلی تعصب کے خاتمہ کے بعد پہلی پارلیمان میں قدم رکھا تو ابتدائی طور پر انہیں خاندانی اور سیاسی ذمہ داریوں کے درمیان توازن پیدا کرنے میں مشکل پیش آئی۔خواتین نے شام اور رات کے پارلیمانی اجلاسوں کے خاتمہ کے لئے جدوجہد کی جو خاندانی ذمہ داریوں کے ساتھ متصادم تھے۔انہوں نے پارلیمان کی عمارت میں بچوں کی نگہداشت کی خدمات کو باقاعدہ شکل دی۔انجام کار ہوا یہ کہ مردوں نے بھی اپنے خاندانوں کے لئے بچوں کی نگہداشت کی خدمات استعمال کرنا شروع کردیں۔ 80

اسی طرح صرف خواتین ہی نہیں بلکہ تمام ارکان پارلیمان کو سیکھنا چاہئے کہ صنفی تجزیہ کس طرح کیا جاتا ہے اور صنفی سوچ سے ہم آہنگ قانون سازی کا جائزہ اور نظرثانی کس طرح کی جاتی ہے۔ صنفی امور اور صنفی تجزیہ کی مہارتوں پر تربیت بھی دیگر موضوعات سے متعلق ورکشاپس میں شامل ہونی چاہئے تاکہ معمول کے ان شبہات سے بالاتر ہو کر کام کیا جا سکے جو ذاتی انتخاب کے صنفی

Often the changes that women put in place benefit men as well as women, and staff as well as members of parliament. When women entered South Africa's first post-apartheid parliament, for example, they initially had difficulty balancing family and political responsibilities. Women fought to eliminate evening and nighttime parliamentary sessions, which conflicted with family responsibilities. They also instituted child-care services in the parliament building. Eventually, men began to use the childcare services for their families, too.80

Similarly, all members of parliament – not just women – should learn how to conduct gender analysis and to review and revise legislation for gender-responsiveness. Training on gender issues and gender analysis skills should be included in workshops that are about other topics so as to reach beyond the usual suspects who are likely to self-select gender workshops.

For example, a training session on budget analysis should include at least one section on gender-responsive budgeting. Or, training on constituent relations should include a review of the differences between men and women citizens' policy priorities and abilities to access legislators. In other words, practitioners should ensure that their own training and capacity building programs are gender mainstreamed.

Promote Women's Cross-party Caucuses

Women's caucuses serve to amplify women's voices. By coming together in a formal caucus, women are more likely to be able to shape the parliamentary agenda. In sharing resources such as staff time, training materials, and research budgets, women caucus members can more efficiently and strategically advance their agendas. Such caucuses not only advance women's policy priorities, they provide an important model of democratic governance and collaborative policymaking, particularly in post-conflict or highly polarized environments.

Women have proven themselves to be particularly adept at cross-party collaboration. This is a critical skill when forming a women's caucus. Because their leadership style tends to be less hierarchical, more participatory and collaborative, women are more likely to work across party lines than their male colleagues. This commitment to collaboration holds true even in highly partisan environments, and has particular implications for post-conflict countries. In Sri Lanka, NDI identified non-partisan issues on which women politicians from all parties came together, despite extreme political tensions, to draft and endorse a platform for improving women's political participation. They demonstrated that women party members are prepared to cross the boundaries of parties, ethnicity, religion, language and districts to meet their objectives.

Women's caucuses are not without their

ورکشاپوں پر سامنے آسکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بجٹ تجزیہ پر تربیتی سیشن میں کم از کم ایک سیکشن صنفی تقاضوں سے ہم آہنگ بجٹ سازی پر شامل کیا جائے۔ یا حلقہ کے عوام سے تعلقات پر تربیت میں مرد اور خواتین شہریوں کی پالیسی ترجیحات اور ارکان مقننہ تک رسائی کی صلاحیت کے درمیان فرق کے پہلوؤں کا جائزہ شامل کر لیا جائے۔ دوسرے لفظوں میں پروگرام ماہرین اس امر کو یقینی بنائیں کہ ان کے اپنے تربیتی اور تعمیر استعداد کے پروگراموں میں 'جنڈر مین سٹریمنگ' کو یقینی بنایا گیا ہے۔

خواتین کے 'کراس پارٹی' اجتماعی فورمز کو فروغ دیں

خواتین کے اجتماعی فورم خواتین کی آواز بلند کرنے کا کام دیتے ہیں۔ ایک باقاعدہ اجتماعی فورم پر یکجا ہو کر خواتین بہتر طور پر پارلیمانی ایجنڈا کی تشکیل میں حصہ لے سکتی ہیں۔ وسائل کے تبادلہ مثلاً عملہ کا وقت، تربیتی مواد اور تحقیقی بجٹ میں خواتین اجتماعی فورم کی ارکان زیادہ موثر اور سٹریٹجک انداز میں اپنے ایجنڈا کو آگے بڑھا سکتی ہیں۔ اس طرح کے اجتماعی فورم نہ صرف خواتین کی پالیسی ترجیحات کو آگے لا سکتے ہیں بلکہ یہ جمہوری طرز حکمرانی اور شراکت پر مبنی پالیسی سازی فراہم کر سکتے ہیں۔

خواتین نے مختلف پارٹیوں کے درمیان یا 'کراس پارٹی' اشتراک میں خاص طور پر اپنا لوہا منوایا ہے۔ خواتین کا اجتماعی فورم تشکیل دیتے وقت یہ ایک اہم مہارت ہے۔ ان کی قیادت کا انداز چونکہ کم نظام مراتب اور زیادہ شمولیت اور زیادہ اشتراک پر مبنی ہے اس لئے خواتین اپنے مرد ساتھیوں کے مقابلے میں دوسری پارٹیوں کے ساتھ مل کر زیادہ کام کر سکتی ہیں۔ اشتراک کے ساتھ ان کی یہ وابستگی انتہائی جانبدارانہ ماحول میں زیادہ سچ ثابت ہوتی ہے اور بعد از تنازعہ کے ملکوں میں مخصوص مضمرات کی حامل ہوتی ہے۔ سری لنکا میں این ڈی آئی (NDI) نے ایسے غیر جانبدارانہ امور کا تعین کیا جن پر تمام جماعتوں کی خواتین سیاست دان شدید سیاسی کشیدگی کے باوجود یکجا ہوئیں خواتین کی سیاسی شمولیت کے لئے پلیٹ فارم تیار کیا اور اس کی توثیق کی۔ انہوں نے ظاہر کر دیا کہ خواتین پارٹی ارکان اپنے مقاصد پورے کرنے کے لئے پارٹیوں، نسل پرستی، مذہب، زبان اور اضلاع کی سرحدیں پار کرنے کو تیار ہیں۔

خواتین کے اجتماعی فورم بھی مشکلات سے محفوظ نہیں۔ ترقی پذیر ملکوں میں

challenges. In developing countries, often they get no budgetary or staffing support from the parliament and have to look for donors and partners among the international community. In some countries, particularly those with very few women parliamentarians, a women's caucus can be easily marginalized, particularly in its early days. Some caucuses feel the pressure to focus on issues of interest to men as well as women, in order to gain the respect of the institution and become fully established. Caucus members can quickly become overwhelmed, particularly if they have greater capacity or commitment to analyzing and drafting gender-sensitive legislation than the members of the parliament's gender committee.

Governance programs should provide technical and financial assistance to women's caucuses worldwide, including support for research, legislative drafting, constituent services, and skills such as public speaking and lobbying, and strategic planning. Support like this enhances not only individual women's capacity, but also overall institutional capacity.

Work with Women's and Gender Affairs Committees

In addition to meeting in plenary with the full body, most legislatures or parliaments conduct a significant portion of their work through committees. All legislatures organize themselves according to internal rules of procedure, and committee systems vary from country to country. Usually, however, they include some combination of standing (permanent) committees and select or special committees. There are typically committees in parliament that serve as legislative counterparts to and correspond with each government ministry.

Many, but not all, legislatures include committees that have jurisdiction over women's affairs or gender affairs. Typically a committee with jurisdiction over women's affairs will review

انہیں اکثر پارلیمان کی طرف سے بجٹ یا عملہ کے حوالے سے کوئی معاونت نہیں ملتی اور انہیں بین الاقوامی برادری میں عطیہ دینے والوں اور پارٹنرز کو تلاش کرنا پڑتا ہے۔ بعض ممالک میں بالخصوص جہاں خواتین ارکان پارلیمان کی تعداد کم ہے، خواتین کے کسی اجتماعی فورم کو آسانی کے ساتھ ایک طرف کیا جاسکتا ہے، خاص طور پر اس کے ابتدائی دنوں میں۔ بعض اجتماعی فورمز مردوں کے علاوہ خواتین کی دلچسپی کے امور پر توجہ مرکوز کرنے کے لئے دباؤ محسوس کرتے ہیں تاکہ ادارے کو احترام حاصل ہو اور وہ ایک مسلمہ شکل اختیار کر سکے۔ اجتماعی فورم کے ارکان تیزی سے بدظن بھی ہو سکتے ہیں خاص طور پر اس صورت میں جب وہ پارلیمان کی صنفی کمیٹی کے ارکان کے مقابلے میں صنفی احساس پر مبنی قوانین کے تجزیہ اور مسودہ کی تیاری کی بہتر صلاحیت یا عزم رکھتے ہوں۔

طرز حکمرانی کے پروگراموں کو دنیا بھر کے خواتین اجتماعی فورمز کو تکنیکی اور مالی معاونت فراہم کرنی چاہئے جس میں تحقیق، مسودہ قانون کی تیاری، حلقہ کے عوام کی خدمات کے علاوہ عوامی تقریر، لابی سرگرمیوں اور سٹریٹجک منصوبہ بندی جیسی مہارتوں کے لئے حمایت شامل ہو۔ اس طرح کی حمایت نہ صرف خواتین کی انفرادی استعداد بلکہ مجموعی ادارہ جاتی استعداد بھی بہتر بناتی ہے۔

خواتین کی اور صنفی امور کی کمیٹیوں کے ساتھ کام کریں

مکمل اجلاس منعقد کرنے کے علاوہ مقننہ اور پارلیمان کے بیشتر ادارے اپنے کام کا نمایاں حصہ کمیٹیوں کے ذریعے انجام دیتے ہیں۔ مقننہ کے تمام ادارے اپنے داخلی قوانین وضوابط کے مطابق اپنی تنظیم کرتے ہیں اور ہر ملک میں کمیٹیوں کا نظام مختلف ہوتا ہے۔ عام طور پر ان میں کچھ قائمہ یا سٹینڈنگ کمیٹیاں اور بعض منتخب یا خصوصی کمیٹیاں شامل ہوتی ہیں۔ عام طور پر پارلیمان میں ایسی کمیٹیاں بھی شامل ہوتی ہیں جو ہر حکومتی وزارت کے ہم پلہ قانونی ادارے کا کردار ادا کرتی ہیں۔

مقننہ کے بیشتر، لیکن تمام میں نہیں، اداروں میں ایسی کمیٹیاں شامل ہوتی ہیں جن کے دائرہ اختیار میں خواتین کے امور یا صنفی امور آتے ہیں۔ عام طور پر جس کمیٹی کے دائرہ اختیار میں خواتین کے امور آتے ہیں وہ خواتین کی حیثیت،

legislation that *specifically* addresses women's status, rights, or needs. This could include, for example, a national maternity leave policy, legislation mandating non-discrimination in employment, or funding for reproductive health care. "Gender" committees, on the other hand, may have a wider mandate. In some cases, they have the authority to review *all* legislation from a gender perspective. A gender perspective includes a consideration of the needs of both women and men and recognition that a policy may have a different impact on women and men. For example, a gender committee might review a pending land rights bill, even if it does not mention women specifically, to ensure that men's and women's equal right to land ownership is not undermined and that both women and men will have access to redress if their land is seized.

حقوق یا ضروریات سے متعلق قانون سازی کا جائزہ لیتی ہے۔ مثال کے طور پر ان میں بچے کی پیدائش پر رخصت کی قومی پالیسی، روزگار میں عدم امتیاز کو لازمی قرار دینے سے متعلق قانون سازی یا تولیدی حفظان صحت کے لئے فنڈز کی فراہمی شامل ہیں۔ دوسری جانب ''صنفی'' کمیٹیوں کا مینڈیٹ کافی وسیع ہوتا ہے۔ بعض صورتوں میں انہیں تمام قوانین کا جائزہ صنفی نقطہ نظر سے لینے کا اختیار حاصل ہوتا ہے۔ صنفی نقطہ نظر میں مردوں اور خواتین دونوں کی ضروریات کو پیش نظر رکھنا اور اس بات کا ادراک شامل ہے کہ ہر پالیسی کا اثر مردوں اور خواتین پر مختلف ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر صنفی کمیٹی زمین کے حقوق پر کسی زیر التواء بل، خواہ اس میں خاص طور پر خواتین کا ذکر نہ آتا ہو، کا جائزہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے لے سکتی ہے کہ زمین کی ملکیت پر مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا اور زمین پر قبضے کے حوالے سے مردوں اور خواتین دونوں کو دادرسی تک رسائی حاصل ہو گی۔

Either a women's affairs or a gender affairs committee can be an effective vehicle for ensuring the gender-sensitivity of legislation. The strength of such committees is dependent on several factors, including the capacity of the staff and committee members, the seniority or influence of individual committee members, and the rules and procedures that regulate its jurisdiction. Both men and women should serve on the committee so that the committee's recommendations are not dismissed or marginalized as "only women's issues." Likewise, committee members and committee staff must have training on gender analysis and legislation drafting. NDI supported the creation of such a committee in Serbia in 2004, which helped to establish a non-partisan atmosphere, and define a work plan for the first year. NDI staff reported that the main challenge was to ensure that the committee was not marginalized. In order to demonstrate its worth, the committee had to ensure that legislative initiatives were reviewed from a gender perspective *throughout* the policy process and that interventions were well timed so as to be successful.

خواتین کے امور کی کمیٹی ہو یا صنفی امور کی کمیٹی، دونوں صنفی احساس پر مبنی قانون سازی کو یقینی بنانے کے لئے ایک موثر آلہ کار ہیں۔ ایسی کمیٹیوں کی طاقت کا انحصار متعدد عوامل پر ہوتا ہے جن میں کمیٹی ارکان اور عملہ کی استعداد، کمیٹی کے انفرادی ارکان کی سینئر حیثیت یا اثر ورسوخ اور اس کے دائرہ کار سے متعلق قوانین وضوابط شامل ہیں۔ مرد اور خواتین دونوں کو کمیٹی میں کام کرنا چاہئے تاکہ کمیٹی کی سفارشات کو ''صرف خواتین کے امور'' سمجھ کر برطرف یا ایک طرف نہ کر دیا جائے۔ اسی طرح کمیٹی ارکان اور کمیٹی عملہ کو صنفی تجزیہ اور قانونی مسودہ کی تیاری پر تربیت یافتہ ہونا چاہئے۔ این ڈی آئی (NDI) نے 2004 میں سربیا میں ایسی کمیٹی کے قیام میں مدد دی جس نے غیر جانبدارانہ ماحول کے قیام اور پہلے سال کے لئے سرگرمیوں کا منصوبہ طے کرنے میں مدد دی۔ این ڈی آئی (NDI) عملہ کی اطلاعات کے مطابق اصل چیلنج اس امر کو یقینی بنانا تھا کہ کمیٹی کو ایک طرف نہ کر دیا جائے۔ اس کی قدر وقیمت کے اظہار کے لئے کمیٹی نے اس امر کو یقینی بنایا کہ پالیسی کے تمام تر عمل میں قانون سازی کاوشوں کا تجزیہ صنفی نقطہ نظر سے کیا جاتا ہے اور اقدامات بروقت تجویز کئے جاتے ہیں تاکہ وہ کامیاب رہیں۔

Establishing a Women's Caucus

In July 2005, NDI assisted 36 women MPs in Kosovo in convening the first informal caucus of women parliamentarians. Today, the multi-party, multi-ethnic Women's Informal Group (WIG) is the largest cross-party grouping in the Assembly.

In 2008, just three years after its establishment, the WIG embarked on an unprecedented one-year television debate program aimed at putting issues of particular importance to women on the national policy agenda and increasing women's political participation. The live series airs on national network television, engaging WIG members of various parties in constructive policy dialogue and promoting their involvement in decision-making structures. In advance of the first debates, NDI conducted workshops on public relations and communication skills to prepare the WIG members for their appearance before a national audience. The inaugural program in the debate series addressed the subject of women's leadership. A subsequent debate addressed the topic of domestic violence in Kosovo.

خواتین کے اجتماعی فورم کا قیام

جولائی 2005 میں این ڈی آئی نے کوسووکی 36 خواتین ارکان پارلیمان کو ان کا پہلا باضابطہ اجتماعی فورم منعقد کرنے میں معاونت فراہم کی۔ آج یہ کثیر جماعتی، کثیر نسلی 'ویمنز انفارمل گروپ (ڈبلیو آئی جی) اسمبلی میں سب سے بڑا 'کراس پارٹی' گروپ ہے۔

2008 میں اس کے قیام کے صرف تین سال بعد ڈبلیو آئی جی نے ایک بے مثال ایک سالہ ٹیلی وژن بحث مباحثہ پروگرام کا آغاز کیا جس کا مقصد قومی پالیسی ایجنڈا میں خواتین کی اہمیت کے امور شامل کرانا اور خواتین کی سیاسی شمولیت بڑھانا تھا۔ یہ سیریز قومی نیٹ ورک ٹیلی وژن پر براہ راست نشر کی گئی جس کے ذریعے ڈبلیو آئی جی کی ارکان کو تعمیری انداز میں پالیسی گفت وشنید اور فیصلہ سازی کے ڈھانچوں میں اپنی شمولیت کے فروغ میں شامل کیا جاتا ہے۔ پہلی بحث سے قبل این ڈی آئی نے ڈبلیو آئی جی ارکان کو ملکی سطح کے سامعین کے سامنے آنے سے پہلے تیاری کے لئے تعلقات عامہ اور ابلاغی مہارتوں سے لیس کرنے کے لئے ورکشاپس کا انعقاد کیا۔ اس سیریز کے افتتاحی پروگرام میں خواتین کی قیادت کے موضوع پر بات کی گئی۔ بعد کی بحثوں میں کوسوو میں گھریلو تشدد کے موضوع پر بات کی گئی۔

Capacity Building for Newly Elected Congresswomen and Members of the Gender and Equity Commission

In August 2009, NDI collaborated with Instituto Nacional de las Mujeres (INMUJERES, National Institute of Women) and the Gender and Equity Commission (CEG) in Mexico to design and implement skills building workshops for congresswomen-elect. More than 70 women, 35 of whom had been recently elected to the lower house, attended the program. These women came from 21 different states and represented 6 political parties.

The workshops began with the discussion of the principal disparities between men in women in Mexico's economic, political and social realms. The Executive Secretary of *INMUJERES* presented the Institute's basic gender agenda for the upcoming legislative session. This was followed by message development training, a panel of women who discussed lessons learned in the current legislature, and a half day legislative consensus building workshop based on best practices. The day ended with the presentation of a case study that described the benefits that local non-profits garnered in establishing a working alliance with the CEG to monitor the budgetary process in terms of gender. The second day featured a political negotiation and advocacy workshop, including skills such as alliance building and political mapping to identify allies and opponents.

A portion of the workshops was dedicated to a "passing of the torch" from the outgoing CEG to the recently elected congresswomen. Mexico's electoral law prohibits the reelection of any public official, and as a result, the institutional memory of legislature is particularly short. To address the drastic change from one legislature to another, NDI worked with both *INMUJERES* and the Gender and Equity Commission to develop and incorporate into this workshop a session designed to help bridge the information gap and ensure that members of the new CEG were prepared to begin where the last left off.

Outgoing congresswomen from the CEG highlighted their achievements, identified pending legislative issues to be tackled, and shared lessons learned from the outgoing legislature and best practices for collective action of women deputies in the Mexican Congress.

'جنڈر اینڈ ایکوئٹی کمیشن' کے ارکان اور نو منتخب ارکان کانگریس کی تعمیر استعداد

اگست 2009 میں این ڈی آئی نے میکسیکو کے (Instituto Nacional de las Mujeres (INMUJERES ، نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ویمن) اور 'جنڈر اینڈ ایکوئٹی کمیشن' (سی ای جی) کے اشتراک سے منتخب ارکان کانگریس کے لئے ڈیزائن اور عملدرآمد کی مہارتوں کی تعمیر پر ورکشاپس منعقد کیں۔ 70 سے زائد خواتین نے پروگرام میں حصہ لیا جن میں سے 35 حال ہی میں ایوان زیریں میں منتخب ہوئی تھیں۔ یہ خواتین 21 مختلف ریاستوں سے آئی تھیں اور 6 سیاسی جماعتوں کی نمائندگی کر رہی تھیں۔

ان ورکشاپس کا آغاز میکسیکو کے معاشی، سیاسی اور سماجی شعبوں میں مردوں اور خواتین کے درمیان عدم مساوات کے اہم پہلوؤں پر بحث مباحثے کے ساتھ کیا گیا۔

INMUJERES کے ایگزیکٹو سیکرٹری نے قانون سازی پر آئندہ اجلاس کے لئے این ڈی آئی کا بنیادی صنفی ایجنڈا پیش کیا۔ اس کے بعد پیغام کی تیاری پر تربیت کے علاوہ خواتین کے ایک پینل نے موجودہ مقننہ سے حاصل ہونے والے تجربات پر تبادلہ خیالات کیا، اور پھر بہترین مروجہ طریقوں کی بنیاد پر قانون سازی میں اتفاق رائے کی تعمیر کے لئے نصف روزہ ورکشاپ منعقد ہوئی۔ دن کا اختتام ایک کیس سٹڈی کے ساتھ کیا گیا جس میں صنفی اعتبار سے بجٹ سازی عمل کی نگرانی کے لئے سی ای جی کے ساتھ عملی اتحاد کے قیام میں مقامی غیر منافع بخش تنظیموں کو حاصل ہونے والے ثمرات پر بات کی گئی۔ دوسرے دن سیاسی مذاکرات اور وکالت پر ایک ورکشاپ کا انعقاد کیا گیا جس میں اتحاد کی تعمیر اور مخالفین و اتحادیوں کے تعین کے لئے سیاسی نقشہ بندی جیسی مہارتیں شامل تھیں۔

ان ورکشاپس کا ایک حصہ رخصت ہونے والے سی ای جی سے حال ہی میں منتخب ہونے والے ارکان کانگریس کو ''شمع کی منتقلی'' کے لئے مختص کیا گیا۔ میکسیکو کے انتخابی قانون میں کسی سرکاری عہدے پر دوبارہ انتخاب ممنوع ہے اور نتیجتاً مقننہ کی ادارہ جاتی یادداشت خاص طور پر مختصر ہے۔ ایک سے دوسری مقننہ کے باعث آنے والی اس بڑی تبدیلی کے ازالہ کے لئے این ڈی آئی نے INMUJERES اور 'جنڈر اینڈ ایکوئٹی کمیشن' کے ساتھ کام کرتے ہوئے ایک سیشن تیار کیا اور اسے اس ورکشاپ کا حصہ بنایا جس کا مقصد اطلاعاتی خلاء کو دور کرنے اور اس امر کو یقینی بنانے میں مدد دینا تھا کہ نئی سی ای جی کے ارکان اس عمل کو وہیں سے شروع کرنے کے لئے تیار ہوں جہاں ان کے پیشروؤں نے چھوڑا تھا۔

سی ای جی کی رخصت ہونے والی ارکان کانگریس نے اپنی کامیابیوں کو اجاگر کیا، زیر التواء قانون سازی امور کا تعین کیا اور رخصت ہونے والی مقننہ سے حاصل ہونے والے تجربات اور میکسیکو کانگریس میں ویمن ڈپٹیز کی اجتماعی کارروائی کے بہترین مروجہ طریقوں پر روشنی ڈالی۔

صنفی احساس پر مبنی قانون سازی یقینی بنانے کا ایک اور طریقہ یہ ہے کہ اس میں 'جنڈر فوکل پوائنٹ' کے نام سے کمیٹی عملہ کے ایک فرد کو شامل کیا جائے جس کی ذمہ داریوں میں ہر کمیٹی سے پہلے تمام قانون سازی کا صنفی نقطہ نظر سے جائزہ شامل ہو۔ یہاں بھی فوکل پوائنٹ کی استعداد اور اختیار اس بات کا تعین کرے گی کہ آیا یہ ایک موثر میکنزم ہے۔ روانڈا میں مرد اور خواتین نے تمام پارلیمانی کمیٹیوں میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ اگر سربراہ خاتون ہو تو اس کا ڈپٹی مرد ہو اور اگر سربراہ مرد تو اس کی ڈپٹی خاتون ہو۔ جزوی طور پر یہ ڈھانچہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے تشکیل دیا جاتا ہے کہ تمام کمیٹیوں میں صنفی نقطہ نظر شامل ہو اور یہ محض صنفی امور کمیٹی تک ہی محدود ہو کر نہ رہ جائے۔ مقننہ مخصوص ذمہ داریوں کی انجام دہی کے لئے آزاد کمیشن بھی مقرر کر سکتی ہے۔ کمیٹیاں جہاں وسیع تر قانون سازی ادارے کا حصہ ہوتی ہیں وہیں یہ کمیشن عام

Another option for ensuring the gender-sensitivity of legislation is to include a committee staff person, called a gender focal point, whose responsibility it is to review all legislation before every committee from a gender perspective. Again, the capacity and authority of the focal points will determine whether this is an effective mechanism. In Rwanda, men and women play a leadership role in all parliamentary committees. If the chair is female, her deputy is male and vice versa. This structure is designed, in part, to ensure that a gender perspective is included in all committees, and not relegated solely to the gender affairs committee. Legislatures can also appoint independent commissions to carry out specific tasks. While committees are a subset of

larger legislative body, commissions are typically semi-independent entities. Many countries have Gender Equality Commissions tasked with reviewing and evaluating both legislation and its implementation or enforcement. Commissions can be convened on a short-term to investigate a specific problem, or established as long-term, ongoing bodies.

طور پر نیم خود مختار ادارے ہوتے ہیں۔ کئی ملکوں میں 'جنڈر ایکوئٹی کمیشن' موجود ہیں جن کا کام قانون سازی اور اس پر عملدرآمد یا اس کے نفاذ کا جائزہ اور جانچ پرکھ ہوتی ہے۔ یہ کمیشن قلیل مدت کے لئے کسی خاص مسئلے کی تحقیقات پر تشکیل دیئے جا سکتے ہیں یا جاری بنیاد پر طویل مدتی حیثیت میں بھی قائم کئے جا سکتے ہیں۔

Examine Legislative Agendas for Gender Biases

قانون سازی ایجنڈا کا صنفی تعصبات کے حوالے سے جائزہ لیں

All legislation affects both women and men. Women legislators can be influential on all issues – from defense to health care, financial reform to education policy. There are, however, certain categories of legislation that have a direct and specific impact on women's rights and that women tend to prioritize. These issues are key to ensure the long-term equality of women in society.

ہر قسم کی قانون سازی مردوں اور خواتین دونوں پر اثرانداز ہوتی ہے۔ خواتین ارکان مقننہ دفاع سے حفظان صحت، مالی اصلاحات اور تعلیمی پالیسی تک تمام امور پر اثرانداز ہو سکتی ہیں۔ تاہم قانون سازی کی بعض کیٹیگریز ایسی ہیں جو خواتین کے حقوق پر براہ راست اور خاص طور پر اثرڈالتی ہیں اور خواتین کو انہیں اپنی ترجیحات میں شامل کرنا ہوتا ہے۔ یہ امور معاشرے میں خواتین کی طویل مدتی مساوی حیثیت کو یقینی بنانے میں کلیدی حیثیت رکھتے ہیں۔

Key areas of concern for women in developing and post-conflict countries include nationality and citizenship, succession and property ownership, marriage and family law, and protection from gender-based violence.

ترقی پذیر اور بعد از تنازعہ ملکوں میں خواتین کی دلچسپی کے اہم شعبوں میں شہریت اور قومیت، وراثتی اور جائیداد کی ملکیت، شادی اور خاندانی قانون، اور صنف پر مبنی تشدد کے خلاف تحفظ شامل ہیں۔

In addition to concern for women's rights, research shows that women legislators tend to prioritize different issues than their male colleagues. A 2008 survey by the Inter-Parliamentary Union (IPU), which compiled the views of parliamentarians from 110 countries, found that male and female legislators emphasize different priorities. According to the IPU, women tend to prioritize three types of issues:[82]

تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین کے حقوق کے علاوہ خواتین ارکان مقننہ اپنے مرد ساتھیوں کے مقابلے میں مختلف امور کو زیادہ ترجیحی حیثیت دیتی ہیں۔ انٹر پارلیمنٹری یونین (آئی پی یو) کی جانب سے 2008 میں کئے گئے ایک سروے جس میں 110 ملکوں سے تعلق رکھنے والے ارکان پارلیمان کے خیالات جمع کئے گئے، میں یہ بات سامنے آئی کہ مرد اور خواتین ارکان مقننہ مختلف ترجیحات پر زور دیتے ہیں۔ آئی پی یو کے مطابق خواتین، تین طرح کے امور کو ترجیحی حیثیت دیتی ہیں:[82]

Key Legislative Issues Related to Women's Rights[81]

Citizenship and Nationality Laws

- right to pass citizenship through both paternal and maternal lines
- equal rights to retain nationality if a spouse is a foreign national
- equal rights to naturalization of foreign spouses of women

Property and Succession Law

- equal rights to acquire, hold, transfer, exchange and sell property
- equal rights to inherit land
- equal access to all property upon the death or divorce from spouse

- equal rights to hold non-land property

Family Law

- equality of men and women in marriage
- voluntary consent of both parties to enter into a marriage agreement
- equal minimum age for marriage for men and women
- equal rights of divorce and fair divorce procedures
- protection of legal rights in customary marriages

Laws Addressing Violence against Women

- adequate criminal penalties and procedures and legal redress for acts of violence against women
- fair procedures relating to evidence and testimony that do not discriminate against women
- adequate laws and programs for the protection and assistance of victims

خواتین کے حقوق سے متعلق اہم قانون سازی امور81

شہریت اور قومیت کے قوانین

- والد اور والدہ دونوں کی شہریت کی منتقلی کا حق
- شریک حیات کی قومیت کسی اور ملک سے ہونے کی صورت میں اپنی قومیت بحال رکھنے کے مساوی حقوق
- خواتین کے غیر ملکی شریک حیات کی 'نیچرلائزیشن' کے مساوی حقوق

جائیداد اور موروثیت کا قانون

- جائیداد کے حصول، ملکیت، منتقلی، تبادلہ اور فروخت کے مساوی حقوق
- اراضی ورثہ میں حاصل کرنے کے مساوی حقوق
- شریک حیات کی موت یا طلاق کی صورت میں تمام جائیداد تک مساوی رسائی
- غیر اراضی جائیداد کی ملکیت کے مساوی حقوق

خاندانی قانون

- شادی میں مردوں اور خواتین کی مساوی حیثیت
- شادی کے معاہدہ میں دونوں فریقین کی رضاکارانہ رضامندی
- شادی کے لئے مردوں اور خواتین کی کم سے کم مساوی عمر
- طلاق کے مساوی حقوق اور طلاق کے منصفانہ طریقے
- رسم و رواج پر مبنی شادیوں میں قانونی حقوق کا تحفظ

خواتین کے خلاف تشدد سے متعلق قوانین

- خواتین کے خلاف تشدد کی کارروائیوں پر موزوں کریمنل سزائیں اور طریقے اور قانونی دادرسی
- شواہد اور شہادت سے متعلق عادلانہ طریقے جن میں خواتین کے ساتھ امتیاز نہیں برتا جاتا
- متاثرین کے تحفظ اور معاونت کے لئے موزوں قوانین اور پروگرام

- Social issues: childcare, equal pay, parental leave and pensions.

- سماجی امور: بچوں کی نگہداشت، مساوی اجرت، بچوں کی ذمہ داریوں پر رخصت اور پنشن

- Physical concerns: reproductive rights, physical safety and gender-based violence.

- جسمانی خدشات: تولیدی حقوق، جسمانی تحفظ اور صنف پر مبنی تشدد

● Development: human development, poverty alleviation and service delivery

It is important that these issues are included within the larger legislative agenda. Evidence demonstrates that when women are represented in a legislature in significant numbers – typically, with a critical mass of at least 30 percent – they can bring their priorities forward to influence the legislative agenda. For example, an examination of Rwandan women parliamentarians' legislative record on child rights showed that the greater the number of women parliamentarians, the more assertive and effective the MPs were in advocating for children.[83] In addition to critical mass, other factors – including seniority, access to party leadership, and holding key committee chairs – contribute to women's ability to advance their agendas. It should be noted however, that women are not a monolithic group, and that there may be significant differences among women within a large group. However, because of women's common experience of being marginalized, they are able to find several issues around which they can successfully organize. For example, broad coalitions of women have been formed around issues such as combating violence against women, and advocating for peace agreements.

In fact, there is significant evidence that women legislators not only prioritize, but take action on and fund these issues. Using data from 19 countries of the Organization of Economic Cooperation and Development, for example, researchers found that an increase in women legislators results in an increase in total educational expenditure.[84] And in a study of Swedish women local legislators, women showed a strong preference for childcare and elder care over other social issues. These differences in priorities were reflected in local spending patterns, with more money directed towards

● ترقی: انسانی ترقی، غربت میں کمی اور خدمات کی فراہمی

ان امور کو وسیع تر قانون سازی ایجنڈا میں شامل کرنا ضروری ہے۔ شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ جب خواتین کو مقننہ میں نمایاں تعداد میں نمائندگی حاصل ہو یعنی عام طور پر کم از کم 30 فیصد کلیدی حصہ، تو وہ قانون سازی ایجنڈا پر اثر انداز ہونے کے لئے ان ترجیحات کو سامنے لا سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر روانڈا میں بچوں کے حقوق پر خواتین ارکان پارلیمان کے قانون سازی ریکارڈ کے جائزہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ خواتین ارکان پارلیمان کی تعداد جتنی زیادہ ہو، بچوں کے لئے وکالت میں ارکان پارلیمان اتنے زیادہ موثر ہوتے ہیں اور اس پر اتنی زیادہ بات کرتے ہیں۔[83] کلیدی حصہ کے علاوہ دیگر عوامل بشمول سینئر حیثیت، پارٹی قیادت تک رسائی، اور اہم کمیٹیوں کی سربراہی، اپنے ایجنڈا کو آگے بڑھانے سے متعلق خواتین کی صلاحیت میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ خواتین کوئی ایک جیسا گروہ نہیں ہوتیں اور کسی بڑے گروپ میں موجود خواتین کے درمیان بھی فرق کے نمایاں پہلو موجود ہو سکتے ہیں۔ تاہم خواتین کے اس مشترکہ تجربہ، کہ انہیں ایک طرف کر دیا جاتا ہے، کے باعث انہیں متعدد ایسے امور مل جاتے ہیں جن پر وہ کامیابی سے منظم ہو سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمہ اور امن سمجھوتوں پر وکالت جیسے امور پر خواتین کے وسیع اتحاد تشکیل دیئے جا چکے ہیں۔

درحقیقت اس بات کے نمایاں شواہد موجود ہیں کہ خواتین ارکان مقننہ نہ صرف ان امور کو ترجیحی حیثیت دیتی ہیں بلکہ ان پر اقدامات بھی اٹھاتی ہیں اور ان کے لئے فنڈز بھی فراہم کرتی ہیں۔ مثال کے طور پر آرگنائزیشن فار اکنامک کوآپریشن اینڈ ڈویلپمنٹ کے 19 ملکوں کے اعداد و شمار استعمال کرتے ہوئے محققین نے پتہ لگایا کہ خواتین ارکان مقننہ کی تعداد میں اضافہ کے نتیجہ میں کل تعلیمی اخراجات میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔[84] اور سویڈن کی مقامی خواتین ارکان مقننہ کی ایک سٹڈی میں خواتین نے دیگر سماجی امور کے مقابلے میں بچوں کی نگہداشت اور بزرگوں کی نگہداشت کو بھرپور ترجیح دی۔ ترجیحات میں فرق کے ان پہلوؤں کی عکاسی خرچ کے مقامی طریقوں سے بھی ہوتی ہے جہاں خواتین کی زیادہ نمائندگی والے اضلاع میں زیادہ رقوم بچوں کی نگہداشت اور

childcare and the elderly in districts with more female representation.[85] Program staff should work with women legislators to support them in articulating their policy priorities, advocating for their agenda, improving their legislation drafting skills, and influencing policy outcomes.

بزرگوں کے لئے مختص کی جاتی ہیں۔[85] پروگرام عملہ چاہئے کہ وہ خواتین ارکان مقننہ کے ساتھ کام کرتے ہوئے انہیں اپنی پالیسی ترجیحات کو باقاعدہ شکل دینے، اپنے ایجنڈا کے لئے وکالت کرنے، اپنی قانونی مسودہ کی تیاری کی مہارتوں کو بہتر بنانے اور پالیسی نتائج پر اثرانداز ہونے میں مدد دیں۔

Passing a Gender Equality Law

In December 2009, Serbia's first Gender Equality Law was adopted by the parliament. The vote took place on December 11th, exactly 4 months after NDI led a series of consultations with a multiparty group of women MPs. This was the third time that a Gender Equality Law was considered, but the previous efforts had failed due to a lack of political will and a lack of solidarity among women MPs.

During the August 2009 consultations with NDI, women MPs reached consensus across party lines for the first time. They continued to work together to ensure enough support for adoption of the law. The MPs demonstrated their solidarity by supporting each others' amendments to the law. Apart from the adoption of this important law, the female MPs ongoing cooperation with each other resulted in significant improvements of the law itself during parliamentary debate. The 3 most important improvements in the legislation were:1) The obligation of employers to develop plans to ensure women's equal participation in the workforce, in management, in equal access to training, and to report annually on the implementation of these plans; 2) The insertion of language that prevents exclusion and discrimination of the lesbian, gay, bisexual and transgender population; and 3) The obligation of local governments to establish bodies responsible for monitoring local policies from an equal opportunity perspective.

صنفی مساوات کے قانون کی منظوری

دسمبر 2009 میں سربیا کی پارلیمان کی طرف سے پہلا صنفی مساوات قانون اپنایا گیا۔ اس پر ووٹنگ 11 دسمبر کو این ڈی آئی کی زیر قیادت خواتین ارکان پارلیمان کے ایک کثیر جماعتی گروپ کے ساتھ مشاورتوں کی ایک سیریز کے ٹھیک 4 ماہ بعد ہوئی۔ یہ تیسرا موقع تھا کہ صنفی مساوات قانون زیر غور لایا گیا لیکن سابقہ کوششیں سیاسی عزم کے

کے لئے خاطر خواہ حمایت یقینی بنانے کے لئے مل جل کر کام کرنے کا سلسلہ جاری رکھا۔ ارکان پارلیمان نے قانون میں ایک دوسرے کی ترامیم کی حمایت کرتے ہوئے یکجہتی کا مظاہرہ کیا۔ اس اہم قانون کی منظوری سے قطع نظر خواتین ارکان پارلیمان کے ایک دوسرے کے ساتھ جاری تعاون کے نتیجے میں خود پارلیمانی بحث کے دوران بھی قانون میں نمایاں بہتری آئی۔ قانون سازی میں تین اہم حوالوں سے بہتری پیدا ہوئی: (1 آجر کی یہ ذمہ داری کہ وہ افرادی قوت، انتظامیہ میں خواتین کی مساوی شمولیت، تربیت تک مساوی رسائی کو یقینی بنائے اور ان منصوبوں پر عملدرآمد کی سالانہ رپورٹ پیش کرے۔ (2 ایسی زبان شامل کرنا جو ہم جنس پرست اور بیک وقت دو جنسی آبادی کو خارج کرنے اور ان کے ساتھ امتیاز برتنے کی ممانعت کرتی ہو، اور (3 مساوی مواقع کے نقطہ نظر سے مقامی پالیسیوں کی نگرانی کے ذمہ دار اداروں کے قیام سے متعلق مقامہ حکومتوں کی ذمہ داری۔

Working with the Executive Branch

ایگزیکٹو یا انتظامیہ کے ساتھ کام کرنا

National Gender Machineries

قومی صنفی مشینری

As noted in The Beijing Declaration and Platform for Action, National Gender Machineries (NGM) are "the central policy-

جیسا کہ 'دی بیجنگ ڈیکلریشن اینڈ پلیٹ فارم فار ایکشن' میں بھی کہا گیا ہے، نیشنل جنڈر مشینری (این جی ایم) یا قومی صنفی مشینری ''حکومتی مشینری کے

coordinating structures inside government machinery, whose main task is to support government-wide mainstreaming of a gender-equality perspective in all policy areas."[86]

اندر موجود پالیسی کو آرڈینیشن کے مرکزی ڈھانچے ہیں جن کی اہم ذمہ داری تمام پالیسی امور میں صنفی مساوات کے نقطہ نظر کو حکومت کے تمام شعبوں کا حصہ بنانا ہے"۔[86]

NGM should have a mandate to coordinate, facilitate and monitor policy formulation and implementation to ensure that gender equality and women's empowerment perspectives permeate all national policy formulation, reviews, and program development. NGM vary across countries – in type, size, and effectiveness. Key executive branch components of the NGM are described here.

این جی ایم کو مینڈیٹ حاصل ہونا چاہئے کہ وہ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے پالیسی تشکیل اور عملدرآمد پر رابطہ، معاونت اور نگرانی کا کام انجام دے سکے کہ صنفی مساوات اور خواتین کو بااختیار بنانے کا نقطہ نظر قومی پالیسی تشکیل، جائزہ اور پروگرام کی تیاری کے تمام پہلوؤں میں پھیلا ہوا ہے۔ نوعیت، حجم اور افادیت کے اعتبار سے مختلف ملکوں میں مختلف این جی ایم پائے جاتے ہیں۔ یہاں پر ایگزیکٹو میں این جی ایم کے اہم اجزاء بیان کئے گئے ہیں۔

Often the most visible, and arguably most powerful, component of the NGM is a cabinet-level ministry dedicated to women's or gender affairs. The advantages of a ministry are its high-level executive position from which it can raise the profile of women's issues and its ability to coordinate the implementation of policy and legislation. The disadvantages, according to critics, is that the ministry can become a "dumping ground" for women's issues and its existence may serve as an excuse to ignore or limit mainstreaming efforts in other ministries and departments.

بیشتر صورتوں میں این جی ایم کا سب سے زیادہ نمایاں اور بڑی حد تک انتہائی طاقتور جزو خواتین یا صنفی امور کے لئے مخصوص کابینہ سطح کی وزارت ہے۔ یہ وزارت اپنی اعلیٰ سطحی ایگزیکٹو حیثیت کی بدولت فائدہ مند ہوتی ہے جس کی بدولت خواتین کے مسائل کا مقام بلند ہو سکتا ہے اور پالیسی و قانون سازی پر عملدرآمد میں رابطہ کے لئے وہ بہتر صلاحیت کی حامل ہو سکتی ہے۔ نقادوں کے مطابق اس کا نقصان یہ ہے کہ وزارت خواتین کے امور کا "کوڑادان" بن سکتی ہے اور اس کا وجود دیگر وزارتوں اور محکموں میں 'مین سٹریمنگ' کی کوششوں کو نظرانداز یا محدود کرنے کے لئے عذر کا کام دے سکتا ہے۔

In the last few decades, as the development community and national governments have shifted from a "women's empowerment" agenda to a "gender agenda," the mandates of ministries have also shifted. Typically, a Ministry of Women's Affairs is charged with promoting women's empowerment and coordinate all policy related to women. In contrast, a Ministry of Gender Affairs has responsibility for identifying disparities between men and women, and implementing and monitoring gender mainstreaming policies to promote equality. There are challenges and opportunities associated with each approach. In countries where the social, economic, and legal disparities between women and men are profound and

گزشتہ چند دہائیوں میں جیسے جیسے ترقیاتی برادری اور قومی حکومتوں کی سوچ "خواتین کو بااختیار بنانے" کے ایجنڈا سے "صنفی ایجنڈا" کی منتقل ہوئی ہے وزارتوں کے مینڈیٹ میں بھی تبدیلی آتی گئی ہے۔ عام طور پر وزارت امور خواتین کا کام خواتین کو بااختیار بنانے کا فروغ اور خواتین سے متعلق تمام پالیسی امور کا انتظام وانصرام ہوتا ہے۔ اس کے برعکس وزارت صنفی امور کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ مردوں اور خواتین کے درمیان عدم مساوات کے پہلوؤں کا تعین کرے، اور مساوات کے فروغ کے لئے 'جنڈر مین سٹریمنگ' پالیسیوں پر عملدرآمد اور نگرانی کرے۔ ہر سوچ کے ساتھ کچھ مشکلات اور مواقع جڑے ہوتے ہیں۔ ایسے ملکوں میں جہاں مردوں اور خواتین کے درمیان سماجی، معاشی اور قانونی عدم مساوات کے پہلو شدید اور گہرے ہیں وہاں اکثر خواتین پر الگ سے توجہ کو ترجیح دی جاتی ہے۔ خواتین کے لئے الگ

entrenched, a separate focus on women is often preferable. Separate programming and funding dedicated to women may be the best approach to empowerment. The risk with this approach is that women's issues can become marginalized. Other government ministries and departments may feel justified in ignoring women's issues or abdicating responsibility for women's programming because of the existence of the women's ministry. A ministry for gender affairs provides an opportunity to ensure that the rights, needs, and status of both women and men are addressed throughout all government policies and programs. A risk with this approach, particularly when the ministry's capacity to conduct rigorous gender analysis is limited, is that attention to women's needs can be diluted.

پروگرام اور فنڈز کی فراہمی انہیں بااختیار بنانے کی بہترین سوچ ہو سکتی ہے۔ لیکن اس میں خطرہ یہ ہوتا ہے کہ کہیں خواتین کے مسائل ایک طرف ہو کر نہ رہ جائیں۔ دیگر حکومتی وزارتیں اور محکمے خواتین کے امور کو نظرانداز کرنا یا خواتین کے پروگراموں کے لئے اپنی ذمہ داریوں سے دستبرداری جائز سمجھتے ہیں کیونکہ خواتین کے لئے مخصوص وزارت جو موجود ہوتی ہے۔ صنفی امور کی وزارت اس امر کو یقینی بنانے کا موقع فراہم کرتی ہے کہ مردوں اور خواتین دونوں کے حقوق، ضروریات اور حیثیت کو تمام حکومتی پالیسیوں اور پروگراموں میں پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ اس سوچ میں خاص طور پر اس صورت میں جب بھرپور صنفی تجزیہ کے لئے وزارت کی استعداد محدود ہو، خطرہ یہ ہوتا ہے کہ خواتین کی ضروریات اپنا اثر کھو بیٹھیں گی۔

Supporting Gender Focal Points

NDI supported gender focal points (GFPs) at the *local level* in Serbia following the 2003 elections. The GFPs were individuals appointed at the municipal level to promote gender equality and equal opportunity policies in their communities. Because of their effectiveness, the GFP system has evolved into a system of local Gender Equality Commissions. There is now a law being considered, which will require the creation of a commission in each municipality to engage women, particularly in rural areas, in governance issues and improve the status and rights of women.

صنفی فوکل پوائنٹس کی حمایت

سربیا میں 2003 کے انتخابات کے بعد این ڈی آئی نے مقامی سطح پر 'صنفی فوکل پوائنٹس' یا 'جنڈر فوکل پوائنٹس' (جی ایف پی) کی حمایت کی۔ جی ایف پی بلدیاتی سطح پر مقرر کئے جانے والے ایسے افراد تھے جن کا کام اپنی کمیونٹی میں صنفی مساوات اور مساوی مواقع کی پالیسیوں کا فروغ تھا۔ ان کی افادیت کے پیش نظر جی ایف پی کا نظام بہتر بنا کر مقامی 'جنڈر ایکویلٹی کمیشن' یا 'صنفی مساوات کمیشن' کے نظام کی شکل دے دی گئی۔ اس وقت وہاں ایک قانون زیر غور ہے جس کے تحت ہر میونسپلٹی میں خاص طور پر دیہی علاقوں میں طرز حکمرانی امور میں خواتین کو شامل کرنے اور خواتین کی حیثیت اور ان کے حقوق بہتر بنانے کے لئے ایک کمیشن کا قیام ضروری ہو گا۔

In practice, the effectiveness of either approach often rests more with the capacity and influence of personnel than with the ministry's official mandate. Women's and gender ministries are often under-funded and sidelined, and not called upon to contribute to national policy formulation outside of a narrow scope of issues related to women. They often find themselves subsumed within "Social Affairs" ministries or with portfolio add-ons, such as youth or cultural affairs. Thus, investments in capacity building for ministry officials and staff as well as in the

عملی طور پر ان میں سے کسی بھی سوچ کی افادیت کا انحصار زیادہ تر عملہ کی استعداد اور اثر و رسوخ سے زیادہ وزارت کے سرکاری مینڈیٹ پر ہوتا ہے۔ خواتین اور صنف کی وزارتیں اکثر فنڈز اور توجہ کی کمی کا شکار ہوتی ہیں اور انہیں محض خواتین سے متعلق چند ایک امور سے ہٹ کر کسی قومی پالیسی تشکیل کے عمل میں شامل نہیں کیا جاتا۔ اکثر انہیں ''سماجی امور'' کی وزارتوں یا نوجوانوں یا ثقافتی امور جیسی دوسری وزارتوں کے اندر شامل کر دیا جاتا ہے۔ یوں وزارت کے عملہ کی تعمیر استعداد کے علاوہ مساوات کے فروغ کے لئے حکومت کا احتساب کرنے والی فعال سول سوسائٹی کی تشکیل پر سرمایہ کاری کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔

development of a robust civil society to hold government accountable for promoting equality are crucial.

A look at the evolution of the women's ministry in Uganda in the 1990s is instructive. It began as the Ministry for Women in Development in the Office of the President. Then in 1991, it became the Ministry for Women in Development, Culture and Youth. And in 1995, it became the Ministry for Gender and Community Development. Finally in the late 1990's, the women's affairs portfolio became a single department within the Ministry of Gender, Labour and Social Development. The experience in Uganda is not unique. It reveals what critics claim is another major problem with women's ministries – that too often, particularly in the developing world, they have been manipulated in order to mobilize women in support of government policies, not to truly empower women or to affect policy change for women.[87] This threat is exacerbated by the limited capacity of executive offices and some civil servants.

یوگنڈا میں 1990 کی دہائی میں وزارت خواتین کا ارتقائی عمل اس حوالے سے ایک عمدہ مثال ہے۔ اس کا آغاز صدر کے دفتر میں وزارت ترقی خواتین کے طور پر ہوا۔ 1991 میں اسے وزارت خواتین برائے ترقی، ثقافت اور نوجوانان بنا دیا گیا اور 1995 میں یہ وزارت صنف و کمیونٹی ڈویلپمنٹ بن گئی۔ بالآخر 1990 کی دہائی کے اواخر میں وزارت صنف، محنت و سماجی ترقی کے تحت امور خواتین سے متعلق واحد محکمہ بنا دیا گیا۔ یوگنڈا کی یہ مثال کوئی منفرد نہیں ہے۔ اس سے نقادوں کے بقول خواتین کی وزارتوں کو درپیش ایک اور بڑے مسئلے کی نشاندہی ہوتی ہے کہ بیشتر صورتوں میں بالخصوص ترقی پذیر دنیا میں انہیں حکومتی پالیسیوں کی حمایت میں خواتین کو فعال بنانے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اور اصل مقصد خواتین کو بااختیار بنانا یا خواتین کے لئے کسی پالیسی تبدیلی پر اثرانداز ہونا نہیں ہوتا۔ [87] یہ خطرہ ایگزیکٹو کے دفاتر اور بعض سول ملازمین کی محدود استعداد کے ہاتھوں مزید بگڑ جاتا ہے۔

Practitioners can strengthen the ability of governments to empower women and mainstream gender by providing support to Women's and Gender Ministries helping them develop strategic plans, define staff roles and responsibilities, formulate policies and communication campaigns, engage citizens in the policy-making process, and develop strategies and mechanisms to implement laws and policies that promote gender equality.

پروگرام ماہرین خواتین کو بااختیار بنانے اور 'جنڈر مین سٹریمنگ' پر خواتین کی صلاحیت مستحکم بنانے میں اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں جس کے لئے خواتین اور صنفی وزارتوں کو سٹریٹجک منصوبوں کی تیاری، عملہ کے کرداروں اور ذمہ داریوں کے تعین، پالیسیوں اور ابلاغی مہمات کی تشکیل، پالیسی سازی عمل میں شہریوں کی شمولیت، اور صنفی مساوات کو فروغ دینے والے قوانین اور پالیسیوں پر عملدرآمد کی حکمت عملیوں اور میکنزم کی تیاری میں مدد کے لئے حمایت فراہم کی جاسکتی ہے۔

In addition to strengthening Women's and Gender Ministries, however, efforts must be made to promote women in non-traditional cabinet posts. Because the executive branch, including the public administration infrastructure, oversees the implementation of policies into programs, women should hold senior government positions across all disciplines. It is also necessary to improve the

تاہم صنفی اور خواتین کی وزارتوں کو مستحکم بنانے کے علاوہ کابینہ کے غیر روایتی عہدوں پر خواتین کو ضرور آگے لایا جائے۔ ایگزیکٹو کا شعبہ جس میں پبلک ایڈمنسٹریشن کا بنیادی ڈھانچہ بھی شامل ہے، چونکہ پالیسیوں کو پروگراموں کی شکل دینے کے عمل کی نگرانی کرتا ہے اس لئے تمام شعبوں کے سینئر حکومتی عہدے خواتین کے پاس ہونے چاہئیں۔ مساویانہ پروگراموں کی تشکیل اور 'جنڈر مین سٹریمنگ' کو یقینی بنانے کے لئے مرد اور خواتین دونوں طرح کے حکومتی عہدیداروں کی استعداد بہتر بنانا ضروری ہے۔ ایسے سکالرشپ جو

capacity of both male and female government officials to design equitable programs and ensure gender mainstreaming. Scholarships that target women in the executive branch can help national education and training programs for civil servants recruit and train more female candidates for non-traditional posts and ministries.

ایگزیکٹو کے شعبے میں کام کرنے والی خواتین سے متعلق ہوتے ہیں، سول ملازمین کے قومی تعلیمی و تربیتی پروگراموں کو غیر روایتی عہدوں اور وزارتوں پر زیادہ خواتین امیدواروں کی بھرتی اور تربیت میں مدد دے سکتے ہیں۔

Another key component of NGM are gender focal points or gender desks situated in all government ministries. Theoretically, these focal points are the "eyes and ears" of gender mainstreaming in the various ministries and can serve as in-house experts, helping to ensure that policies and programs respond to the needs of both women and men. For example, the gender focal point in the Ministry of Agriculture should ideally be an individual or an office with expertise in gender and land issues, and should be poised to contribute to policy and program development in the Ministry of Agriculture. Too often, however, gender focal points are low-level staff without the authority to affect policy change. They are further marginalized if senior ministry officials do not support their role, or if the Ministry of Gender's coordinating capacity is weak. "The location, seniority level, resources and participation of gender units/focal points in all policy-making and programming processes, and support at the most senior management and decision- making levels are also crucial in translating the gender mainstreaming mandate into practical reality."[88]

این جی ایم کا ایک اور اہم جزو تمام حکومتی وزارتوں میں قائم 'صنفی ڈیسک' یا 'جنڈر فوکل پوائنٹس' ہیں۔ نظریاتی اعتبار سے یہ فوکل پوائنٹ مختلف وزارتوں میں جنڈر مین سٹریمنگ کی 'آنکھیں اور کان' ہوتے ہیں اور پالیسیوں اور پروگراموں کو مردوں اور خواتین دونوں کی ضروریات سے ہم آہنگ بنانے کے عمل میں 'ان ہاؤس' ماہرین کا کام دے سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر وزارت زراعت میں جنڈر فوکل پوائنٹ مثالی طور پر ایک ایسا فرد یا عہدہ ہونا چاہئے جو صنف اور اراضی کے امور میں مہارت رکھتا ہو، اور وزارت زراعت کی پالیسی اور پروگرام کی تیاری میں اپنا کردار ادا کرنے کے لئے پوری طرح تیار ہو۔ تاہم اکثر صورتوں میں 'جنڈر فوکل پوائنٹ' نچلے درجے کا عملہ رکن ہوتا ہے جسے پالیسی تبدیلی پر اثرانداز ہونے کا کوئی اختیار حاصل نہیں ہوتا۔ اور اگر وزرات کا کوئی سینئر عہدیدار ان کے کردار کی حمایت نہ کرتا ہو یا صنفی وزارت کی نظم ونسق کی استعداد کمزور ہو تو انہیں بالکل ہی ایک طرف کر دیا جاتا ہے۔ "پالیسی سازی اور پروگرام کی تمام کارروائیوں میں صنفی یونٹس/ فوکل پوائنٹس کا مقام، سینئر حیثیت، وسائل اور شمولیت کے علاوہ سینئر ترین انتظامیہ اور فیصلہ سازوں کی حمایت جنڈر مین سٹریمنگ کے مینڈیٹ کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے کلیدی حیثیت رکھتی ہے"۔[88]

Subsequent to the 1995 Beijing Platform of Action, gender mainstreaming became a part of government strategy in many countries. This included conducting gender analysis of all policies and legislation to ensure that the constraints and needs of both women and men were reflected. It also necessitated the drafting of National Gender Policies, which are blueprints for gender mainstreaming throughout government.

1995 کے بیجنگ پلیٹ فارم آف ایکشن کے بعد 'جنڈر مین سٹریمنگ' کئی ممالک میں حکومتی حکمت عملی کا حصہ بن گئی۔ اس میں تمام پالیسیوں اور قانون سازی کا صنفی تجزیہ کرتے ہوئے اس امر کو یقینی بنانا بھی شامل تھا کہ یہ مردوں اور خواتین دونوں کی ضروریات اور رکاوٹوں کی عکاسی کرتے ہیں۔ اس پر قومی صنفی پالیسیاں تیار کرنے کی ضرورت بھی پیدا ہو گئی جو حکومت کے تمام پہلوؤں میں جنڈر مین سٹریمنگ کے لئے خاکہ فراہم کرتی ہیں۔

Officials and staff within the NGM spearhead the development of National Gender Policies. They coordinate consultative processes to enable stakeholder participation, and ensure the finalization and approval of the national gender policy by the Cabinet. They are involved in the capacity building and training to enable dissemination of the gender policy and its implementation at all levels. In general, the capacity of civil servants within the NGM to develop, promulgate, and implement national gender policies needs to be strengthened. When working with staff in various government ministries to build planning and budgeting capacity, include gender analysis skills on the agenda and invite the ministry's gender focal point to attend all sessions.

این جی ایم کے افسران اور عملہ قومی صنفی پالیسیوں کی تشکیل میں پیش پیش ہوتے ہیں۔ یہ لوگ متعلقہ فریقین کو شمولیت کے قابل بنانے اور کابینہ کی طرف سے قومی صنفی پالیسی کو حتمی شکل دینے اور اس کی منظوری یقینی بنانے کے لئے مشاورتی کارروائیوں کا انعقاد کرتے ہیں۔ وہ صنفی پالیسی کے پھیلاؤ اور تمام سطحوں پر اس پر عملدرآمد کے لئے تعمیر استعداد اور تربیت میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ بالعموم قومی صنفی پالیسیوں کی تشکیل، نفاذ اور عملدرآمد کے لئے این جی ایم کے سول ملازمین کی استعداد کو مستحکم بنانا ضروری ہوتا ہے۔ مختلف حکومتی وزارتوں کے عملہ کے ساتھ منصوبہ بندی اور بجٹ سازی استعداد کی تعمیر پر کام کرتے ہوئے صنفی تجزیہ کی مہارتوں کو ایجنڈا میں شامل کریں اور وزارت کے 'جنڈر فوکل پوائنٹس' کو تمام سیشنوں میں شرکت کی دعوت دیں۔

Gender-responsive Budgets

صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ

The national budget is arguably a government's most important policy tool, as ultimately no policy or program can be implemented without a budget. Responsibility for developing national budgets rests first with the executive branch and later with the legislature, which must review, discuss, and possibly amend the government's budget.

قومی بجٹ بلاشبہ حکومت کا ایک اہم ترین پالیسی ہتھیار ہوتا ہے کیونکہ بجٹ کے بغیر کسی پالیسی یا پروگرام کو عملی جامہ نہیں پہنایا جاسکتا۔ قومی بجٹ تیار کرنے کی ذمہ داری پہلے ایگزیکٹو پر اور پھر مقننہ پر عائد ہوتی ہے جسے حکومتی بجٹ کا جائزہ، اس پر بحث اور ممکنہ طور پر اس میں ترمیم کرنا ہوتی ہے۔

A gender-responsive budget is an application of gender mainstreaming. A gender-responsive budget recognizes that "there are a number of gender-specific barriers, which prevent women and girls from gaining access to their rightful share in the flow of public goods and services. Unless these barriers are addressed in the planning and development process, the fruits of economic growth are likely to completely bypass a significant section of the country's population."[89]

صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ ایک طرح سے جنڈر مین سٹریمنگ کا اطلاق ہے۔ صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ''صنف سے متعلق ایسی لاتعداد رکاوٹیں موجود ہیں جو خواتین اور بچیوں کو سرکاری اشیاء اور خدمات کے بہاؤ میں سے اپنے جائز حصہ تک رسائی سے روکتی ہیں۔ جب منصوبہ بندی اور ترقی کے عمل میں ان رکاوٹوں کو دور نہیں کیا جائے گا تو ملکی آبادی کا ایک نمایاں حصہ شاید معاشی ترقی کے ثمرات سے محروم رہے گا''۔[89]

Gender-responsive budget analysis, for example, can reveal the divergent impact of policies and budgets on men and women, thereby pointing to areas where resources should be reallocated to address inequalities. Gender-responsive budgets

مثال کے طور پر بجٹ کے صنفی سوچ سے ہم آہنگ تجزیہ سے مردوں اور خواتین پر پالیسیوں اور بجٹ کے الگ الگ اثرات کا پتہ لگایا جاسکتا ہے اور یوں ایسے شعبوں کی نشاندہی کی جاسکتی ہے جہاں عدم مساوات کے پہلوؤں کے ازالہ کے لئے وسائل کی دوبارہ تخصیص ہونی چاہئے۔ صنفی سوچ سے ہم آہنگ

are important instruments for making governments more accountable and ensuring that governments live up to international and domestic policy commitments related to advancing gender equality.

بجٹ حکومتوں کو زیادہ قابل احتساب بنانے اور اس امر کو یقینی بنانے کا ایک اہم آلہ کار ہیں کہ وہ صنفی مساوات کے فروغ سے متعلق ملکی اور بین الاقوامی وعدوں کی پاسداری کریں۔

It is critical to understand a country's budget process when designing programs. In many countries, the opportunity to influence the budget process is when the budget is still in the executive branch. Many legislatures have limited power to influence or change a budget. In those situations, gender budgeting programs must target the executive branch. Training for officials and staff within the executive branch (as well as Members of Parliament and civil society activists), to engage in gender-responsive budgeting advances gender equality in policy-making and appropriations, and makes governments more responsive to citizens.

پروگرام تیار کرتے وقت ملک کی بجٹ کارروائی کو سمجھنا انتہائی ضروری ہے۔ کئی ملکوں میں بجٹ کارروائی پر اثرانداز ہونے کا موقع اس وقت ہوتا ہے جب بجٹ ابھی ایگزیکٹو کے پاس ہی ہو۔ مقننہ کے کئی اداروں کو بجٹ پر اثرانداز ہونے یا اس میں تبدیلی کے محدود اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ ایسے حالات میں صنفی بجٹ سازی پروگراموں میں ایگزیکٹو کو ہدف بنایا جائے۔ ایگزیکٹو کے افسران اور عملہ (کے علاوہ ارکان پارلیمان اور سول سوسائٹی کارکنوں) کی تربیت اور انہیں صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ سازی میں ساتھ ملانے سے پالیسی سازی اور تخصیص میں صنفی مساوات کو فروغ ملتا ہے اور حکومتیں شہریوں کی ضروریات پر بہتر جوابی سوچ کی حامل بنتی ہیں۔

Gender-responsive budgets analyze the dimensions of the economy that affect men and women differently. They attempt to measure, for example, the informal sector and women's unpaid domestic work. Gender-responsive budgets also quantify the amount of government spending that benefits women directly. A health budget, for instance would be scrutinized to determine how much funding was going toward sexual, maternal, and reproductive health issues.

صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ میں معیشت کے ایسے پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے جو مردوں اور خواتین پر مختلف انداز میں اثرانداز ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ان میں غیر رسمی شعبے اور خواتین کے بلااجرت گھریلو کام کی ماپ تول کی کوشش کی جاتی ہے۔ صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ براہ راست خواتین کو فائدہ پہنچانے والے حکومتی اخراجات کی رقم کا تعین کر دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر صحت کے بجٹ کی جانچ پڑتال یہ طے کرنے کے لئے کی جائے گی کہ کتنے فنڈز جنسی، زچہ و بچہ اور تولیدی صحت کے امور کے لئے مختص کئے جا رہے ہیں۔

Beyond just providing a description of revenues and expenditures from a gender perspective, gender-responsive budgets should proactively contribute to the advancement of gender equality and the fulfillment of women's rights. According to UNIFEM, gender-responsive budgeting requires corrective action, or "identifying and reflecting needed interventions to address gender gaps" in government policies, plans and budgets.[90] Gender budgets restructure revenues and expenditures to advance gender equality.

آمدنیوں اور اخراجات کی محض صنفی نقطہ نظر سے تفصیل دینے سے ہٹ کر صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ کو صنفی مساوات کے فروغ اور خواتین کے حقوق کی تکمیل میں فعال کردار ادا کرنا چاہئے۔ یونیفیم (UNIFEM) کے مطابق صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ میں حکومتی پالیسیوں، منصوبوں اور بجٹ میں پائے جانے والے ''صنفی خلاء کے تعین اور اس کے ازالہ کے لئے درکار اقدامات'' یا اصلاحی اقدامات کی ضرورت ہوتی ہے۔[90] صنفی بجٹ صنفی مساوات کے فروغ کے لئے آمدنیوں اور اخراجات کی تشکیل نو کرتے ہیں۔

The first country to implement gender-responsive budgeting was Australia's Labor Government in the 1980s (then called "women's budgets"), though the practice fell away in the 1990s. Today, very few governments systematically or comprehensively implement gender-responsive budgeting, but more than 50 countries have attempted to use gender budgeting principles in some manner – for example, conducting a gender review of specific ministries' budgets. Often women's civil society groups will conduct "gender audits" of government spending as part of an advocacy campaign or to pressure the government to change spending patterns. Program designers and practitioners should be aware that gender-budgeting is a valuable skill set and training on gender budgeting should be included in any finance related programs.

صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ پر عملدرآمد کرنے والا پہلا ملک آسٹریلیا تھا جہاں لیبر حکومت نے 1980 کی دہائی میں یہ سوچ متعارف کرائی (جسے ''خواتین کا بجٹ'' کا نام دیا گیا) البتہ 1990 کی دہائی میں یہ سلسلہ ٹوٹ گیا۔ اس وقت بہت کم حکومتیں منظم یا جامع انداز میں صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ سازی پر عملدرآمد کر رہی ہیں لیکن 50 سے زائد ممالک صنفی بجٹ سازی کے اصول کسی انداز میں استعمال کرنے کی کوشش کر چکے ہیں جس کی ایک مثال مخصوص وزارتوں کے بجٹ کا صنفی تجزیہ ہے۔ خواتین کے سول سوسائٹی گروپ اکثر کسی وکالتی مہم کے سلسلے میں یا حکومت کو اپنے اخراجات کے اطوار بدلنے پر مجبور کرنے کے لئے حکومتی اخراجات کے ''جنڈر آڈٹ'' کرتے رہتے ہیں۔ پروگرام کے ڈیزائن ماہرین اور ماہرین کو معلوم ہونا چاہئے کہ صنفی بجٹ سازی ایک مفید مہارت ہے اور صنفی بجٹ سازی پر تربیت مالیات سے متعلق کسی بھی پروگرام میں شامل ہونی چاہئے۔

Training on Gender-responsive Budgeting

In an effort to promote gender-responsive budgeting, NDI held a workshop on the budgetary process for members of Nepal's Constituent Assembly in June 2009. Participants included 34 women parliamentarians representing 8 political parties, and other government officials. Budget experts and NDI staff led the sessions. The major subjects covered included:

- Gender Sensitive Budgeting;
- Gender Analysis of Government Policy;
- Role of Legislature in the Budget-Making Process;
- Budget Priority Setting;
- Comparative Budgeting; and
- Budget Making Processes in the U.S. and Nepal.

Similar training has been held with members of parliament in Burkina Faso, to assess the differential impact of the budget on men and women, boys and girls, in order to more appropriately allocate public funds.

صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ سازی پر تربیت

صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ سازی کے فروغ پر اپنی ایک کوشش کے سلسلے میں این ڈی آئی نے جون 2009 میں نیپال کی آئین ساز اسمبلی کے ارکان کے لئے بجٹ کارروائی پر ایک ورکشاپ منعقد کی۔ شرکاء میں 8 سیاسی جماعتوں کی نمائندگی کرنے والی 34 خواتین ارکان پارلیمان اور دیگر حکومتی عہدیدار شامل تھے۔ ورکشاپ میں شامل اہم موضوعات یہ تھے:

- صنفی احساس پر مبنی بجٹ سازی
- حکومتی پالیسی کا صنفی تجزیہ
- بجٹ سازی میں مقننہ کا کردار
- بجٹ ترجیحات کا تعین

- موازنہ پر مبنی بجٹ سازی اور
- امریکہ اور نیپال میں بجٹ سازی کے طریقے

ایسی ہی ایک تربیت برکینا فاسو میں ارکان پارلیمان کے ساتھ مردوں اور عورتوں، لڑکوں اور لڑکیوں پر بجٹ کے مختلف اثرات کا جائزہ لینے کے لئے منعقد کی گئی تاکہ سرکاری فنڈز کو زیادہ موزوں انداز میں مختص کیا جاسکے۔

Coalition building

Coalition building is one of the most effective strategies for ensuring women's rights, women's political participation, and gender-sensitive policy making. Although the topic is discussed in other chapters, it is also a critical component of and competence among actors in robust democratic governance. A coalition is a group of individuals, organizations, or parties that work together – even temporarily – to achieve a common goal, such as the passage of a specific piece of legislation. Women's typically collaborative leadership style is well-suited to coalition building. Another factor that aids women in the development of coalitions is their willingness and ability, in many instances, to relate to other women *as women*. As described above in the section on women's multi-party legislative caucuses, women have frequently demonstrated their ability to work with women from other political parties on issues of common interest to women, even in highly polarized environments.

Women, like men, have many identities – including gender, religion, ethnicity, sexual orientation, caste, and class. Because of their shared experience of gender discrimination, however, women can often build alliances with other women across the divides of the other identity markers. One of the most well-known examples of this was the establishment of the Northern Ireland Women's Coalition, the first non-sectarian political party in Northern Ireland. The party brought together Catholic and Protestant women to fight for women's direct participation in the Good Friday Peace Talks.

اتحاد کی تعمیر

اتحاد کی تعمیر خواتین کے حقوق، خواتین کی سیاسی شمولیت اور صنفی احساس پر مبنی پالیسی سازی کو یقینی بنانے کی موثر ترین حکمت عملیوں میں سے ایک ہے۔ اگرچہ دیگر ابواب میں اس موضوع پر بات کی گئی ہے لیکن یہ بھرپور جمہوری طرز حکمرانی کا بھی ایک اہم ترین جزو ہے۔ اتحاد افراد، تنظیموں یا پارٹیوں کا ایک گروپ ہوتا ہے جو بھلے عارضی طور پر سہی، کسی مشترکہ مقصد کے حصول مثلاً کسی خاص قانون کی منظوری کے لئے مل جل کر کام کرتا ہے۔ عام طور پر اشتراک پر مبنی خواتین کی قیادت کا انداز اتحاد کی تعمیر کے لئے موزوں ہوتا ہے۔ ایک اور عامل جو خواتین کو اتحادوں کی تعمیر میں مدد دیتا ہے، ان کی یہ آمادگی یا صلاحیت ہے کہ وہ بیشتر صورتوں میں خواتین کے ساتھ بطور خواتین تعلق بنالیتی ہیں۔ جیسا کہ خواتین پر کثیر جماعتی قانون سازی اجتماعی فورم کے سیکشن میں بھی ذکر ہو چکا ہے، خواتین بارہا اپنی اس صلاحیت کا مظاہرہ کر چکی ہیں کہ وہ انتہائی قطبیت کا شکار ماحول میں بھی خواتین کی مشترکہ دلچسپی کے امور پر دوسری سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کے ساتھ کام کر لیتی ہیں۔

مردوں کی طرح خواتین کی شناخت کے بھی کئی پہلو ہیں جن میں صنف، مذہب، نسل، جنسی رجحان، اور طبقہ شامل ہیں۔ تاہم صنفی امتیاز پر اپنے مشترکہ تجربہ کی بدولت خواتین اکثر اپنی شناخت سے ہٹ کر بھی دوسری خواتین کے ساتھ اتحاد تعمیر کر سکتی ہیں۔ اس کی ایک مشہور ترین مثال ناردرن آئرلینڈ ویمنز کولیشن کا قیام تھا جو شمالی آئرلینڈ میں پہلی غیر فرقہ ورانہ سیاسی جماعت تھی۔ اس پارٹی نے کیتھولک اور پروٹسٹنٹ خواتین کو 'گڈ فرائیڈے پیس ٹاکس' میں خواتین کی براہ راست شمولیت کی جدوجہد میں یکجا کر دیا۔ خاصے مختلف پس منظر سے تعلق رکھنے والی خواتین نے اپنی کمیونٹیز کے درمیان سیاسی عدم اتفاق کے پہلوؤں اور اپنی مذہبی شناختوں کو بالائے طاق رکھ دیا اور بطور خواتین مل جل کر کام کیا۔

Women from vastly different backgrounds were able to set aside the political disagreements between their communities, and set aside their religious identities, in order to work together as women.

Coalition building is a key component of an advocacy strategy aimed at shaping public policy. Coalitions are effective because wider the range of voices in support of a common objective, the more likely it is to find a broad base of support and be successful. Building a coalition requires discipline and organization, an honest assessment of constituent members' strengths and weaknesses, and a willingness to suspend other disagreements in order to come together around a common goal.

Key Components of Successful Coalition Building[91]

Successful coalitions have specific goals and a defined plan of action. Members must clearly define the mission and goals of the coalition at the beginning of their collaboration. The goals should incorporate the self-interests of the coalitions various constituencies. Membership in coalitions must be inclusive, and all who endorse the mission and goals of the coalition should be free to join. In order to be effective, coalitions must actively recruit both the most powerful and least powerful in the community.

سرکاری پالیسی کی تشکیل سے متعلق کسی بھی وکالتی حکمت عملی میں اتحاد کی تعمیر کو ایک کلیدی جزو کی حیثیت حاصل ہے۔ اتحاد اس لئے موثر ہوتے ہیں کہ کسی مشترکہ مقصد کی حمایت کرنے والوں میں جتنی زیادہ مختلف قسم کی آوازیں شامل ہوں گی اسے زیادہ سے زیادہ حمایت ملنے اور کامیابی کا امکان اتنا ہی زیادہ ہو گا۔ اتحاد کی تعمیر کے لئے نظم و تنظیم، اس میں شامل ارکان کی قوتوں اور کمزوریوں کا دیانتدارانہ تجزیہ، اور کسی مشترکہ مقصد کی خاطر یکجا ہونے کے لئے عدم اتفاق کے دوسرے پہلوؤں کو خاطر میں نہ لانے پر آمادگی، کی ضرورت ہوتی ہے۔

اتحاد کی کامیاب تعمیر کے اہم اجزاء[91]

کامیاب اتحادوں کے مخصوص مقاصد اور طے شدہ عملی منصوبہ ہوتا ہے۔ ارکان کو اپنا اشتراک کرتے وقت اتحاد کا مشن اور مقاصد واضح طور پر طے کرنا ہوتے ہیں۔ مقاصد میں اتحاد میں شامل مختلف حلقوں کے ذاتی مفادات بھی شامل ہونے چاہئیں۔ اتحادوں کی رکنیت شمولیت پر مبنی ہونی چاہئے اور ان تمام لوگوں جو اتحاد کے مشن اور مقاصد کی توثیق کرتے ہوں، کو اتحاد میں شامل ہونے کی آزادی ہونی چاہئے۔ اتحاد کو موثر بنانے کے لئے اس میں کمیونٹی کے طاقتور اور کم طاقتور سبھی حلقوں کو شامل کیا جانا چاہئے۔

Women's Multiethnic Political Cooperation

Women in the war-torn city of Mostar, Bosnia-Herzegovina built an advocacy network that is one of the few examples of multiethnic political cooperation in a country fractured by seemingly insurmountable ethnic divides. These women had witnessed how problems go unsolved when ethnic affiliation dominates social relationships, education, employment and governance. They decided to make the political process work for them.

The Mostar Women's Citizen Initiative brought together women—political activists, civic leaders, ordinary citizens—to address common issues without regard for the ethnic affiliation of its members or those it assists. The Initiative represented a profound attempt to transcend historic ethnic divisions in a city where students enter its one high school through two different entry doors, learn on two separate floors and study two curricula. The women have used the tools of democracy—community organizing, public outreach, petitioning government—and the values of democracy—tolerance, pluralism and compromise—to bridge the city's sharp divisions, and solve pressing community-wide problems. They have solved complex problems and worked collectively to become leaders. They developed, coordinated,

and launched advocacy initiatives at the local level, including a successful effort to amend the municipal maternity law to better protect female workers. The cooperative work of these women exemplifies a larger message to put aside harmful differences and use the democratic political process to build better lives for themselves and their community.92

خواتین کا کثیر نسلی سیاسی تعاون

بوسنیا ہرزیگوینا کے جنگ زدہ شہر موسٹار میں خواتین نے ایک وکالتی نیٹ ورک تعمیر کیا جو بظاہر نہ ختم ہونے والی نسلی تقسیم کا شکار اس ملک میں کثیر نسلی سیاسی تعاون کی چند مثالوں میں سے ایک ہے۔ یہ خواتین دیکھ چکی تھیں کہ جب نسلی وابستگی سماجی تعلقات، تعلیم، روزگار اور طرز حکمرانی پر غالب آجائے تو کس طرح مسائل حل طلب ہی رہ جاتے ہیں۔ موسٹار ویمنز سٹیزن انیشیٹو نے سیاسی کارکنوں، شہری قائدین، عام شہریوں سمیت خواتین کو ان کی نسلی وابستگی سے قطع نظر مشترکہ مسائل کے ازالہ کے لئے یکجا کیا۔ یہ تنظیم ایک ایسے شہر میں تاریخی نسلی تقسیم سے بالاتر ہونے کی شاندار کوشش کی عمدہ مثال ہے جہاں طالب علم ایک ہائی سکول میں دو مختلف دروازوں سے داخل ہوتے ہیں، دو الگ الگ منزلوں پر پڑھتے ہیں اور دو مختلف نصابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ خواتین نے شہر میں پائی جانے والی شدید تقسیم کو دور کرنے اور کمیونٹی سطح پر ناگزیر مسائل حل کرنے کے لئے جمہوریت کے طریقوں یعنی کمیونٹی تنظیم، عوامی رابطہ ورسائی، حکومت کو درخواستیں جمع کرانے کے علاوہ جمہوریت کی اقدار یعنی برداشت، رواداری اور مصالحت کا استعمال کیا۔ انہوں نے پیچیدہ مسائل کو حل کیا اور قائد بننے کے لئے اجتماعی طور پر کام کیا۔ انہوں نے مقامی سطح پر وکالتی کاوشیں تشکیل دیں، ان کا نظم ونسق قائم کیا اور ان کا آغاز کیا، جن میں خواتین کارکنوں کے بہتر تحفظ کے لئے میونسپل میٹرنٹی لاء میں ترمیم کی کامیاب کوشش بھی شامل تھی۔ ان خواتین کا تعاون پر مبنی کام ایک وسیع تر پیغام کی مثال ہے کہ اپنی اور اپنی کمیونٹی کی بہتر زندگی کی تعمیر کے لئے فرق کے ضرر رساں پہلوؤں کو بالائے طاق رکھ دیا جائے اور جمہوری سیاسی عمل کا استعمال کیا جائے۔92

The organizational structure of a coalition is another key component for success. In order to perform tasks effectively, coalitions must have a clear organizational structure and each member of the coalition must have a clearly defined role. There six aspects to organizational competence and structure that affect the success of any coalition:

- Effective leadership;
- A democratic decision-making process;
- Experienced staff;
- A developed system of planning;
- Communication (both within and outside the coalition); and
- Effective use of resources.

Finally, a coalition needs to have plans for action and advocacy. Coalitions should plan an advocacy campaign for maximum impact. Start small: search for small projects that offer the greatest potential impact. Look for the early win. Focus on projects with maximum visibility and minimum investment risk. Coalitions should be careful not to over promise. Action plans that identify the small steps that contribute to the big

اتحاد کا تنظیمی ڈھانچہ کامیابی کا ایک اور اہم جزو ہے۔ تمام کام موثر طریقے سے انجام دینے کے لئے اتحاد کا ایک واضح تنظیمی ڈھانچہ ہونا چاہئے اور اتحاد کے ہر رکن کا واضح طور پر طے شدہ کردار ہونا چاہئے۔ کسی اتحاد کی کامیابی پر اثرانداز ہونے والے تنظیمی مہارت اور ڈھانچہ کے چھ پہلو ہوتے ہیں:

- موثر قیادت
- فیصلہ سازی کا جمہوری عمل
- تجربہ کار عملہ
- منصوبہ بندی کا ترقی یافتہ نظام
- ابلاغ (اتحاد کے اندر اور باہر دونوں سطح پر)
- وسائل کا موثر استعمال

آخر میں اتحاد کو عملی منصوبوں اور وکالت کی ضرورت ہوتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ اثرات مرتب کرنے کے لئے اتحاد کو ایک وکالتی مہم تشکیل دینی چاہئے۔ چھوٹی چیز سے شروع کریں، ایسے چھوٹے چھوٹے پراجیکٹ تلاش کریں جو بھرپور اثرات پیدا کر سکتے ہوں۔ جلد جیت کی راہ تلاش کریں۔ ایسے منصوبوں پر توجہ دیں جن کی ظاہری موجودگی زیادہ سے زیادہ اور سرمایہ کاری میں خطرہ کم سے کم ہو۔ اتحاد کو وعدے کرنے میں احتیاط سے کام لینا چاہئے۔

picture help avoid this pitfall.

ایسے عملی منصوبے جو ایسے چھوٹے چھوٹے مراحل کا تعین کرتے ہوں جو وسیع تر منظر نامہ میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں، اس خامی سے بچنے میں مدد دیتے ہیں۔

Government and Civil Society Cooperation

Some of the most effective coalitions are those that bring civil society activists together with women in government. Each sector can use its different capacities, types of authority, and relationships with constituents to advance a common agenda. In Bolivia, for example, NDI has been working with the Association of Bolivian Councilwomen and other political actors to convene a series of meetings on the problem of gender-based violence (GBV). Such a campaign requires the combined efforts of legislators, service providers, researchers, and policy implementers – from the legal, policing, and public sectors.

حکومت اور سول سوسائٹی کا تعاون

بعض انتہائی موثر اتحاد ایسے ہوتے ہیں جو سول سوسائٹی کارکنوں کو حکومت میں شامل خواتین کے ساتھ یکجا کر دیتے ہیں۔ ہر شعبہ اپنی مختلف نوعیت کی استعداد، اختیار کی اقسام، اور اتحادی ارکان کے ساتھ تعلقات کو استعمال کرتے ہوئے مشترکہ ایجنڈا کو آگے بڑھا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر بولیویا میں این ڈی آئی (NDI) 'ایسوسی ایشن آف بولیوین کونسل ویمن اور دیگر سیاسی کرداروں کے ساتھ مل کر صنف پر مبنی تشدد کے مسئلے پر اجلاسوں کی ایک سیریز منعقد کرنے کے لئے کام کر رہا ہے۔ ایسی کسی مہم کے لئے قانونی، پولیس نظام اور سرکاری شعبوں سے مقننہ کے ارکان، خدمات فراہم کرنے والے ماہرین، محققین اور پالیسی کے عملدرآمد کاروں کی مشترکہ کوششوں کی ضرورت ہوتی ہے۔

Another strong example of government-civil society cooperation comes from Rwanda. In 2003, during the drafting of Rwanda's new constitution, women in civil society (represented by Pro-Femmes, an umbrella organization for women's civic organizations) formed a coalition with women in the legislature (represented by the women's caucus) and women in the executive (represented by the Women's Ministry). "To elicit [women's] concerns, interests, and suggestions regarding a new constitution, Pro-Femmes held multiple consultations with its member civic organizations and women at the grassroots level throughout the country. They then met with representatives of [the Women's Ministry] and the [women's caucus] to report members' concerns. Together the three institutions contributed to a policy paper, which was submitted to the Constitutional Commission … Once the draft constitution reflected their interests, Pro-Femmes engaged in a sensitization and mobilization campaign encouraging women to support the adoption of the document in the countrywide referendum."[93]

حکومت اور سول سوسائٹی کے تعاون کی ایک اور شاندار مثال روانڈا سے ملتی ہے۔ 2003 میں روانڈا کے نئے آئین کی تیاری کے دوران سول سوسائٹی کی خواتین (جن کی نمائندگی خواتین کی شہری تنظیموں سے متعلق ایک مرکزی تنظیم پروفیمس [Pro-Femmes] کر رہی تھی) نے مقننہ میں شامل خواتین (جن کی نمائندگی خواتین کا اجتماعی فورم کر رہا تھا) اور ایگزیکٹو میں شامل خواتین (جن کی نمائندگی وزارت خواتین کر رہی تھی) کے ساتھ ایک اتحاد تشکیل دیا۔ "نئے آئین پر [خواتین کے] خدشات، مفادات اور تجاویز سامنے لانے کے لئے پروفیمس نے ملک بھر میں نچلی سطح پر اپنی رکن شہری تنظیموں اور خواتین کے ساتھ متعدد مشاورتوں کا انعقاد کیا۔ پھر انہوں نے ارکان کے خدشات سے آگاہ کرنے کے لئے وزارت خواتین اور خواتین کے اجتماعی فورم کے نمائندوں سے ملاقات کی۔ ان تینوں اداروں نے مل کر ایک پالیسی پیپر تیار کیا جو آئینی کمیشن کو جمع کرایا گیا۔ آئینی مسودہ میں جب ان کے مفادات کی عکاسی ہو گئی تو پروفیمس نے ایک آگاہی و فعالی مہم چلا کر خواتین کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ ملک گیر ریفرنڈم میں اس دستاویز کو اپنانے کی حمایت کریں"۔[93]

Women's Coordinating Group is an Effective Coalition

Women in Mali are under-represented in politics. In the 147-member National Assembly, only 15 representatives are women, and in the 28-member cabinet, only 4 ministers are women. Yet Malian women, united in their commitment to increasing women's participation in government, have joined together to fight for change.

In 2003, with support from NDI, women activists from across the political spectrum created a network dedicated to promoting women in politics – the Women in Political Parties Coordinating Group (CCFP). The group has remained active and engaged in the political sphere. In 2005, they successfully lobbied the National Assembly, securing a provision to the party finance law that bases 10 percent of the total public funds parties receive on the number of women office holders in the party.

Working in partnership with NDI and the Support and Strengthening Program for Man/Woman Equity, a government-run gender program, CCFP organized a series of 10 workshops in late 2006 and early 2007, in advance of Mali's elections. The workshops focused on ways to invigorate women's participation in the elections by addressing women's roles as decision-makers in elected offices and in political parties. More than 40 men and women—including national-level party activists and election managers—attended each workshop.

The workshops were not only an excellent opportunity to raise public awareness and support for CCFP's efforts; they also helped to increase confidence among women political leaders. Several government officials, including the Minister of Women's Affairs, attended the closing ceremony. The minister praised CCFP's initiative and commended its determination to not only ensure that women are included in all party activities, but to also secure party leaders' support in promoting the women's political participation.

ایک موثر اتحاد میں خواتین کا کوآرڈینیٹنگ گروپ

مالی کی خواتین کو سیاست میں نمائندگی کی کمی کا سامنا ہے۔ 147 رکنی قومی اسمبلی میں خواتین کی تعداد صرف 15 ہے جبکہ 28 رکنی کابینہ میں صرف 4 خواتین وزراء شامل ہیں۔ مالی کی خواتین حکومت میں خواتین کی شمولیت بڑھانے کے عزم کے ساتھ متحد ہو چکی ہیں اور تبدیلی کی جدوجہد میں یکجا ہیں۔

2003 میں این ڈی آئی کی حمایت سے میدان سیاست سے تعلق رکھنے والی خواتین کارکنوں نے سیاست میں خواتین کے فروغ کے لئے مخصوص نیٹ ورک 'دی ویمن ان پولیٹکل پارٹیز کوآرڈینیٹنگ گروپ' (سی سی ایف پی) قائم کیا۔ یہ گروپ سیاست میں کافی فعال رہا۔ 2005 میں انہوں نے قومی اسمبلی میں کامیاب لابی سرگرمیاں کیں اور پارٹی فنانس لاء پر ایک قانون منظور کرالیا جو پارٹیوں کو موصول ہونے والے کل سرکاری فنڈز کا کم از کم دس فیصد پارٹی کی خواتین عہدیداروں کے لئے مخصوص کرتا ہے۔

این ڈی آئی اور حکومت کے زیر انتظام کام کرنے والے ایک صنفی پروگرام 'سپورٹ اینڈ سٹرینتھننگ پروگرام فار مین/ ویمن ایکوئٹی (Support and Strengthening Program for Man/Woman Equity)' کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے سی سی ایف پی نے 2006 کے اواخر اور 2007 کے اوائل میں مالی کے انتخابات سے قبل 10 ورکشاپس کی ایک سیریز کا اہتمام کیا۔ ان ورکشاپس میں منتخب عہدوں پر اور سیاسی جماعتوں میں فیصلہ سازوں کے طور پر خواتین کے کردار پر بات کرتے ہوئے انتخابات میں خواتین کی بھرپور شمولیت کے طریقوں پر توجہ دی گئی۔ 40 سے زائد مردوں اور خواتین، بشمول قومی سطح کے پارٹی کارکنوں اور انتخابی منتظمین نے ہر ورکشاپ میں شرکت کی۔

Engage with Men on Women's Issues

There is a growing awareness among women who work on women's empowerment issues about the importance of working with men to advance equality. So-called "male involvement" programs are the result of women's efforts to

خواتین کے مسائل پر مردوں کو شامل کریں

خواتین کو بااختیار بنانے سے متعلق امور پر کام کرنے والی خواتین میں یہ شعور تیزی سے بڑھ رہا ہے کہ مساوات کے فروغ کے لئے مردوں کے ساتھ کام کرنا ضروری ہے۔ ''مردوں کی شمولیت'' سے متعلق پروگرام خواتین کی ان

recruit male allies for anti-violence campaigns, and to form coalitions with men's organizations. Ensuring that programs reach a mixed-sex group even though the program itself may be on increasing women's political participation, is important to expand the dialogue and not alienate potential male allies. For instance, NDI organized a politics retreat in Guinea, which included over 250 women and men when it launched in early July 2007. The retreat was so successful that the trainers replicated the work-shops in the country's 7 regional administrative capitals. More than 400 people participated in these subsequent workshops.

کوششوں کا نتیجہ ہیں کہ تشدد کے خلاف مہمات میں مرد اتحادیوں کو شامل کیا جائے اور مردوں کی تنظیموں کے ساتھ اتحاد تشکیل دیئے جائیں۔ اس امر کو یقینی بنانا کہ بھلے پروگرام خواتین کی سیاسی شمولیت پر ہو لیکن گفت وشنید کا دائرہ کار پھیلانے اور متوقع مرد اتحادیوں کو اجنبیت کا شکار نہ بنانے کے لئے مخلوط جنسی گروپ کی اپنی ایک اہمیت ہے۔ مثال کے طور پر این ڈی آئی (NDI)نے گنی میں سیاسی واپسی کی ایک مہم چلائی جس کا آغاز جولائی2007 میں کیا گیا اور اس وقت اس میں 250 سے زائد مرد اور خواتین شامل تھے۔ یہ مہم اس قدر کامیاب رہی کہ تربیتی ماہرین نے اسی طرز پر ملک کے 7 علاقائی انتظامی دارالحکومتوں میں ورکشاپس کا انعقاد کیا۔ بعد میں ہونے والی ان ورکشاپس میں 400 سے زائد افراد نے شرکت کی۔

Cross-party Cooperation

'کراس پارٹی' تعاون

As described previously, women have frequently demonstrated their ability to work with women from other political parties on issues of common interest to women. For example, in Algeria, women activists from 8 political parties, both ruling and opposition, launched the *Win with Women Initiative* in Algeria and endorsed the Global Action Plan[94] as "a tool and a strategy with which we can bring pressure to bear on our leaders." Participants in the initiative created a series of recommendations for short- and me-dium-term measures that their political parties should take to promote women into leadership positions. This platform was then sent to party leaders, the Prime Minister and the Minister for Women's and Family Affairs in November 2004. This project was one of the rare times that representatives of such a diverse group of Al-gerian political parties lent their support to a common initiative.

جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے خواتین بارہا ظاہر کر چکی ہیں کہ وہ اپنے مشترکہ دلچسپی کے امور پر دیگر پارٹیوں کی خواتین کے ساتھ کام کر سکتی ہیں۔ مثال کے طور پر الجزائر میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں طرف کی 8 سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کارکنوں نے Win with Women Initiative in Algeria کا آغاز کیا اور گلوبل ایکشن پلان[94] کی توثیق ایک ایسے "آلہ کار اور حکمت عملی کے طور پر کی جس کے ذریعے ہم اپنے قائدین پر دباؤ ڈال سکتے ہیں"۔ اس مہم کے شرکاء نے قلیل اور وسط مدتی اقدامات کے طور پر سفارشات کی ایک سیریز تیار کی کہ ان کی سیاسی جماعتوں کو قائدانہ عہدوں پر خواتین کو فروغ دینا چاہئے۔ یہ پلیٹ فارم پھر پارٹی قائدین، وزیر اعظم، اور وزارت خواتین و خاندانی امور کو نومبر 2004 میں ارسال کیا گیا۔ یہ پراجیکٹ ان چند مواقع میں سے ایک تھا کہ الجزائر کی مختلف سیاسی جماعتوں کے ایک گروپ نے کسی مشترکہ مقصد کی یوں حمایت کی۔

Making a Difference in Local Government

مقامی حکومت میں تبدیلی کی لہر

Decentralization efforts underway in many developing democracies can present an opportunity for inclusive governance that is responsive to local needs. There are several reasons why opportunities for women to play a

کئی ترقی پذیر جمہوریتوں میں جاری عدم ارتکاز کی مہمات شرکت پر مبنی ایسے طرز حکمرانی کا موقع فراہم کرتی ہیں جو مقامی ضروریات سے ہم آہنگ ہو۔ متعدد وجوہ کی بناء پر خواتین کے لئے مواقع موجود ہیں کہ وہ مقامی سطح پر پالیسی کی تشکیل اور عملدرآمد میں وسیع تر کردار ادا کریں:

larger role in policy creation and implementation exist at the local level:

●Qualifications for office are generally lower at the state, county, or city levels. Moreover, meetings and proceedings are often conducted in a local language, which may also make local government more accessible to women, as women are less likely than men to have had the benefit of formal education.[95]

● Often it is easier for women to balance work and family responsibilities, such as childcare, when serving in government at the local level. National politics may require a move to the capital city and is generally a "full-time" job, which puts an additional strain on women. Local politics is more likely to be a "part-time" job.[96]

● Local government service may appeal to women more than national politics because they have experience dealing with the issues that local government control, such as education and community resources.

There is some evidence that women's participation in local governance can be a gateway to their greater involvement at the national level. One study found that 71 percent of female members of parliament interviewed had come into their post after previously serving as councilors in local government.[97]This provides even more reason for program staff to focus on activities that will increase the participation of women in city and council government.

Local government also presents significant and specific barriers to women's participation in decision-making processes:

● As decentralization processes are implemented, and local government becomes more powerful and better funded, it becomes more attractive to male candidates. This can push women out of the system.[98]

● ریاست، کاؤنٹی یا شہری سطحوں پر کسی عہدے کے لئے مطلوبہ قابلیت بالعموم کم ہے۔ علاوہ ازیں اجلاس اور کارروائیاں اکثر مقامی زبان میں ہوتی ہیں جس کی بدولت مقامی حکومت تک خواتین کی رسائی زیادہ بہتر ہو سکتی ہے کیونکہ مردوں کے مقابلے میں خواتین کو رسمی تعلیم سے مستفید ہونے کا موقع کم ملتا ہے۔[95]

● خواتین کے لئے اکثر مقامی سطح پر حکومت میں خدمات انجام دیتے ہوئے اپنے کام اور خاندانی ذمہ داریوں مثلاً بچوں کی نگہداشت کے درمیان توازن قائم رکھنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ قومی سیاست کے لئے دارالحکومت جانا پڑ سکتا ہے اور عام طور پر یہ ''کل وقتی'' ملازمت کی مانند ہوتی ہے جو خواتین پر اضافی بوجھ ڈال دیتی ہے۔ مقامی سیاست بڑی حد تک ایک ''جزو قتی'' ملازمت کی مانند ہو سکتی ہے۔[96]

● مقامی حکومت میں خواتین کی دلچسپی قومی سیاست سے زیادہ اس لئے بھی ہو سکتی ہے کہ انہیں ایسے امور نمٹانے کا تجربہ ہوتا ہے جنہیں مقامی حکومت کنٹرول کرتی ہے مثلاً تعلیم اور کمیونٹی وسائل۔

بعض شواہد سے پتہ چلتا ہے کہ مقامی طرز حکمرانی میں خواتین کی شمولیت قومی سطح پر ان کے بہتر کردار کی راہیں کھولنے کا موجب بن سکتی ہے۔ ایک سٹڈی میں سامنے آیا ہے کہ جن خواتین ارکان پارلیمان کے انٹرویو کئے گئے ان میں سے 71 فیصد اس عہدے پر آنے سے قبل مقامی حکومت میں بطور کونسلر خدمات انجام دے چکی تھیں۔[97]یوں پروگرام عملہ کو ایک اور وجہ مل جاتی ہے کہ وہ ایسی سرگرمیوں پر توجہ مرکوز کریں جن سے شہر اور کونسل کی حکومت میں خواتین کی شمولیت میں اضافہ ہو۔

مقامی حکومت فیصلہ سازی کے عمل میں خواتین کی شمولیت پر قابل ذکر اور مخصوص رکاوٹیں بھی پیش کرتی ہے:

● جیسے جیسے عدم ارتکاز کے طریقوں پر عملدرآمد ہوتا ہے اور مقامی حکومت کے اختیارات اور فنڈز میں اضافہ ہوتا ہے یہ مرد امیدواروں کے لئے زیادہ پرکشش ہوتی جاتی ہے۔ یہ روش خواتین کو اس نظام سے باہر دھکیل سکتی ہے۔[98]

● Traditional attitudes about women's leadership, often conservative and patriarchal, can be more influential at the local level. These attitudes can restrict women's behavior. Women can be subjected to intimidation and abuse if they try to enter politics.

● Less oversight or scrutiny at the lower levels of government sometimes allows for discriminatory practices to flourish. For example, amendments to the Indian constitution established local councils, or panchayats, and mandated that women constitute one-third of councilors. In practice, some panchayats instituted rules that prevented women with more than two children from serving as members. And others set the quorums for voting deliberately low so that high-level men could meet and make decisions without the women councilors present.[99]

● Women may have less access to public information and communications technology, such as radios, telephones and the Internet. Research on Rwanda's 2006 local elections found that women were disproportionately affected by late announcements of candidate registration regulations because they had less access to information than men.[100]

Build the Capacity of Local Officials

In order for local governments to effectively take on increased responsibility and authority, locally elected officials must be equipped to represent the interests of their constituents, manage local development and service delivery projects, and coordinate with regional and national-level governments. Too often at the local level, both women and men lack the experience, access to information, and capacity to govern effectively. Therefore activities could include training to enhance the capacity of local elected officials. In Afghanistan, for example, NDI has assisted provincial councilors to assess local development needs, produce provincial development plans, present the plans to higher-level government

● خواتین کی قیادت پر روایتی رویئے جو اکثر قدامت پسندانہ اور مردوں کی سربراہی پر مبنی ہوتے ہیں، مقامی سطح پر زیادہ بااثر واقع ہو سکتے ہیں۔ یہ رویئے خواتین کے طرز عمل میں رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ خواتین کو سیاست میں قدم رکھنے کی صورت میں ڈراؤدھمکاؤاور بدسلوکی کا نشانہ بنایا جاسکتا ہے۔

● حکومت کی نچلی سطح پر کم جانچ پڑتال یا نگرانی سے امتیازی روش کو پھلنے پھولنے کا موقع مل سکتا ہے۔ مثال کے طور پر بھارتی آئین میں ترامیم کے ذریعے مقامی کونسلیں یا پنچائتیں قائم کی گئیں، اور لازمی قرار دیا گیا کہ کونسلروں میں سے ایک تہائی خواتین ہوں گی۔ عملی طور پر بعض پنچائتوں نے ایسے قوانین وضع کر دیئے جو دو سے زائد بچوں والی خواتین کو رکن بننے سے روکتے تھے۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو ووٹ دینے کے لئے کورم کی حد جان بوجھ کر کم کر دیتے ہیں تاکہ اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے مرد اجلاس کر لیں اور خواتین کونسلروں کی موجودگی کے بغیر فیصلے کر لیں۔[99]

● عوامی معلومات اور ابلاغی ٹیکنالوجی مثلاً ریڈیو، ٹیلی فون اور انٹرنیٹ تک خواتین کی رسائی کم ہوتی ہے۔ روانڈا میں 2006 کے مقامی انتخابات پر کی گئی تحقیق میں پتہ چلا کہ امیدواروں کے اندراج کے ضوابط کے تاخیر سے اعلان پر خواتین غیر متناسب طور پر متاثر ہوئیں کیونکہ مردوں کے مقابلے میں اطلاعات تک ان کی رسائی کم تھی۔[100]

مقامی عہدیداروں کی تعمیر استعداد کریں

مقامی حکومتوں کو زیادہ ذمہ داریوں اور اختیارات سے موثر طور پر عہدہ برآ ہونے کے لئے مقامی منتخب عہدیداروں کو ایسی صلاحیتوں سے لیس ہونا چاہئے کہ وہ اپنے رائے دہندگان کے مفادات کی نمائندگی کر سکیں، مقامی ترقی اور خدمات کی فراہمی کے منصوبوں کو چلا سکیں، اور علاقائی و قومی سطح کی حکومتوں کے ساتھ رابطہ رکھ سکیں۔ مقامی سطح پر اکثر مرد اور خواتین دونوں تجربہ، اطلاعات تک رسائی، اور موثر حکمرانی استعداد کے فقدان کا شکار ہوتے ہیں۔ لہٰذا کارکنوں کو تربیت میں ایسی چیزیں شامل کرنی چاہئیں جن کے ذریعے مقامی منتخب عہدیداروں کی استعداد میں اضافہ کیا جاسکے۔ مثال کے طور پر افغانستان میں این ڈی آئی (NDI) نے صوبائی کونسلروں کو مقامی ترقیاتی ضروریات کے تجزیہ، صوبائی ترقیاتی منصوبوں کی تیاری، اعلیٰ سطح کے حکومتی عہدیداروں کو منصوبے پیش کرنے اور ترقیاتی اخراجات کی نگرانی میں معاونت فراہم

officials, and monitor development expenditures.[101]

کی۔[101]

Because of discriminatory attitudes and their relative lack of access to education and resources vis-à-vis men, women candidates and elected officials often face additional hurdles. Training programs adapted to women's specific needs can be especially productive. In Bolivia for example, a nationwide women's leadership school, Winning with Women, trained more than 2,000 women on political leadership skills and campaign strategies for the 2004 municipal elections, and responsible municipal management practices.[102]

امتیازی رویوں اور مردوں کے مقابلے میں تعلیم اور وسائل تک قدرے کم رسائی کے باعث خواتین امیدواروں اور منتخب عہدیداروں کو اکثر اضافی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ خواتین کی مخصوص ضروریات کے مطابق تیار کئے گئے تربیتی پروگرام خاص طور پر نتیجہ خیز ثابت ہو سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر بولیویا میں خواتین کی قیادت کے ایک ملک گیر سکول Winning with Women نے 2,000 سے زائد خواتین کو 2004 کے بلدیاتی انتخابات کے لئے سیاسی قیادت کی مہارتوں اور انتخابی مہم کی حکمت عملیوں کے علاوہ ذمہ دارانہ بلدیاتی نظم ونسق کے مروجہ طریقوں پر تربیت دی۔[102]

The Inter-Party Women's Alliance Reaches Out to Rural Women

In Nepal, NDI assisted women leaders from 7 political parties to form the Inter Party Women's Alliance, a group dedicated to supporting increased women's participation in the political process. The IPWA has established chapters, or sub-committees, in 52 of the country's 75 districts, effectively reaching women from the Dalit caste, minority ethnic and linguistic groups, and other marginalized communities. With support from NDI, the IPWA conducted a series of capacity building workshops for members of its district chapters on topics such as women's leadership development, the constitution drafting process, federalism, and organization and communication skills. Participants included women from heterogeneous backgrounds and a wide array of political party affiliations. The trainers, which included women MPs, were skilled at handling the diverse groups and encouraged active participation. The IPWA's sub-committees, many in extremely remote areas, provide rural women access to national-level political issues, information on upcoming political events, and training programs designed for women across party lines. These sub-committees are instrumental in advocating for funding and supporting women's initiatives at the local and national level.

خواتین کے بین الجماعتی اتحاد کی دیہی خواتین تک رسائی

نیپال میں این ڈی آئی نے 7 سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین قائدین کو 'انٹر پارٹی ویمنز الائنس' (آئی پی ڈبلیو اے) کی تشکیل میں مدد دی جو سیاسی عمل میں خواتین کی بہتر شمولیت کی حمایت کے لئے مخصوص ایک گروپ تھا۔ آئی پی ڈبلیو اے نے ملک کے 75 اضلاع میں اپنی شاخیں یا ذیلی کمیٹیاں قائم کیں جنہوں نے دلت ذات سے تعلق رکھنے والی خواتین، اقلیتی نسلی ولسانی گروہوں اور محرومی کا شکار دیگر کمیونٹیز تک موثر رسائی حاصل کی۔

این ڈی آئی کی حمایت سے آئی پی ڈبلیو اے نے اپنی ضلعی شاخوں کے ارکان کے لئے تعمیر استعداد پر ورکشاپس کی ایک سیریز کا انعقاد کیا جس کے موضوعات میں خواتین کی قائدانہ ترقی، آئینی مسودہ کی تیاری، وفاقی نظام، اور تنظیمی وابلاغی مہارتیں شامل تھیں۔ شرکاء میں ہر طرح کے پس منظر اور متعدد سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین شامل تھیں۔ تربیتی ماہرین جن میں خواتین ارکان پارلیمان شامل تھیں، مختلف اقسام کے گروپوں سے نمٹنے میں مہارت رکھتی تھیں اور انہوں نے فعال شمولیت کی حوصلہ افزائی کی۔ آئی پی ڈبلیو اے کی ذیلی کمیٹیوں، جن میں سے بیشتر کا تعلق انتہائی دور افتادہ علاقوں سے تھا، نے دیہی خواتین کو قومی سطح کی سیاست کے امور، آئندہ سیاسی واقعات پر معلومات کے علاوہ پارٹی خطوط سے ہٹ کر خواتین کے لئے تیار کئے گئے تربیتی پروگراموں تک رسائی فراہم کی۔ یہ ذیلی کمیٹیاں مقامی اور قومی سطح پر خواتین کی کاوشوں کے لئے فنڈز کی فراہمی اور حمایت پر وکالت میں بھی سود مند ثابت ہوئیں۔

Globally, research shows that there is also a confidence gap between men and women. Women report that a lack of self-confidence is one of the biggest barriers for entry into politics. Women with the same level of preparation and capacity as men often feel less prepared to hold public office than men do. Training programs that address this confidence gap and teach leadership skills are particularly effective for women.

Another effective component of training for women candidates, particularly at the local level, is the provision of role models and mentoring programs. The need for political role models is also echoed in other contexts. A study of American women working in nonprofit organizations found that a "strategy for promoting women's political voice is to hold up role models for women's political activism, in order to expand their sense of what is possible and appropriate for women's lives."[103] A study of women in local leadership positions in Colombia, Iraq, and Serbia found that "establishing support systems, mentorship programs, and exchange of experiences with other women in leadership" was helpful for building women's self-confidence and encouraging them to seek leadership positions.[104] More resources on this topic can be found in the Appendices section of this guide.

Make Local Government More Responsive

NDI's governance programs also engage with local councils and other local government entities, helping them to work with citizens more effectively, and to better monitor local budgets and delivery of services. As national governments decentralize, there is added pressure on local governments to build confidence in and support for democracy among local populations. This necessitates the effective management of resources, and demonstrating local governments' responsiveness to citizens.

عالمی سطح پر تحقیق سے ظاہر ہوتا ہے کہ مردوں اور خواتین کے درمیان اعتماد کا خلاء بھی پایا جاتا ہے۔ خواتین بتاتی ہیں کہ ذاتی اعتماد کا فقدان سیاست میں ان کے قدم رکھنے میں بڑی رکاوٹوں میں سے ایک ہے۔ خواتین جب مردوں کے برابر تیاری اور استعداد حاصل کر لیتی ہیں تو بھی اکثر محسوس کرتی ہیں کہ عوامی عہدے کے لئے ان کی تیاری مردوں کے مقابلے میں کم ہے۔ اعتماد کے اس خلاء کو دور کرنے اور قائدانہ مہارتیں سکھانے سے متعلق تربیتی پروگرام خواتین کے لئے خاص طور پر موثر ثابت ہوتے ہیں۔

خواتین امیدواروں کے لئے بالخصوص مقامی سطح پر تربیت کا ایک اور موثر جزو مثالی کرداروں اور سرپرستی پروگراموں کی فراہمی ہے۔ سیاسی مثالی کرداروں کی ضرورت دیگر سیاق وسباق میں بھی محسوس کی جاتی ہے۔ غیر منافع بخش تنظیموں میں کام کرنے والی امریکی خواتین کی ایک سٹڈی میں پتہ چلا ہے کہ "خواتین کی سیاسی آواز کے فروغ کی ایک حکمت عملی خواتین کی سیاسی فعالی کے لئے مثالی کردار پیش کرنا ہے تاکہ ان کے اس احساس کو وسعت دی جا سکے کہ خواتین کی زندگیوں میں کیا موزوں ہے اور کیا کچھ ممکن ہے"۔[103] کولمبیا، عراق اور سربیا میں مقامی قائدانہ عہدوں پر فائز خواتین کی ایک سٹڈی میں پتہ چلا ہے کہ "معاونت کے نظاموں، سرپرستی پروگراموں کی تشکیل، اور قیادت میں دیگر خواتین کے ساتھ تجربات کا تبادلہ" خواتین کے ذاتی اعتماد کی تعمیر اور قائدانہ عہدوں تک پہنچنے میں ان کی حوصلہ افزائی کے لئے مددگار رہا۔[104] اس موضوع پر مزید وسائل اس رہنما کتابچہ کے ضمیمہ جات کے سیکشن میں دیئے گئے ہیں۔

مقامی حکومت کو بہتر جوابی سوچ پر مبنی بنائیں

این ڈی آئی (NDI) کے طرز حکمرانی پروگراموں میں مقامی کونسلوں اور مقامی حکومت کے دیگر اداروں کو بھی ساتھ ملایا جاتا ہے اور انہیں شہریوں کے ساتھ زیادہ موثر طریقے سے کام کرنے اور مقامی بجٹ اور خدمات کی فراہمی کی بہتر نگرانی میں مدد دی جاتی ہے۔ جیسے جیسے قومی حکومتیں عدم ارتکاز کے عمل سے گزر رہی ہیں مقامی حکومتوں پر دباؤ بڑھ رہا ہے کہ وہ مقامی آبادی میں جمہوریت پر اعتماد اور حمایت کی تعمیر کریں۔ اس کے پیش نظر وسائل کا موثر انتظام وانصرام، اور شہریوں کے معاملے میں مقامی حکومتوں کی جوابی سوچ کا اظہار ضروری ہو جاتا ہے۔

There is some evidence that women's political behavior exhibits a greater concern with local issues and constituent relations than that of men. In the United Kingdom, for instance, women politicians at the national level prioritize constituency work, such as helping individuals with problems, holding meetings with constituents, and representing local interests in parliament, more often than do their male peers.[105]

When women serve in local government, there is evidence that they prioritize the social welfare of constituents. A study of women's presence on local councils in Norway found that increases in female representation during the 1970s and 1980s correlated with improved policy outcomes related to provision of child-care. 38 Municipalities with more than 50 percent women on their local councils provided more childcare services between 1975 and 1991. [106]

اس بات کے شواہد بھی ملتے ہیں کہ خواتین کا سیاسی طرز عمل مردوں کے مقابلے میں مقامی مسائل اور حلقہ کے عوام سے تعلقات کو زیادہ اہمیت دیتا ہے۔ مثال کے طور پر برطانیہ میں قومی سطح کی خواتین سیاست دان حلقے کی سرگرمیوں مثلاً مسائل کا شکار لوگوں کی مدد کرنے، حلقے کے لوگوں سے ملاقاتیں کرنے اور پارلیمان میں مقامی مفادات کی نمائندگی کرنے جیسی باتوں کو اپنے مرد ساتھیوں کے مقابلے میں زیادہ ترجیح دیتی ہیں۔[105]

خواتین جب مقامی حکومت میں خدمات انجام دے رہی ہوتی ہیں تو اس بات کے شواہد بھی ملتے ہیں کہ وہ حلقہ کے عوام کی سماجی بہبود کو ترجیح دیتی ہیں۔ ناروے میں مقامی کونسلوں میں خواتین کی موجودگی پر ایک سٹڈی میں پتہ چلا ہے کہ 1970 اور 1980 کی دہائیوں کے دوران خواتین کی نمائندگی میں اضافہ کے ساتھ بچوں کی نگہداشت سے متعلق بہتر پالیسی نتائج دیکھنے میں آئے۔ 38 میونسپلٹیوں نے، جن کی مقامی کونسلوں میں 50 فیصد سے زائد خواتین شامل تھیں، 1975 اور 1991 کے درمیان بچوں کی نگہداشت کی زیادہ خدمات فراہم کیں۔[106]

Decentralization Creates Unprecedented Opportunities for Women's Leadership

During Burkina Faso's first-ever country-wide municipal elections in April 2006, many women candidates were running for the first time, so NDI provided them with intensive training sessions on the decentralization process, the local elections' legal framework and the fundamentals of running an electoral campaign. Over 6,400 women local councilors (about one-third of the total local councilors) were elected, but then faced a different set of challenges new elected officials.

Immediately following the elections, NDI set up a roving team of trainers that traveled throughout the country to train the newly-elected women in an effort to prepare them for their new roles and responsibilities. The trainers held workshops in local languages and organized interactive, role-playing activities for the women on how to listen to citizens' concerns, assert their political positions and improve interpersonal communication skills. NDI also provided training on women's roles as local councilors and the ongoing challenges of implementing the decentralization process. As a complement to the trainings, NDI produced handbooks for the local women councilors to help them better understand the legislative process and the role of elected officials.

عدم ارتکاز کی بدولت خواتین کی قیادت کے بے مثال مواقع

اپریل 2006 میں برکینا فاسو کے پہلے ملک گیر بلدیاتی انتخابات کے دوران کئی خواتین امیدوار پہلی بار انتخابات میں حصہ لے رہی تھیں، لہٰذا این ڈی آئی نے ان کے لئے عدم ارتکاز کے عمل، مقامی انتخابات کے قانونی فریم ورک اور انتخابی مہم چلانے سے متعلق بنیادی باتوں پر تربیت کے سیشنوں کا اہتمام کیا۔ 6,400 سے زائد خواتین مقامی کونسلر منتخب ہوئیں (جو کل مقامی کونسلروں کا تقریباً ایک تہائی تھیں) لیکن پھر انہیں نو منتخب حیثیت میں مختلف نوعیت کے چیلنجوں سے دوچار ہونا پڑا۔

انتخابات کے فوراً بعد این ڈی آئی نے تربیتی ماہرین کی ایک گشتی ٹیم تشکیل دی جس نے نو منتخب خواتین کو ان کے نئے کردار اور ذمہ داریوں پر تیاری کی تربیت کے لئے ملک بھر کا سفر کیا۔ تربیتی ماہرین نے مقامی زبانوں میں ورکشاپس منعقد کیں اور خواتین کے لئے دوطرفہ اور کردار ادا کرنے کی سرگرمیوں کا اہتمام کیا کہ کس طرح شہریوں کے خدشات سنے جائیں، اپنے سیاسی عہدے کا ادعا کیا جائے اور باہمی ابلاغی مہارتوں کو بہتر بنایا جائے۔ این ڈی آئی نے خواتین کے کردار بطور مقامی کونسلر اور عدم ارتکاز پر عملدرآمد سے متعلق جاری چیلنجوں پر بھی تربیت فراہم کی۔ ان تربیتی سیشنوں کے ساتھ ساتھ این ڈی آئی نے مقامی خواتین کونسلروں کو قانون سازی عمل اور منتخب عہدیداروں کے کردار کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد کے لئے رہنما کتابچے بھی تیار کئے۔

Enhance Citizen Participation

Decentralization also offers an opportunity to make government more accessible to constitute and to make service delivery more gender-sensitive by giving local officials the ability to respond to women's needs. [107] The emphasis on increased citizen participation offers opportunities for women and other groups that have been traditionally excluded from politics.

In an effort to increase the responsiveness of local government to citizen concerns, programs should assist local government to develop systems for more effective interaction between local officials and citizens. By supporting women in local government and local women's organization, participation in government decision-making, thereby building confidence in the democratic process.

Women's presence in local government also seems to affect attitudes towards women and gender relations among constituents. In India, families report greater sharing of household responsibilities since women have begun to serve in local government, and women note that they receive more respect now that they occupy positions of local authority.[108]

Furthermore, their participation and greater visibility in politics can generate self-confidence, enabling other women to assert themselves in local decision-making.

Women's representation—or lack of representation—at the local level has significant implications for the sustainability of women's leadership. When women serve in local government, they gain experience and exposure that can allow them to move into leadership at the national level. Supporting women at the local level helps prepares a future generation of national-level leaders who have experience responding to the needs of constituents.

شہریوں کی شمولیت میں اضافہ

عدم ارتکاز کی بدولت حکومت کو رائے دہندگان کے لئے زیادہ قابل رسائی بنانے اور مقامی عہدیداروں کو خواتین کی ضروریات پر بہتر جوابی سوچ کے قابل بناتے ہوئے بہتر صنفی احساس پر مبنی خدمات کی فراہمی کا موقع پیدا ہوتا ہے۔[107] شہریوں کی زیادہ شمولیت پر زور دینے سے خواتین اور ایسے دیگر گروپوں کے لئے مواقع پیدا ہوتے ہیں جو روایتی طور پر سیاست سے باہر رہے ہیں۔

مقامی حکومت کی شہریوں کے خدشات پر بہتر جوابی سوچ کی کوششوں کے سلسلے میں پروگراموں کو مقامی عہدیداروں اور شہریوں کے درمیان زیادہ موثر روابط کے نظام تشکیل دینے میں مقامی حکومتوں کی مدد کرنی چاہئے۔ مقامی حکومت اور خواتین کی مقامی تنظیم میں خواتین کی حمایت کر کے پروگرام ماہرین حکومتی فیصلہ سازی میں شہریوں کی شمولیت بہتر بنا سکتے ہیں جو جمہوری عمل پر اعتماد کی تعمیر کا باعث بنے گا۔

مقامی حکومت میں خواتین کی موجودگی رائے دہندگان میں خواتین اور صنفی تعلقات کے حوالے سے پائے جانے والے رویوں پر اثرانداز ہوتی ہے۔ بھارت میں خاندانوں کی اطلاعات کے مطابق جب سے خواتین نے مقامی حکومت میں خدمات انجام دینا شروع کی ہیں گھریلوں ذمہ داریوں میں شراکت بڑھ گئی ہے اور خواتین کا خیال ہے کہ اب انہیں اس بناء پر زیادہ احترام ملتا ہے کہ وہ مقامی اختیار کے ایک عہدے پر فائز ہیں۔[108]

علاوہ ازیں سیاست میں ان کی شمولیت اور بہتر ظاہری موجودگی ذاتی اعتماد بھی پیدا کرتی ہے جس کی بدولت خواتین مقامی فیصلہ سازی میں اپنی بات بہتر طور پر کر سکتی ہیں۔

مقامی سطح پر خواتین کی نمائندگی یا نمائندگی کی کمی خواتین کی قیادت کی پائیدار حیثیت کے لئے نمایاں مضمرات کی حامل ہے۔ خواتین جب مقامی حکومت میں خدمات انجام دیتی ہیں تو انہیں تجربہ اور آگاہی حاصل ہوتی ہے جس کی بدولت انہیں قومی سطح کی قیادت کی جانب قدم بڑھانے کا موقع ملتا ہے۔ مقامی سطح پر خواتین کی حمایت سے قومی سطح کے قائدین کی آئندہ نسل کی تیاری میں مدد ملتی ہے جو رائے دہندگان کی ضروریات پر جوابی سوچ کے لئے تجربہ کے حامل ہوں گے۔

Monitoring and Evaluation

When evaluating the effectiveness of a governance program and in order to ensure that gender is being adequately addressed throughout the program lifecycle, it must be integrated into the monitoring and evaluation plan, both quantitatively and qualitatively. While it is helpful to make sure that monitoring and evaluation specialists have gender expertise so that gender-sensitive indicators can be identified, the following suggestions can help with this process.

A successful monitoring and evaluation plan will take into account how many women and men are represented at all stages of the program, in terms of staff and participants, and how actively they are participating. Also, consider how many technical experts, guest speakers, and panelists are women during training programs. A sex- and age-disaggregated baseline should be established before the program starts and sex- and age-disaggregated data should be collected throughout the program. Requiring trainers and those providing short-term technical assistance to track the number of female and male participants in their sessions is especially helpful for collecting this data. In addition to assessing women's participation within the program, the number of women serving in elected office, the number serving in appointed office, and the number elected to local government should be tracked, and the results publicized as a method of legislative oversight.

Programs should be evaluated on the basis of whether or not they promote gender equality. As the program is being designed and implemented, program staff should ensure that gender differences are reflected in the objectives, methodology, expected outputs and anticipated impact of all projects. When creating governance programs, it is especially important to consider the contributions of women and the outcomes of their participation in the legislature, the executive branch, in National

نگرانی و جانچ پرکھ

طرز حکمرانی پروگرام کی افادیت کی جانچ پرکھ کرتے ہوئے اور اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کہ پروگرام کے عرصہ حیات میں صنف پر موزوں توجہ دی جارہی ہے، نگرانی و جانچ پرکھ، معیار و مقدار دونوں اعتبار سے، اس کا ایک لازمی جزو ہونی چاہئے۔ اس سے جہاں اس امر کو یقینی بنانے میں مدد ملتی ہے کہ نگرانی و جانچ پرکھ کے ماہرین صنفی مہارت کے حامل ہوں تاکہ صنفی احساس پر مبنی اشارات کا تعین کیا جاسکے، وہیں درج ذیل تجاویز اس عمل میں مدد دے سکتی ہیں.

نگرانی و جانچ پرکھ کے کامیاب منصوبے میں اس امر کو ملحوظ خاطر رکھا جائے کہ پروگرام کے تمام مراحل میں کتنی خواتین اور مردوں کو عملہ اور شرکاء کے اعتبار سے نمائندگی دی گئی اور وہ کتنے فعال طریقے سے حصہ لے رہے ہیں۔ اس بات پر بھی غور کریں کہ تربیتی پروگراموں کے دوران تکنیکی ماہرین، مہمان مقررین اور پینل کے ارکان میں کتنی خواتین شامل تھیں۔ پروگرام کے آغاز سے پہلے جنس اور عمر کے لحاظ سے الگ الگ بنیادی معلومات حاصل کی جائیں اور تمام تر پروگرام کے دوران جنس اور عمر کے لحاظ سے الگ الگ اعداد و شمار جمع کئے جائیں۔ تربیتی ماہرین اور قلیل مدتی تکنیکی معاونت فراہم کرنے والوں کے لئے یہ امر ضروری قرار دینا کہ وہ اپنے سیشنوں میں مرد اور خواتین شرکاء کی تعداد کا ریکارڈ رکھیں، اس طرح کے اعداد و شمار جمع کرنے میں خاص طور پر مددگار ہو سکتا ہے۔ پروگرام میں خواتین کی شمولیت کے جائزہ کے علاوہ منتخب عہدے پر خدمات انجام دینے والی خواتین کی تعداد، مقرر شدہ عہدے پر خدمات انجام دینے والوں کی تعداد اور مقامی حکومت میں منتخب ہونے والوں کی تعداد کا بھی ریکارڈ مرتب کیا جائے اور قانون سازی کی نگرانی کے طریقے کے طور پر نتائج شائع کئے جائیں۔

پروگراموں کی جانچ پرکھ اس بنیاد پر کی جائے کہ آیا ان سے صنفی مساوات کو فروغ ملا یا نہیں۔ جس وقت پروگرام ڈیزائن اور اس پر عملدرآمد ہو رہا ہو، پروگرام عملہ اس امر کو یقینی بنائے کہ صنفی فرق کے پہلوؤں کی عکاسی مقاصد، طریق کار، متوقع نتائج اور تمام پراجیکٹس کے ممکنہ اثرات میں ہو رہی ہے۔ طرز حکمرانی پروگرام تشکیل دیتے وقت مقننہ، ایگزیکٹو، نیشنل جنڈر مشینری، اور مقامی طرز حکمرانی میں خواتین کی خدمات اور ان کی

Gender Machineries and in local governance. Program staff should design impact indicators to measure the ability of women to influence the political process and whether programmatic support resulted in more gender-sensitive legislation, budgets, policies, and delivery of services. Some sample indicators are:

- Percentage of national and local government expenditure targeted at gender mainstreaming and gender equality initiatives;
- Percentage of trained men and women political candidates;
- Percentage of leadership-trained men and women government officials, staff and civil society members;
- Number of national policies formulated with national capacity, procedures and systems in place to promote gender-sensitive planning and implementation; and
- Sex-disaggregated data on the number of parliamentarians participating in sessions that include gender sensitivity training.

Further Reading

International Institute for Democracy and Electoral Assistance (International IDEA). "International IDEA: Supporting Democracy Worldwide." http://www.idea.int/.

Inter-Parliamentary Union. "Information on National Parliaments." http://www.ipu.org/english/home.htm.

National Democratic Institute. http://www.ndi.org/.

Quota Project. "Global Database of Quotas for Women." http://www.quotaproject.org/.

شمولیت کے اثرات کو زیر غور لانا خاص طور پر اہم ہے۔ پروگرام عملہ کو اثرات کے اشارات تیار کرنے چاہئیں تاکہ خواتین کی اس صلاحیت کا اندازہ لگایا جاسکے کہ وہ سیاسی عمل پر اثرانداز ہوسکتی ہیں اور آیا پروگرام کے ذریعے حمایت کے نتیجے میں بہتر صنفی احساس پر مبنی قانون سازی، بجٹ، پالیسیاں اور خدمات کی فراہمی ممکن ہوئی۔ نمونے کے بعض اشارات درج ذیل ہیں:

- جنڈر مین سٹریمنگ اور صنفی مساوات کی کاوشوں پر قومی اور مقامی حکومت کے اخراجات کا فیصد تناسب
- تربیت یافتہ مرد اور خواتین سیاسی امیدواروں کا فیصد تناسب
- قیادت کے لئے تربیت یافتہ مرد اور خواتین سرکاری عہدیداروں، عملہ اور سول سوسائٹی ارکان کا فیصد تناسب
- صنفی احساس پر مبنی منصوبہ بندی اور عملدرآمد کے فروغ کے لئے قومی استعداد، مروجہ طریقوں اور نظاموں کے ساتھ تشکیل دی گئی قومی پالیسیوں کی تعداد
- سیشنوں میں شرکت کرنے والے ارکان پارلیمان کی تعداد پر صنف کے لحاظ سے الگ الگ اعداد و شمار جن میں صنفی احساس پر مبنی تربیت بھی شامل ہے۔

مزید مطالعہ

United Nations Development Fund for Women (UNIFEM). http://www.unifem.org/.

United Nations Development Program (UNDP). http://www.undp.org/.

Shoemaker, Jolynn. *Inclusive Security, Sustainable Peace: A Toolkit for Advocacy and Action*. Washington and London: Hunt Alternatives and International Alert, 2004. http://www.huntalternatives.org/pages/87_inclusive_security_toolkit.cfm.

United Nations. "Millennium Development Goals." http://www.un.org/millenniumgoals/.

VIII. Glossary of Key Terms: Gender Equality and Women's Political Participation

VIII. فرہنگ اہم اصطلاحات: صنفی مساوات اور خواتین کی سیاسی شمولیت

Affirmative Action

Affirmative action means positive steps taken, in the form of public policies, programs and regulations, in an attempt to compensate for discriminatory practices, which have in the past prevented or impaired members of a certain part of the populations' fair consideration or equal enjoyment of human rights. These programs and regulations may involve granting to that population segment certain preferential treatment in specific matters as compared with the rest of the population.

http://www.ohchr.org/EN/Pages/WelcomePage.aspx

http://plato.stanford.edu/entries/affirmative-action/

http://www.ohchr.org/EN/Pages/WelcomePage.aspx

Alternative and Shadow Reporting

When a country ratifies a U.N. human rights treaty, it becomes bound by its provisions and obligated to submit regular, periodic reports on its compliance with the treaty's obligations. These reports are submitted to the treaty-monitoring body – or committee – that has been established for each treaty to monitor the compliance of state parties. The shadow

ٹھوس اقدامات

ٹھوس اقدامات یا کارروائی سے مراد وہ مثبت اقدامات ہیں جو سرکاری پالیسیوں، پروگراموں اور ضوابط کی صورت میں لئے جاتے ہیں جن کا مقصد ان امتیازی طریقوں کا ازالہ کرنا ہوتا ہے جو ماضی میں آبادی کے کسی خاص طبقے کے ارکان کے ساتھ منصفانہ سلوک یا مساوی انسانی حقوق کی راہ میں رکاوٹ رہے ہوں۔ ان پروگراموں یا ضوابط کی صورت میں آبادی کے اس طبقے کو باقی ماندہ لوگوں کے مقابلے میں مخصوص معاملات میں ترجیحی سلوک کا حقدار ٹھہرایا جا سکتا ہے۔

http://www.ohchr.org/EN/Pages/WelcomePage.aspx

http://plato.stanford.edu/entries/affirmative-action/

http://www.ohchr.org/EN/Pages/WelcomePage.aspx

متبادل اور شیڈو رپورٹنگ

جب کوئی ملک اقوام متحدہ کے انسانی حقوق پر معاہدے کی توثیق کرتا ہے تو وہ اس کی دفعات کا پابند ہو جاتا ہے اور اس کے تقاضوں کی پاسداری پر باقاعدہ وقفوں کے ساتھ رپورٹیں جمع کرانا اس کا فرض ہوتا ہے۔ یہ رپورٹیں اس معاہدے کے نگران ادارے یا کمیٹی کو جمع کرائی جاتی ہیں جو ہر معاہدے پر ریاستی پارٹیوں کی طرف سے پاسداری کی نگرانی کے لئے قائم کی جاتی ہیں۔ شیڈو رپورٹنگ

IX. Key Resources

IX. اہم وسائل

Assessing Women's Political Party Programs: Best Practices and Recommendations (2008)
National Democratic Institute for International Affairs (NDI)

The publication identifies the specific elements and approaches, which have been most effective in encouraging women's participation and leadership in political parties based on the illustrative experience by NDI in Morocco, Indonesia, Serbia and Nepal. Interviews with program participants, staff and experts provide the basis for narratives that capture the character of their particular country, and, at the same time, reveal how women across regions share both challenges to political leadership and strategies to overcoming those barriers.

http://www.ndi.org/node/15121

Barriers to Women's Representation: Electoral Systems (2009)
National Democratic Institute for International Affairs (NDI)

This document discusses common electoral systems and how they are either inhibiting or facilitating women's political participation.

http://www.wedo.org/wpcontent/uploads/electoralsystems_5050_factsh3.htm

Beijing Declaration and Platform for Action: A guide for women and women's groups (1995)
The United Nations (UN)

Assessing Women's Political Party Programs: Best Practices and Recommendations (2008)
National Democratic Institute for International Affairs (NDI)

نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ فار انٹرنیشنل افیئرز (NDI) اس اشاعت میں ایسے مخصوص عناصر اور لائحہ عمل کا تعین کیا گیا ہے جو مراکش، انڈونیشیا، سربیا اور نیپال میں این ڈی آئی (NDI) کے عملی تجربہ کی بنیاد پر سیاسی پارٹیوں میں خواتین کی شمولیت اور قیادت میں انتہائی موثر رہے ہیں۔ پروگرام کے شرکائ، عملہ اور ماہرین کے انٹرویو ایسے بیانات کی تیاری کے لئے بنیاد کا کام دیتے ہیں جو ایک طرف ان کے ملک کی خاصیت کو بیان کرتے ہیں اور دوسری جانب یہ بتاتے ہیں کہ مختلف خطوں میں کس طرح خواتین کو سیاسی قیادت میں درپیش مشکلات اور ان رکاوٹوں پر قابو پانے کی حکمت عملیاں مشترک ہیں۔

http://www.ndi.org/node/15121

Barriers to Women's Representation: Electoral Systems (2009)
National Democratic Institute for International Affairs (NDI)

اس دستاویز میں مشترکہ نظاموں اور اس بات پر بحث کی گئی ہے کہ کس طرح وہ خواتین کی سیاسی شمولیت میں رکاوٹ بن رہے ہیں یا اس میں معاونت کر رہے ہیں۔

http://www.wedo.org/wpcontent/uploads/electoralsystems_5050_factsh3.htm

Beijing Declaration and Platform for Action: A guide for women and women's groups (1995)
(UN) اقوام متحدہ

The Fourth World Conference on Women was convened by the United Nations in 1995 in Beijing, China. The aim of the conference was to assess the progress since the Nairobi World Conference on Women in 1985 and to adopt a platform for action, concentrating on key issues identified as obstacles to the advancement of women in the world. The conference focused on 12 areas of concern including education, health, violence against women, women and armed conflict, poverty, women and the economy, power and decision-making, human rights, media, the girl-child, and the environment. The participating governments adopted the Beijing Declaration and Platform for Action in order to address these concerns.

http://www.un.org/womenwatch/daw/beijing/pdf/BDPfA%20E.pdf

Beyond the Numbers – Quotas in Practice (2003)
Colleen Lowe Morna

Beyond the Numbers attempts to shift the focus of women's participation back to a qualitative assessment by addressing lessons learned from electoral systems and quotas, voluntary quotas in the proportional representation system at the national and local level, and quota systems.

http://www.quotaproject.org/CS/CS_Lowe%20Morna-1-6-2004.pdf

Convention on the Elimination of Discrimination Against Women (1979)
The United Nations (UN)

Adopted in 1979 by the UN General Assembly, [CEDAW] is often described as an international bill of rights for women. It defines what constitutes discrimination against women and sets up an agenda for national action to end such discrimination. The Convention takes

خواتین پر چوتھی عالمی کانفرنس اقوام متحدہ کی طرف سے 1995 میں چین کے شہر بیجنگ میں طلب کی گئی۔ کانفرنس کا مقصد 1985 میں خواتین پر نیروبی عالمی کانفرنس کے بعد سے ہونے والی پیشرفت کا جائزہ لینا اور ایسے اقدامات کے لئے ایک پلیٹ فارم اپنانا تھا جس کے ذریعے دنیا میں خواتین کی ترقی کی راہ میں رکاوٹوں کے طور متعینہ اہم امور پر توجہ مرکوز کی جاسکے۔ کانفرنس میں خواتین کی دلچسپی کے 12 شعبوں پر توجہ دی گئی جن میں تعلیم، صحت، خواتین کے خلاف تشدد، خواتین اور مسلح تنازعہ، غربت، خواتین اور معیشت، اقتدار اور فیصلہ سازی، انسانی حقوق، میڈیا، بچیاں، اور ماحولیات شامل تھے۔ شریک حکومتوں نے ان امور کے ازالہ کے لئے 'بیجنگ ڈیکلریشن اینڈ پلیٹ فارم فار ایکشن' کی منظوری دی۔

http://www.un.org/womenwatch/daw/beijing/pdf/BDPfA%20E.pdf

Beyond the Numbers – Quotas in Practice (2003)

Colleen Lowe Morna

اس تصنیف میں انتخابی نظاموں اور کوٹہ، قومی اور مقامی سطح پر متناسب نمائندگی کے نظاموں میں رضاکارانہ کوٹہ اور کوٹہ سسٹمز سے حاصل ہونے والے تجربات پر بات کرتے ہوئے خواتین کی شمولیت سے توجہ واپس معیار پر مبنی تجزیہ کی طرف مبذول کرانے کی کوشش کی گئی ہے۔

http://www.quotaproject.org/CS/CS_Lowe%20Morna-1-6-2004.pdf

خواتین کے خلاف امتیاز کے خاتمہ پر کنونشن (1979)

اقوام متحدہ(UN)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1979 میں سی ای ڈی اے ڈبلیو کی منظوری دی جسے اکثر خواتین کے حقوق کا بین الاقوامی بل قرار دیا جاتا ہے۔ یہ طے کرتا ہے کہ کون سی بات خواتین کے خلاف امتیاز کے زمرے میں آتی ہے اور اس امتیاز کے خاتمہ کے لئے قومی اقدام کے لئے ایجنڈا طے کرتا ہے۔ یہ کنونشن انسانیت کے نصف یعنی خواتین کو ایک اہم مقام دیتے ہوئے انسانی حقوق کے امور میں اسے

an important place in bringing the female half of humanity into the focus of human rights concerns. The spirit of the Convention is rooted in the goals of the United Nations: to reaffirm faith in fundamental human rights, in the dignity, and worth of the human person, in the equal rights of men and women. The present document consists of 30 articles that spell out the meaning of equality and how women's rights can be achieved in areas such as: individual rights against discrimination; political and civil rights; and social, cultural and economic rights. In so doing, the Convention establishes not only an international bill of rights for women, but also an agenda for action by countries to guarantee the enjoyment of those rights. The Convention now has 98 signatories and 186 countries are party to the treaty.

http://www.un.org/womenwatch/daw/cedaw/

The Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination against Women and its Optional Protocol Handbook for Parliamentarians (2003)
The United Nations Division for the Advancement of Women (UN Women)
The Inter-Parliamentary Union (IPU)

This publication is designed to familiarize members of parliament with the CEDAW treaty and its Optional Protocol by providing the background to and content of the Convention and the Optional Protocol and describing the role of the Committee on the Elimination of Discrimination against Women. It also focuses on what parliamentarians can do to ensure effective implementation of the Convention and encourage use of the Protocol, and seeks to encourage parliamentarians to take measures to ensure that national laws, policies, actions, programmes and budgets reflect the principles and obligations in the Convention.

مرکزی حیثیت دلاتا ہے۔ کنونشن کی روح اقوام متحدہ کے یہ مقاصد ہیں یعنی بنیادی انسانی حقوق پر، وقار اور انسانی شخصیت کی قدر و قیمت پر، اور مردوں اور خواتین کے یکساں حقوق پر یقین کی توثیق۔ موجودہ دستاویز 30 آرٹیکلز پر مشتمل ہے جو مساوات کے معانی کے علاوہ یہ طے کرتے ہیں کہ امتیاز کے خلاف فرد کے حقوق، سیاسی و شہری حقوق، اور سماجی، ثقافتی و معاشی حقوق جیسے شعبوں میں خواتین کے حقوق کس طرح حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں یہ کنونشن نہ صرف خواتین کے حقوق کا ایک بین الاقوامی بل بلکہ اس امر کو یقینی بنانے پر ممالک کی طرف سے عمل کے لئے ایجنڈا بھی طے کرتا ہے کہ خواتین ان حقوق سے فائدہ اٹھا سکیں۔ کنونشن پر دستخط کرنے والے ممالک کی تعداد اس وقت 98 ہے اور 186 ممالک اس معاہدے میں فریق ہیں۔

http://www.un.org/womenwatch/daw/cedaw/

The Convention on the Elimination of All Forms of Discrimination against Women and its Optional Protocol Handbook for Parliamentarians (2003)
The United Nations Division for the Advancement of Women (UN Women)
The Inter-Parliamentary Union (IPU)

یہ تصنیف ارکان پارلیمنٹ میں سی ای ڈی اے ڈبلیو معاہدے اور اس کے آپشنل پروٹوکول پر آگاہی پیدا کرنے کے لئے تیار کی گئی ہے جس کے لئے اس میں کنونشن اور آپشنل پروٹوکول کے پس منظر اور مواد کے علاوہ 'خواتین کے خلاف امتیاز کے خاتمہ پر کمیٹی' کا کردار بیان کیا گیا ہے۔ یہ اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ ارکان پارلیمان کنونشن پر موثر عملدرآمد یقینی بنانے اور پروٹوکول کے استعمال کی حوصلہ افزائی کے لئے کیا کچھ کر سکتے ہیں اور یہ ایسے اقدامات پر ارکان پارلیمان کی حوصلہ افزائی کرتا ہے جو اس امر کو یقینی بنائیں کہ قومی قوانین، پالیسیاں، اقدامات، پروگرام اور بجٹ، کنونشن کے اصولوں اور ضوابط کی عکاسی کرتے ہوں۔

http://www.ipu.org/PDF/publications/cedaw_en.pdf

GenderStats
The World Bank

GenderStats is a World Bank electronic database of gender statistics and indicators, which provides reports in four different categories, including summary gender profiles,thematic data, gender monitoring, and data by region. It is a compilation of data on key gender topics from national statistics agencies, United Nations databases, and World Bank-conducted or funded surveys.

www.worldbank.org

How to do a Gender-Sensitive Budget Analysis: Contemporary Research and Practice
Commonwealth Secretariat

This document is an introductory training manual that details the practical steps involved in implementing gender-sensitive budget analysis. The manual offers tools and methods that may be used in gender-sensitive budget analysis and offers a range of applications using various country case examples.

http://www.gender-budgets.org/index.php?option=com_joomdoc&task=cat_view&gid=178&Itemid=189&limitstart=10

Inclusive Security: A Curriculum for Women Waging Peace (2009)
The Institute for Inclusive Security
Hunt Alternatives Fund

This curriculum contains tools for exploring women's critical contributions to conflict resolution and post-conflict reconstruction.

http://www.huntalternatives.org/pages/7870_a_look

http://www.ipu.org/PDF/publications/cedaw_en.pf

GenderStats
عالمی بینک

GenderStats صنفی شماریات اور اشارات پر عالمی بینک کا الیکٹرانک ڈیٹا بیس ہے جو مختصر صنفی پروفائلز، پیغامات پر مبنی اعداد و شمار (Thematic Data)، صنفی نگرانی اور خطے کے اعتبار سے اعداد و شمار سمیت چار مختلف کیٹیگریز پر رپورٹیں فراہم کرتا ہے۔ یہ قومی شماریاتی اداروں، اقوام متحدہ کے ڈیٹا بیسز، اور عالمی بینک کی طرف سے یا اس کے فنڈز سے کئے جانے والے سروے سے اہم صنفی موضوعات پر جمع ہونے والے اعداد و شمار کا ایک مجموعہ ہے۔

www.worldbank.org

How to do a Gender-Sensitive Budget Analysis: Contemporary Research and Practice

دولت مشترکہ سیکرٹریٹ

یہ دستاویز ایک تعارفی تربیتی کتابچہ ہے جس میں صنفی احساس پر مبنی بجٹ تجزیہ پر عملدرآمد میں درپیش آنے والے عملی مراحل پر تفصیلات دی گئی ہیں۔ یہ کتابچہ ایسے طریقے اور آلات مہیا کرتا ہے جو صنفی احساس پر مبنی بجٹ تجزیہ میں استعمال کئے جا سکتے ہیں اور مختلف ممالک کی مثالوں کو استعمال کرتے ہوئے متعدد ایپلیکیشنز فراہم کرتا ہے۔

http://www.gender-budgets.org/index.php?option=com_joomdoc&task=cat_view&gid=178&Itemid=189&limitstart=10

Inclusive Security: A Curriculum for Women Waging Peace (2009)
The Institute for Inclusive Security
Hunt Alternatives Fund

یہ تنازعہ کے تصفیہ اور بعد از تنازعہ تعمیر نو میں خواتین کی اہم خدمات اور کردار کا جائزہ لینے کے طریقوں پر مشتمل ہے۔

http://www.huntalternatives.org/pages/7870_a_look

inside_inclusive_security_s_new_curriculum.cfm

The International Knowledge Network of Women in Politics (iKNOW Politics)

National Democratic Institute for International Affairs (NDI)
United Nations Development Programme (UNDP)
United Nations Development Fund for Women (UNIFEM)
Inter-Parliamentary Union (IPU)
International Institute for Democracy and Electoral Assistance (IDEA)

iKNOW Politics is a joint project of the National Democratic Institute (NDI), the United Nations Development Programme (UNDP), the United Nations Development Fund for Women (UNIFEM) and the International Institute for Democracy and Electoral Assistance (IDEA). Its goal is to increase the participation and effectiveness of women in political life through a technology enabled forum that provides access to critical resources and expertise, stimulates dialogue, creates knowledge and shares experiences.

www.iknowpolitics.org

Leading to Choices: A Leadership Training Handbook for Women (2001)

Women's Learning Partnership for Rights, Development, and Peace (WLP)
Association Démocratique des Femmes du Maroc (ADFM)
BAOBAB for Women's Human Rights
Women's Affairs Technical Committee (WATC)

Leading to Choices is intended to be used as a primer on women's leadership training, with an emphasis on women's empowerment and communication strategies. It aims to enable the participants to identify and develop the best means to communicate, listen, build consensus, create shared meaning, and foster learning partnerships at work, at home, and in her community.

inside_inclusive_security_s_new_curriculum.cfm

The International Knowledge Network of Women in Politics (iKNOW Politics)

National Democratic Institute for International Affairs (NDI)
United Nations Development Programme (UNDP)
United Nations Development Fund for Women (UNIFEM)
Inter-Parliamentary Union (IPU)
International Institute for Democracy and Electoral Assistance (IDEA)

iKNOW Politics نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ (این ڈی آئی)، اقوام متحدہ کے ترقیاتی ادارہ (یو این ڈی پی)، اقوام متحدہ کے ترقیاتی فنڈ برائے خواتین (یونیفیم)، اور انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیموکریسی اینڈ الیکٹورل اسسٹینس (آئیڈیا) کا ایک مشترکہ منصوبہ ہے۔ اس کا مقصد ٹیکنالوجی پر مبنی ایک ایسے فورم کے ذریعے سیاسی زندگی میں خواتین کی شمولیت اور افادیت بڑھانا ہے جو اہم وسائل اور مہارت فراہم کرتا ہو، گفت وشنید کو قوت بخشتا ہو، علم تخلیق کرتا ہو اور تجربات کا تبادلہ کرتا ہو۔

www.iknowpolitics.org

Leading to Choices: A Leadership Training Handbook for Women (2001)

Women's Learning Partnership for Rights, Development, and Peace (WLP)
Association Démocratique des Femmes du Maroc (ADFM)
BAOBAB for Women's Human Rights
Women's Affairs Technical Committee (WATC)

یہ خواتین کی قیادت پر ایک نصاب کے طور پر تیار کیا گیا ہے جس میں خواتین کو بااختیار بنانے اور ابلاغی حکمت عملیوں پر زور دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد شرکاء کو ابلاغ، سننے، اتفاق رائے تعمیر کرنے، مشترکہ معانی پیدا کرنے اور کام کرنے کی جگہ پر، گھر پر اور اپنی کمیونٹی میں سیکھنے کے لئے پارٹنر شپس کو فروغ دینے کے بہترین طریقوں کے تعین اور تشکیل کے قابل بنانا ہے۔

http://learningpartnership.org/docs/engltcmanual.pdf

Making IT Our Own: Information & Communication Technology Training of Trainers Manual
Women's Learning Partnership for Rights, Development, and Peace (WLP)

Making IT Our Own is an innovative technology trainer's manual developed by Women's Learning Partnership (WLP) for use in Information and Communications Technology (ICT) training workshops and training-of-trainers. The goal of the trainings is to provide technology skills for gender justice and human rights advocacy.

http://learningpartnership.org/en/publications/training/ict

Power Booklet
National Federation of Social Democratic Women In Sweden

The Power Book articulates ways for women to obtain, keep and utilize power. The book not only explores how power can be achieved and is accessible at the level of institutions, but also through everyday interactions and personal relationships.

http://www.socialdemokraterna.se/Webben-for-alla/S-kvinnor/S-kvinnor-i-Jonkopings-lan/Var-Politik/Makthandboken/Women-have-equal-right-to-power-/

Protocol to the African Charter on Human Rights on the Rights of Women
African Union

In 2003, the African Union adopted the Protocol on the Rights of Women in Africa, a supplementary protocol to the African Charter on Human and Peoples' Rights. Advancing the

http://learningpartnership.org/docs/engltcmanual.pdf

Making IT Our Own: Information & Communication Technology Training of Trainers Manual
Women's Learning Partnership for Rights, Development, and Peace (WLP)

یہ انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشنز ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) کی تربیتی ورکشاپس اور تربیتی ماہرین کی تربیت میں استعمال کے لئے ویمنز لیڈرشپ ٹریننگ پر تیار کیا گیا جدت آمیز ٹیکنالوجی پر تربیتی کتابچہ ہے۔ تربیت کا مقصد صنفی انصاف اور انسانی حقوق کی وکالت کے لئے ٹیکنالوجی میں مہارتیں فراہم کرنا ہے۔

http://learningpartnership.org/en/publications/training/ict

Power Booklet
National Federation of Social Democratic Women In Sweden

اس کتاب میں خواتین کے لئے قوت حاصل کرنے، اسے برقرار رکھنے اور اسے استعمال میں لانے کے طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ یہ نہ صرف اس بات کا جائزہ لیتی ہے کہ قوت اداروں کی سطح پر بلکہ روزمرہ کے روابط اور ذاتی تعلقات میں کس طرح حاصل کی جاسکتی ہے اور قابل رسائی ہے۔

http://www.socialdemokraterna.se/Webben-for-alla/S-kvinnor/S-kvinnor-i-Jonkopings-lan/Var-Politik/Makthandboken/Women-have-equal-right-to-power-/

Protocol to the African Charter on Human Rights on the Rights of Women
African Union

2003 میں افریقین یونین نے 'پروٹوکول آن دی رائٹس آف ویمن ان افریقہ' کی منظوری دی جو افریقن چارٹر آن ہیومن اینڈ پیپلز رائٹس پر ایک ضمنی پروٹوکول ہے۔ افریقی خواتین کے انسانی حقوق کو تخلیقی، خاطر خواہ اور تفصیلی

human rights of African women through creative, substantive and detailed language, the Protocol covers a broad range of human rights issues. For the first time in international law, it explicitly sets forth the reproductive right of women to medical abortion when pregnancy results from rape or incest or when the continuation of pregnancy endangers the health or life of the mother. The Protocol explicitly calls for the legal prohibition of female genital mutilation as well as an end to all forms of violence against women including unwanted or forced sex, and a recognition of protection from sexual and verbal violence as inherent in the right to dignity. It endorses affirmative action to promote the equal participation of women, including the equal representation of women in elected office, and calls for the equal representation of women in the judiciary and law enforcement agencies as an integral part of equal protection and benefit of the law. Articulating a right to peace, the Protocol also recognizes the right of women to participate in the promotion and maintenance of peace.

http://www.africaunion.org/root/au/Documents/Treaties/Text/Protocol%20on%20the%20Rights%20of%20Women.pdf

SADC Protocol on Gender and Development

Southern African Development Community (SADC)

In 2008, Leaders of the Southern African Development Community (SADC) signed this binding Protocol on Gender and Development with the objective to "provide for the empowerment of women, to eliminate discrimination and to achieve gender equality and equity through the development and implementation of gender-responsive legislation policies, programmes and projects". The Protocol Articles are grouped under eight

زبان میں فروغ دیتے ہوئے یہ پروٹوکول انسانی حقوق سے متعلق وسیع نوعیت کے امور کا احاطہ کرتا ہے۔ بین الاقوامی قانون میں پہلی بار یہ صاف لفظوں میں اس صورت میں طبّی اسقاط حمل سے متعلق خواتین کے تولیدی حق کو پیش کرتا ہے جب حمل عصمت دری یا ناروا فعل کا نتیجہ ہو یا جب حمل کا تسلسل ماں کی صحت یا زندگی کے لئے خطرہ پیدا کر رہا ہو۔ یہ پروٹوکول واضح الفاظ میں خواتین کے نازک اعضاء کو نقصان پہنچانے کو قانونی طور پر ممنوع قرار دینے کے علاوہ خواتین کے خلاف تشدد کی تمام صورتوں بشمول بلاخواہش یا جبری ہم بستری کا خاتمہ کرتا ہے اور عزت و وقار کے حق کے لازمی جزو کے طور پر جنسی و زبانی تشدد سے تحفظ کو تسلیم کرتا ہے۔ یہ منتخب عہدے پر خواتین کی مساوی نمائندگی سمیت خواتین کی مساوی شمولیت کے فروغ کے لئے ٹھوس اقدام یا کارروائی کی توثیق کرتا ہے اور مساوی تحفظ اور قانون کے فوائد کے لازمی جزو کے طور پر عدلیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں خواتین کی یکساں نمائندگی پر زور دیتا ہے۔ امن کے حق کو باقاعدہ شکل دیتے ہوئے یہ پروٹوکول امن کے فروغ اور قیام میں شمولیت کے لئے خواتین کے حق کو بھی تسلیم کرتا ہے۔

http://www.africa-union.org/root/au/Documents/Treaties/Text/Protocol%20on%20the%20Rights%20of%20Women.pdf

SADC Protocol on Gender and Development

Southern African Development Community (SADC)

2008 میں 'ساؤتھ افریقن ڈویلپمنٹ کمیونٹی' (ایس اے ڈی سی) کے قائدین نے اس 'پروٹوکول آن جنڈر اینڈ ڈویلپمنٹ' پر دستخط کئے جس کا مقصد ''خواتین کو بااختیار بنانا، امتیاز کا خاتمہ کرنا اور صنفی سوچ سے ہم آہنگ قانون سازی پالیسیوں، پروگراموں اور منصوبوں کی تشکیل اور عملدرآمد کے ذریعے صنفی برابری اور مساوات کا حصول'' ہے۔ پروٹوکول کی آٹھ عنوانات کے تحت گروپ بندی کی گئی ہے: آئینی اور قانونی حقوق، طرز حکمرانی، تعلیم و تربیت، پیداواری وسائل اور روزگار، صنف پر مبنی تشدد، صحت اور ایچ آئی وی یا ایڈز،

headings: constitutional and legal rights; governance; education and training; productive resources and employment; gender-based violence; health and HIV/AIDS; peace building and conflict resolution; and media, information and communication. There are 23 set targets, including that women will hold 50 percent of decision-making positions in the public and private sectors by 2015. Other key targets include ensuring that provisions for gender equality are contained in all constitutions and include affirmative action clauses, halving gender-based violence, and abolishing the legal minority status of women enshrined in many of the member states' constitutions based on the dual legal systems that recognize customary law. A section on 'final provisions' includes sections on remedies, institutional arrangements, and implementation, monitoring and evaluation.

http://www.sadc.int/index/browse/page/465

UNIFEM Gender-responsive Budgeting Website

United National Development Fund for Women (UNIFEM)
Commonwealth Secretariat and Canada's International Development Research Center (IDRC)

UNIFEM's Gender-responsive Budgeting website was launched in 2001 in collaboration with the Commonwealth Secretariat and Canada's International Development Research Centre (IDRC). The website strives to support efforts of governments, women's organizations, members of parliaments and academics to ensure that planning and budgeting processes are transparent, accountable, and effectively respond to gender equality goals.

http://www.gender-budgets.org/

تعمیر امن اور تنازعہ کا تصفیہ، اور میڈیا، اطلاعات وابلاغ۔ ان کے 23 طے شدہ اہداف ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ 2015 تک سرکاری اور نجی شعبوں میں فیصلہ سازی کے عہدوں پر 50 فیصد خواتین فائز ہوں گی۔ دیگر اہم اہداف یہ ہیں کہ اس امر کو یقینی بنانا کہ صنفی مساوات کی دفعات تمام آئینوں میں شامل ہوں جن میں ٹھوس اقدام یا کارروائی کی شقیں بھی شامل ہوں؛ صنف پر مبنی تشدد کو نصف تک لانا، اور کئی رکن ریاستوں کے آئینوں میں شامل خواتین کی قانونی طور پر اقلیتی حیثیت کا خاتمہ جو رسوم ورواج کے قانون کو تسلیم کرنے والے دہرے قانون کے نظاموں پر مبنی ہیں۔ 'حتمی دفعات' پر ایک سیکشن میں دادرسی، ادارہ جاتی انتظامات، اور عملدرآمد، نگرانی وجانچ پرکھ پر سیکشن شامل ہیں۔

http://www.sadc.int/index/browse/page/465

UNIFEM Gender-responsive Budgeting Website

United National Development Fund for Women (UNIFEM)
Commonwealth Secretariat and Canada's International Development Research Center (IDRC)

دولت مشترکہ سیکرٹریٹ اور کینیڈا کا انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ریسرچ سنٹر (آئی ڈی آر سی) یونیفیم کی Gender-responsive Budgeting ویب سائٹ کا آغاز 2001 میں دولت مشترکہ سیکرٹریٹ اور کینیڈا کے انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ ریسرچ سنٹر (آئی ڈی آر سی) کے اشتراک سے کیا گیا۔ یہ ویب سائٹ اس امر کو یقینی بنانے کے لئے حکومتوں، خواتین کی تنظیموں، ارکان پارلیمان اور تدریسی ماہرین کی ان کوششوں میں حمایت فراہم کرتی ہے کہ منصوبہ اور بجٹ سازی کے عمل شفاف، قابل احتساب، اور صنفی مساوات کے مقاصد سے موثر طور پر ہم آہنگ ہوں۔

http://www.gender-budgets.org/

United Nations Security Council Resolution 1325 (2000)
The United Nations (UN)

UNSCR 1325 was passed unanimously on October 31, 2000. It is the first resolution ever passed by the UN Security Council that specifically addresses the impact of war on women, and it stresses the importance of women's equal participation and full involvement in all efforts to maintain and promote sustainable peace and security. The resolution underscores the responsibility to protect women and girls from human rights abuses, including gender-based violence, and emphasizes the vital importance of mainstreaming gender perspectives in all aspects of conflict prevention, resolution, and reconstruction.

http://www.un.org/events/res_1325e.pdf

United Nations Security Council Resolution 1820 (2008)
The United Nations (UN)

UNSCR 1820, a follow up to UNSCR 1325, explicitly addresses the issue of sexual violence in conflict and post-conflict situations. Key provisions of the resolution recognize a direct relationship between the widespread and/or systematic use of sexual violence as an instrument of conflict and the maintenance of international peace and security; commit the Security Council to considering appropriate steps to end such atrocities and to punish their perpetrators; and request a report from the Secretary Council on situations in which sexual violence is being widely or systematically employed against civilians and on strategies for ending the practice.

http://www.undp.org/cpr/documents/gender/SCResolution1820.pdf

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1325 (2000)
اقوام متحدہ

یو این ایس سی آر 1325 کی متفقہ طور پر منظوری 31 اکتوبر 2000 کو دی گئی۔ یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے منظور کی گئی پہلی قرارداد ہے جو خاص طور پر خواتین پر جنگ کے اثرات سے متعلق ہے اور یہ خواتین کی مساوی شمولیت کی اہمیت اور پائیدار امن وسلامتی کے قیام اور فروغ کے لئے تمام کوششوں میں بھرپور شمولیت پر زور دیتی ہے۔ یہ قرارداد صنف پر مبنی تشدد سمیت انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے خواتین اور لڑکیوں کے تحفظ کی ذمہ داری کی جانب توجہ مبذول کراتی ہے اور صنفی نقطہ نظر کو تنازعہ کی روک تھام، تصفیہ اور تعمیر نو کے تمام پہلوؤں پر مجموعی عمل میں شامل کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔

http://www.un.org/events/res_1325e.pdf

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1820 (2008)
اقوام متحدہ

یو این ایس سی آر 1820، جو یو این ایس سی آر 1325 پر عمل کی پیروی ہے، صاف لفظوں میں تنازعہ اور بعد از تنازعہ کے حالات میں جنسی تشدد کے مسئلہ سے متعلق ہے۔ قرارداد کی اہم دفعات تنازعہ کے ایک آلہ کار کے طور پر صنفی تشدد کے وسیع پیمانے پر اور / یا منظم استعمال اور بین الاقوامی امن وسلامتی کے قیام کے درمیان براہ راست تعلق کو تسلیم کرتی ہیں، سلامتی کونسل کو اس نوعیت کے مظالم کو ختم کرنے اور ان کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے موزوں اقدامات پر غور کا پابند بناتی ہے، اور سیکرٹری کونسل سے ایسے حالات، جن میں جنسی تشدد کو شہریوں کے خلاف وسیع پیمانے پر یا منظم انداز میں بروئے کار لایا جاتا ہے، پر رپورٹ اور ان کے خاتمہ کے لئے حکمت عملی کی درخواست کرتی ہیں۔

http://www.undp.org/cpr/documents/gender/SCResolution1820.pdf

United Nations Security Council Resolution 1888 (2009)

The United Nations (UN)

UNSCR 1888 provides specific guidelines for implementing UNSCR 1820. The resolution call for the appointment of: a Special Representative to help coordinate the UN's actions around sexual violence, women's protection advisors and a team of experts on topics such as the rule of law, civilian and military judicial systems, and mediation, who can be rapidly deployed to assist national authorities and peacekeeping missions cope with cases of extreme sexual violence in armed conflict. Furthermore, UNSCR 1888 requests data on the prevalence of sexual violence as well as annual reports on the application of UNSCR 1888.

http://www2.ohchr.org/english/bodies/chr/special/docs/17thsession/SC_res1888_2009.pdf

United Nations Security Council Resolution 1889 (2009)

The United Nations (UN)

UNSCR 1889 builds on and offers more specific guidelines to implementing UNSCR 1325. In addition to recognizing the exclusion of women from peace building planning and the lack of funds directed towards responding to sexual violence, the resolution is most notable for its steps towards making the Security Council more accountable with regards to sexual violence. UNSCR 1889 requests that global indicators be developed to track and monitor the implementation of UNSCR 1325, and an additional report on how well women are being incorporated into the peacebuilding process.

http://www.un.org/ga/search/view_doc.asp?symbol=S/RES/1889%282009%29

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1888 (2009)

اقوام متحدہ(UN)

یو این ایس سی آر 1888، یو این ایس سی آر 1820 پر عملدرآمد کے لئے مخصوص رہنمااصول فراہم کرتی ہے۔ یہ قرارداد درج ذیل کی تقرری پر زور دیتی ہے: ایک خصوصی نمائندہ جو جنسی تشدد پر اقوام متحدہ کے اقدامات کے نظم ونسق میں مدد دے، خواتین کے تحفظ کے مشیران اور قانون کی حکمرانی، شہری و فوجی عدلیہ کے نظاموں اور مصالحت جیسے موضوعات پر ماہرین کی ٹیم جنہیں مسلح تنازعہ میں انتہادرجے کے جنسی تشدد کے واقعات سے نمٹنے کے لئے قومی حکام اور قیام امن مشنوں کی معاونت کے لئے فی الفور تعینات کیا جا سکے۔ علاوہ ازیں یو این ایس سی آر 1888 جنسی تشدد پر اعداد و شمار کے علاوہ یو این ایس سی آر 1888 کے اطلاق پر سالانہ رپورٹوں کی بھی درخواست کرتی ہے۔

http://www2.ohchr.org/english/bodies/chr/special/docs/17thsession/SC_res1888_2009.pdf

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1889 (2009)

اقوام متحدہ(UN)

یو این ایس سی آر، یو این ایس سی آر 1325 پر استوار ہے اور اس کے لئے مزید مخصوص رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔ قیام امن کی منصوبہ بندی سے خواتین کے انخلاء اور صنفی تشدد کے جوابی اقدامات کے لئے فنڈز کی کمی کو تسلیم کرنے کے علاوہ یہ قرارداد جنسی تشدد پر سلامتی کونسل کو زیادہ قابل احتساب بنانے سے متعلق اپنے اقدامات پر انتہائی قابل ذکر ہے۔ یو این ایس سی آر 1889 درخواست کرتی ہے کہ یو این ایس سی آر 1325 پر عملدرآمد کا ریکارڈ مرتب کرنے اور اس کی نگرانی کے لئے عالمی اشارات مرتب کئے جائیں اور ایک اضافی رپورٹ اس پر کہ خواتین کو کس طرح قیام امن کے عمل میں شامل کیا جارہا ہے۔

http://www.un.org/ga/search/view_doc.asp?symbol=S/RES/1889%282009%29

Win with Women Global Action Plan (2004)
The National Democratic Institute for International Affairs (NDI)

The Win with Women Global Action Plan outlines practical recommendations to help political parties broaden their appeal by becoming more inclusive and representative. Conceived at the 2003 Win with Women Global Forum on strengthening political parties Global Forum, the Plan reflects the experiences and recommendations of women political party leaders from around the world. The Plan is organized around four main themes, which address women's participation as voters, political party leaders, candidates and elected officials. Over the past three years, party activists have been using the Global Action Plan to help make parties more inclusive, and the Plan has been translated into over a dozen languages.

http://www.ndi.org/files/Global_Action_Plan_NDI_English.pdf

Women in Parliament: Beyond Numbers
International Institute for Democracy and Electoral Assistance (IDEA)

This updated edition of *Women in Parliament: Beyond Numbers Handbook* covers the ground of women's access to the legislature in three steps: It looks into the stacles women confront when entering Parliament – be they political, socio-economic or ideological and psy-chological. It presents solutions to overcome these obstacles, such as changing electoral systems and introducing quotas, and it details strategies for women to influence politics once they are elected to parliament, an institution that is traditionally male dominated. The handbook includes case studies from Argentina, Burkina Faso, Ecuador, France, Indonesia, Rwanda, South Africa and Sweden,

Win with Women Global Action Plan (2004)
The National Democratic Institute for International Affairs (NDI)

Win with Women Global Action Plan میں سیاسی جماعتوں کو زیادہ شرکت اور نمائندگی پر مبنی شکل اختیار کرتے ہوئے اپنی پذیرائی کو وسعت دینے کے لئے عملی سفارشات کا ایک خاکہ پیش کرتا ہے۔ یہ 2003 میں سیاسی پارٹیوں پر Win with Women Global Forum کے موقع پر تخلیق کیا گیا جو دنیا بھر سے تعلق رکھنے والی خواتین سیاسی پارٹی قائدین کے تجربات اور سفارشات کی عکاسی کرتا ہے۔ اس پلان کی تنظیم چار اہم پیغامات پر کی گئی جو بطور ووٹر، سیاسی پارٹی قائد، امیدوار اور منتخب عہدیدار خواتین کی شمولیت سے متعلق ہیں۔ گزشتہ تین سال سے پارٹی کارکن اپنی پارٹیوں کو زیادہ شمولیت پر مبنی بنانے کے لئے گلوبل ایکشن پلان استعمال کر رہی ہیں اور اس کا ترجمہ درجن سے زائد زبانوں میں کیا جا چکا ہے۔

http://www.ndi.org/files/Global_Action_Plan_NDI_English.pdf

Women in Parliament: Beyond Numbers
International Institute for Democracy and Electoral Assistance (IDEA)

اس رہنما کتابچہ کا تازہ ترین ایڈیشن تین مراحل میں مقننہ تک خواتین کی رسائی کے عمل کا احاطہ کرتا ہے۔ یہ ان رکاوٹوں کا جائزہ لیتا ہے جو خواتین کو پارلیمان میں داخل ہوتے وقت پیش آتی ہیں خواہ وہ سیاسی ہوں یا سماجی و معاشی یا نظریاتی اور نفسیاتی۔ یہ ان رکاوٹوں پر قابو پانے کے لئے حل پیش کرتا ہے مثلاً انتخابی نظاموں میں تبدیلی اور کوٹہ سسٹم کا اجرائی، اور اس میں خواتین کے لئے حکمت عملیاں دی گئی ہیں کہ وہ پارلیمان جو روایتی طور پر مردوں کے زیر غلبہ ادارہ ہوتا ہے، میں داخل ہونے کے بعد سیاست پر کس طرح اثرانداز ہو سکتی ہیں۔ اس کتابچہ میں ارجنٹائن، برکینا فاسو، ایکواڈور، فرانس، انڈونیشیا، روانڈا، جنوبی افریقہ اور سویڈن سے کیس سٹڈیز کے علاوہ عرب دنیا، لاطینی امریکہ، جنوبی ایشیا سے علاقائی جائزہ رپورٹیں اور انٹر پارلیمنٹری یونین (آئی پی یو) کی جانب سے ایک کیس سٹڈی شامل ہیں۔

as well as regional overviews from the Arab World, Latin America, South Asia and a case study on the Inter-Parliamentary Union (IPU).

http://www.idea.int/publications/wip2/

http://www.idea.int/publications/wip2/

reporting process plays a critical role in holding governments accountable to their treaty obligations.

It is important to note the difference between a shadow report and an alternative report. When an NGO writes its report, with access to the government report submitted to the CEDAW Committee, this is called a shadow report. When an NGO writes its report where no government report is available (e.g. either because their government has not written one or it writes it too late), this is called an alternative report.

http://www.iwrawap.org/using_cedaw/sreport_guidelines.htm

http://www.globalrights.org/site/DocServer/Guide_to_Shadow_Reporting_July_2009.pdf?docID=10544

Beijing Platform for Action

The Fourth World Conference on Women was convened by the United Nations in 1995 in Beijing, China. The aim of the conference was to assess the progress since the Nairobi World Conference on Women in 1985 and to adopt a platform for action, concentrating on key issues identified as obstacles to the advancement of women in the world. The conference focused on 12 areas of concern including education, health, violence against women, women and armed conflict, poverty, women and the economy, power and decision-making, human rights, media, the girl-child, and the environment. The participating governments adopted the Beijing Declaration and Platform for Action in order to address these concerns.

http://www.un.org/womenwatch/daw/beijing/pdf/BDPfA%20E.pdf

Caucus

Women's caucuses are a critical component of

حکومتوں کو معاہدے کے تحت اپنی ذمہ داریوں پر قابل احتساب بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

شیڈو رپورٹ اور متبادل رپورٹ کے درمیان فرق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ جب کسی این جی او کو رپورٹ تحریر کرتے وقت سی ای ڈے اے ڈبلیو کمیٹی کو جمع کرائی گئی حکومتی رپورٹ پر رسائی حاصل ہو تو یہ شیڈو رپورٹ کہلاتی ہے۔ جب کوئی این جی او ایسی کوئی رپورٹ تیار کر رہی ہو جس پر کوئی حکومتی رپورٹ موجود نہ ہو (مثلاً یا تو حکومت نے تحریر ہی نہ کی ہو یا پھر یہ تاخیر کا شکار ہو) تو اسے متبادل رپورٹ کا نام دیا جاتا ہے۔

http://www.iwrawap.org/using_cedaw/sreport_guidelines.htm

http://www.globalrights.org/site/DocServer/Guide_to_Shadow_Reporting_July_2009.pdf?docID=1054

بیجنگ پلیٹ فارم فار ایکشن

خواتین پر چوتھی عالمی کانفرنس اقوام متحدہ کی جانب سے 1995 میں چین کے شہر بیجنگ میں طلب کی گئی۔ کانفرنس کا مقصد 1985 میں خواتین پر نیروبی عالمی کانفرنس کے بعد ہونے والی پیشرفت کا جائزہ لینا اور عمل کے لئے کوئی ایسا پلیٹ فارم اپنانا تھا جو دنیا میں خواتین کو آگے لانے کی راہ میں درپیش اہم مسائل پر توجہ مرکوز کر سکے۔ کانفرنس میں تعلیم، صحت، خواتین کے خلاف تشدد، خواتین اور مسلح تنازعہ، غربت، خواتین اور معیشت، اختیار و فیصلہ سازی، انسانی حقوق، میڈیا، لڑکیوں، اور ماحولیات سمیت 12 اہم شعبوں پر توجہ دی گئی۔ شرکت کرنے والی حکومتوں نے ان تمام مسائل کے ازالہ کے لئے بیجنگ ڈیکلریشن اینڈ پلیٹ فارم فار ایکشن کی منظوری دی۔

http://www.un.org/womenwatch/daw/beijing/pdf/BDPfA%20E.pdf

کاکس

خواتین کے کاکس یا اجتماعی فورم جمہوری طرز حکمرانی کی تعمیر کا اہم جزو ہیں۔ دنیا

building democratic governance. Worldwide, women's caucuses or committees have been essential in integrating a gender perspective into the policy development process and in introducing legislation that addresses priority issues for the achievement of gender equality. Women's parliamentary caucuses frequently represent a unique space within legislatures for multi-partisan debate and to amplify the ability of the women's caucuses and commissions to be effective within the larger legislative, civic and political processes. Women's caucuses play a number of roles and help consolidate women's political power in a variety of ways.

بھر میں خواتین کے کاکس یا کمیٹیاں پالیسی تشکیل کے عمل میں صنفی نقطہ نظر کو شامل کرانے اور ایسے قوانین متعارف کرانے کے لئے ناگزیر ہیں جو صنفی مساوات کے حصول کے لئے ترجیحی امور سے متعلق ہو۔ خواتین کے پارلیمانی کاکس مقننہ کے اندر کثیر جماعتی بحث اور خواتین کے کاکس اور کمیشن کی اس صلاحیت کے اظہار کے لئے منفرد گنجائش کی علامت ہیں کہ وہ وسیع تر مقننہ، شہری اور سیاسی کارروائیوں میں موثر ہیں۔ خواتین کے اجتماعی فورم متعدد کردار ادا کرتے ہیں اور خواتین کے سیاسی اختیارات کو متعدد طریقوں سے ٹھوس شکل دینے میں مدد دیتے ہیں۔

Civil Society Organizations (CSOs)

Civil Society refers to all groups outside government such as community groups, non-governmental organizations, labor unions, indigenous peoples' organizations, faith-based organizations, professional associations and foundations. Civil society expresses the interests of social groups and raises awareness of key issues in order to influence policy and decision-making. In recent decades, civil society organizations (CSOs) have been successful in shaping global policy through advocacy campaigns and mobilization of people and resources.

سول سوسائٹی تنظیمیں (CSOs)

سول سوسائٹی حکومت سے باہر وہ تمام گروپ ہیں جن میں کمیونٹی گروپ، غیر سرکاری تنظیمیں، لیبر یونینز، مقامی لوگوں کی تنظیمیں، عقائد پر مبنی تنظیمیں، پیشہ ورانہ انجمنیں اور فاؤنڈیشنز شامل ہیں۔ سول سوسائٹی سماجی گروپوں کے مفادات کا اظہار کرتی ہے اور پالیسی و فیصلہ سازی پر اثرانداز ہونے کے لئے اہم امور پر آگاہی پیدا کرتی ہے۔ حالیہ دہائیوں میں سول سوسائٹی تنظیمیں وکالتی مہمات اور لوگوں اور وسائل کو فعال بناتے ہوئے عالمی پالیسی کی تشکیل میں کامیاب رہی ہیں۔

Coalition

A coalition is a group of individuals, organizations, or parties that work together – even temporarily – to achieve a common goal, such as the passage of a specific piece of legislation. Coalition building is one of the most effective strategies for ensuring women's rights, women's political participation, and gender-sensitive policy making. It is also a critical component of and competence among actors in a robust democratic governance.

اتحاد

اتحاد افراد، تنظیموں یا پارٹیوں کا ایک گروپ ہے جو عارضی طور پر سہی، کسی مشترکہ مقصد مثلاً کسی خاص مسودہ قانون کی منظوری کے لئے مل کر کام کرتا ہے۔ اتحاد کی تعمیر خواتین کے حقوق، خواتین کی سیاسی شمولیت اور صنفی احساس پر مبنی پالیسی سازی کو یقینی بنانے کی موثر ترین حکمت عملیوں میں سے ایک ہے۔ یہ ایک بھرپور جمہوری طرز حکمرانی میں اہلیت پیدا کرنے کا بھی ایک اہم ترین جزو ہے۔

Convention on the Elimination of Discrimination Against Women (1979)

Adopted in 1979 by the UN General Assembly, [CEDAW] is often described as an international bill of rights for women. It defines what constitutes discrimination against women and sets up an agenda for national action to end such discrimination. The Convention takes an important place in bringing the female half of humanity into the focus of human rights concerns. The spirit of the Convention is rooted in the goals of the United Nations: to reaffirm faith in fundamental human rights, in the dignity, and worth of the human person, in the equal rights of men and women. The present document consists of 30 articles that spell out the meaning of equality and how women's rights can be achieved in areas such as: individual rights against discrimination; political and civil rights; and social, cultural and economic rights. In so doing, the Convention establishes not only an international bill of rights for women, but also an agenda for action by countries to guarantee the enjoyment of those rights. The Convention now has 98 signatories and 186 countries are party to the treaty.

http://www.un.org/womenwatch/daw/cedaw/

Culture

Culture should be regarded as the set of distinctive patterns of ideas, beliefs, and norms that characterize a society or social group within a society. In addition to art and literature, culture encompasses lifestyles, ways of living together, value systems, traditions and beliefs.

http://unesdoc.unesco.org/images/0012/001271/127160m.pdf

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

خواتین کے خلاف امتیاز کے خاتمہ پر کنونشن(1979)

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کی جانب سے 1979 میں اپنائے گئے سی ای ڈی اے ڈبلیو کو خواتین کے حقوق کا بین الاقوامی بل قرار دیا جاتا ہے۔اس میں بیان کی گئی تعریف خواتین کے خلاف امتیاز کا تعین کرتی ہے اور یہ اس امتیاز کے خاتمہ کے لئے قومی عمل کا ایجنڈا طے کرتا ہے۔ یہ کنونشن انسانی حقوق کے امور میں انسانیت کے نصف یعنی خواتین کو مرکزی حیثیت دیتے ہوئے ایک اہم مقام حاصل کر چکا ہے۔اس کنونشن کی روح اقوام متحدہ کے وہ مقاصد ہیں جو بنیادی انسانی حقوق، وقار اور انسانی شخصیت کی قدر و قیمت میں مردوں اور خواتین کے مساوی حقوق پر یقین کو ٹھوس شکل دیتے ہیں۔ موجودہ دستاویز 30 آرٹیکلز پر مشتمل ہے جو مساوات کے معانی واضح کرتی ہے اور یہ طے کرتی ہے کہ مختلف شعبوں مثلاً امتیاز کے خلاف انفرادی حقوق، سیاسی و شہری حقوق، اور سماجی، ثقافتی اور معاشی حقوق میں خواتین کے حقوق کو کس طرح یقینی بنایا جا سکتا ہے۔ اس حوالے سے کنونشن نہ صرف خواتین کے حقوق کا بین الاقوامی بل بلکہ ان حقوق کی ضمانت فراہم کرنے کے لئے ملکوں کی طرف سے عمل کا ایجنڈا بھی طے کرتا ہے۔ کنونشن پر دستخط کرنے والے ملکوں کی تعداد اس وقت 98 ہے جبکہ 186 ممالک اس معاہدے میں فریق ہیں۔

http://www.un.org/womenwatch/daw/cedaw/

ثقافت

کلچر یا ثقافت کو خیالات، عقائد اور اقدار کا ایک ایسا مجموعہ قرار دیا جاتا ہے جو کسی معاشرے یا معاشرے کے اندر موجود سماجی گروپ کا خاصہ ہوتے ہیں۔ فن اور ادب کے علاوہ کلچر میں طرز زندگی، مل جل کر رہنے کے طرز زندگی، اقدار کے نظام، روایات اور عقائد شامل ہوتے ہیں۔

http://unesdoc.unesco.org/images/0012/001271/127160m.pdf

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

Enforcement Mechanisms

Procedures or remedies that are available to seek redress either at the national or international level for violations or non-compliance of a treaty, law or policy related to women's rights.

http://www.stopvaw.org/Enforcement_Mechanisms_In_The_United_Nations.html

Gender

Gender refers to the roles and responsibilities of men and women that are created in our families, our societies and our cultures. The concept of gender also includes the expectations held about the characteristics, aptitudes and likely behaviors of both women and men (femininity and masculinity). Gender roles and expectations are learned. They can change over time and they vary within and between cultures. Systems of social differentiation such as political status, class, ethnicity, physical and mental disability, age and more, modify gender roles. The concept of gender is vital because, applied to social analysis; it reveals how women's subordination (or men's domination) is socially constructed. As such, the subordination can be changed or ended. It is not biologically predetermined nor is it fixed forever.

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

Gender Analysis

Gender Analysis offers a framework for illuminating the opportunities and constraints in program activities that are based on the relations between women and men. The analysis of information about men's and women's roles in society, their interdependence, access to resources, and relative participation

عملدرآمد کے میکنزم

دادرسی کے ایسے طریقے جو خواتین کے حقوق سے متعلق کسی معاہدے، قانون یا پالیسی کی خلاف ورزیوں یا عدم پاسداری کے لئے قومی یا بین الاقوامی سطح پر دادرسی کے لئے موجود ہوں۔

http://www.stopvaw.org/Enforcement_Mechanisms_In_The_United_Nations.html

صنف

صنف سے مراد مردوں اور خواتین کے وہ کردار اور ذمہ داریاں ہیں جو ہمارے خاندانوں، ہمارے معاشروں اور ہماری ثقافتوں میں تخلیق ہوتے ہیں۔ صنف کے تصور میں مردوں اور خواتین دونوں کے اوصاف، رجحانات اور ممکنہ طرز عمل کے بارے میں پائی جانے والی توقعات بھی شامل ہیں۔ صنفی کردار اور توقعات سیکھنے سے آتے ہیں۔ یہ وقت کے ساتھ ساتھ بدل سکتے ہیں اور مختلف ثقافتوں میں اور ان کے درمیان ان کی نوعیت مختلف ہوتی ہے۔ سماجی تفریق کے نظام مثلاً سیاسی حیثیت، طبقہ، نسل، جسمانی و ذہنی معذوری، عمر وغیرہ صنفی کرداروں کو تبدیل کرتے ہیں۔ صنف کا تصور اس بناء پر کلیدی حیثیت رکھتا ہے کہ سماجی تجزیہ پر لاگو کریں تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح خواتین کی ادنی حیثیت (یا مردوں کی اعلیٰ حیثیت) کی سماجی طور پر تعمیر ہوتی ہے۔ درحقیقت اس ادنی حیثیت کو تبدیل یا ختم کیا جاسکتا ہے۔ حیاتیاتی اعتبار سے یہ پہلے سے طے شدہ ہوتی ہے نہ اس کی نوعیت ہمیشہ کے لئے مقرر ہوتی ہے۔

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

صنفی تجزیہ

صنفی تجزیہ پروگرام سرگرمیوں میں ایسے مواقع اور رکاوٹوں پر روشنی ڈالنے کے لئے ایک فریم ورک پیش کرتا ہے جو مردوں اور خواتین کے درمیان تعلقات پر مبنی ہیں۔ معاشرے میں مردوں اور خواتین کے کرداروں، ان کے باہمی انحصار، وسائل تک رسائی اور شرکت واختیار کے باہمی تعلق پر معلومات ایسی

and power provides essential insights needed to build, policies, programs and projects that identify and meet the different needs of men and women. Including gender analysis as a part of the program planning process, helps the practitioner identify key gender issues to build into program design and implementation.

http://www.usaid.gov/our_work/cross-cutting_programs/wid/gender/gender_analysis.html

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

Gender-Based Violence

Gender-Based Violence is any act or threat that inflicts physical, sexual or psychological harm on a person because of their gender. Gender-based violence both reflects and reinforces inequities between men and women and compromises the health, dignity, security and autonomy of its victims. It encompasses a wide range of human rights violations, including sexual abuse of children, rape, domestic violence, sexual assault and harassment, trafficking of women and girls and several harmful traditional practices. Any one of these abuses can leave deep psychological scars, damage the health of women and girls in general, including their reproductive and sexual health, and in some instances, results in death. Gender-based violence also serves – by intention or effect – to perpetuate male power and control. It is sustained by a culture of silence and denial of the seriousness of the health consequences of abuse.

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

http://www.unfpa.org/gender/violence.htm

Gender Equality

Gender Equality means that women and men

پالیسیوں، پروگراموں اور منصوبوں کی تعمیر کے لئے درکار ضروری اندرونی معلومات فراہم کرتی ہیں جو مردوں اور خواتین کی مختلف ضروریات کا تعین کرتے ہیں اور انہیں پورا کرتے ہیں۔ صنفی تجزیہ کو پروگرام منصوبہ بندی کے عمل کا حصہ بنانے سے پروگرام ماہرین کو اہم صنفی امور کے تعین میں مدد ملتی ہے جن پر پروگرام ڈیزائن اور عملدرآمد کی تعمیر ہوتی ہے۔

http://www.usaid.gov/our_work/cross-cutting_programs/wid/gender/gender_analysis.html

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

صنف پر مبنی تشدد

صنف پر مبنی تشدد ایسا کوئی عمل یا خطرہ ہے جو کسی فرد کو اس کے صنف کے باعث جسمانی، جنسی یا نفسیاتی نقصان کا شکار بناتا ہے۔ صنف پر مبنی تشدد مردوں اور خواتین کے درمیان عدم مساوات کی عکاسی بھی کرتا ہے اور اسے تقویت بھی دیتا ہے اور یہ متاثرین کی صحت، وقار، سلامتی اور خود مختاری کو سمجھوتے کا شکار بنا دیتا ہے۔ اس میں بچوں کے ساتھ جنسی بدسلوکی، عصمت دری، گھریلو تشدد، جنسی حملہ اور ڈراؤ دھمکاؤ، عورتوں اور لڑکیوں کی سمگلنگ اور متعدد ضرر رساں روایتی مروجہ طریقوں سمیت وسیع نوعیت کی انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں شامل ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی بدسلوکی بالعموم خواتین اور لڑکیوں کے لئے نفسیات اور صحت دونوں اعتبار سے شدید نقصان کا باعث بن سکتی ہے جن میں ان کی تولیدی و جنسی صحت اور بعض صورتوں میں موت کی صورت میں نتائج شامل ہیں۔ صنف پر مبنی تشدد، اپنے ارادے یا اثر کے اعتبار سے مرد کی طاقت اور کنٹرول کو تقویت دینے کا باعث بھی بنتا ہے۔ خاموشی کا کلچر اور بدسلوکی کے صحت پر اثرات کا سنجیدگی سے انکار اسے دیرپا بناتے ہیں۔

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

http://www.unfpa.org/gender/violence.htm

صنفی مساوات

صنفی مساوات سے مراد یہ ہے کہ مردوں اور خواتین کو اپنے بھرپور انسانی حقوق

have equal conditions for realizing their full human rights and for contributing to, and benefiting from, economic, social, cultural and political development. Gender equality is therefore the equal valuing by society of both the similarities and the differences of men and women, and the roles they play. It is based on women and men being full partners in their home, their community and their society.

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

کو عملی جامہ پہنانے اور معاشی، سماجی، ثقافتی اور سیاسی ترقی میں اپنا کردار ادا کرنے اور اس سے مستفید ہونے کے لئے یکساں حالات میسر ہوں۔ لہٰذا صنفی مساوات مردوں اور خواتین کی مشابہت اور فرق کے پہلوؤں کے علاوہ ان کی طرف سے ادا کئے جانے والے کرداروں کو معاشرے کی طرف سے یکساں اہمیت و وقعت دینے کا نام ہے۔ یہ اس امر پر مبنی ہے کہ مرد اور خواتین اپنے گھر، اپنی کمیونٹی اور اپنے معاشرے میں بھرپور پارٹنرز کے طور پر رہیں۔

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

Gender Equity

Gender equity denotes the equivalence in life outcomes for women and men and recognizes their different needs and interests. To ensure fairness, measures must often be put in place to compensate for the historical and social disadvantages that prevent women and men from operating on a level playing field, such as a redistribution of power and resources. Equity is a means. Equality is the result.

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

صنفی برابری

صنفی برابری مردوں اور خواتین کے لئے زندگی کے نتائج میں برابری اور ان کی مختلف ضروریات اور مفادات کو تسلیم کرنے کا نام ہے۔ منصفانہ سوچ کو یقینی بنانے کے لئے اکثر ایسے اقدامات کرنا پڑتے ہیں جو ایسی تاریخی اور سماجی رکاوٹوں کا ازالہ کرتے ہوں جو خواتین اور مردوں کو یکساں مواقع پر مبنی میدان میں کام کرنے سے روکتے ہیں مثلاً اختیارات اور وسائل کی تقسیم نو۔ برابری طریقہ ہے تو مساوات اس کا نتیجہ۔

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

Gender Mainstreaming

Gender Mainstreaming is the process of assessing the implications for women and men of any planned action, including legislation, policies or programs, in all areas and at all levels. It is a strategy for ensuring that women's and men's concerns and experiences are considered and represented in the design, implementation, monitoring and evaluation of policies and programs in all political, economic and societal spheres so that women and men benefit equally and inequality is not perpetuated. The ultimate goal is to achieve gender equality.

صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنائیں

جنڈر مین سٹریمنگ تمام شعبوں میں اور تمام سطحوں پر قانون سازی، پالیسیوں یا پروگراموں سمیت کسی بھی منصوبہ بند عمل کے مردوں اور خواتین کے لئے مضمرات کا تجزیہ ہے۔ یہ اس امر کو یقینی بنانے کی حکمت عملی ہے کہ تمام سیاسی، معاشی اور معاشرتی میدانوں میں پالیسیوں اور پروگراموں کے ڈیزائن، عملدرآمد، نگرانی اور جانچ پرکھ میں خواتین اور مردوں کے خدشات اور تجربات کو پیش نظر رکھا جائے اور نمائندگی دی جائے تاکہ مرد اور خواتین یکساں طور پر مستفید ہو سکیں اور عدم مساوات کو تقویت نہ ملے۔ حتمی مقصد صنفی مساوات کا حصول ہے۔

http://portal.unesco.org/en/ev.php-URL_ID=29008&URL_DO=DO_TOPIC&URL_SECTION=201.html

Gender Parity

Gender Parity refers to an equal number of women and men represented in any body, organization, group or activity.

Gender Quota

Gender quotas, generally used in reference to women, are mandated targets or minimum thresholds for the number of women (or men), often as candidates proposed by a party for election or reserved seats for women in the legislature. Quotas may be constitutionally or legislatively mandated or take the form of voluntary political party quotas. Gender quotas are generally put in place in response to the slow rate at which the representation of women in decision-making bodies has increased in a country.

http://www.idea.int/

Gender Relations

Gender Relations are hierarchical relations of power between women and men that tend to disadvantage women.

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

Gender-responsive Budgeting

Gender-responsive budgeting (GRB) is a tool used to analyze public spending from a gender perspective to identify the impact of government revenue and expenditures on women and men, boys and girls. It entails identifying the gaps between policy statements and the resources committed to their implementation. GRB initiatives aim to

http://portal.unesco.org/en/ev.php-URL_ID=29008&URL_DO=DO_TOPIC&URL_SECTION=201.html

صنفی یکسانیت

صنفی یکسانیت سے مراد خواتین اور مردوں کی یکساں تعداد ہے جو کسی ادارے، تنظیم، گروپ یا سرگرمی میں شامل ہو۔

صنفی کوٹہ

صنفی کوٹہ، جس کا استعمال عام طور پر خواتین کے حوالے سے کیا جاتا ہے، خواتین (یا مردوں) کی تعداد کے لئے ایسے لازمی اہداف یا کم سے کم تعداد کے معیارات ہیں جو اکثر انتخابات کے لئے پارٹی کی طرف سے بطور امیدوار یا مقننہ میں خواتین کے لئے مخصوص نشستوں کے طور پر تجویز کئے جاتے ہیں۔ کوٹہ کو آئینی یا قانونی حیثیت حاصل ہو سکتی ہے یا پھر یہ سیاسی جماعتوں کی طرف سے رضاکارانہ طور پر بھی اپنایا جا سکتا ہے۔ صنفی کوٹہ سسٹم عام طور پر کسی ملک میں فیصلہ سازی کے اداروں میں خواتین کی نمائندگی میں اضافہ کی سست رفتاری کے جواب میں رائج کئے جاتے ہیں۔

http://www.idea.int/

صنفی تعلقات

صنفی تعلقات مردوں اور خواتین کے درمیان نظام مراتب کے تحت طاقت کے تعلقات ہیں جو خواتین کے لئے محرومی کا باعث بنتے ہیں۔

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ سازی

صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ سازی (GRB) صنفی نقطہ نظر سے سرکاری اخراجات کے تجزیہ کے لئے استعمال کیا جانے والا طریقہ ہے جس کا مقصد مردوں اور خواتین، لڑکوں اور لڑکیوں پر حکومتی آمدنی اور اخراجات کے اثرات کا تعین ہوتا ہے۔ اس سلسلے میں پالیسی بیانات اور ان پر عملدرآمد کے لئے طے کئے جانے والے وسائل کے درمیان فرق کا تعین کیا جاتا ہے۔ GRB کی

strengthen citizen advocacy and monitoring, hold public officials more accountable, and provide the needed information to challenge discrimination, inefficiency and corruption in order to propose feasible policy alternatives. Additionally, by highlighting the ways in which women contribute to society and the economy with their unpaid labor, and the needs of the poorest and most powerless members of society, GRB initiatives are important mechanisms for promoting social equality.

کاوشوں کا مقصد شہریوں کی وکالت اور نگرانی کو مستحکم بنانا، سرکاری عہدیداروں کو زیادہ قابل احتساب بنانا، اور امتیاز، نااہلی اور کرپشن کو چیلنج کرنے کے لئے درکار معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے تاکہ قابل عمل پالیسی متبادل تجویز کئے جا سکیں۔ علاوہ ازیں ایسے طریقوں کو اجاگر کرتے ہوئے، جن میں خواتین اپنی بلااجرت محنت سے معاشرے اور معیشت میں اپنا کردار ادا کرتی ہیں، اور معاشرے کے غریب ترین اور انتہائی بے اختیار ارکان کی ضروریات، کے حوالے سے GRB کاوشیں سماجی مساوات کے فروغ کے اہم میکنزم کی حیثیت رکھتی ہیں۔

Gender Roles

صنفی کردار

Gender roles are learned behaviors in a given society, community or other group that condition which activities, tasks and responsibilities are perceived as male and female. Perceived gender roles are affected by age, class, race, ethnicity, sexual orientation, religion and by the geographical, economic and political environment. Changes in gender roles often occur in response to changing economic, natural or political circumstances, including development efforts.

صنفی کردار کسی معاشرے، کمیونٹی یا دیگر گروپ کے معلوم طرز عمل ہوتے ہیں جن کے تحت سرگرمیاں، کام اور ذمہ داریاں مردوں اور خواتین سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ صنفی کرداروں کا یہ فہم عمر، طبقے، نسل، ذات، جنسی رجحان، مذہب، کے علاوہ جغرافیائی، معاشی اور سیاسی ماحول سے متاثر ہوتا ہے۔ صنفی کرداروں میں تبدیلیاں اکثر بدلے ہوئے معاشی، قدرتی یا سیاسی ماحول بشمول ترقیاتی کوششوں کے جواب میں رونما ہوتی ہیں۔

http://www.undp.org/

http://www.undp.org/

Gender Sensitivity

صنفی احساس

Gender sensitivity is the ability to recognize gender issues, and the ability to recognize women's different perceptions and interests arising from their different social location and different gender roles. This concept was developed as a way to reduce barriers to personal and economic development created by sexism. Gender sensitivity helps to generate respect for the individual regardless of sex. It helps members of both sexes determine which assumptions in matters of gender are valid and which are stereotypes or generalizations.

صنفی احساس اس قابلیت کا نام ہے کہ صنفی امور کا تعین کیا جائے اور مختلف سماجی محل وقوع اور مختلف سماجی کرداروں کے پیش نظر خواتین کے مختلف فہم اور مفادات کا ادراک کیا جائے۔ اس تصور کو ذاتی اور معاشی ترقی میں صنف پر مبنی امتیاز سے پیدا ہونے والی رکاوٹیں کم کرنے کے ایک طریقے کے طور پر ترویج دی گئی۔ صنفی احساس جنس سے قطع نظر افراد کے لئے احترام پیدا کرنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ دونوں جنس کے ارکان کو یہ طے کرنے میں مدد دیتا ہے کہ صنف کے امور میں کون سے مفروضے درست ہیں اور کون سے دقیانوسی باتیں یا عمومی باتیں۔

http://unesdoc.unesco.org/images/0012/001281/128166eb.pdf

http://unesdoc.unesco.org/images/0012/001281/128166eb.pdf

International Knowledge Network of Women in Politics (iKNOW Politics):

iKNOW Politics is a joint project of the National Democratic Institute (NDI), the United Nations Development Programme (UNDP), the United Nations Development Fund for Women (UNIFEM) and the International Institute for Democracy and Electoral Assistance (IDEA). Its goal is to increase the participation and effectiveness of women in political life through a technology enabled forum that provides access to critical resources and expertise, stimulates dialogue, creates knowledge and shares experiences.

www.iknowpolitics.org

Marginalization

Marginalization is the social process of relegating or confining a social group to a lower social standing. Through the process of marginalization, women have been historically or traditionally excluded by wider society from political and decision-making processes. Political marginalization also refers to the circumstances of under-representation or misrepresentation of women in decision-making bodies.

Win with Women Initiative

Because the meaningful inclusion of women is integral to vibrant democratic development and strong political parties, NDI and its chairman, Madeleine K. Albright, launched the Win with Women Global Initiative to promote strategies for increasing women's political leadership worldwide. Central to the initiative is the Global Action Plan, a document that outlines practical recommendations for political parties to broaden their appeal by becoming more inclusive and representative. The Global Action Plan was created in 2003, when the National Democratic Institute (NDI)

انٹرنیشنل نالج نیٹ ورک آن ویمن ان پالیٹکس

iKNOW Politics نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ (این ڈی آئی)، اقوام متحدہ کے ترقیاتی ادارے یو این ڈی پی، اقوام متحدہ کے ترقیاتی فنڈ برائے خواتین (یونیفیم) اور انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیموکریسی اینڈ الیکٹورل اسسٹنس (آئیڈیا) کا ایک مشترکہ پراجیکٹ ہے۔ اس کا مقصد ٹیکنالوجی پر مبنی ایک ایسے فورم کے ذریعے سیاست میں خواتین کی شمولیت اور افادیت میں اضافہ کرنا ہے جو اہم وسائل اور مہارتوں تک رسائی فراہم کرتا ہو، گفت وشنید کو آگے بڑھاتا ہو، علم تخلیق کرتا ہو اور تجربات کا تبادلہ کرتا ہو۔

www.iknowpolitics.org

غیر اہم بنانا

یہ ایک ایسا سماجی عمل ہے جو کسی سماجی گروپ کو پست سماجی مقام تک محدود کر دیتا ہے۔ اس عمل کے ذریعے تاریخی یا روایتی طور پر وسیع تر معاشرے کی طرف سے خواتین کو سیاست اور فیصلہ سازی کے عمل سے خارج کیا گیا ہے۔ میدان سیاست میں اس سے مراد وہ حالات ہیں جن میں فیصلہ سازی کے اداروں میں خواتین کو کم نمائندگی یا نارواں نمائندگی حاصل ہوتی ہے۔

Win with Women Initiative

خواتین کی بامعنی شمولیت چونکہ فعال جمہوری ترقی اور مضبوط سیاسی جماعتوں کے لئے لازمی جزو کی حیثیت رکھتی ہے اس لئے این ڈی آئی (NDI) اور اس کی چیئرمین میڈلین کے البرائٹ نے دنیا بھر میں خواتین کی سیاسی قیادت میں اضافہ کی حکمت عملیوں کے فروغ کے لئے Win with Women Global Initiative کا آغاز کیا۔ اس کاوش میں Action Plan نامی دستاویز کو مرکزی حیثیت حاصل ہے جس میں سیاسی جماعتوں کے لئے زیادہ شمولیت پر مبنی اور نمائندہ بنتے ہوئے اپنی پذیرائی کو وسیع بنانے کے لئے عملی سفارشات دی گئی ہیں۔ گلوبل ایکشن پلان 2003 میں تیار کیا گیا جب نیشنل ڈیموکریٹک انسٹی ٹیوٹ (این ڈی آئی) نے واشنگٹن میں 27 ملکوں سے تعلق رکھنے والی خواتین سیاسی پارٹی قائدین کا ایک بین الاقوامی

convened in Washington, D.C. an international working group of women political party leaders from 27 countries to identify how best to establish mechanisms within political parties that enhance opportunities for women. In 2005, NDI established the Madeleine K. Albright Grant as a means of acknowledging and supporting small or developing grassroots organizations around the word that have effectively worked to promote women's participation in politics.

http://www.ndi.org/womens_programs?page=0%2C4#GlobalInitiatives

ورکنگ گروپ طلب کیا جس کا مقصد یہ طے کرنا تھا کہ خواتین کے لئے مواقع بڑھانے پر سیاسی جماعتوں کے اندر بہترین میکنزم کس طرح قائم کئے جائیں۔ 2005 میں این ڈی آئی (NDI) نے میڈلین کے البرائٹ گرانٹ قائم کی جو دنیا بھر سے تعلق رکھنے والی چھوٹی یا ترقی پذیر نچلی سطح کی ایسی تنظیموں کی خدمات کے اعتراف یا معاونت کا ایک ذریعہ ہے جو سیاست میں خواتین کی شمولیت کے فروغ کے لئے موثر طور پر کام کرتی ہیں۔

http://www.ndi.org/womens_programs?page=0%2C4#GlobalInitiatives

Patriarchy

Patriarchy is a political-social system that insists that males are inherently dominant and superior. Patriarchal systems that are embedded in our government, economic, political and social institutions perpetuate structural inequalities between men and women.

مرد کی سربراہی کا نظام

یہ ایک ایسا سیاسی و سماجی نظام ہے جس کا اصرار ہے کہ مرد اپنی خاصیت کے اعتبار سے غالب اور برتر ہے۔ یہ نظام جو ہمارے حکومتی، معاشی، سیاسی اور سماجی اداروں سے جڑا ہے، مردوں اور عورتوں کے درمیان ڈھانچہ جاتی عدم مساوات کے پہلوؤں کو تقویت دیتا ہے۔

Protocol to the African Charter on Human Rights on the Rights of Women

In 2003, the African Union adopted the Protocol on the Rights of Women in Africa, a supplementary protocol to the African Charter on Human and Peoples' Rights. Advancing the human rights of African women through creative, substantive and detailed language, the Protocol covers a broad range of human rights issues. For the first time in international law, it explicitly sets forth the reproductive right of women to medical abortion when pregnancy results from rape or incest or when the continuation of pregnancy endangers the health or life of the mother. The Protocol explicitly calls for the legal prohibition of female genital mutilation as well as an end to all forms of violence against women including unwanted or forced sex, and a recognition of

Protocol to the African Charter on Human Rights on the Rights of Women

2003 میں افریقن یونین نے 'African Charter on Human and Peoples' Rights کے ایک ضمنی پروٹوکول Protocol on the Rights of Women in Africa کی منظوری دی۔ ایک تخلیقی، خاطر خواہ اور تفصیلی زبان کے ذریعے افریقی خواتین کے حقوق کو آگے بڑھاتے ہوئے یہ پروٹوکول وسیع نوعیت کے انسانی حقوق کے امور کا احاطہ کرتا ہے۔ پہلی بار بین الاقوامی قانون میں یہ صاف طور پر اس صورت میں طبّی اسقاط حمل کے لئے خواتین کا تولیدی حق طے کرتا ہے کہ جب حمل عصمت دری یا ناروا فعل کا نتیجہ ہو یا جب حمل برقرار رکھنے میں ماں کی صحت یا زندگی کو خطرہ لاحق ہو۔ یہ پروٹوکول صاف طور پر خواتین کے جنسی اعضاء کو کوئی نقصان پہنچانے کی نہ صرف ممانعت کرتا ہے بلکہ بلا خواہش یا جبری طور پر ہم بستری سمیت خواتین کے خلاف تشدد کی تمام صورتوں کو ختم کرتا ہے اور جنسی و زبانی تشدد سے تحفظ کو عزت و وقار کے لازمی جزو کے طور پر تسلیم

protection from sexual and verbal violence as inherent in the right to dignity. It endorses affirmative action to promote the equal participation of women, including the equal representation of women in elected office, and calls for the equal representation of women in the judiciary and law enforcement agencies as an integral part of equal protection and benefit of the law. Articulating a right to peace, the Protocol also recognizes the right of women to participate in the promotion and maintenance of peace.

http://www.africa-union.org/root/au/Documents/Treaties/Text/Protocol%20on%20the%20Rights%20of%20Women.pdf

کرتا ہے۔ یہ منتخب عہدوں پر خواتین کی یکساں نمائندگی سمیت خواتین کی مساوی شمولیت کے فروغ کے لئے ٹھوس کارروائی کی توثیق کرتا ہے اور مساوی تحفظ اور قانون کے تحت فوائد کے لازمی جزو کے طور پر عدلیہ اور قانون نافذ کرنے والے اداروں میں خواتین کی یکساں نمائندگی پر زور دیتا ہے۔ امن پر حق کو باقاعدہ شکل دیتے ہوئے یہ پروٹوکول امن کے فروغ اور اس کے قیام میں خواتین کے شمولیت کے حق کو تسلیم کرتا ہے۔

http://www.africa-union.org/root/au/Documents/Treaties/Text/Protocol%20on%20the%20Rights%20of%20Women.pdf

SADC Protocol on Gender and Development

صنف اور ترقی پر ایس اے ڈی سی پروٹوکول

In 2008, Leaders of the Southern African Development Community (SADC) signed this binding Protocol on Gender and Development with the objective to "provide for the empowerment of women, to eliminate discrimination and to achieve gender equality and equity through the development and implementation of gender-responsive legislation policies, programmes and projects". The Protocol Articles are grouped under eight headings: constitutional and legal rights; governance; education and training; productive resources and employment; gender-based violence; health and HIV/AIDS; peace building and conflict resolution; and media, information and communication. There are 23 set targets, including that women will hold 50 percent of decision-making positions in the public and private sectors by 2015. Other key targets include ensuring that provisions for gender equality are contained in all constitutions and include affirmative action clauses, halving gender-based violence, and abolishing the legal minority status of women enshrined in many of the member states' constitutions based on the dual legal systems that recognize customary

2008 میں 'ساؤتھ افریقن ڈویلپمنٹ کمیونٹی' (ایس اے ڈی سی) کے قائدین نے اس 'پروٹوکول آن جنڈر اینڈ ڈویلپمنٹ' پر دستخط کئے جس کا مقصد ''خواتین کو بااختیار بنانا، امتیاز کا خاتمہ کرنا اور صنفی سوچ سے ہم آہنگ قانون سازی پالیسیوں، پروگراموں اور منصوبوں کی تشکیل اور عملدرآمد کے ذریعے صنفی برابری اور مساوات کا حصول'' ہے۔ پروٹوکول کی آٹھ عنوانات کے تحت گروپ بندی کی گئی ہے: آئینی اور قانونی حقوق، طرز حکمرانی، تعلیم و تربیت، پیداواری وسائل اور روزگار، صنف پر مبنی تشدد، صحت اور ایچ آئی وی یا ایڈز، تعمیر امن اور تنازعہ کا تصفیہ، اور میڈیا، اطلاعات و ابلاغ۔ ان کے 23 طے شدہ اہداف ہیں جن میں یہ بھی شامل ہے کہ 2015 تک سرکاری اور نجی شعبوں میں فیصلہ سازی کے عہدوں پر 50 فیصد خواتین فائز ہوں گی۔ دیگر اہم اہداف یہ ہیں کہ اس امر کو یقینی بنانا کہ صنفی مساوات کی دفعات تمام آئینوں میں شامل ہوں جن میں ٹھوس اقدام یا کارروائی کی شقیں بھی شامل ہوں؛ صنف پر مبنی تشدد کو نصف تک لانا، اور کئی رکن ریاستوں کے آئینوں میں شامل خواتین کی قانونی طور پر اقلیتی حیثیت کا خاتمہ جو رسوم و رواج کے قانون کو تسلیم کرنے والے دہرے قانون کے نظاموں پر مبنی ہیں۔ 'حتمی دفعات' پر ایک سیکشن میں دادرسی، ادارہ جاتی انتظامات، اور عملدرآمد، نگرانی و جانچ پرکھ پر سیکشن شامل ہیں۔

law. A section on 'final provisions' includes sections on remedies, institutional arrangements, and implementation, monitoring and evaluation.

http://www.sadc.int/index/browse/page/465

Sex

Sex refers to the biological characteristics that categorize someone as either a woman or a man. These characteristics are generally universal and determined at birth.

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

Sex-Disaggregated Data

Data that is collected and presented separately on men and women.

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

Sex Discrimination

Any distinction, exclusion or restriction made on the basis of sex that has the effect or purpose of impairing or nullifying the recognition, enjoyment or exercise by women, on a basis of equality of men and women, of human rights and fundamental freedoms in the political, economic, social, cultural, civil or any other field.

http://www.ipu.org/PDF/publications/cedaw_en.pdf

United Nations Development Program Human Development Index (HDI)

The Human Development Index measures a country's achievements in three aspects: longevity, knowledge and a decent standard of

http://www.sadc.int/index/browse/page/465

جنس

جنس سے مراد وہ حیاتیاتی اوصاف ہیں جن کی بناء پر کسی کو مرد یا عورت قرار دیا جاتا ہے۔ یہ اوصاف بالعموم آفاقی ہیں اور ان کا تعین پیدائش کے وقت ہوتا ہے۔

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

صنف کے لحاظ سے الگ الگ اعداد و شمار

وہ اعداد و شمار جو مردوں اور خواتین کے بارے میں الگ الگ جمع اور پیش کئے جاتے ہیں۔

http://portal.unesco.org/en/files/11483/10649049699Definitions.doc/Definitions.doc

صنفی امتیاز

صنف کی بنیاد پر عائد کیا جانے والا کوئی بھی امتیاز، انخلاء یا پابندی، جس کا اثر یا مقصد مردوں اور خواتین کی برابری کی بنیاد پر سیاسی، معاشی، سماجی، ثقافتی، شہری یا کسی دوسرے شعبے میں انسانی حقوق اور بنیادی آزادیوں سے خواتین کے لطف اندوز ہونے یا ان پر عمل میں کمی لاتا ہو یا اسے بے اثر کرتا ہو۔

http://www.ipu.org/PDF/publications/cedaw_en.pf

اقوام متحدہ کے ترقیاتی ادارہ (یو این ڈی پی) کا ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس (ایچ ڈی آئی)

ہیومن ڈویلپمنٹ انڈکس تین پہلوؤں سے کسی ملک کی کامیابیوں کی پیمائش کرتا

living. Longevity is measured by life expectancy at birth; knowledge is measured by a combination of adult literacy rate and the combined gross primary, secondary and tertiary enrolment ratio; and a decent standard of living, as measured by gross domestic product (GDP) per capita (PPP US$).

http://hdr.undp.org/en/statistics/

United Nations Millennium Development Goals

United Nations Millennium Declaration was adopted in September 2000, committing nations to a new global partnership to reduce extreme poverty and setting out a series of time-bound targets that have become known as the Millennium Development Goals (MDGs). The MDGs provide concrete, numerical benchmarks for tackling extreme poverty in its many dimensions. They include goals and targets on income poverty, hunger, maternal and child mortality, disease, inadequate shelter, gender inequality, and environmental degradation. Goal number 3 is to "promote gender equality and empower women," including women's political participation. The international community aims to meet their targets for each goal by 2015.

http://www.un.org/millenniumgoals/bkgd.shtml

http://www.undp.org/mdg/basics.shtml

United Nations Security Council Resolution 1325 (UNSCR 1325)

UNSCR 1325 was passed unanimously on October 31st, 2000. It is the first resolution ever passed by the UN Security Council that specifically addresses the impact of war on women, and it stresses the importance of women's equal participation and full involvement in all efforts to maintain and promote sustainable peace and security. The resolution underscores

ہے: طوالت عمری، علم اور زندگی کا شائستہ معیار۔ طوالت عمری سے مراد پیدائش کے وقت متوقع عرصہ حیات ہے، علم کی پیمائش بالغ شرح خواندگی کے مجموعہ اور بنیادی، ثانوی اور اعلیٰ تعلیم کے لئے داخلے کے مجموعی تناسب کے ذریعے کی جاتی ہے اور زندگی کے شائستہ معیار کی پیمائش خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) فی کس آمدنی (پی پی پی امریکی ڈالر) میں کی جاتی ہے۔

http://hdr.undp.org/en/statistics/

اقوام متحدہ کے ہزاریہ ترقیاتی مقاصد

اقوام متحدہ کا ہزاریہ اعلامیہ ستمبر 2000 میں اپنایا گیا جس کے تحت اقوام عالم نے انتہائی غربت میں کمی کے لئے ایک نئی عالمی پارٹنرشپ کا عہد کیا اور مدت پر مبنی اہداف کی ایک سیریز کا تعین کیا جو 'ہزاریہ ترقیاتی مقاصد' (ایم ڈی جیز) کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ ہزاریہ ترقیاتی مقاصد انتہا درجے کی غربت سے اس کے کئی پہلوؤں سے نمٹنے کے لئے ٹھوس، عددی معیارات یا بنچ مارک فراہم کرتے ہیں۔ ان میں آمدنی کی غربت، بھوک، ماں اور بچے کی شرح اموات، بیماری، غیر موزوں جائے رہائش، صنفی عدم مساوات، اور ماحولیاتی انحطاط پر مقاصد اور اہداف شامل ہیں۔ مقصد نمبر 3 ''صنفی مساوات کو فروغ دینا اور خواتین کو بااختیار بنانا'' ہے جس میں خواتین کی سیاسی شمولیت بھی شامل ہے۔ بین الاقوامی برادری نے ان میں سے ہر مقصد پر اپنے اہداف کی تکمیل کے لئے 2015 کا ہدف مقرر کیا ہے۔

http://www.un.org/millenniumgoals/bkgd.shtml

http://www.undp.org/mdg/basics.shtml

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1325 (یو این ایس سی آر 1325)

یو این ایس سی آر 1325 کی متفقہ طور پر منظوری 31 اکتوبر 2000 کو دی گئی۔ یہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی طرف سے منظور کی گئی پہلی قرارداد ہے جو خاص طور پر خواتین پر جنگ کے اثرات سے متعلق ہے اور یہ خواتین کی مساوی شمولیت کی اہمیت اور پائیدار امن و سلامتی کے قیام اور فروغ کے لئے تمام

the responsibility to protect women and girls from human rights abuses, including gender-based violence, and emphasizes the vital importance of mainstreaming gender perspectives in all aspects of conflict prevention, resolution, and reconstruction.

http://www.un.org/events/res_1325e.pdf

کوششوں میں بھرپور شمولیت پر زور دیتی ہے۔ یہ قرارداد صنف پر مبنی تشدد سمیت انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے خواتین اور لڑکیوں کے تحفظ کی ذمہ داری کی جانب توجہ مبذول کراتی ہے اور صنفی نقطہ نظر کو تنازعہ کی روک تھام، تصفیہ اور تعمیر نو کے تمام پہلوؤں پر مجموعی عمل میں شامل کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔

http://www.un.org/events/res_1325e.pdf

United Nations Security Council Resolution 1820 (UNSCR 1820)

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1820 (یواین ایس سی آر 1820)

UNSCR 1820, a follow up to UNSCR 1325, explicitly addresses the issue of sexual violence in conflict and post-conflict situations. Key provisions of the resolution recognize a direct relationship between the widespread and/or systematic use of sexual violence as an instrument of conflict and the maintenance of international peace and security; commit the Security Council to considering appropriate steps to end such atrocities and to punish their perpetrators; and to request a report from the Secretary Council on situations in which sexual violence is being widely or systematically employed against civilians and on strategies for ending the practice.

http://www.undp.org/cpr/documents/gender/SCResolution1820.pdf

یواین ایس سی آر 1820، جو یواین ایس سی آر 1325 پر عمل کی پیروی ہے، صاف لفظوں میں تنازعہ اور بعد از تنازعہ کے حالات میں جنسی تشدد کے مسئلہ سے متعلق ہے۔ قرارداد کی اہم دفعات تنازعہ کے ایک آلہ کار کے طور پر صنفی تشدد کے وسیع پیمانے پر اور / یا منظم استعمال اور بین الاقوامی امن و سلامتی کے قیام کے درمیان براہ راست تعلق کو تسلیم کرتی ہیں، سلامتی کونسل کو اس نوعیت کے مظالم کو ختم کرنے اور ان کا ارتکاب کرنے والوں کو سزا دینے کے لئے موزوں اقدامات پر غور کا پابند بناتی ہیں، اور سیکرٹری کونسل سے ایسے حالات، جن میں جنسی تشدد کو شہریوں کے خلاف وسیع پیمانے پر یا منظم انداز میں بروئے کار لایا جاتا ہے، پر رپورٹ اور ان کے خاتمہ کے لئے حکمت عملی کی درخواست کرتی ہیں۔

http://www.undp.org/cpr/documents/gender/SCResolution1820.pdf

United Nations Security Council Resolution 1888 (UNSCR 1888)

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1888 (یواین ایس سی آر 1888)

UNSCR 1888 provides specific guidelines for implementing UNSCR 1820. The resolution call for the appointment of: a Special Representative to help coordinate the UN's actions around sexual violence, women's protection advisors and a team of experts on topics such as the rule of law, civilian and military judicial systems, and mediation, who can be rapidly deployed to assist national

یو این ایس سی آر 1888، یو این ایس سی آر 1820 پر عملدرآمد کے لئے مخصوص رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔ یہ قرارداد درج ذیل کی تقرری پر زور دیتی ہے: ایک سماجی نمائندہ جو جنسی تشدد پر اقوام متحدہ کے اقدامات کے نظم و نسق میں مدد دے، خواتین کے تحفظ کے مشیران اور قانون کی حکمرانی، شہری و فوجی عدلیہ کے نظاموں اور مصالحت جیسے موضوعات پر ماہرین کی ٹیم جنہیں مسلح تنازعہ میں انتہا درجے کے جنسی تشدد کے واقعات سے نمٹنے کے لئے قومی

authorities and peacekeeping missions cope with cases of extreme sexual violence in armed conflict. Furthermore, UNSCR 1888 requests data on the prevalence of sexual violence as well as annual reports on the application of UNSCR 1888.

http://www2.ohchr.org/english/bodies/chr/special/docs/17thsession/SC_res1888_2009.pdf

United Nations Security Council Resolution 1889 (UNSCR 1889)

UNSCR 1889 builds on and offers more specific guidelines to implementing UNSCR 1325. In addition to recognizing the exclusion of women from peacebuilding planning and the lack of funds directed towards responding to sexual violence, the resolution is most notable for its steps towards making the Security Council more accountable with regards to sexual violence. UNSCR 1889 requests that global indicators be developed to track and monitor the implementation of UNSCR 1325, and an additional report on how well women are being incorporated into the peacebuilding process.

http://www.un.org/ga/search/view_doc.asp?symbol=S/RES/1889%282009%29

Women's Political Participation

Women's Political Participation refers to women taking an active part in all aspects of political processes and bodies – i.e., advocating on matters of policy, running for political office, getting elected, governing effectively, and participating meaningfully in every facet of civic and political life. NDI recognizes that women must be equal partners in the process of democratic development. As activists, elected officials and constituents, their contributions are crucial to building a strong and vibrant society.

حکام اور قیام امن مشنوں کی معاونت کے لئے فی الفور تعینات کیا جاسکے۔ علاوہ ازیں یو این ایس سی آر 1888 جنسی تشدد پر اعداد و شمار کے علاوہ یو این ایس سی آر 1888 کے اطلاق پر سالانہ رپورٹوں کی بھی درخواست کرتی ہے۔

http://www2.ohchr.org/english/bodies/chr/special/docs/17thsession/SC_res1888_2009.pdf

اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کی قرارداد 1889 (یو این ایس سی آر 1889)

یو این ایس سی آر، یو این ایس سی آر 1325 پر استوار ہے اور اس کے لئے مزید مخصوص رہنما اصول فراہم کرتی ہے۔ قیام امن کی منصوبہ بندی سے خواتین کے انخلاء اور صنفی تشدد کے جوابی اقدامات کے لئے فنڈز کی کمی کو تسلیم کرنے کے علاوہ یہ قرارداد جنسی تشدد پر سلامتی کونسل کو زیادہ قابل احتساب بنانے سے متعلق اپنے اقدامات پر انتہائی قابل ذکر ہے۔ یو این ایس سی آر 1889 درخواست کرتی ہے کہ یو این ایس سی آر 1325 پر عملدرآمد کا ریکارڈ مرتب کرنے اور اس کی نگرانی کے لئے عالمی اشارات مرتب کئے جائیں اور ایک اضافی رپورٹ اس پر کہ خواتین کو کس طرح قیام امن کے عمل میں شامل کیا جارہا ہے۔

http://www.un.org/ga/search/view_doc.asp?symbol=S/RES/1889%282009%29

خواتین کی سیاسی شمولیت

خواتین کی سیاسی شمولیت سے مراد سیاسی عمل اور اداروں کے تمام پہلوؤں میں خواتین کا فعال کردار اختیار کرنا ہے یعنی پالیسی امور پر وکالت کرنا، سیاسی عہدے کے لئے امیدوار بننا، منتخب ہونا، موثر طور پر حکمرانی کرنا، اور شہری و سیاسی زندگی کے ہر رخ میں بامعنی طور پر شامل ہونا۔ این ڈی آئی (NDI) تسلیم کرتا ہے کہ جمہوری ترقی کے عمل میں خواتین کو مساوی پارٹنر ہونا چاہئے۔ بطور کارکن، منتخب عہدیدار اور رائے دہندگان، ان کی خدمات اور کردار ایک مضبوط اور فعال معاشرے کی تعمیر کے لئے کلیدی حیثیت رکھتی ہیں۔

Women's Human Rights

Refers to freedoms and entitlements of women and girls of all ages according to law, local custom and/or social behavior. Women's human rights are grouped together and differentiated from broader notions of human rights because they often differ from the freedoms recognized for men and boys as a consequence of historical and traditional bias against the exercise of rights by women and girls. Issues commonly associated with notions of women's rights include, though are not limited to, the right: to bodily integrity and autonomy; to vote (universal suffrage); to hold public office; to work; to fair wages or equal pay; to own property; to education; to enter into legal contracts; and to have marital, parental and religious rights.

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

http://www.un.org/womenwatch/directory/human_rights_of_women_3009.htm

خواتین کے انسانی حقوق

اس سے مراد قانون، مقامی رسم ورواج اور/ یا سماجی طرز عمل کے تحت ہر عمر کی خواتین اور لڑکیوں کی آزادیاں اور حقوق ہیں۔ خواتین کے انسانی حقوق کو اس لئے یکجا کیا جاتا ہے اور انسانی حقوق کے وسیع تر تصورات سے ممتاز کیا جاتا ہے کہ اکثر صورتوں میں یہ ان آزادیوں سے مختلف ہیں جو مردوں اور لڑکوں کے لئے تسلیم شدہ ہیں جو دراصل خواتین اور لڑکیوں کی طرف سے حقوق کے استعمال کے خلاف تاریخی اور روایتی تعصب کا نتیجہ ہیں۔ خواتین کے حقوق کے تصورات سے عام طور پر جوڑے جانے والے مسائل میں سے کچھ یہ ہیں: جسمانی لحاظ سے سالمیت اور خود مختاری کا حق، ووٹ دینے کا حق، عوامی عہدے پر فائز ہونے کا حق، کام کرنے کا حق، منصفانہ اجرت یا مساوی تنخواہ کا حق، جائیداد کی ملکیت کا حق، تعلیم کا حق، کسی قانونی معاہدے میں شامل ہونے کا حق، اور ازدواجی، تولدی اور مذہبی حقوق۔

http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/re55.pdf

http://www.un.org/womenwatch/directory/human_rights_of_women_3009.htm

X. Appendices

X . ضمیمہ جات

Appendix 1: The Program Lifecycle

ضمیمہ 1: پروگرام کا عرصہ حیات

Appendix 2: Working with the Judicial Branch

ضمیمہ 2: عدلیہ کے ساتھ کام کرنا

Appendix 3: How to Do an Assessment

ضمیمہ 3: تجزیہ کس طرح کریں

Appendix 4: The Benchmark Model

ضمیمہ 4: بنچ مارک ماڈل

Appendix 5: Community Mapping

ضمیمہ 5: کمیونٹی کی نقشہ بندی

Appendix 6: Focus Groups

ضمیمہ 6: گروہی بات چیت

Appendix 7: Options for Working with Stakeholders

ضمیمہ 7: متعلقہ فریقین کے ساتھ کام کرنے کے راستے

Appendix 8: Working with Candidate Selection Processes

ضمیمہ 8: امیدواروں کے چناؤ کے طریقوں پر کام کرنا

Appendix 9: Training Best Practices

ضمیمہ 9: تربیت کے بہترین مروجہ طریقے

Appendix 10: Mentoring and Networking Programs

ضمیمہ 10: نگرانی اور نیٹ ورکنگ کے پروگرام

Appendix 11: Youth Programs

ضمیمہ 11: نوجوانوں کے پروگرام

Appendix 12: Gender Mainstreaming Checklist

ضمیمہ 12: جنڈر مین سٹریمنگ چیک لسٹ

Appendix 13: Resistance to Gender Mainstreaming

ضمیمہ 13: جنڈر مین سٹریمنگ پر مزاحمت

Appendix 14: Working with Men: Strategies and Best Practices

ضمیمہ 14: مردوں کے ساتھ کام کرنا: حکمت عملیاں اور بہترین مروجہ طریقے

Appendix 1: The Program Lifecycle

The diagram below reflects NDI's approach to the lifecycle of a program. Beginning with program design, the program objectives and outcomes are the first opportunity to consider the extent to which gender may play a role in meeting outcomes and how gender can be mainstreamed in a program, providing the basis against which the monitoring process that follows will determine success. For every program, the monitoring and evaluation process should include individuals who can ensure that a gender perspective is considered during implementation and measurement.

ضمیمہ 1: پروگرام کا عرصہ حیات

نیچے دی گئی شکل پروگرام کے عرصہ حیات پر این ڈی آئی (NDI) کی سوچ کی عکاسی کرتی ہے۔ پروگرام ڈیزائن سے شروع کرتے ہوئے، پروگرام مقاصد اور نتائج میں اس بات پر غور کا پہلا موقع ملتا ہے کہ نتائج کو پورا کرنے میں کون سی صنف اپنا کردار ادا کر سکتی ہے اور صنف کو کس طرح پروگرام کے مجموعی عمل کا حصہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس کی بدولت وہ بنیاد میسر آتی ہے جس پر اس کے بعد آنے والا نگرانی کا عمل کامیابی کا تعین کرے گا۔ ہر پروگرام کے لئے نگرانی اور جانچ پرکھ کے عمل میں ایسے افراد شامل ہونے چاہئیں جو اس امر کو یقینی بنا سکیں کہ عملدرآمد اور پیمائش کے دوران صنفی نقطہ نظر کو زیر غور لایا گیا ہے۔

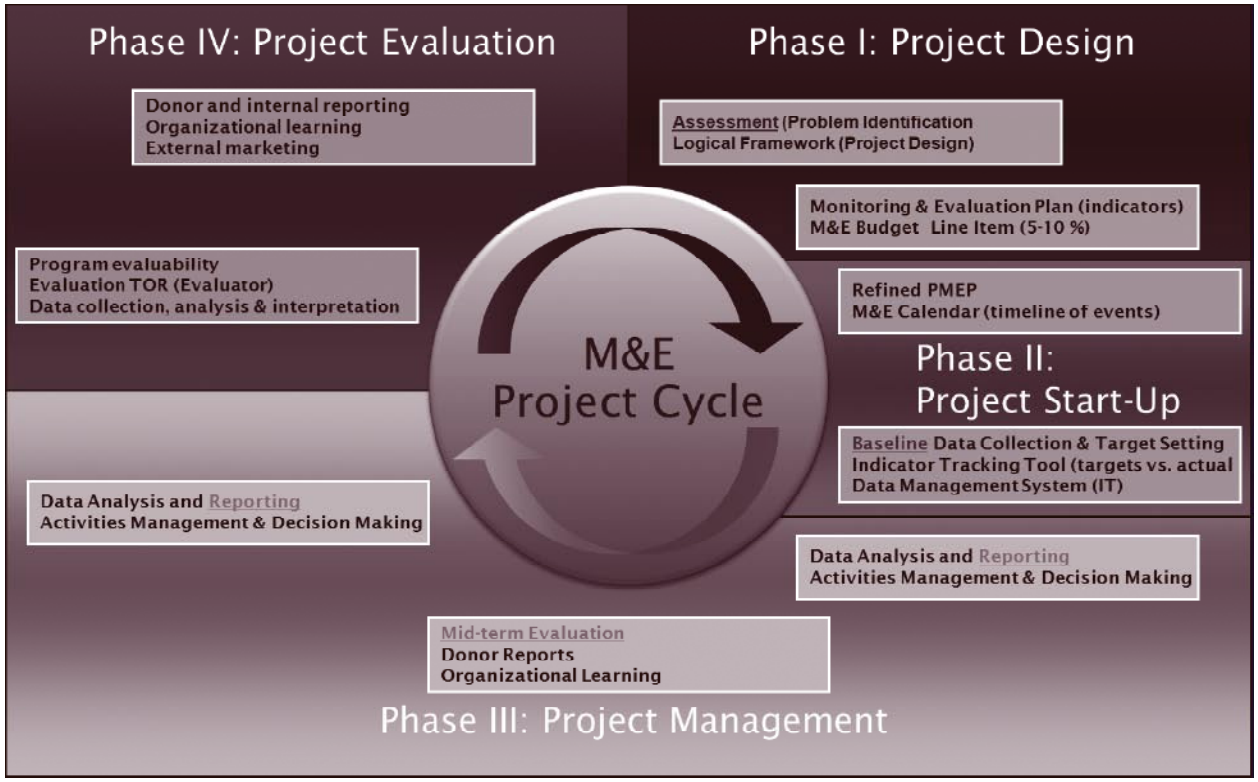

پہلا مرحلہ: پراجیکٹ ڈیزائن
تجزیہ (مسائل کے تعین کا منطقی فریم ورک (پراجیکٹ ڈیزائن)
نگرانی و جانچ پرکھ کا منصوبہ (اشارات) ایم اینڈ ای بجٹ لائن آئٹم (5-10%)
ریفائنڈ پی ایم ای پی ایم اینڈ ای کیلنڈر (ایونٹس کی ٹائم لائن)
دوسرا مرحلہ: پراجیکٹ کا آغاز
بنیادی معلومات کا حصول اور اہداف کا تعین
اشارات کی ٹریکنگ کا طریقہ (اہداف، بہتا بلہ اصل ڈیٹا مینجمنٹ سسٹم (آئی ٹی)
اعداد و شمار کا تجزیہ اور رپورٹنگ سرگرمیوں کا انتظام و انصرام اور فیصلہ سازی
پروگرام کی جانچ پرکھ کا نظام
چوتھا مرحلہ: پراجیکٹ کی جانچ پرکھ
عطیہ دہندگان اور داخلی رپورٹنگ تنظیمی تربیت بیرونی مارکیٹنگ
پروگرام کی جانچ پرکھ کا نظام جانچ پرکھ کی حوالہ جاتی شرائط (تجزیہ کار)
اعداد و شمار کا حصول، تجزیہ اور تشریح
اعداد و شمار کا تجزیہ اور رپورٹنگ سرگرمیوں کا انتظام و انصرام اور فیصلہ سازی
وسط مدتی جانچ پرکھ عطیہ دہندگان کی رپورٹیں تنظیمی تربیت
تیسرا مرحلہ: پراجیکٹ کا انتظام و انصرام

Appendix 2: Working with the Judicial Branch

For the most part, engagement with the judicial branch is outside the scope of NDI programming. Nonetheless, an abbreviated section is include here because NDI recognizes that an independent judiciary, co-equal with the executive and legislative branches, is a cornerstone of democratic governance.

Women's lack of access to the judicial system

Globally, when their rights are violated, women have much less access to the courts and legal protection than men do. The obstacles include:

● Lack of information about existing laws. Women's relative lack of education vis-à-vis men means that they are less likely have received information about the existing constitution, legislation, or policies. Higher levels of illiteracy mean that they have a harder time accessing such information when they need it. Women in developing countries, particularly rural women or those from marginalized communities, too often do not know what their rights are, or when they have been violated.

● Discriminatory family, penal, and personal status laws. Too often, laws codify discrimination against women. For example, marriage, divorce, custody, and citizenship laws often subordinate women to men. In some countries, the law does not recognize women's human rights, such as freedom of movement. Such legal discrimination undermines women's participation in society and makes women more vulnerable to exploitation and violence.

●Discriminatory social, customary, or religious practices. Even if the rights of women are formally enshrined in a constitution or legal code,

ضمیمہ 2: عدلیہ کے ساتھ کام کرنا

عدلیہ کے ساتھ رابطہ بڑی حد تک این ڈی آئی (NDI) کی پروگرام سرگرمیوں کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ بہر حال یہاں ایک مختصر سیکشن شامل کیا گیا ہے کیونکہ این ڈی آئی (NDI) سمجھتا ہے کہ آزاد عدلیہ جسے ایگزیکٹو اور مقننہ کے برابر مقام حاصل ہو، جمہوری طرز حکمرانی کا ایک سپوت ہے۔

عدلیہ تک خواتین کی رسائی کا فقدان

عالمی سطح پر جب حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہے تو خواتین کو مردوں کے مقابلے میں عدالتوں اور قانونی تحفظ تک کم رسائی حاصل ہوتی ہے۔ رکاوٹوں میں درج ذیل شامل ہیں:

● مروجہ قوانین پر معلومات کا فقدان۔ مردوں کے مقابلے میں خواتین کی قدرے کم تعلیم کے پیش نظر عین ممکن ہوتا ہے کہ انہیں مروجہ آئین، قانون سازی یا پالیسیوں پر زیادہ معلومات نہیں ہوں گی۔ شرح خواندگی کی بلند شرحوں کے پیش نظر انہیں ضرورت پڑنے پر ایسی معلومات تک رسائی میں کافی مشکل ہوتی ہے۔ ترقی پذیر ملکوں خاص طور پر دیہی خواتین یا محرومی کا شکار کمیونٹیز سے تعلق رکھنے والی خواتین کو بھی اکثر یہ معلوم نہیں ہوتا کہ ان کے حقوق کیا ہیں یا کب ان کی خلاف ورزی ہوئی ہے۔

● امتیازی خاندانی، تعزیری اور ذاتی حیثیت کے قوانین۔ بیشتر صورتوں میں قوانین خواتین کے خلاف امتیاز کو اصطلاحات کے لبادے میں لپیٹ دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر شادی، طلاق، تحویل، اور شہریت کے قوانین اکثر خواتین کو مردوں کا ماتحت بنا دیتے ہیں۔ بعض ملکوں میں قانون خواتین کے انسانی حقوق مثلاً نقل و حرکت کی آزادی کو تسلیم نہیں کرتا۔ اس نوعیت کا قانونی امتیاز معاشرے میں خواتین کی شمولیت کو نقصان پہنچاتا ہے اور خواتین کو استحصال اور تشدد کے خطرے سے دوچار کر دیتا ہے۔

● امتیازی سماجی، رسم و رواج پر مبنی یا مذہبی مروجہ طریقے۔ حتیٰ کہ اگر خواتین کے حقوق آئین یا قانونی ضابطہ میں باقاعدہ طور پر شامل ہوں تو بھی غیر رسمی

informal practices often override the official legal system. Consequently, in many contexts, it is social, customary, or religious practices and authorities that limit women's access to the justice system.

مروجہ طریقے اکثر سرکاری قانونی نظام پر غالب آ جاتے ہیں۔ نتیجتاً کئی صورتوں میں سماجی، رسم ورواج پر مبنی یا مذہبی مروجہ طریقے اور حکام عدلیہ تک خواتین کی رسائی کو محدود بنادیتے ہیں۔

● Lack of access to resources and economic dependence on men. The costs associated with lodging complaints – both in terms of money and time – often prevent women from pursuing legal claims in court. In some systems, such as Afghanistan, where "bribery, intimidation, and nepotism" play a role in deciding court cases, women's relatively "low status and lack of economic independence" make it nearly impossible to navigate the system on their own.[109]

● وسائل تک رسائی کا فقدان اور مردوں کی معاشی محتاجی۔ پیسے اور وقت دونوں اعتبار سے شکایات درج کرانے کے لئے درکار بھاگ دوڑ اکثر خواتین کو عدالت میں قانونی دعووں کی پیروی سے باز رکھتی ہے۔ بعض نظاموں مثلاً افغانستان میں جہاں ''رشوت، ڈراؤدھمکاؤ اور اقربا پروری'' عدالتی مقدمات کے فیصلوں میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں وہاں خواتین کی قدرے ''کم حیثیت اور معاشی خود مختاری کا فقدان'' ان کے لئے تقریباً ناممکن بنادیتا ہے کہ وہ نظام کو اپنے حق میں استعمال کر سکیں۔[109]

● Discriminatory or abusive police. Often, the first point of contact with the justice system is the local police. Unfortunately, too often male-dominated police forces share the same attitudes about crimes against women that the rest of the society does. Often when women try to file complaints, they are ridiculed or abused, particularly in the case of sexual violence, and their cases do not make it to court. This is true in both the developing and developed world.[110]

● امتیازی یا بدسلوکی کرنے والی پولیس۔ عدلیہ کے نظام میں پہلا واسطہ اکثر مقامی پولیس کے ساتھ پڑتا ہے۔ بدقسمتی سے خواتین کے خلاف جرائم کے حوالے سے مردوں کے زیر غلبہ پولیس کا رویہ بھی وہی ہوتا ہے جو باقی ماندہ معاشرے کا ہوتا ہے۔ اکثر جب خواتین شکایات درج کرانے کی کوشش کرتی ہیں تو ان کی تضحیک کی جاتی ہے یا ان کے ساتھ بدسلوکی کی جاتی ہے، خاص طور پر اس صورت میں جب جنسی تشدد کا معاملہ ہو، اور ان کے مقدمات عدالت تک پہنچ ہی نہیں پاتے۔ ترقی پذیر دنیا ہو یا ترقی یافتہ، یہ بات ہر جگہ پر صادق آتی ہے۔[110]

Women as attorneys and judges

خواتین بطور اٹارنی اور جج

Globally, many fewer women than men are attorneys or judges. This further limits women's access, as the entire legal system can be a foreign or even hostile environment for women seeking justice.

عالمی سطح پر اٹارنی یا جج کے طور پر مردوں کے مقابلے میں بہت کم خواتین نظر آتی ہیں۔ یوں خواتین کی رسائی مزید محدود ہو جاتی ہے کیونکہ پورے قانونی نظام کا ماحول ہی انصاف کی طلبگار خواتین کے لئے اجنبی یا مخالفانہ ہوتا ہے۔

In some Islamic countries, it is still illegal for women to serve as judges or public prosecutors. Malaysia took a significant step toward rectifying this in 2010 when it appointed the first two women to its Islamic Court. In making the appointments, Premier Najib Razak said he made the appointments to give women a voice in

بعض اسلامی ملکوں میں آج بھی جج یا سرکاری وکیل استغاثہ کے عہدے پر خواتین کو کام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ ملائشیا نے 2010 میں اس کی اصلاح کی جانب ایک نمایاں قدم اس وقت بڑھایا جب اس کی اسلامی عدالت میں پہلی دو خواتین کا تقرر کیا گیا۔ یہ تقرریاں کرتے ہوئے وزیر اعظم نجیب رزاق نے کہا کہ انہوں نے یہ تقرری خاندان اور خواتین کے حقوق کے مقدمات میں

family and women's rights cases. Before [the appointments], Malaysian women often complained about the injustice of Court decisions involving divorce proceedings, inheritance and child custody cases."[111] Observers hope that this action will have an impact on other Islamic countries.

خواتین کو آواز دینے کے لئے کی ہے۔ (ان تقرریوں سے) پہلے ملائشیا کی خواتین اکثر طلاق، وراثت اور بچوں کی تحویل وغیرہ کے مقدمات پر عدالتی فیصلوں میں ناانصافی کی شکایت کرتی تھیں۔[111] مبصرین کا خیال ہے کہ اس اقدام کا اثر دوسرے اسلامی ملکوں پر بھی پڑے گا۔

The lack of women in the judiciary also means that the interpretation of law is, for the most part, in the hands of men. This has proven to be particularly problematic with regard to cases of sexual violence and family law (marriage, divorce, custody). Recently, after several embarrassing high-profile cases in which rapists were not convicted because of the bias of male judges, India sought to rectify this with an unusual solution – allowing only female judges to hear rape cases.[112]

عدلیہ میں خواتین کی کمی کا یہ بھی مطلب ہوتا ہے کہ قانون کی تشریح بڑی حد تک مردوں کے ہاتھ میں ہے۔ یہ بات جنسی تشدد اور خاندانی قوانین (شادی، طلاق، تحویل) کے معاملے میں خاص طور پر مسائل کا باعث بنتی ہے۔ حال ہی میں کئی انتہائی خفت آمیز واقعات، جن میں عصمت دری کرنے والوں کو مرد ججوں کے تعصب کے باعث سزا نہ دی گئی، کے بعد بھارت نے اس کی اصلاح کے لئے ایک غیر معمولی حل نکالا کہ عصمت دری کے مقدمات کی سماعت صرف خواتین کریں گی۔[112]

In many countries, women's NGOs provide free legal clinics for women. Others train female paralegals and court advocates to accompany women complainants through the justice system in an attempt to compensate for the lack of female attorneys.

کئی ملکوں میں خواتین کی این جی اوز خواتین کے لئے مفت قانونی مراکز کا اہتمام کرتی ہیں۔ کچھ ایسی ہیں جو عدالتی عملہ اور وکیلوں کو تربیت فراہم کرتی ہیں کہ وہ عدالتی نظام میں خواتین شکایت کنندگان کے ساتھ رہیں تاکہ خواتین اٹارنی کی کمی کا ازالہ کیا جاسکے۔

The rule of law with regard to women's issues

خواتین کے امور کے حوالے سے قانون کی حکمرانی

Highlighted here are the areas of law that often include inequitable provisions (they are also addressed in the legislative branch section of the governance chapter). Legislators and civil society activists should be provided with legislative review and drafting support in order to examine existing legislation and identify discriminatory laws that need to be revised. Improving judicial systems so that they do not discriminate against women, and in fact, provide equal protection before the law to all citizens, requires the increased participation of women and improvements in gender-sensitivity and judicial independence.

یہاں قانون کے ان شعبوں کو اجاگر کیا گیا ہے جن میں اکثر مساویانہ دفعات شامل ہوتی ہیں (ان پر طرز حکمرانی پر باب کے مقننہ سیکشن میں بھی بات کی گئی ہے)۔ ارکان مقننہ اور سول سوسائٹی کارکنوں کو قانون سازی کے جائزہ اور مسودہ کی تیاری میں معاونت فراہم کی جائے تاکہ وہ موجودہ قانون سازی کا جائزہ لے سکیں اور ایسے امتیازی قوانین کا تعین کر سکیں جن پر نظرثانی کی ضرورت ہے۔ عدلیہ کے نظاموں کو اس قدر بہتر بنانے، کہ وہ خواتین کے خلاف امتیاز نہ برتیں اور قانون کی نظر میں تمام شہریوں کو صحیح معنوں میں مساوی تحفظ ملے، کے لئے خواتین کی بہتر شمولیت اور صنفی احساس اور عدلیہ کی آزادی میں بہتری کی ضرورت ہے۔

● Violence against women: Often violence against women (rape, domestic violence, other forms of abuse) takes place in the private sphere. Historically, states have declined to get involved in the protection of women in their homes and families. For example, rape was not outlawed in Haiti until 2005. In fact today, spousal rape is still not considered a crime in many countries. Legislation should be developed that treats violence against women – in all its forms – as a criminal act and provides adequate criminal penalties. Police, lawyers, and judges must be trained to treat it seriously and not re-victimize a woman who reports the crime and brings charges against her attacker.

● Family law (marriage, divorce, custody): In many countries, family law is based on customary or religious sources and discriminates against women. This often places women in a subordinate position in her family or marriage. Legislation should be enacted to protect women and men's equality in marriage and in the dissolution of marriage and protect a woman's custody of her children. The age of consent to marriage should be the same for women and men.

● Citizenship and nationality: Legislation should give men and women equal rights regarding nationality and citizenship. The most important aspects of this are the right to maintain one's citizenship when marrying a foreign national and a mother's right to pass on citizenship to her children. Recently, Pakistan, Tunisia, and Jordan have all revised components of their citizenship laws to be more equitable.[113]

● Inheritance: In many countries, customary law discriminates against women with regard to the inheritance of property and land. Girls and women are often prevented from inheriting. In some cases, a woman loses her property when she is widowed. These laws isolate and marginalize women, and increase their economic vulner-

● خواتین کے خلاف تشدد: خواتین کے خلاف تشدد زیادہ تر نجی میدان (عصمت دری، گھریلو تشدد، بدسلوکی کی دیگر صورتیں) میں ہوتا ہے۔ تاریخی اعتبار سے ریاستیں خواتین کو ان کے گھروں اور خاندانوں میں تحفظ کی فراہمی میں اپنا کردار ادا کرنے سے گریزاں رہی ہیں۔ مثال کے طور پر 2005 تک ہیٹی میں عصمت دری خلاف قانون نہیں تھی۔ درحقیقت آج بھی شریک حیات کی عصمت دری کو کئی ملکوں میں جرم تصور نہیں کیا جاتا۔ ایسے قوانین تیار کئے جائیں جو خواتین کے خلاف تشدد کی تمام صورتوں کو مجرمانہ فعل قرار دیتے ہوں اور موزوں سزائیں بھی تجویز کرتے ہوں۔ پولیس، وکلائ، اور ججوں کو تربیت دی جائے کہ وہ اسے سنجیدگی سے لیں اور ایسی کسی خاتون کو دوبارہ ظلم کا نشانہ نہ بنائیں جو جرم کی اطلاع دے اور حملہ آور کے خلاف الزامات عائد کرے۔

● خاندانی قانون (شادی، طلاق، تحویل): کئی ملکوں میں خاندانی قانون رسم ورواج یا مذہبی ذرائع پر مبنی ہے اور خواتین کے خلاف امتیاز برتتا ہے۔ اس طرح خواتین اکثر خاندان یا ازدواجی تعلق میں ماتحت بن کر رہ جاتی ہیں۔ ایسے قوانین نافذ کئے جائیں جو ازدواجی تعلق میں اور ازدواجی تعلق ختم کرنے میں مردوں اور خواتین کو یکساں تحفظ دیتے ہوں اور بچوں کی تحویل کے معاملے میں خواتین کو تحفظ فراہم کرتے ہوں۔ شادی پر رضامندی کی عمر بھی مردوں اور خواتین کے لئے ایک ہونی چاہئے۔

● شہریت اور قومیت: قانون سازی کے ذریعے مردوں اور خواتین کو قومیت اور شہریت کے حوالے سے مساوی حقوق دیئے جائیں۔ اس کے اہم ترین پہلوؤں میں کسی غیر ملکی کے ساتھ شادی کرتے وقت اپنی شہریت برقرار رکھنے کا حق، اور ماں کا یہ حق ہے کہ وہ اپنی شہریت اپنے بچوں کو منتقل کر سکے۔ حال ہی میں پاکستان، تیونس اور اردن میں شہریت کے قوانین کو زیادہ مساویانہ بنانے کے لئے متعلقہ اجزاء پر نظر ثانی کی گئی ہے۔[113]

● موروثیت: کئی ملکوں میں رسم ورواج پر مبنی قوانین میں جائیداد اور اراضی کی موروثیت کے حوالے سے قانون خواتین کے خلاف امتیاز برتتا ہے۔ لڑکیوں اور خواتین کو اکثر ورثے سے محروم رکھا جاتا ہے۔ بعض صورتوں میں اگر کوئی خاتون بیوہ ہو جائے تو وہ جائیداد سے محروم ٹھہرتی ہے۔ یہ قوانین خواتین کو الگ تھلگ کرتے ہیں اور محرومی کا شکار بناتے ہیں اور ان کے لئے معاشی خطرات میں

ability. In recent years, many African countries, including Tanzania, Eritrea and Rwanda, have revised discriminatory provisions related to succession and inheritance.

Strategies for program designers and implementers

Consult

●Talk with women lawyers and judges to determine what is needed in order to recruit more women into the justice system.

● Choose partners that have a track record of working on women's rights and consulting with grassroots women about their legal problems.

●Conduct local sensitization campaigns to inform women of their rights before the law and solicit information on the major legal problems they face.

Analyze

● Conduct a "gender audit" of existing laws and policies to identify discriminatory provisions that should be revised.

● Determine what barriers women face in trying to access the justice system, and design programs and budgets to address these barriers.

● Seek to understand how gender roles will affect (limit, enhance) the program's intended outcomes, outputs.

Balance

● Seek to ensure that women make up half of all participants in training programs.

● Provide training in gender analysis to both male and female judges.

اضافہ کرتے ہیں۔ حالیہ سالوں میں تنزانیہ، اریٹیریا، اور روانڈا سمیت کئی افریقی ملکوں نے موروثیت سے متعلق امتیازی دفعات پر نظرثانی کی ہے۔

پروگرام کے ڈیزائن ماہرین اور عملدرآمد کاروں کے لئے حکمت عملیاں

مشاورت کریں

● خواتین وکلاء اور ججوں کے ساتھ بات کر کے یہ طے کریں کہ عدلیہ کے نظام میں مزید خواتین کو بھرتی کرنے کے لئے کن اقدامات کی ضرورت ہے۔

● ایسے پارٹنرز منتخب کریں جو خواتین کے حقوق پر کام کرنے اور نچلی سطح کی خواتین سے ان کے قانونی مسائل پر مشاورت کا سابقہ ریکارڈ رکھتے ہوں۔

● مقامی سطح پر خواتین کو قانون کی نظر میں ان کے حقوق سے آگاہ کرنے کے لئے بیداری مہم چلائیں اور انہیں درپیش اہم قانونی مسائل پر معلومات فراہم کریں۔

تجزیہ کریں

● مروجہ قوانین اور پالیسیوں کا ''صنفی آڈٹ'' کرتے ہوئے ایسی امتیازی دفعات کا تعین کریں جن پر نظرثانی ہونی چاہئے

-

● یہ طے کریں کہ عدلیہ تک رسائی کی کوشش میں خواتین کو کیا رکاوٹیں درپیش ہیں اور ان رکاوٹوں کے ازالہ کے لئے پروگرام اور بجٹ تیار کریں۔

● اس بات کو سمجھیں کہ صنفی کردار کس طرح پروگرام کے متوقع نتائج پر اثرانداز ہوں گے (انہیں محدود کریں گے یا وسیع بنائیں گے)۔

توازن پیدا کریں

● اس امر کو یقینی بنانے کی کوشش کریں کہ خواتین تربیتی پروگراموں میں تمام شرکاء کا نصف ہوں۔

● مرد اور خواتین دونوں طرح کے ججوں کو صنفی تجزیہ پر تربیت فراہم کریں۔

● Provide training to police and legal professionals in how to work with female crime victims.

● پولیس اور ماہرین قانون کو تربیت فراہم کریں کہ جرائم سے متاثرہ خواتین کے ساتھ کس طرح کام کیا جائے۔

● Support programs that provide female paralegal support to female victims of crimes.

● ایسے پروگراموں کی حمایت کریں جو جرائم سے متاثرہ خواتین کو خواتین کے ذریعے قانونی معاونت فراہم کریں۔

● Count the women in the room – at all stages. How many staff are women? How many participants are women? How actively are they participating? During a training program, how many technical experts, guest speakers, and panelists are women?

● تمام مراحل پر کمرے میں موجود خواتین کی گنتی کریں۔ عملہ میں کتنی خواتین شامل ہیں؟ شرکاء میں خواتین کی تعداد کتنی ہے؟ وہ کتنے فعال طریقے سے حصہ لے رہی ہیں؟ تربیتی پروگرام کے دوران تکنیکی ماہرین، مہمان مقررین اور پینل کے ارکان میں خواتین کی تعداد کتنی تھی؟

Measure

پیمائش کریں

● Work with monitoring and evaluation specialists in the program design phase. Determine from the outset what is going to be measured and how.

● پروگرام ڈیزائن کے مرحلے میں نگرانی و جانچ پرکھ کے ماہرین کے ساتھ کام کریں۔ شروع سے طے کرلیں کہ کس چیز کی پیمائش کی جائے گی اور کس طرح۔

● Establish a sex- and age-disaggregated baseline before the program starts and collect sex- and age-disaggregated data throughout the project.

● پروگرام شروع کرنے سے پہلے جنس اور عمر کے لحاظ سے الگ الگ بنیادی معلومات جمع کریں اور پورے پراجیکٹ کے دوران جنس اور عمر کے لحاظ سے الگ الگ اعداد و شمار جمع کریں۔

● Make sure that monitoring and evaluation specialists have gender expertise so that gender-sensitive indicators can be identified.

● اس امر کو یقینی بنائیں کہ نگرانی و جانچ پرکھ کے ماہرین صنفی مہارت رکھتے ہیں تاکہ صنفی احساس پر مبنی اشارات کا تعین کیا جاسکے۔

● Evaluate programs on the basis of whether or not they promote gender equality.

● پروگرام کی جانچ پرکھ اس بنیاد پر کریں کہ آیا ان سے صنفی مساوات کو فروغ ملا یا نہیں۔

● Ensure that gender differences are reflected in the objectives, methodology, expected outputs and anticipated impact of the project.

● اس امر کو یقینی بنائیں کہ صنفی فرق کے پہلوؤں کی عکاسی مقاصد، طریق کار، متوقع نتائج اور پراجیکٹ کے ممکنہ اثرات میں ہو۔

● Track the number of female lawyers and judges.

● خواتین وکلاء اور ججوں کی تعداد کا ریکارڈ مرتب کریں۔

Appendix 3: How to Do an Assessment

How to do an assessment:

- Listen and ask questions

- Be as unbiased and non-suggestive as possible

- Question your own assumptions and unpack as much as possible

FIVE Overarching Assessment Questions
(Note: Not just for assessing capacity in terms of what needs to be 'built')

1. What is the existing capacity (of local actors – this could be staff, partner organizations, etc)?

- What expertise is available? Who is available to contribute? And what is their skill set/level?

- What budget and finances are available?

- What are the existing networks and relationships?

- Trust – where does it lie? Also consider what mistrust exists.

- What are the current practices in place? What is occurring now?

- Are needs being met? Are needs not being met?

- What is good enough for this community?

ضمیمہ 3: تجزیہ کس طرح کیا جائے

تجزیہ کس طرح کیا جائے:

- سنیں اور سوالات پوچھیں

- ممکنہ حد تک غیر جانبدار رہیں اور اپنی تجاویز دینے سے گریز کریں

- اپنے مفروضوں پر سوال اٹھائیں اور ممکنہ حد تک چیزوں کو واضح کریں

تجزیہ کے پانچ اہم ترین سوالات
(نوٹ: استعداد کے محض اس حوالے سے تجزیہ کے لئے نہیں کہ کیا 'تعمیر' کرنے کی ضرورت ہے)

1. موجودہ استعداد کیا ہے (مقامی کرداروں کی جس میں عملہ، پارٹنر تنظیمیں وغیرہ شامل ہو سکتے ہیں)؟

- کیا مہارتیں موجود ہیں؟ حصہ لینے کے لئے کون دستیاب ہے؟ ان کی مہارتوں کی سطح کیا ہے؟

- کتنا بجٹ اور رقوم دستیاب ہیں؟

- موجودہ نیٹ ورکس اور تعلقات کیا ہیں؟

- اعتماد - اس کا پہلو کیا ہے؟ اس پر بھی غور کریں کہ بداعتمادی کے پہلو کیا ہیں؟

- مروجہ طریقے کیا ہیں؟ اس وقت کیا ہو رہا ہے؟

- کیا ضروریات پوری ہو رہی ہیں؟ کیا ضروریات پوری نہیں ہو رہیں؟

- اس کمیونٹی کے لئے کیا چیز کافی رہے گی؟

2. How much assistance is needed?
(Note: Can be technical assistance, skill, knowledge, material support, etc)

- What is required?

- What are shortfalls of existing capacity? What is missing?

- What capacity can be met?

- Literacy, education level

- Never will be at an optimum, always concessions…

3. What has been tried before? Who did it?

- What partners were engaged? Why?

4. What was the outcome/impact of previous interventions?

5. Who benefited from the past interventions and who suffered from it?

Adapted from "Strengthening Local Capacity: Training, Mentoring and Advising."[114]

2. کتنی معاونت درکار ہے؟
(نوٹ: یہ معاونت تکنیکی، مہارت، علم، مادی حمایت اور دیگر صورتوں میں ہو سکتی ہے)

- ضرورت کیا ہے؟

- موجودہ استعداد میں کیا کمیاں پائی جاتی ہیں؟ کون سی چیز کم ہے؟

- کون سی استعداد پوری کی جاسکتی ہے؟

- خواندگی، تعلیمی سطح

- یہ بھرپور سطح پر کبھی نہیں ہوگی، ہمیشہ رعایت کی گنجائش رکھیں...

3. پہلے کیا آزمایا جاچکا ہے؟ کس نے آزمایا؟

- کون سے پارٹنرز شامل تھے؟ کیوں؟

4. سابقہ اقدامات کے اثرات یا نتائج کیا تھے؟

5. ماضی کے اقدامات سے کس کو فائدہ پہنچا اور کس کو نقصان؟

ماخوذ "Strengthening Local Capacity: Training, Mentoring and Advising."[114]

Appendix 4: The Benchmark Model

Benchmark democracy surveys can be administered at intervals to serve three purposes:

1) They generate data that can compensate for the chronic shortage of reliable information by providing systematically obtained evidence about democratic conditions.

2) They provide democracy support programs with an initial diagnostic. The surveys deliver precise information about the location and source of democratic bright spots and deficits within the target population. That information can be used to craft broad development strategies and targeted programs.

3) Benchmark surveys also provide a platform for evaluation. Used carefully, follow-on benchmark surveys can provide reliable information that sheds light on the impact of programs and they can decipher whether programs singly or collectively have contributed to democratic progress.

There are differences between typical public opinion research and benchmark surveys.

Public opinion polls and benchmark surveys have some methodological similarities, but the strategies for analysis are different because they have different goals. Polling is commonly used to make broad generalizations about public opinion on the issue of the day. Polling outlets often attempt to understand voter preferences in reference to a particular election. **However, benchmark surveys have used data to gain a better understanding of (1) the broad democratic deficits in a country, *and* (2) how key orientations are distributed within the population, as well as within and between subgroups.**

ضمیمہ 4: بنچ مارک ماڈل

بنچ مارک جمہوری سروے وقفوں کے ساتھ تین مقاصد کے لئے کئے جا سکتے ہیں:

1) جمہوری حالات کے بارے میں منظم انداز میں حاصل کئے گئے شواہد کی بدولت ان سے ایسی معلومات حاصل ہوتی ہیں جو معتبر معلومات کی شدید کمی کو دور کر سکتی ہیں۔

2)ان کی بدولت جمہوریت کی معاونت کے پروگراموں کے لئے ابتدائی تشخیص میسر آ جاتی ہے۔ یہ سروے متعلقہ آبادی میں موجود جمہوریت کے روشن پہلوؤں اور کمیوں کے مقام اور ذریعہ کے بارے میں ٹھیک ٹھیک معلومات فراہم کرتے ہیں۔ یہ معلومات وسیع تر ترقیاتی حکمت عملیوں اور ہدف پر مبنی پروگراموں کی تشکیل میں استعمال ہو سکتی ہیں۔

3) بنچ مارک سروے جانچ پرکھ کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرتے ہیں۔ محتاط استعمال کے ذریعے پیروی کے بنچ مارک سروے ایسی معتبر معلومات فراہم کر سکتے ہیں جو پروگراموں کے اثرات پر روشنی ڈالتی ہیں اور ان سے یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ آیا پروگراموں نے انفرادی یا اجتماعی طور پر جمہوری ترقی میں کردار ادا کیا۔

رائے عامہ کی تحقیق اور بنچ مارک سروے کے درمیان فرق کے مختلف پہلو پائے جاتے ہیں۔

رائے عامہ کے پول اور بنچ مارک سروے میں طریق کار کے اعتبار سے بعض مشابہتیں پائی جاتی ہیں لیکن تجزیہ کی حکمت عملیاں مختلف ہیں کیونکہ ان کے مقاصد مختلف ہوتے ہیں۔ پول کا طریقہ عام طور پر کسی وقتی مسئلے پر رائے عامہ کے بارے میں وسیع تر عمومی معلومات کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ پولنگ کرنے والے ادارے اکثر کسی انتخاب کے حوالے سے ووٹر کی ترجیحات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ **تاہم بنچ مارک سروے درج ذیل پر بہتر سمجھ بوجھ حاصل کرنے کے لئے معلومات کا استعمال کرتے ہیں: (1) ملک میں پائی جانے والی وسیع جمہوری کمیاں، (2) آبادی کے اندر اور ذیلی گروپوں کے اندر اور ان کے درمیان اہم جائزہ معلومات کس طرح تقسیم کی جاتی ہیں۔**

The design logic of NDI's survey has been straightforward. The target population is the general adult population and the sample draw is random, with a sample size of around 1,000 cases. The analytic purpose is also straightforward, namely, to identify areas within the population where support for democratic values is strong, where it is weak and where barriers to participation exist. These results identify potential areas of programming. There is also a built-in expectation that there will be a follow-up evaluation survey that allows analysts to identify whether, and where, support for democratic values has increased, remained stable or decreased.

این ڈی آئی (NDI) کے سروے کے ڈیزائن کی منطق بالکل سیدھی سی ہے۔ متعلقہ آبادی بالعموم بالغ افراد پر مشتمل ہوتی ہے اور اس میں سے نمونے کا انتخاب بلاترتیب کیا جاتا ہے اور نمونے کا حجم 1,000 کے لگ بھگ کیسز ہے۔ تجزیہ کا مقصد بھی بالکل سیدھا سا ہے یعنی آبادی کے اندر ایسے طبقات کا تعین جہاں جمہوری اقدار کے لئے حمایت مضبوط ہے، جہاں یہ کمزور ہے اور جہاں شمولیت کی راہ میں رکاوٹیں موجود ہیں۔ یہ نتائج پروگرام کے متوقع شعبوں کا تعین بھی کرتے ہیں۔ اس میں پہلے سے موجود توقع یہ بھی ہے کہ اس کی جانچ پرکھ پر پیروی کا سروے ہوگا جس کی بدولت مبصرین کو یہ طے کرنے کا موقع ملے گا کہ آیا اور کہاں جمہوریت کی حمایت کی اقدار میں اضافہ ہوا ہے، یہ مستحکم رہیں یا ان میں کوئی کمی آئی ہے۔

Benchmark survey designs can be modified to respond to the pre-determined programmatic interests, or to respond to nationally specific challenges that are unique to a particular setting. However, modifications should be carefully considered and crafted in ways that ensure the integrity of the core content and underlying methodology.

بنچ مارک سروے کے ڈیزائن میں پروگرام کے پہلے سے طے شدہ مقاصد کے مطابق یا قوم کو درپیش مخصوص چیلنجوں، جو اس مخصوص ماحول میں منفرد ہیں، کی روشنی میں ترمیم کی جاسکتی ہے۔ تاہم ان ترامیم پر محتاط انداز میں غور کیا جائے اور یہ اس طرح تیار کئے جائیں کہ یہ اصل مواد اور اس سے متعلقہ طریق کار کی سالمیت کو یقینی بنائیں۔

The benchmark surveys have been thematically organized and include measures of:

بنچ مارک سروے کا انعقاد ایک پیغام کے تحت کیا جاتا ہے اور اس میں درج ذیل کی پیمائش شامل ہوتی ہے:

1) Support for Democratic Values

1) جمہوری اقدار کی حمایت

● Procedural norms, including civilian control of the military, rule of law, freedom of association and speech, one person one vote, etc.[115]

● طریق کار کی اقدار بشمول فوج پر سویلین کنٹرول، قانون کی حکمرانی، الحاق اور اظہار کی آزادی، ایک شخص ایک ووٹ وغیرہ۔[115]

● Civic values, including tolerance of social and cultural outgroups and gender equality[116]

● شہری اقدار، بشمول سماجی و ثقافتی لحاظ سے قطع تعلق کا شکار گروپوں کو برداشت کرنا اور صنفی مساوات[116]

2) *Civic Knowledge*

2) عمرانی علم

● Awareness of political actors, government institutions, and political processes

● سیاسی کرداروں، حکومتی اداروں اور سیاسی عمل پر آگاہی

3) Issue Priorities

● Open ended responses to the question, "What in your view are the most important problems facing society today?"

4) Associational Life and Levels of Engagement

● Civic engagement: participation in associational life, in horizontal and vertical associations[117]

● Affective engagement: levels of generalized and interpersonal trust, cynicism[118]

● Cognitive engagement: interest in and levels of knowledge about politics, sources of information and patterns of discussion about civic matters

5) Trust and Cynicism

● Interpersonal and intergroup trust

6) Confidence in Institutions

● Political parties, legislatures, executives, the courts, the military, police, business, media, electoral and religious authorities

7) Political/Electoral Behavior

● Voting or not voting, record of last vote choice, second party vote choice, most averse party and reasons for not voting (open ended question) including institutional barriers

8) Standard Socio-Demographics

● Age, gender, occupation, population concentration, income, level of formal education, etc.

3) مسائل کی ترجیحات

● اس سوال پر کھلے جوابات کہ "آپ کے خیال میں اس وقت معاشرے کو درپیش اہم ترین مسائل کیا ہیں؟"

4) انجمنوں کی دنیا اور شمولیت کی سطحیں

● شہری شمولیت: افقی اور عمودی انجمنوں میں انجمنوں کی دنیا میں شمولیت[117]

● موثر شمولیت: عمومی اور افراد کے باہمی اعتماد، بدگمانی کی سطحیں[118]

● معقول شمولیت: سیاست، اطلاعات کے ذرائع اور شہری امور پر گفتگو کے اطوار میں دلچسپی اور ان کے بارے میں علم کی سطحیں

5) اعتماد اور بدگمانی

● افراد کا باہمی اور گروہ کا باہمی اعتماد

6) اداروں پر اعتماد

● سیاسی جماعتیں، مقننہ کے ادارے، ایگزیکٹو، عدالتیں، فوج، پولیس، کاروباری شعبہ، میڈیا، انتخابی اور مذہبی اتھارٹیز

7) سیاسی/ انتخابی طرز عمل

● ووٹ دیتے ہیں یا نہیں دیتے، گزشتہ ووٹ میں انتخاب کا ریکارڈ، ووٹ کے لئے دوسری ترجیحی پارٹی، انتہائی ناپسندیدہ پارٹی، اور ووٹ نہ دینے کی وجوہات (کھلے سوالات) بشمول ادارہ جاتی رکاوٹیں

8) معیاری

● عمر، صنف، پیشہ، آبادی کی گنجانی، آمدنی، رسمی تعلیم کی سطح وغیرہ

The Modular Bench Mark Survey

ماڈیولر بنچ مارک سروے

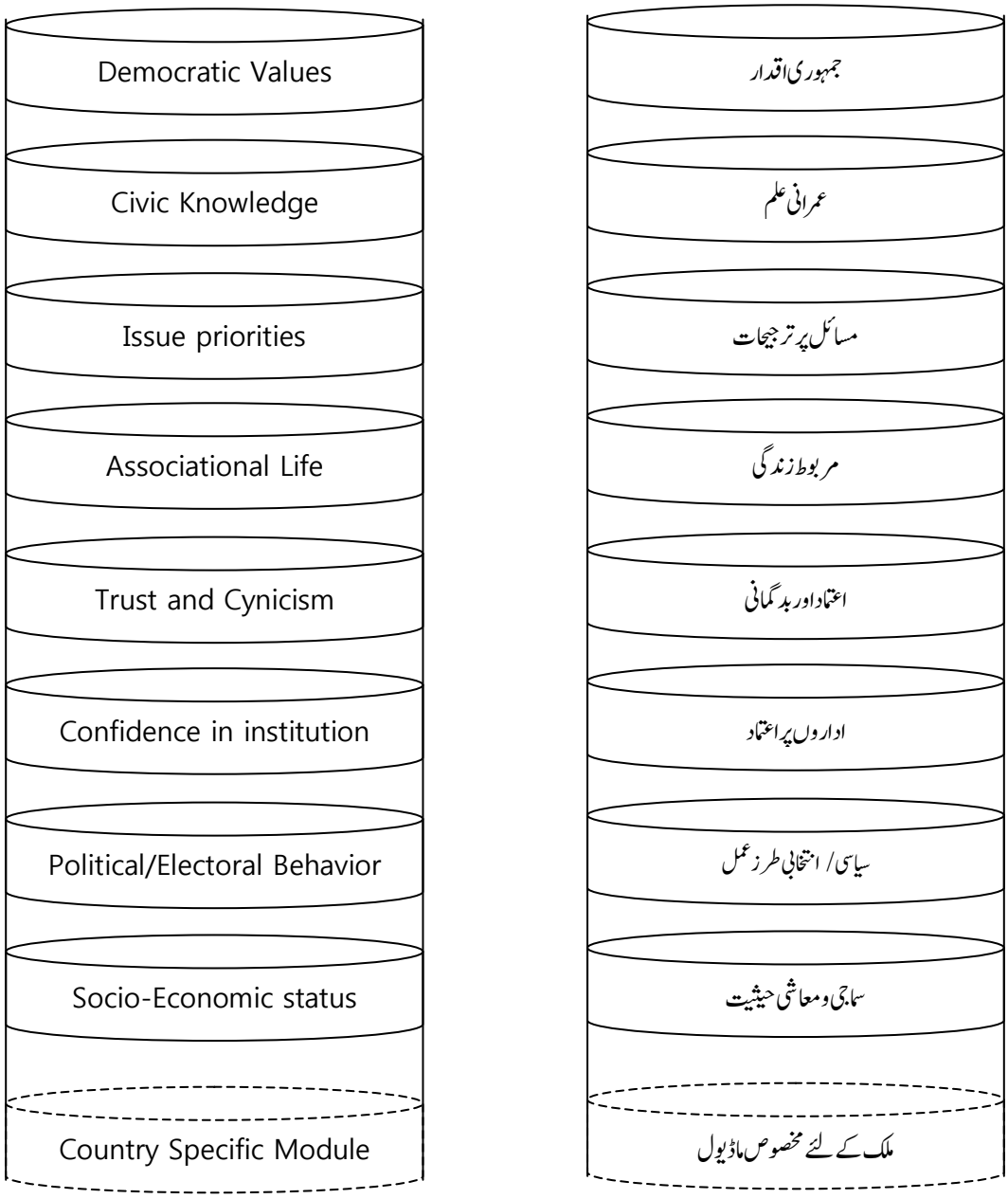

Adapted from *Tracking Democracy: Benchmark surveys for diagnostics, program design and evaluation.*[119]

Appendix 5: Community Mapping

Community mapping is a participatory tool that allows community members to create a visual representation of their community space. It helps facilitate a discussion of different individuals' or groups' perceptions of the community and identifies key people and places. For those working on advocacy campaigns, a stakeholder analysis helps delineate sources of power necessary for reform and to better understand how and where decisions are made.

ضمیمہ 5: کمیونٹی کی نقشہ بندی

کمیونٹی کی نقشہ بندی شرکت کا ایک طریقہ ہے جس کی بدولت کمیونٹی ارکان کو اپنی کمیونٹی گنجائش کی ظاہری نمائندگی پیدا کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ کمیونٹی کے مختلف افراد یا گروہوں کے افہام پر بات چیت کی راہ ہموار کرتی ہے اور اہم لوگوں اور جگہوں کا تعین کرتی ہے۔ جو لوگ وکالتی مہمات پر کام کر رہے ہیں انہیں متعلقہ فریقین کے تجزیہ سے اصلاح کے لئے ضروری قوت کے وسائل کے تعین اور اس بارے میں سمجھ بوجھ میں مدد ملتی ہے کہ فیصلے کس طرح اور کہاں ہوتے ہیں۔

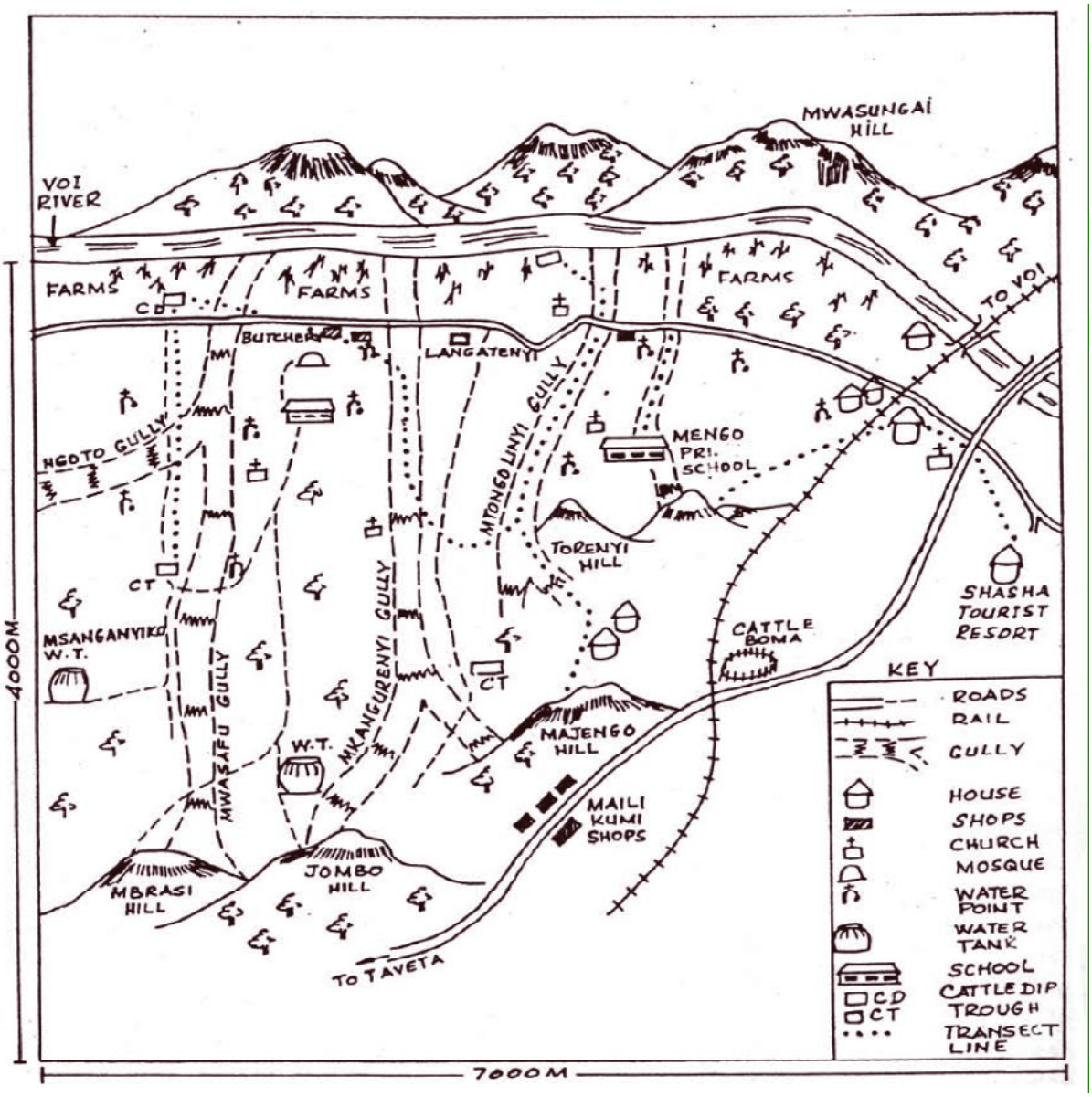

Adapted from Community Development Toolkit.[120]

Appendix 6: Focus Groups

ADVANTAGES AND DISADVANTAGES

Focus groups have both strengths and weaknesses.

ADVANTAGES

● Focus groups reveal insights and nuances that other research methods, such as surveys, can't. They can help discover hidden feelings and motives.

● Participants have the opportunity to volunteer information and express detailed feelings, opinions and attitudes.

● They provide language and context, explaining how participants communicate about this topic.

● They are more cost effective than individual interviews or a survey (though this depends on the number of groups conducted and locations selected).

● They capture a wider range of responses than individual interviews.

● Groups produce concentrated amounts of information on a precise topic of interest.

● The format allows for visual or audio props (such as campaign manuals or ad testing).

● The discussion group format can challenge and thus moderate extreme or unrepresentative view-points.

DISADVANTAGES

● Focus groups are a non-scientific form of data collection.

ضمیمہ 6: گروہی بات چیت

فائدے اور نقصانات

گروہی بات چیت میں قوت اور کمزوری دونوں طرح کے پہلو ہوتے ہیں۔

فوائد:

● گروہی بات چیت میں ایسی چھوٹی چھوٹی اور اندر کی باتیں سامنے آتی ہیں جو تحقیق کے دوسرے طریقوں مثلاً سروے سے سامنے نہیں آ سکتیں۔ ان کی بدولت پوشیدہ احساسات اور مقاصد کا پتہ لگانے میں مدد مل سکتی ہے۔

● شرکاء کو رضاکارانہ طور پر اطلاعات فراہم کرنے اور اپنے احساسات، رائے اور رویئے تفصیل کے ساتھ ظاہر کرنے کا موقع ملتا ہے۔

● ان سے اس زبان اور سیاق وسباق کا پتہ چلتا ہے کہ شرکاء اس موضوع پر کس طرح بات کرتے ہیں۔

● انفرادی انٹرویو یا سروے کے مقابلے میں یہ زیادہ باکفایت ہیں (البتہ اس کا انحصار گروپوں کی تعداد اور منتخب کئے گئے مقامات پر ہوتا ہے)۔

● ان کے ذریعے دلچسپی کے موضوع پر معلومات کی بھاری مقدار سامنے آتی ہے۔

● گروہ موضوع کے عین مطابق معلومات کی مقدار پیدا کرتے ہیں۔

● نمونہ یا فارمیٹ کی بدولت بصری یا صوتی اضافوں کا موقع ملتا ہے (مثلاً مہم کے کتابچے یا اشتہار کی ٹیسٹنگ)

● بات چیت کرنے والے گروپ کا نمونہ انتہا درجے کے یا غیر نمائندہ خیالات کو چیلنج کر سکتا ہے اور یوں اسے اعتدال پر لا سکتا ہے۔

نقصانات

● گروہی بات چیت معلومات کے حصول کی غیر سائنسی شکل ہے۔

● Results cannot be quantified.

● The small number of participants and lack of random selection limits the ability to generalize to a larger population.

● They present a logistical challenge: coordinating different schedules, selecting sites, finding the participants, hiring and/or training moderators, and more.

● They allow for a limited number of questions.

● A skilled moderator is required, one who is able to encourage participants to express their views and also keep the discussion on track.

● Participants may not express important concerns due to the group setting; the personal interaction may bias opinions.

●The researcher has less control over data collection because participants shape the discussion.

● They can be time consuming and difficult to interpret. Reports are subjective analyses of opinions, beliefs and assumptions.

WHEN TO USE FOCUS GROUPS

Before proposing focus groups, make sure they are right for your program.

USE FOCUS GROUPS WHEN[1]:

● You are looking for a range of feelings that people have about a specific topic.

● نتائج کو مقدار کے اعتبار سے تیار نہیں کیا جا سکتا۔

● شرکاء کی کم تعداد اور بلا ترتیب انتخاب کا فقدان وسیع تر آبادی کو عمومی شکل دینے کی صلاحیت محدود کر دیتا ہے۔

● ان میں منطقی چیلنج بھی درپیش آتے ہیں یعنی مختلف شیڈولز کو آپس میں باہم مربوط بنانا، مقامات کا انتخاب، شرکاء کی تلاش، معاونت کاروں یا ماڈریٹرز کی خدمات کا حصول اور/ یا تربیت، اور بہت کچھ۔

● ان میں محدود تعداد میں سوالات کا موقع ملتا ہے۔

● ایک ماہر ماڈریٹر کی ضرورت ہوتی ہے جو شرکاء کو اپنے خیالات کے اظہار میں حوصلہ افزائی کرے اور گفتگو کو اصل موضوع پر مرکوز پر رکھے۔

● گروہ کی وجہ سے شرکاء شاید اہم خدشات کا اظہار نہ کر پائیں، ذاتی روابط سے رائے میں جانبداری آجاتی ہے۔

● معلومات کے حصول پر محقق کا کنٹرول کم ہوتا ہے کیونکہ گفتگو کی تشکیل شرکاء کرتے ہیں۔

● ان میں خاصا وقت لگ سکتا ہے اور تشریح مشکل ہو سکتی ہے۔ رپورٹیں آرائ، عقائد اور مفروضوں کا معروضی تجزیہ ہوتی ہیں۔

گروہی بات چیت کو کب استعمال کریں

گروہی بات چیت تجویز کرنے سے پہلے تسلی کر لیں کہ یہ آپ کے پروگرام کے لئے درست ہے۔

گروہی بات چیت کو اس وقت استعمال کریں جب:

● جب ان احساسات کا جائزہ لے رہے ہوں جو لوگ کسی خاص موضوع پر رکھتے ہیں۔

- The purpose is to uncover factors that influence opinions, behavior or motivation.

- You need to hear the language people use to talk about an issue.

- You want to understand differences in perspectives between groups or categories of people (such as men and women, elites and the uneducated).

- You want to identify trends.

- You want ideas to emerge from the group.

- You want to pilot test ideas, messages, materials or policies.

- You plan to conduct a survey and want to inform the process.

- You need to shed light on survey data already collected.

DON'T USE FOCUS GROUPS WHEN:

- You need statistical projections (e.g., 30 percent describe politicians as "corrupt").

- Other methodologies can produce better quality information.

- Other methodologies can produce the same quality information for less.

- You want to educate the participants.

- مقصد ایسے عوامل کو بے نقاب کرنا ہو جو رائے، طرز عمل یا ترغیب پر اثرانداز ہوتے ہیں۔

- آپ وہ زبان سننا چاہتے ہوں جو لوگ کسی مسئلے پر بات کرتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔

- آپ نقطہ نظر کے حوالے سے گروہوں یا لوگوں کی کیٹیگریز (مثلاً مرد اور عورتیں، اشرافیہ اور غیر تعلیم یافتہ) کے درمیان اختلافات کو سمجھنا چاہتے ہوں۔

- آپ رجحانات کا تعین کرنا چاہتے ہوں۔

- آپ چاہتے ہوں کہ گروپ سے خیالات سامنے آئیں۔

- آپ خیالات، پیغامات، مواد یا پالیسیوں کی ابتدائی آزمائش کرنا چاہتے ہوں۔

- آپ کسی سروے کی منصوبہ بندی کر رہے ہوں اور اس عمل کے لئے معلومات حاصل کرنا چاہتے ہوں۔

- آپ پہلے سے وصول شدہ سروے معلومات پر روشنی ڈالنا چاہتے ہوں۔

گروہی بات چیت اس وقت استعمال نہ کریں جب:

- آپ کو شماریاتی اندازوں کی ضرورت ہو (مثلاً 30 فیصد لوگ کہتے ہیں کہ سیاست دان ''کرپٹ'' ہیں)۔

- دیگر طریقوں سے بہتر معیاری معلومات حاصل کی جاسکتی ہوں۔

- دیگر طریقوں سے ایسی ہی معیاری معلومات کم قیمت میں حاصل کی جاسکتی ہیں۔

- آپ شرکاء کی تربیت کرنا چاہتے ہوں۔

● You want people to come to consensus.

● The environment is emotionally charged, and a group discussion is likely to intensify a conflict.

● You can't ensure the confidentiality of sensitive information.

● You are asking for sensitive information that should not be shared in a group.

● You don't plan to use the results but want to give the appearance of listening.

● You are in a politically repressed environment with very limited freedom of speech or association.

Adapted from *From Proposal to Presentation: The Focus Group Process at NDI.*[121]

● آپ لوگوں میں اتفاق رائے پیدا کرنا چاہتے ہوں۔

● ماحول جذباتی شکل اختیار کر چکا ہو اور گروہی بات چیت سے تنازعہ کے شدید ہونے کا امکان ہو۔

● آپ حساس معلومات کی خفیہ کاری یقینی نہ بنا سکتے ہوں۔

● آپ ایسی حساس معلومات طلب کر رہے ہوں جو گروپ میں نہ بتائی جا سکتی ہوں۔

● آپ نتائج استعمال کرنے کا منصوبہ نہیں رکھتے بلکہ ظاہر داری کی حد تک بات سننا چاہتے ہوں۔

● آپ سیاسی طور پر استبدادی ماحول میں رہتے ہوں جہاں اظہار یا انجمن کی آزادی خاصی محدود ہو۔

ماخوذ : *Proposal to Presentation: The Focus Group Process at NDI.*[121]

Appendix 7: Options for Working with Stakeholders

This section outlines a number of organizing and outreach mechanisms that can be employed to work with potential stakeholders to build momentum and gather useful information for women's political participation programs.

Networking Events

The purpose of networking events is to bring together key stakeholders from various sectors of society who may or may not know each other, to begin to build a support system for women to progress in political parties, as candidates, and as elected officials. Gathering together influential individuals from civil society, community organizations, academia, the private sector and political parties can be exciting and energizing. These events allow women interested in politics to see and hear the level of support there may be for their efforts. It can be particularly useful in the long-term if women from all political parties are invited to meet together at networking events, though political sensitivities may make this difficult or even impossible in some situations. Often they are facing some of the same challenges, regardless of the size or the ideology of the party to which they belong. In some countries, this has led to women forming permanent cross-party networks of support.

Program planners must also decide whether or not these should be women-only events, or at what stage it may be appropriate to bring in other stakeholders and interested parties who may be male decision-makers or senior party officials. Again, it will depend on the local environment, how sensitive the issue of women's political participation is, and how the women who participate in the events would like to use them, for example, for confidential discussions and

ضمیمہ 7: متعلقہ فریقین کے ساتھ کام کرنے کے راستے

اس سیکشن میں تنظیم اور رابطہ ورسائی کے متعدد ایسے میکنزم دیئے گئے ہیں جو متوقع متعلقہ فریقین کے ساتھ کام کرنے کے لئے بروئے کار لائے جا سکتے ہیں تاکہ خواتین کی سیاسی شمولیت کو بھرپور بنایا جا سکے اور اس سلسلے میں مفید معلومات جمع کی جا سکیں۔

نیٹ ورکنگ ایونٹس

نیٹ ورکنگ ایونٹس معاشرے کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے اہم متعلقہ فریقین کو یکجا کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں جو شاید ایک دوسرے کو جانتے ہوں یا نہ جانتے ہوں۔ ان تقاریب کا مقصد سیاسی جماعتوں میں بطور امیدوار اور منتخب عہدیدار خواتین کی ترقی کے لئے حمایت کی تعمیر کا آغاز ہوتا ہے۔ سول سوسائٹی، کمیونٹی تنظیموں، تدریسی حلقوں، نجی شعبے اور سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے افراد کو یکجا کرنے سے ان سرگرمیوں کو نئی توانائی مل سکتی ہے۔ ان ایونٹس کی بدولت سیاست میں دلچسپی رکھنے والی خواتین کو اپنی کوششوں کے لئے ممکنہ حمایت کی سطح دیکھنے اور سننے کا موقع ملتا ہے۔ یہ طویل مدتی بنیاد پر اس صورت میں بالخصوص مفید ثابت ہو سکتے ہیں جب تمام سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کو ایک جگہ ملاقات کے لئے مدعو کیا جائے البتہ سیاسی طور پر حساس پہلوؤں کے پیش نظر بعض صورتوں میں یہ مشکل یا حتیٰ کہ ناممکن بھی ہوتا ہے۔ اکثر صورتوں میں انہیں ایک طرح کی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے قطع نظر اس کے کہ ان کی پارٹی کا حجم یا نظریہ کیا ہے۔ بعض ملکوں میں یہ خواتین کی طرف سے حمایت کے مستقل 'کراس پارٹی' نیٹ ورکس کی تشکیل کا باعث بھی بنا ہے۔

پروگرام کے منصوبہ سازوں کو یہ بھی طے کرنا ہوگا کہ آیا یہ صرف خواتین کے ایونٹس ہوں گے یا نہیں، یا کس مرحلے پر دیگر متعلقہ فریقین اور دلچسپی رکھنے والے فریقین کو شامل کرنا مناسب ہوگا جن میں مرد فیصلہ ساز یا سینئر پارٹی عہدیدار شامل ہو سکتے ہیں۔ اس کا انحصار بھی مقامی ماحول پر ہوگا اور اس بات پر کہ خواتین کی شمولیت کا معاملہ کس قدر حساس ہے، اور ایونٹس میں شرکت کرنے والی خواتین کس طرح انہیں استعمال کرنا چاہیں گی یعنی مثال کے طور پر

support or to build profiles and exposure. Networking events are typically shorter occasions of one to two hours, with a keynote speaker followed by a facilitated discussion and an informal, social component. They can be particularly beneficial when held on a regular basis, and as it allows the network to continue to expand as more women and supporters of women's political participation become aware of and interested in the networking events. Networking events should be substantive, but must also incorporate a dedicated social time in which participants can build relationships and professional support networks in a friendly atmosphere. These events can also be used for research and feedback as gathering such key players together offers an opportunity for highly valuable focus group discussions, which provide meaningful guidance for program content and design.

خفیہ مذاکرات اور حمایت کے لئے یا اپنا مقام اور آگاہی بلند کرنے کے لئے۔ نیٹ ورکنگ کے ایونٹس عام طور پر مختصر دورانیہ یعنی ایک یا دو گھنٹوں کے ہوتے ہیں جن میں ایک مرکزی مقرر کے بعد معاونت پر مبنی گفت وشنید اور ایک غیر رسمی سماجی جزو شامل ہوتا ہے۔ یہ خاص طور پر اس صورت میں فائدہ مند ہو سکتے ہیں جب باقاعدہ بنیاد پر منعقد کئے جائیں اور جیسے جیسے خواتین اور خواتین کی سیاسی شمولیت کے حامیوں کو نیت ورکنگ کے ایونٹس کا پتہ چلتا ہے اور ان کی دلچسپی بڑھتی ہے، نیٹ ورک کو اپنا دائرہ کار پھیلانے کا موقع ملتا رہتا ہے۔ نیٹ ورکنگ کے ایونٹس نہ صرف خاطر خواہ ہونے چاہئیں بلکہ بیشتر میں مخصوص سماجی دورانیہ بھی شامل ہوتا ہے جس کے دوران شرکاء دوستانہ ماحول میں تعلقات اور پیشہ ورانہ حمایت کے نیٹ ورکس تعمیر کر سکتے ہیں۔ ان ایونٹس کو تحقیق اور جوابی آراء کے حصول کے لئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے کیونکہ اہم متعلقہ فریقین کو اس نوعیت کا اجتماع انتہائی مفید گروہی بات چیت کا موقع فراہم کرتا ہے جس سے پروگرام کے مواد اور ڈیزائن کے لئے بامعنی رہنمائی میسر آتی ہے۔

Using Networking Events to Inform Women's Political Participation Efforts

Women in Romania are poorly represented in political parties, rarely promoted to positions of authority in local or national government, and do not have the critical mass to monitor legislation or to mobilize support for causes concerning women's rights and equality.

To strengthen ties among individuals and organizations working on issues that tend to be important to women, such as domestic violence, NDI's Romania program hosted a networking event. Women from political parties, civil society, academia and business were invited. Many of the women knew of each other, but had never met. The event helped build ties among these women, strengthened their working relationships, and produced valuable information, which informed the design and delivery of NDI's political party programs in Romania.

خواتین کی سیاسی شمولیت کی کوششوں میں آگاہی کے لئے نیٹ ورکنگ ایونٹس کا استعمال

رومانیہ کی خواتین کو سیاسی جماعتوں میں انتہائی کم نمائندگی حاصل ہے اور شاذونادر ہی انہیں مقامی یا قومی حکومت کے بااختیار عہدوں تک پہنچنے کا موقع ملتا ہے اور خواتین کے حقوق اور مساوات سے متعلق مقاصد پر قانون سازی کی نگرانی یا حمایت کو فعال بنانے کے لئے انہیں کلیدی مواد میسر نہیں ہے۔

خواتین کے لئے اہمیت کے حامل امور مثلاً گھریلو تشدد پر کام کرنے والے افراد اور تنظیموں کے درمیان تعلقات مستحکم بنانے کے لئے این ڈی آئی کے رومانیہ پروگرام نے ایک نیٹ ورکنگ ایونٹ کا انعقاد کیا۔ سیاسی جماعتوں، سول سوسائٹی، شعبہ تدریس اور کاروباری شعبے سے تعلق رکھنے والی خواتین کو مدعو کیا گیا۔ کئی خواتین ایک دوسرے کو جانتی تھیں لیکن ان کی ملاقات کبھی نہیں ہوئی تھی۔ اس ایونٹ کی بدولت ان خواتین کے درمیان تعلقات کی تعمیر میں مدد ملی، ان کے درمیان تعلقات کار کو استحکام ملا اور ایسی مفید معلومات میسر آئیں جن سے رومانیہ میں این ڈی آئی کے سیاسی پارٹی پروگراموں کے ڈیزائن اور عملدرآمد میں مدد ملی۔

Using Conferences to Advance Women's Political Participation

In Bangladesh, NDI works with the Bangladesh Alliance for Women Leadership (BDAWL), a relatively new network of senior women political and civil society that seeks to assist women to advance to leadership positions within political parties, government, and civil society.

The Alliance held its first issue conference to discuss "How to get Women into Leadership Positions." Sixty participants identified and prioritized strategies for getting women into meaningful positions at the top tiers of government in greater numbers, providing a clear plan of action for the group and valuable insights for NDI's program planning.

خواتین کی سیاسی شمولیت بہتر بنانے کے لئے کانفرنسوں کا استعمال

بنگلہ دیش میں این ڈی آئی 'بنگلہ دیش الائنس فار ویمن لیڈر شپ (بی ڈی اے ڈبلیو ایل) کے ساتھ کام کر رہا ہے جو سینئر سیاسی خواتین اور سول سوسائٹی کا قدرے نیا نیٹ ورک ہے جو سیاسی جماعتوں، حکومت اور سول سوسائٹی میں قائدانہ عہدوں پر آگے لانے میں خواتین کی معاونت کے لئے سر گرم عمل ہے۔

الائنس نے اپنی پہلی کانفرنس اس موضوع پر منعقد کی کہ ''خواتین کو قائدانہ عہدوں پر کس طرح لایا جائے''۔ ساٹھ شرکاء نے خواتین کی زیادہ تعداد کو حکومتی حلقوں میں بامعنی عہدوں پر لانے کے لئے حکمت عملیوں اور ترجیحات کا تعین کیا۔ اس طرح گروپ کو واضح عملی منصوبہ اور این ڈی آئی کے پروگرام کی منصوبہ بندی کے لئے مفید معلومات میسر آئیں۔

Conferences

If there are geographical or transportation issues that make it difficult for the stakeholders to gather for shorter networking events, or to launch or close a program, or, if women's participation is an issue that merits extensive examination and discussion in a particular country, it may be more effective to host the conversation with stakeholders through an all-day or multi-day conference.

Like networking events, conferences can be powerful and energizing occasions in which influential individuals from civil society, community organizations, academia, the private sector and political parties meet to discuss common cause, values and purpose.

In the case of women's political participation, conferences can be an organizing tool, but should not be considered as complete programs in and of themselves. Rather than offering a dry agenda of speeches, conferences focused on women's political participation should be

کانفرنسیں

اگر جغرافیائی یا آمدورفت کے ایسے مسائل درپیش ہوں جو نیٹ ورکنگ کے مختصر دورانیہ کے پروگراموں میں متعلقہ فریقین کی شرکت یا پروگرام کے آغاز یا انجام کو مشکل بناتے ہوں یا اگر خواتین کی سیاسی شمولیت ایسا مسئلہ ہو جس پر کسی ملک میں وسیع جائزے اور گفت وشنید کی ضرورت ہو تو ایک روزہ یا کثیر روزہ کانفرنس کے ذریعے متعلقہ فریقین کے ساتھ گفتگو کا انعقاد زیادہ موثر ثابت ہو سکتا ہے۔

نیٹ ورکنگ ایونٹس کی طرح کانفرنسیں بھی ایسے شاندار مواقع کا کام دے سکتی ہیں جہاں سول سوسائٹی، کمیونٹی تنظیموں، تدریسی حلقوں، نجی شعبے اور سیاسی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے بااثر افراد کسی مشترکہ مقصد یا اقدار پر بات چیت کے لئے ملاقات کر سکتے ہیں۔

خواتین کی سیاسی شمولیت کے حوالے سے کانفرنسیں ایک تنظیمی طریقے کا کام دے سکتی ہیں لیکن انہیں بذات خود ایک مکمل پروگرام کے طور پر زیر غور نہ لایا جائے۔ تقریروں کا کوئی خشک ایجنڈا پیش کرنے کے بجائے خواتین کی سیاسی شمولیت سے متعلق کانفرنسوں کی تشکیل دوطرفہ اور شمولیت پر مبنی بات چیت کی صورت میں کی جائے جس کے نتیجے میں خواتین کی سیاسی شمولیت پر تجاویز اور

designed around interactive, engaging discussions that can ultimately produce specific suggestions and a common focus on women's political participation. Because, in some cases, a single conference can cost as much as a year-long program, it is important to integrate conferences into the overall program methodology.

Conferences must include dedicated social components to allow participants to build professional networks. They should also offer a means by which participants can stay in contact with one another after the conference is over. This can be something as simple as circulating a phone and email list, using the iKNOW Politics Discussion Circles, or more complex such as organizing a series of regional follow-up meetings or a dedicated website.[122] As with other activities, program planners must also decide whether these should be women-only events, or at what stage it may be appropriate to bring in male stakeholders and decision-makers. This will depend on the needs and desires of participants, but if conferences or large meetings are held on a regular basis it will make sense at some point to invite party leaders so that they are aware of what conference participants would like to achieve and what they are capable of, and so that participants have sufficient exposure to these decision-makers and can begin to include them in their professional networks if they have not already done so.

Individual Meetings and Consultations

In countries where there are strong sensitivities to women's political participation or where conditions make it difficult for women to meet together in larger groups, individual meetings or consultations may be the best method for building relationships with stakeholders. Alternatively, program implementers may find that some stakeholders are ready for the group settings of networking events or conferences, while for others a private meeting is more

مشترکہ محور سامنے آ سکتا ہے۔ چونکہ بعض صورتوں میں ایک کانفرنس پر اتنا خرچ آ سکتا ہے جتنا کسی ایک سالہ پروگرام پر آتا ہے، اس لئے کانفرنسوں کو پروگرام کے مجموعی طریق کار سے باہم مربوط بنانا ضروری ہے۔

کانفرنسوں میں ایسے مخصوص سماجی اجزاء شامل ہونے چاہئیں جن کی بدولت شرکاء کو پیشہ ورانہ نیٹ ورکس کی تعمیر کا موقع ملے۔ انہیں ایک ایسے وسیلے کا کام بھی دینا چاہئے جس کی بدولت کانفرنس ختم ہونے کے بعد بھی شرکاء ایک دوسرے کے ساتھ رابطے میں رہ سکیں۔ یہ کوئی سادہ سا طریقہ بھی ہو سکتا ہے جیسے iKNOW Politics Discussion Circles کا استعمال کرتے ہوئے ایک فون اور ای میل فہرست سب تک پہنچا دی جائے یا پھر قدرے پیچیدہ طریقہ بھی اپنایا جا سکتا ہے مثلاً پیروی کے لئے علاقائی اجلاسوں کی ایک سیریز کا اہتمام یا پھر اس مقصد کے لئے ویب سائٹ کا آغاز۔[122] دوسری سرگرمیوں کی طرح یہاں بھی پروگرام کے منصوبہ سازوں کو طے کرنا ہو گا کہ آیا یہ خواتین کے لئے مخصوص تقاریب ہوں گی یا کس مرحلے پر متعلقہ مرد فریقین اور فیصلہ سازوں کو شامل کرنا مناسب ہو گا۔ اس کا انحصار شرکاء کی ضروریات اور خواہشات پر ہو گا لیکن اگر کانفرنسیں یا بڑے اجلاس باقاعدہ بنیاد پر منعقد کئے جائیں تو کسی مقام پر پارٹی قائدین کو مدعو کرنا بھی معقول ہو گا تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ کانفرنس کے شرکاء کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور وہ کیا حاصل کر سکتے ہیں اور اس لئے کہ شرکاء کو ان فیصلہ سازوں سے خاطر خواہ میل جول کا موقع مل سکے اور اگر وہ پہلے سے ان شرکاء کو پیشہ ورانہ نیٹ ورکس میں شامل نہیں کر رہے تو اب وہ یہ سلسلہ شروع کر سکتے ہیں۔

انفرادی ملاقاتیں اور مشاورتیں

ایسے ملکوں میں جہاں خواتین کی سیاسی شمولیت پر کافی زیادہ حساس پہلو موجود ہوں یا جہاں حالات کے پیش نظر خواتین کے لئے بڑے گروپوں کی صورت میں ملنا مشکل ہو وہاں انفرادی ملاقاتیں یا مشاورتیں متعلقہ فریقین کے ساتھ تعلقات کی تعمیر کا بہترین طریقہ ثابت ہو سکتی ہیں۔ علاوہ ازیں پروگرام کے عملدرآمد کاروں کو یہ بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ بعض متعلقہ فریقین گروپ کی صورت میں نیٹ ورکنگ ایونٹس یا کانفرنسوں کے لئے تیار ہیں جبکہ کچھ ایسے ہیں

appropriate.

It is important to provide feedback to participants after these meetings to build a shared understanding of what was discussed, what was decided, and what will happen going forward.

It may take longer to reach a shared plan of action among stakeholders using individual meetings as the primary means of communication, but the personal nature of this medium helps build strong working relationships between staff and program partners.

Electronic Media

In some countries, the best way to communicate with stakeholders and program partners may be through electronic media, including mobile phones, SMS text messaging, email and the internet.

Program designers may need to begin by building contact lists of phone numbers, email addresses, and VoIP and social networking contacts to connect with stakeholders. Program implementers can use electronic media to:

● Conduct phone or VoIP meetings, such as Skype video or voice calls;

● Facilitate email, instant messaging or SMS chat conversations;

● Host web meetings or conferencing;

● Share information or hold electronic discussions on pertinent issues;

● Connect with interested parties through social networking sites; and/or

جن کے لئے نجی ملاقاتیں زیادہ مناسب ہیں۔

ان ملاقاتوں کے بعد شرکاء کو جوابی آراء فراہم کرنا بھی ضروری ہے تاکہ اس بارے میں مشترکہ فہم پیدا کیا جاسکے کہ کیا بات چیت ہوئی، کیا فیصلہ ہوا، اور آگے کیا ہوگا۔

انفرادی ملاقاتوں کو ابلاغ کے بنیادی وسیلہ کے طور پر استعمال کرتے ہوئے متعلقہ فریقین کو کوئی مشترکہ عملی منصوبہ طے کرنے میں زیادہ وقت لگ سکتا ہے لیکن ان کی ذاتی نوعیت کی بدولت عملہ اور پروگرام پارٹنرز کے درمیان مضبوط تعلقات کار استوار کرنے میں مدد ملتی ہے۔

الیکٹرانک میڈیا

بعض ملکوں میں متعلقہ فریقین اور پروگرام پارٹنرز کے ساتھ ابلاغ کا بہترین طریقہ الیکٹرانک میڈیا ہو سکتا ہے جس میں موبائل فون، ایس ایم ایس، ای میل اور انٹرنیٹ شامل ہیں۔

پروگرام کے ڈیزائن ماہرین کو چاہئے کہ متعلقہ فریقین کے ساتھ رابطے میں رہنے کے لئے ابتداء کے طور پر فون نمبروں، ای میل ایڈریسز کی فہرستوں کے علاوہ VoIP اور سوشل نیٹ ورکنگ پر رابطہ کی معلومات جمع کر لیں۔ پروگرام کے عملدرآمد کار درج ذیل کے لئے الیکٹرانک میڈیا کا استعمال کر سکتے ہیں:

● فون یا VoIP پر ملاقاتوں کے انعقاد کے لئے، مثلاً Skype ویڈیو یا وائس کالز

● ای میل، میسج یا ایس ایم ایس چیٹ پر گفتگوؤں میں معاونت کے لئے

● ویب میٹنگز یا کانفرنسنگ کی میزبانی کے لئے

● معلومات کے تبادلہ کے لئے یا اہم امور پر الیکٹرانک بات چیت کا اہتمام کرنے کے لئے

● دلچسپی رکھنے والے فریقین کو سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس کے ذریعے ایک دوسرے سے ملانے کے لئے اور/ یا

- Survey stakeholders on potential programming.

While electronic media can be an efficient way to disseminate information and keep interested parties engaged and connected on an issue, it can be a difficult means to build new relationships. Web meetings and conferencing, and VoIP calling with video offer the most personal options among electronic media, if the equipment and infrastructure exist to support this. However, many (and especially older) women do not know how to use electronic media, and are hesitant to begin learning.

At the start of programs, part of the confidence building or empowerment approach can incorporate basic trainings on how to set up an email account, organize lists, write an effective email, start a Facebook page, use Skype, for example.

- متوقع پروگرام کی تیاری پر متعلقہ فریقین کا سروے کرنے کے لئے۔

الیکٹرانک میڈیا جہاں کسی موضوع پر معلومات پھیلانے اور دلچسپی رکھنے والے فریقین کو رابطے میں رکھنے کا ایک موثر طریقہ ہو سکتا ہے وہیں یہ نئے تعلقات استوار کرنے کے لئے مشکل طریقہ بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ ویب میٹنگز اور کانفرنسنگ، ویڈیو پر VoIP کالنگ بہتر ذاتی سطح پر رابطے کی صورت پیدا کرتے ہیں بشرطیکہ اس کے لئے درکار آلات اور بنیادی ڈھانچہ موجود ہوں۔ تاہم کئی (خاص طور پر بزرگ) خواتین کو الیکٹرانک میڈیا استعمال کرنا نہیں آتا اور وہ اسے سیکھنے سے بھی گریز کرتی ہیں۔

پروگراموں کے آغاز پر اعتماد سازی یا بااختیار بنانے پر لائحہ عمل کا ایک جزو ایسی بنیادی تربیتوں پر مشتمل ہو سکتا ہے کہ ای میل اکاؤنٹ کس طرح بنائیں، فہرستیں کس طرح ترتیب دیں، ایک موثر ای میل کس طرح لکھیں، فیس بک پر پیج کس طرح شروع کریں، سکائپ کس طرح استعمال کریں وغیرہ۔

Appendix 8: Working with Candidate Selection Processes

Candidate selection processes present one of the toughest barriers to women's political participation. To the extent possible, political party programs should seek to work with program partners to ensure that the candidate selection processes they are using provide an equal chance for women to compete and win.

Work with parties to examine the methods they are currently using through a gender sensitive lens. Identify potential barriers to women's political participation and assist political party partners in formulating solutions to address these.

Regardless of the dominant political culture, a focus on gender-sensitive and non-discriminatory candidate selection processes can easily be integrated into a number of political party programming streams:

● Internal Party Organization and Structure: Programs working with parties on their internal structures may offer a focus on candidate selection processes as part of this work. Produce and present an options paper[123] to senior party officers detailing the systems used in similar cultures, and offer to facilitate discussions, platforms or debates within the parties on the best way forward. Include options for the active promotion of women and other under-represented groups as candidates.

● Anti-Corruption and Transparency: Programs working with transparency, accountability and anti-corruption themes can assist political parties in considering more participatory, fair and open candidate selection processes as part of efforts towards reform or renewal, with a

ضمیمہ 8: امیدواروں کے چناؤ کے طریقوں پر کام کرنا

امیدواروں کے چناؤ کے طریقے خواتین کی سیاسی شمولیت میں سخت ترین رکاوٹوں میں سے ایک ہیں۔ ممکنہ حد تک سیاسی پارٹی پروگراموں میں اس امر کو یقینی بنانے کے لئے پروگرام پارٹنرز کے ساتھ کام کریں کہ وہ لوگ امیدواروں کے چناؤ کے جو طریقے استعمال کر رہے ہیں وہ خواتین کو مقابلے میں شامل ہونے اور جیتنے کا مساوی موقع فراہم کریں۔

پارٹیوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے ان طریقوں کا صنفی نقطہ نظر سے جائزہ لیں جو وہ اس وقت استعمال کر رہی ہیں۔ خواتین کی سیاسی شمولیت میں درپیش رکاوٹوں کا تعین کریں اور سیاسی پارٹی پارٹنرز کو ان کے ازالہ کے لئے حل تشکیل دینے پر مدد دیں۔

غالب سیاسی کلچر سے قطع نظر امیدواروں کے چناؤ کے لئے صنفی احساس پر مبنی اور غیر امتیازی طریقوں کو آسانی کے ساتھ متعدد سیاسی پارٹی پروگراموں کا حصہ بنایا جاسکتا ہے:

● **داخلی پارٹی تنظیم اور ڈھانچہ:** پارٹیوں کے ساتھ ان کے داخلی ڈھانچہ پر کام کرنے والے پروگرام اپنی سرگرمیوں کے سلسلے میں امیدواروں کے چناؤ کے طریق کار پر توجہ مرکوز کر سکتے ہیں۔ ایک 'آپشنز پیپر' [123] تیار کریں اور سینئر پارٹی عہدیداروں کو پیش کریں جس میں اس نوعیت کے کلچرز میں استعمال ہونے والے نظاموں کی تفصیل دیں اور آئندہ کے لئے بہترین حکمت عملی پر پارٹی کے اندر گفت وشنید، پلیٹ فارم یا بحث مباحثوں میں معاونت کی پیشکش کریں۔ خواتین اور کم نمائندگی کے حامل دیگر وپوں کو بطور امیدوار آگے لانے کے لئے آپشنز شامل کریں۔

● **کرپشن کا خاتمہ اور شفاف کاری:** شفاف کاری، احتساب اور کرپشن کے خاتمہ جیسے پیغامات پر کام کرنے والے پروگرام سیاسی جماعتوں کو اصلاح یا تجدید کی کوششوں کے سلسلے میں امیدواروں کے چناؤ کے زیادہ شرکت پر مبنی منصفانہ اور کشادہ طریقوں پر غور کرنے میں معاونت کریں جن میں ایسے ووٹروں کے نزدیک بہتر جائز حیثیت پر خاص طور پر زور دیں جو خواتین کی شمولیت کے ساتھ

particular focus on the enhanced levels of legitimacy among voters that come with women's participation.

پارٹی میں آئیں گے۔

● Electoral Performance and Public Appeal: Candidate selection processes can be incorporated into programming to help parties increase their appeal to voters. More open and participatory processes, particularly those that bring in new candidates such as women, typically generate more public appeal and interest and can provide key events for promoting a party's image and visibly demonstrate any rhetorical commitment to outreach, diversity and effective representation. Parties seeking to make a contrast with other political parties are particularly in a position to gain from actively promoting women as candidates.

● **انتخابی کارکردگی اور عوامی پذیرائی:** امیدواروں کے چناؤ کے طریقے پارٹیوں کو ووٹروں میں اپنی پذیرائی بڑھانے میں مدد کے لئے بھی پروگرام میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔ زیادہ کشادہ اور شرکت پر مبنی طریقے، بالخصوص جن کی بدولت خواتین جیسے امیدوار ملتے ہیں، عام طور پر عوامی پذیرائی اور دلچسپی کو بہتر بناتے ہیں اور پارٹی کی ساکھ مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں اور رابطہ ورسائی، تنوع اور موثر نمائندگی کے کسی زبانی عزم کی عملی مثال پیش کرتے ہیں۔ دیگر پارٹیوں سے منفرد نظر آنے کی خواہشمند سیاسی پارٹیاں خاص طور پر خواتین کو بھرپور طریقے سے فروغ دے کر کافی کچھ حاصل کر سکتی ہیں۔

● Membership Recruitment and Outreach: Revitalized candidate selection processes can help political parties reach out to new constituencies, particularly women and young people. Women typically come into politics from civil society and may bring with them groups with whom political parties had previously failed to connect. More open and equitable selection processes are likely to attract new people who may have been previously disillusioned with politics.

● ارکان کی بھرتی اور رابطہ ورسائی: امیدواروں کے چناؤ کا نو تعمیر شدہ طریق کار سیاسی جماعتوں کو نئے انتخابی حلقوں بالخصوص خواتین اور نوجوانوں تک پہنچنے میں مدد دے سکتا ہے۔ خواتین عام طور پر سول سوسائٹی سے سیاست میں آتی ہیں اور بعض اوقات ان کے ساتھ ایسے گروپ بھی آجاتے ہیں جنہیں ساتھ ملانے میں سیاسی پارٹیاں قبل ازیں ناکام ہو چکی ہوتی ہیں۔ چناؤ کے زیادہ مساوی اور کشادہ طریقے ایسے نئے لوگوں کو بھی پارٹی میں لا سکتے ہیں جو پہلے سیاست سے مایوسی کا شکار رہے ہوں۔

Political Party Law and Regulations: Programming looking at laws and regulations affecting political parties may consider incorporating candidate selection processes as part of this work. Public consultations and discussions on regulations impacting candidate selection may increase interest in these processes and bring in increased public support for systems that support women's political participation.

سیاسی جماعتوں سے متعلق قوانین وضوابط: سیاسی جماعتوں پر اثرانداز ہونے والے قوانین وضوابط کا جائزہ لینے والے پروگرام کی سرگرمیوں میں امیدواروں کے چناؤ کے طریقوں کو شامل کرنے پر غور کیا جا سکتا ہے۔ امیدواروں کے چناؤ پر اثرانداز ہونے والے ضوابط پر عوامی مشاورت اور گفت وشنید سے ان طریقوں میں دلچسپی بڑھ سکتی ہے اور ایسے نظاموں کے لئے عوامی حمایت میں اضافہ ہو سکتا ہے جو خواتین کی سیاسی شمولیت کی حمایت کرتے ہوں۔

Appendix 9: Training Best Practices

Women who have participated in NDI's political party training programs worldwide provide similar feedback when it comes to training content. They value the planning and election skills training NDI frequently offers and are also are looking for experience and practice in communication, public speaking and media skills, leadership skills, conflict, time and stress management, policy and platforms, lobbying and advocacy, and fundraising. These are the areas in which they feel they need the most preparation, exposure, and support.[124]

NDI has a variety of training modules on each of these topics, which are available through NDI staff who work on political party and women's political participation programs. Rather than reproduce those, this section offers guidance on best practices for each of these topics.

The topics outlined in this section are *in addition to* the core political and campaign skills that are a fundamental part of most NDI political party programs. These typically involve campaign and strategic planning, voter outreach, message development and delivery, and various other components of electoral and political party organizing.

While the exact topics covered depend on the situation in each country, ensuring that women have access to these types of trainings, as well as some of the more specific areas described below, helps create a demand within political parties for their involvement.

Communication, Public Speaking and Media Skills

Developing the confidence and skill to speak to a room of people, no matter the size or

ضمیمہ 9: بہترین مروجہ طریقوں پر تربیت

دنیا بھر میں این ڈی آئی کے سیاسی پارٹی تربیتی پروگراموں میں شرکت کرنے والی خواتین تربیتی مواد کے حوالے سے ملتی جلتی جوابی آراء کا اظہار کرتی ہیں۔ وہ منصوبہ بندی اور انتخابی مہارتوں پر اس تربیت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں جو این ڈی آئی تواتر سے پیش کرتا رہتا ہے اور ابلاغ، عوامی تقریر، میڈیا مہارتوں، قائدانہ مہارتوں، تنازعہ، وقت اور دباؤ کے نظم ونسق، پالیسی اور پلیٹ فارموں، لابی سرگرمیوں اور وکالت، کے علاوہ فنڈز مہم پر تجربہ اور مشق کی خواہشمند بھی ہوتی ہیں۔ یہ وہ شعبے ہیں جن میں ان کا خیال ہوتا ہے کہ انہیں زیادہ تیاری، آگاہی اور حمایت کی ضرورت ہے۔[124]

این ڈی آئی کے پاس ان میں سے ہر موضوع پر متعدد تربیتی ماڈیول موجود ہیں جو این ڈی آئی کے اس عملہ کے ذریعے حاصل کئے جا سکتے ہیں جو سیاسی پارٹی اور خواتین کی سیاسی شمولیت کے پروگراموں پر کام کر رہا ہو۔ انہیں دوبارہ سے پیش کرنے کے بجائے اس سیکشن میں ان میں سے ہر موضوع کے لئے بہترین مروجہ طریقوں پر رہنمائی فراہم کی گئی ہے۔

اس سیکشن میں دیئے گئے موضوعات ان کلیدی سیاسی اور مہم کی مہارتوں کے علاوہ ہیں جو این ڈی آئی کے بیشتر سیاسی پارٹی پروگراموں کا بنیادی حصہ ہیں۔ ان میں عام طور پر مہم و حکمت عملی پر منصوبہ بندی، ووٹر رابطہ ورسائی، پیغام کی تیاری و ترسیل، اور انتخابی و سیاسی پارٹی کی تنظیم کے مختلف دیگر اجزاء شامل ہوتے ہیں۔

اس کا انحصار ہر ملک کی صورتحال پر ہوتا ہے کہ کون کون سے موضوعات شامل کئے جائیں، جو اس امر کو یقینی بناتے ہوں کہ خواتین کو اس نوعیت کی تربیتوں کے علاوہ نیچے دیئے گئے بعض زیادہ متعلقہ شعبوں تک رسائی حاصل ہو، ان کی بدولت سیاسی جماعتوں میں ان کی شمولیت کی طلب پیدا کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ابلاغ، عوامی تقریر اور میڈیا مہارتیں

لوگوں سے بھرے کمرے میں، قطع نظر اس کے کہ سامعین میں کتنے لوگ جاننے والوں میں شامل ہوں یا ان کی تعداد کتنی ہو، تقریر کرنے کے لئے اعتماد اور

familiarity of the audience, is one of the most challenging areas for candidates and elected officials, particularly for women who may have very little experience with delivering speeches. Public speaking can send normally self-assured adults into a deep panic. Working with the media can be just as disconcerting. Program participants who have never had to face a camera or the probing questions of a journalist may be intimidated by the ubiquitous role the press and media can play in politics.

مہارت پیدا کرنا امیدواروں اور منتخب عہدیداروں بالخصوص ایسی خواتین کے لئے انتہائی مشکل کاموں میں سے ایک ہوتا ہے جو تقریریں کرنے کا کچھ زیادہ تجربہ نہ رکھتی ہوں۔ عوامی تقریر پر اچھے خاصے بالغ لوگوں کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے ہیں۔ اسی طرح میڈیا کے ساتھ کام کرنا بھی اتنا ہی پریشان کن ہوتا ہے۔ پروگرام کے ایسے شرکاء جنہوں نے کبھی کیمرے کا یا صحافیوں کے چبھتے ہوئے سوالوں کا سامنا نہ کیا ہو، انہیں ڈرانے کے لئے پریس اور میڈیا کا یہ ہر جگہ موجود کردار کافی ہے جو وہ سیاست میں ادا کر سکتا ہے۔

Women and girls are often socialized not to speak up in public, so the transition to becoming a commanding public speaker or being comfortable in front of the camera can be particularly disconcerting and difficult. Because the work required to develop communication and media skills can be so personally challenging, the rewards are equally abundant. The sense of achievement and confidence that come from practicing and mastering public speaking and external communication skills can be a phenomenal boost to candidates and elected officials and can help them develop techniques that they are likely to use on a regular basis in political life.

خواتین اور لڑکیوں کی سماجی تربیت ایسی ہوتی ہے کہ وہ عوامی سطح پر بات نہیں کرتیں، لہٰذا ایک ماہر عوامی مقرر یا کیمرہ کے سامنے پر سکون رہنے کی جانب سفر خاص طور پر کٹھن اور مشکل ہو سکتا ہے۔ ابلاغی اور میڈیا صلاحیتیں پیدا کرنے کے لئے ذاتی طور پر آپ کو جتنی مشکلات جھیلنا پڑتی ہیں اس کے ثمرات بھی اتنے ہی وافر ہوتے ہیں۔ کامیابی اور اعتماد کا جو احساس عوامی تقریر اور بیرونی ابلاغی مہارتوں کی مشق کرنے اور ان میں مہارت حاصل کرنے سے ملتا ہے وہ امیدواروں اور منتخب عہدیداروں کے لئے بے پناہ تقویت کا باعث بن سکتا ہے اور انہیں ایسے طریقے تیار کرنے میں مدد دے سکتا ہے جنہیں وہ عوامی زندگی میں روزانہ کی بنیاد پر استعمال کر سکتے ہیں۔

For these reasons, communication skills trainings are among the most highly-appreciated activities among program participants.

ان وجوہ کی بناء پر ابلاغی مہارتوں پر تربیت کا پروگرام شرکاء کے نزدیک سب سے زیادہ لائق تحسین سرگرمیوں میں شمار ہوتا ہے۔

Feedback from program participants produced the following recommendations:

پروگرام کے شرکاء کی جوابی آراء پر درج ذیل سفارشات تیار کی گئی ہیں:

- Focus communication trainings on public speaking, message development, interview and media skills, and assisting women in identifying their existing personal strengths. Many program participants are good communicators, but because they may have not used this skill at a professional level, they are unaware of the abilities they already possess, how to use them, and how to build on them.

- ابلاغی تربیتوں میں عوامی تقریر، پیغام کی تیاری، انٹرویو اور میڈیا مہارتوں، اور خواتین کو اپنی قوت کے موجودہ پہلوؤں کے تعین میں معاونت پر توجہ دیں۔ کئی پروگرام شرکاء اچھے مبلغ ہوتے ہیں لیکن کیونکہ انہوں نے اپنی اس مہارت کا استعمال پیشہ ورانہ سطح پر نہیں کیا ہوتا اس لئے وہ اپنی ان صلاحیتوں سے بے خبر ہوتے ہیں جو ان کے اندر پہلے سے موجود ہوتی ہیں، اور انہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ انہیں کس طرح استعمال کریں اور کس طرح انہیں آگے بڑھائیں۔

● Coaching is an important element of communication training. Ensure that women are made aware of their personal strengths and what they do well, as well as areas that need work. Incorporate encouragement and support in training styles on communication topics.

● کوچنگ ابلاغی تربیت کا ایک اہم عنصر ہے۔ اس امر کو یقینی بنائیں کہ خواتین کو یہ معلوم ہو کہ ان کی ذاتی قوت کے پہلو کیا ہیں، وہ کون سا کام اچھے طریقے سے کر سکتی ہیں اور ایسے کون سے شعبے ہیں جن پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ابلاغی موضوعات پر تربیتی انداز میں حوصلہ افزائی اور حمایت کو شامل کریں۔

●Establish and maintain a safe learning environment. All-women or single-party trainings may be necessary for these training topics. Alternatively, multi-party training participants can be divided by party when there is potential for divulging sensitive information. Ensure that participants feel comfortable and supported enough to take personal risks.

● سیکھنے کے لئے ایک محفوظ ماحول قائم کریں اور اسے برقرار رکھیں۔ ان تربیتی موضوعات کے لئے صرف خواتین کی یا یک جماعتی تربیتوں کی ضرورت بھی پڑ سکتی ہے۔ علاوہ ازیں کثیر جماعتی تربیتی شرکاء کو ایسی صورت میں پارٹی کی بنیاد پر تقسیم کیا جا سکتا ہے جب کوئی حساس معلومات زیر بحث آنے کا امکان ہو۔ اس امر کو یقینی بنائیں کہ شرکاء کے لئے کوئی دقت پیدا کئے بغیر انہیں محسوس ہو کہ ان کی حمایت کی جا رہی ہے تاکہ وہ ذاتی خطرات مول لے سکیں۔

● Give women camera time. Allow them to see themselves on camera so that they are aware of how they communicate.

● خواتین کو کیمرہ پر وقت دیں۔ انھیں خود کو کیمرہ پر دیکھنے کا موقع دیں تاکہ وہ اس بات سے واقف ہوں سکیں کہ وہ کیسے ابلاغ کرتی ہیں۔

● Allow enough practice time. Communication, public speaking, media and interview skills trainings can be time consuming, but it is time well-spent. The more practice participants are able to put in during training time in a safe learning environment, the more their self-confidence will grow.

● مشق کے لئے خاطر خواہ وقت دیں۔ ابلاغ، عوامی تقریر، میڈیا اور انٹرویو مہارتوں پر تربیتوں میں کافی وقت لگ سکتا ہے لیکن یہ وقت صحیح استعمال ہو رہا ہے۔ شرکاء سیکھنے کے لئے محفوظ ماحول میں تربیتی وقت کے دوران جتنی زیادہ مشق کرتے ہیں ان کا ذاتی اعتماد اتنا بہتر ہوتا ہے۔

● Foster more ways to work with the media and create media opportunities for women. In most countries, women are far less likely to have access to the media. Work with women candidates in particular to help them develop strategies and techniques to gain media exposure. Assist women candidates and campaign staff in developing media strategies, tools and techniques for gaining press coverage.

● میڈیا کے ساتھ کام کرنے کے نئے راستے نکالیں اور خواتین کے لئے میڈیا کے مواقع پیدا کریں۔ بیشتر ملکوں میں خواتین کی میڈیا تک رسائی کہیں کم ہو سکتی ہے۔ خواتین امیدواروں کے ساتھ بالخصوص کام کرتے ہوئے انہیں میڈیا کے سامنے آنے کے لئے حکمت عملیاں اور طریقے تیار کرنے میں مدد دیں۔ خواتین امیدواروں اور مہم کے عملہ کو میڈیا حکمت عملیوں کے علاوہ پریس کوریج حاصل کرنے کے طریقے تیار کرنے میں مدد دیں۔

● Incorporate trainings on how to use technology for communication, including the internet, social media, and mobile phones.

●تربیت میں یہ شامل کریں کہ ابلاغ کے لئے ٹیکنالوجی کا استعمال کس طرح کیا جائے جس میں انٹرنیٹ، سوشل میڈیا، اور موبائل فون شامل ہیں۔

● Negotiation and persuasion are among the communication topics that women participants value. These trainings help them develop the skills they need to make their case in a

● گفت وشنید اور ترغیب ان ابلاغی موضوعات میں سے ہیں جنہیں خواتین شرکاء قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں۔ ان میں تربیت سے انہیں ایسی مہارتوں کے فروغ میں مدد ملتی ہے جو مقابلے سے بھرپور سیاسی ماحول میں ان کا مقدمہ تیار

competitive political environment, and also help them manage inter-personal relationships as the demands on their time increase.

Media exposure can be a real challenge for women candidates who are less likely to be among the leading candidates the press are inclined to cover. Particularly in a crowded field of candidates, it can be difficult for women to focus attention on their campaigns.

Political party programs can assist women candidates and their campaign staff on techniques to gain media coverage, including conventional methods such as press conferences and briefings, or candidate forums, debates and town hall meetings, or creative earned media events. Programs can also partner with other organizations or media outlets to organize a media campaign that offers publicity for women candidates and issues important to women as voters. Additionally, the internet offers opportunities for women candidates to circumvent conventional media. Websites such as YouTube and Revver, which offer candidates and parties the opportunity to post their own video message, can provide a direct link to voters in countries or regions where internet access is readily available.

Leadership Skills

The broad theme of "Leadership Skills" means different things in different situations. Women participants in NDI's political party programs define it as, "a wide curriculum offering skills and policy based training and practice sessions, which help women recognize the talents they already have, build confidence and maximize their personal and professional strengths." This topic can include everything from communication to networking to strategic planning to fundraising, depending on the needs and requests of participants. Whichever topics are highlighted, effective leadership training involves high levels of coaching and confidence-building for participants, which may involve:

کرنے کے لئے ضروری ہیں اور وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انہیں باہمی تعلقات کو سنبھالنے میں بھی مدد دیتے ہیں۔

میڈیا کے سامنے آنا ایسی خواتین امیدواروں کے لئے حقیقی چیلنج ہو سکتا ہے جن کے بارے میں یہ امکان کم ہوتا ہے کہ سرکردہ امیدواروں میں سے میڈیا انہیں کوریج زیادہ دے گا۔ بالخصوص امیدواروں کے ہجوم میں خواتین کے لئے اپنی مہم پر توجہ مرکوز رکھنا مشکل ہو سکتا ہے۔

سیاسی پارٹی پروگراموں کے ذریعے خواتین امیدواروں اور ان کے مہم کے عملہ کو میڈیا کوریج حاصل کرنے میں مدد دی جاسکتی ہے جن میں روایتی طریقے مثلاً پریس کانفرنسیں اور بریفنگز، یا امیدواروں کے فورم، بحث مباحثے اور ٹاؤن ہال میٹنگز یا میڈیا کے تخلیقی ایونٹس شامل ہیں۔ پروگراموں میں میڈیا مہم کے سلسلے میں دیگر تنظیموں یا میڈیا کے اداروں کو پارٹنر بھی بنایا جا سکتا ہے جو خواتین امیدواروں اور بطور ووٹر خواتین کے لئے اہمیت کے حامل امور کی پبلسٹی کا موقع دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ انٹرنیٹ پر خواتین امیدواروں کو روایتی میڈیا سے نمٹنے کے مواقع مل سکتے ہیں۔ یوٹیوب اور Revver جیسی ویب سائٹس، جو امیدواروں اور پارٹیوں کو اپنے ویڈیو پیغام پوسٹ کرنے کا موقع دیتی ہیں، ایسے ملکوں یا علاقوں میں ووٹروں سے براہ راست رابطے کا ذریعہ بن سکتی ہیں جہاں انٹرنیٹ تک رسائی آسانی سے دستیاب ہے۔

قائدانہ مہارتیں

وسیع تر ''قائدانہ مہارتوں'' سے مراد مختلف حالات میں مختلف باتیں ہوتی ہیں۔ این ڈی آئی کے سیاسی پارٹی پروگراموں کی خواتین شرکاء اس کی تعریف اس طرح کرتی ہیں کہ ''یہ ایک وسیع نصاب ہے جو مہارتوں اور پالیسی پر مبنی تربیت اور مشقی سیشن فراہم کرتا ہے جن کی بدولت خواتین کو اپنی ان صلاحیتوں کے ادراک میں مدد ملتی ہے جو پہلے سے ان کے اندر موجود ہوتی ہیں، ان کے اندر اعتماد پیدا ہوتا ہے اور ان کی پیشہ ورانہ اور ذاتی قوت کے پہلوؤں میں حتی الوسع اضافہ ہوتا ہے''۔ اس موضوع میں ابلاغ سے نیٹ ورکنگ، حکمت عملی پر منصوبہ بندی، فنڈز مہم تک ہر چیز شامل ہو سکتی ہے جس کا انحصار شرکاء کی ضروریات اور درخواستوں پر ہوتا ہے۔ موضوع کوئی بھی اجاگر کیا جائے، موثر قائدانہ تربیت میں شرکاء کی کوچنگ اور اعتماد کی تعمیر شامل ہوتی ہے جو درج ذیل پر مشتمل ہو سکتی ہے:

Creating Media Opportunities for Women

Using Social Media in Kuwait

When snap elections were called for May 2009, NDI's Kuwait program quickly mobilized to build on its longstanding relationships with Kuwaiti women to prepare for the election. These were only the third elections since women gained full suffrage in 2005, the first year in which women were permitted to stand for office and vote.

NDI provided assistance to these women, including technological support on how to use campaign websites, social networking sites such as Facebook and Twitter, and SMS text messaging to enhance their political campaigns. These outreach techniques were critical in a country like Kuwait, with a large number of educated elites and a powerful technological infrastructure.

On May 16, 2009, four women were elected to the Kuwaiti parliament, securing almost 40,000 votes and a much higher margin of victory than most observers had predicted.

Getting Women On Air in Sierra Leone

For the 2008 local elections, NDI's Sierra Leone program formed a Women and Media Working Group with several civil society organizations to develop a common media campaign, organize joint activities, and coordinate resources in support of women's participation in the elections. The shared slogan was, "Help Build Sierra Leone with Women".

The Group organized rallies with high profile speakers, held a number of press briefings, and worked with community radio stations to provide airtime to women candidates and deliver messages about the importance of women's participation in politics. The program also produced a video with prominent women leaders from the region talking about the important contributions women make to politics. Featured women included President Ellen Johnson Sirleaf (Liberia), Hon. Miria Matembe (Uganda), Hon. Saudatu Sani (Nigeria), and Hon. Grace Mwewa (Kenya). The video was shown during women candidate forums around the country.

خواتین کے لئے میڈیا پر مواقع

کویت میں سوشل میڈیا کا استعمال

مئی 2009 میں جب فوری انتخابات کا اعلان ہوا تو این ڈی آئی کا کویت پروگرام کویتی خواتین کے ساتھ اپنے دیرینہ تعلقات کی بناء پر انتخابات کی تیاری کے لئے فوراً حرکت میں آ گیا۔ یہ 2005 میں خواتین کو ووٹ کا حق ملنے کے بعد ہونے والے تیسرے انتخابات تھے، اور پہلا سال تھا جب خواتین کو عہدے کا امیدوار بننے اور ووٹ دینے کی اجازت دی گئی۔

این ڈی آئی نے ان خواتین کو معاونت فراہم کی جس میں ٹیکنالوجی کی صورت میں معاونت بھی شامل تھی کہ مہم کی ویب سائٹ، سوشل نیٹ ورکنگ سائٹس مثلاً فیس بک اور ٹوئٹر کے علاوہ ایس ایم ایس کو استعمال کرتے ہوئے کس طرح اپنی سیاسی مہم کو بہتر بنایا جائے۔ رابطہ ورسائی کے یہ طریقے کویت جیسے ملک میں کلیدی حیثیت رکھتے تھے جہاں تعلیم یافتہ اشرافیہ کی ایک بڑی تعداد کے علاوہ ٹیکنالوجی کا شاندار بنیادی ڈھانچہ موجود تھا۔

مئی 2006 کو چار خواتین کویتی پارلیمان کے لئے منتخب ہوئیں جنہوں نے تقریباً 40,000 ووٹ حاصل کئے اور ان کی یہ فتح مبصرین کی توقعات سے کہیں زیادہ ووٹوں کے 16 ساتھ تھی۔

سیرالیون میں خواتین آن ایئر

2008 کے مقامی انتخابات کے لئے این ڈی آئی کے سیرالیون پروگرام نے مشترکہ میڈیا مہم تیار کرنے، مشترکہ سرگرمیوں کے اہتمام اور انتخابات میں خواتین کی شمولیت کی Help حمایت میں وسائل کو بروئے کار لانے کے لئے متعدد سول سوسائٹی تنظیموں کے ساتھ مل کر ایک 'ویمن اینڈ میڈیا ورکنگ گروپ' تشکیل دیا جس کا مشترکہ نعرہ تھا، Build Sierra Leone with Women۔

اس گروپ نے متعدد اعلیٰ سطح کے مقررین کے ساتھ ریلیاں منعقد کیں، متعدد پریس بریفنگز کا انعقاد کیا اور کمیونٹی ریڈیو سٹیشنوں کے ساتھ مل کر خواتین امیدواروں کو ایئر ٹائم دینے اور سیاست میں خواتین کی شمولیت کی اہمیت پر پیغامات دینے کے لئے کام کیا۔ پروگرام نے خطے کی ممتاز سیاسی خواتین قائدین کی ایک ویڈیو بھی تیار کی جس میں انہوں نے سیاست میں خواتین کی اہم خدمات پر بات کی۔ ویڈیو میں حصہ لینے والی خواتین میں صدر ایلن جانسن سرلیف (لائبیریا)، آنریبل میریا میٹمبی (یوگنڈا)، آنریبل سوداتو سانی (نائیجیریا)، اور آنریبل گریس موبوا (کینیا) شامل تھیں۔ یہ ویڈیو ملک بھر میں خواتین امیدواروں کے فورمز کے دوران دکھائی گئی۔

● building awareness of the valuable leadership roles that women already hold in society, including in their families and communities;

● assisting women in identifying their leadership styles and helping them develop situational leadership techniques that assist them in managing a variety of situations, and

● identifying opportunities and challenges for women leaders.[125]

Conflict, Time, and Stress Management

Women generally face higher demands on their time and labor than men, and increased participation in politics adds to this. In addition to the degree of conflict and pressure inherent in politics, the collision of political life and personal life often creates additional stresses for female politicians, which their male counterparts are unlikely to experience at the same level.

Women participants in NDI's political party programs recognize that as their careers in politics grow, these stresses are more likely to increase rather than decrease. For these reasons, they frequently request training and assistance in managing time, conflict, and stress.

The qualitative value of these types of training can be significant. Helping women in politics develop these management skills provides an important means of support and assists them in not just moving into politics, but staying for the long-term.

Policy and Platforms

A 2010 study by Deloitte highlighted the portfolios of women ministers in 185 countries.[126] Of these ministers, the vast majority held positions in social affairs, women's affairs,

● قیادت کے ایسے قابل قدر کرداروں پر آگاہی میں اضافہ جو معاشرے میں خواتین پہلے ہی ادا کر رہی ہیں جن میں خاندان اور کمیونٹی میں ان کے کردار بھی شامل ہیں۔

● خواتین کو اپنے طرز قیادت کا تعین کرنے میں معاونت اور انہیں حالات کے مطابق قیادت کے ایسے طریقے تشکیل دینے میں مدد دینا جو ہر طرح کے حالات میں ان کے لئے معاون ہوں، اور

● خواتین قائدین کے لئے مواقع اور مشکلات کا تعین۔125

تنازعہ، وقت اور دباؤ کا نظم ونسق

خواتین کو عام طور پر مردوں کے مقابلے میں وقت اور محنت دونوں اعتبار سے زیادہ تقاضے درپیش ہوتے ہیں اور سیاست میں ان کی بہتر شمولیت اس میں مزید اضافہ ثابت ہوتی ہے۔ ویسے تو ایک حد تک تنازعہ اور دباؤ سیاست کا حصہ ہوتے ہیں لیکن اس کے علاوہ سیاسی زندگی اور ذاتی زندگی کا تصادم اکثر خواتین سیاست دانوں کے لئے اضافی دباؤ پیدا کر دیتا ہے جس کا سامنا ان کے مرد ساتھیوں کو نہیں کرنا پڑتا۔

این ڈی آئی کے سیاسی پارٹی پروگراموں کی خواتین شرکاء تسلیم کرتی ہیں کہ جیسے جیسے سیاست میں ان کا کیریئر ترقی کرتا ہے، یہ دباؤ بھی کم ہونے کے بجائے بڑھنے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ ان وجوہات کی بناء پر وہ اکثر وقت، تنازعہ اور دباؤ کے نظم ونسق میں تربیت اور معاونت کی درخواست کرتی ہیں۔

معیار کے اعتبار سے اس نوعیت کی تربیتوں کی قدر وقیمت نمایاں ہو سکتی ہے۔ سیاسی خواتین کو یہ انتظامی مہارتیں پیدا کرنے میں مدد دینے سے حمایت کا ایک اہم ذریعہ میسر آجاتا ہے اور انہیں مدد ملتی ہے کہ محض میدان سیاست میں قدم ہی نہ رکھیں بلکہ طویل مدت کے لئے اس میں رہیں۔

پالیسی اور پلیٹ فارم

'ڈیلوئٹے' کی طرف سے 2010 کی ایک سٹڈی میں 185 ممالک کی خواتین وزراء کے عہدوں پر روشنی ڈالی گئی ہے۔126 ان وزارتوں میں وسیع اکثریت کے پاس سماجی امور، امور خواتین، انسانی حقوق یا تعلیم کے عہدے تھے جبکہ بہت کم

human rights or education, while a much smaller percentage held foreign affairs or finance briefs, and only a tiny number dealt with defense. Even when women make it to the executive level, there is a tendency to limit their influence to so-called women's issues. However, standards for good governance and decision-making indicate that diversity at the table – in all issue areas – results in better policy.[127]

Women often request training in specific policy areas to build their exposure and expertise on topics with which they are not familiar, or to build their credentials in areas with which they have experience, but may not yet have the confidence to take a lead. Female candidates often perceive themselves as less prepared than their male counterparts and are inclined to feel that they need to master the issues they may confront in office before launching a campaign, whereas male candidates seem less inhibited by this.[128]

فیصد تناسب ایسا تھا جن کے پاس امور خارجہ یا خزانہ کے عہدے تھے اور بہت چھوٹی سی تعداد دفاع پر کام کر رہی تھی۔ یہاں تک کہ خواتین جہاں کسی اعلیٰ انتظامی عہدے پر پہنچ گئیں تو بھی خواتین سے متعلق امور پر ان کا اثر ورسوخ محدود دکھائی دیتا تھا۔ تاہم عمدہ طرز حکمرانی اور فیصلہ سازی کے معیارات سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام شعبوں میں میز پر تنوع کا نتیجہ بہتر پالیسی کی صورت میں برآمد ہوتا ہے۔[127]

خواتین اکثر بعض پالیسی شعبوں میں تربیت کی درخواست کرتی ہیں تاکہ ایسے موضوعات پر آگاہی اور مہارت حاصل کر سکیں جن سے وہ آشنا نہیں، یا ایسے شعبوں میں اپنا مقام بہتر بنا سکیں جن میں انہیں تجربہ تو ہے لیکن اتنا اعتماد نہیں کہ اس میں قدم آگے بڑھا سکیں۔ خواتین امیدواروں کا اکثر اپنے بارے میں خیال ہوتا ہے کہ مرد ساتھیوں کے مقابلے میں ان کی تیاری کم ہے اور وہ یہی محسوس کرتی ہیں کہ انہیں ان امور پر مہم شروع کرنے سے پہلے عبور حاصل کر لینا چاہئے جو کسی عہدے پر انہیں درپیش آ سکتے ہیں جبکہ مرد امیدوار اس احساس کا شکار کم ہوتے ہیں۔[128]

Providing Tools to Manage Personal and Political Demands

Nurturing Leadership in North Africa

NDI's *Youth of Today, Leaders of Tomorrow* program works with young women from across North Africa with the interest and the drive to become leaders in their communities. The program encourages participants to take leadership in their own lives by identifying their personal and professional priorities, and assessing whether this is where they are actually spending their time and energy. Regular assessment and discussion help participants in their efforts to balance personal and professional demands and to maintain a perspective on what they value most. Participants are also offered training in time management and confidence building exercises to develop the skills that will help achieve and maintain balance in their lives.

Time Management in Serbia

In Serbia, NDI provided training on time management as part of skills building seminars for women in political parties. The program offered participants tools to handle the demands of politics and personal life. Training participants said the time management sessions improved their ability to set priorities and to organize their time accordingly, so that they could balance their commitments more effectively.

ذاتی اور سیاسی تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے طریقوں کی فراہمی

جنوبی افریقہ میں قیادت کا فروغ

این ڈی آئی کا 'یوتھ آف ٹوڈے، لیڈرز آف ٹومارو' پروگرام پورے جنوبی افریقہ سے ایسی نوجوان خواتین کے ساتھ کام کر رہا ہے جو اپنی کمیونٹیز میں قائد بننے میں دلچسپی اور جذبہ رکھتی ہیں۔ پروگرام شرکاء کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ ترجیحات کا تعین کرتے ہوئے اپنی زندگیوں میں قیادت اختیار کریں اور یہ تجزیہ کریں کہ آیا وہ اپنا وقت اور توانائی اس پر صرف کر رہی ہیں۔ باقاعدہ تجزیہ اور گفت وشنید سے شرکاء کو اپنے ذاتی اور پیشہ ورانہ تقاضوں میں توازن پیدا کرنے کی کوششوں اور یہ فہم برقرار رکھنے میں مدد ملتی ہے کہ ان کے نزدیک کون سی چیز سب سے زیادہ اہم ہے۔ شرکاء کو وقت کے نظم ونسق اور اعتماد سازی کی مشقوں میں ایسی مہارتیں پیدا کرنے کی تربیت فراہم کی جاتی ہے جو انہیں اپنی زندگیوں میں توازن پیدا کرنے اور برقرار رکھنے میں مدد دیں گی۔

سربیا میں وقت کا نظم ونسق

سربیا میں این ڈی آئی نے سیاسی جماعتوں کی خواتین کے لئے مہارتوں کی تعمیر پر سیمیناروں کے سلسلے میں وقت کے نظم ونسق پر تربیت فراہم کی۔ پروگرام نے سیاسی اور ذاتی زندگی کے تقاضوں کو پورا کرنے کے طریقے فراہم کئے۔ تربیت کے شرکاء کا کہنا تھا کہ وقت کے نظم ونسق کے سیشنوں کی بدولت ترجیحات کے تعین اور ان کی بناء پر وقت کے نظم ونسق کے لئے ان کی صلاحیت بہتر ہوئی، اور اب وہ اپنی ذمہ داریوں میں زیادہ موثر طریقے سے توازن پیدا کر سکتی ہیں۔

Political party programs should consider offering training on 'non-traditional' policy areas for candidates and elected officials as a means to help them raise their profile and expertise on topics such as the economy, finance, budgeting, foreign policy and defense. NDI's Burkina Faso program, for example, provided women councilors with trainings on accounting and budget management at a time when more powers were being devolved from central government to local authorities. Additionally, offering policy briefings and discussions on these areas to both men and women officials can be an effective way to mainstream gender in a political party program, allowing male participants to see their female colleagues as capable on these issues. Trainings on policy and platforms can also be a useful way to build cross-party networks of women to work together on specific agendas and issues.

سیاسی پارٹی کے پروگراموں میں امیدواروں اور منتخب عہدیداروں کو معیشت، خزانہ، بجٹ سازی، خارجہ پالیسی اور دفاع جیسے موضوعات پر اپنا مقام اور مہارت بہتر میں مدد کے لئے 'غیر روایتی' پالیسی شعبوں میں تربیت فراہم کرنے پر غور کیا جائے۔ مثال کے طور پر این ڈی آئی کے برکینا فاسو پروگرام نے خواتین کونسلروں کو ایک ایسے وقت پر اکاؤنٹنگ اور بجٹ مینجمنٹ پر تربیت فراہم کی جب زیادہ تر اختیارات مرکزی حکومت سے مقامی حکام کو منتقل کئے جا رہے تھے۔ علاوہ ازیں ان شعبوں پر مرد وخواتین دونوں عہدیداروں کو پالیسی بریفنگ اور گفت وشنید کی سہولت فراہم کرنا سیاسی پارٹی پروگرام میں صنف کو مجموعی عمل کا حصہ بنانے میں موثر ثابت ہو سکتا ہے جس کی بدولت مرد شرکاء کو یہ دیکھنے کا موقع ملتا ہے کہ ان امور میں ان کی ساتھی خواتین کتنی باصلاحیت ہیں۔ پالیسی اور پلیٹ فارموں پر تربیت کسی ایجنڈا اور امور پر مل کر کام کرنے کے لئے خواتین کے 'کراس پارٹی' نیٹ ورکس کی تعمیر بھی مفید طریقہ ہو سکتا ہے۔

Work with women program partners to identify the issue areas they want to cover and gain a sense of what they would like to do with the information. Are they seeking to build electoral platforms or campaign messages, initiate legislation, organize an advocacy campaign, or build a coalition to work on an issue? Policy and platform trainings often tie in well around those for advocacy, lobbying and coalition-building, as well as with networking and mentoring programs.

خواتین پروگرام پارٹنرز کے ساتھ مل کر کام کرتے ہوئے مسائل کے ایسے شعبوں کا تعین کریں جن کا وہ احاطہ کرنا چاہتی ہوں اور یہ اندازہ لگائیں کہ وہ ان معلومات سے کیا کرنا چاہیں گی۔ کیا انتخابی پلیٹ فارم تیار کرنے کی کوشش کر رہی ہیں یا مہم کے پیغامات، قانون سازی کا آغاز کرنا چاہتی ہیں یا کسی وکالتی مہم کا انعقاد، یا کسی مسئلے پر کام کرنے کے لئے کوئی اتحاد تشکیل دینا چاہتی ہیں؟ پالیسی اور پلیٹ فارم پر تربیتیں اکثر وکالت، لابی سرگرمیوں اور اتحاد کی تعمیر کے علاوہ نیٹ ورکنگ اور سرپرستی پروگراموں کے سلسلے میں ان سے جڑی ہوتی ہیں۔

Appendix 10: Mentoring and Networking Programs

Most political organizations are not naturally designed to pay close attention to the particular interests of women; and women as individuals often struggle to affect change in a political organization. When women are elected to public office or make it into a senior position, there is a good chance they will be in the minority in terms of gender and may have a difficult time exerting the political influence necessary to impact policy, legislation or other initiatives.

For these reasons, mentoring and networking programs are particularly valuable and, in some situations, critical to maximizing women's political impact and expanding women's political participation.

Women are less likely to have access to the traditional social, political and economic networks that are an inherent part of politics, and which are more easily accessible to their male counterparts. Additionally, they are more likely to be newer to politics, making mentors a vital form of assistance.[129] Women are also more likely to be in politics in smaller numbers, so networks of support can be crucial to expanding their impact, as well as contributing to their sense of confidence and well-being.

There are a number of ways to conduct networking and mentoring programs. Both networking and mentoring can be approached together as they are often linked, or separate initiatives can be taken, depending on the needs of program partners. Newly-elected women, for example, often benefit from a distinct mentoring program in which they are partnered with more senior legislators or policy makers.

ضمیمہ 10: سرپرستی اور نیٹ ورکنگ کے پروگرام

بیشتر سیاسی جماعتوں کی فطری تشکیل ایسی نہیں ہوتی کہ وہ خواتین کے مخصوص مفادات پر زیادہ توجہ دیں اور خواتین کو اکثر سیاسی تنظیم میں کوئی تبدیلی لانے کے لئے انفرادی طور پر جدوجہد کرنا پڑتی ہے۔ خواتین جب کسی سرکاری عہدے پر یا سینئر عہدے پر منتخب ہو جاتی ہیں تو بھی کافی امکان ہوتا ہے کہ صنف کے اعتبار سے وہ اقلیت میں ہوں گی اور پالیسی، قانون سازی یا دیگر اقدامات پر اثرانداز ہونے کے لئے انہیں اپنا سیاسی اثر ورسوخ استعمال کرنے میں کافی مشکل پیش آئے گی۔

ان وجوہ کی بناء پر سرپرستی اور نیٹ ورکنگ کے پروگرام خاص طور پر مفید ہوتے ہیں اور بعض حالات میں خواتین کا سیاسی اثر حتی الوسع حد تک بڑھانے اور خواتین کی سیاسی شمولیت میں اضافہ کے لئے ناگزیر ہوتے ہیں۔

خواتین کے بارے میں یہ امکان کم ہوتا ہے کہ انہیں ایسے روایتی سماجی، سیاسی اور معاشی نیٹ ورکس تک رسائی حاصل ہو گی جو سیاست کا لازمی جزو ہیں اور جن تک رسائی مردوں کے لئے آسان سی بات ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں یہ امکان زیادہ ہوتا ہے کہ وہ سیاست میں نئی ہوں گی اور یوں سرپرستی معاونت کی اہم صورت بن جاتی ہے۔[129] خواتین کے بارے میں یہ امکان بھی زیادہ ہوتا ہے کہ سیاست میں ان کی تعداد کم ہو گی لہٰذا حمایت کے نیٹ ورکس نہ صرف ان کے اثرات بڑھانے کے لئے ناگزیر شکل اختیار کر لیتے ہیں بلکہ ان کے اندر اعتماد پیدا کرنے اور ان کی فلاح میں بھی اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔

نیٹ ورکنگ اور سرپرستی کے پروگرام منعقد کرنے کے کئی طریقے ہیں۔ نیٹ ورکنگ اور سرپرستی دونوں ایک ساتھ بھی ہو سکتے ہیں کیونکہ اکثر یہ ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں یا الگ اقدامات کی شکل میں کئے جا سکتے ہیں جس کا انحصار پروگرام پارٹنرز کی ضروریات پر ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر نو منتخب خواتین اکثر منفرد سرپرستی کے پروگرام سے فائدہ اٹھاتی ہیں جس میں انہیں زیادہ سینئر ارکان مقننہ یا پالیسی سازوں کے ساتھ پارٹنر بنایا جاتا ہے۔

Developing Cross-Party Networks

Women's Political Caucus of Indonesia

NDI has partnered with the Women's Political Caucus of Indonesia (*Kaukus Perempuan Politik* Indonesia, KPPI), a cross-party network of political women, since its inception in 2000. KPPI began as an effort to increase women's leadership within political parties and public office but has since, with NDI's assistance, become a national organization with branches in 22 provinces. The Caucus was effective in advocating an increase in the quota for women candidates to 30 percent for the April 2009 elections, and recently conducted joint trainings with the Indonesian Ministry of Women's Empowerment in several provinces.

Inter-Party Women's Alliance in Nepal

In 2005, NDI convened an advisory committee of women leaders from the major parties to provide input and guidance on the design and content of lobbying and advocacy workshops for Nepali women and the formation of a multi-party women's caucus. The group was comprised of 13 prominent women from 7 key parties. The participants created a *Nepali Action Plan*, based on the *Win With Women Global Action Plan* to advance women's political agenda in Nepal.

During the 2006 movement for the restoration of democracy, NDI worked with these women to create and strengthen the Interparty Women's Alliance (IPWA), and to address issues of gender discrimination. Women leaders led their parties' contingents in the 19-day protests that toppled King Gyanendra's government and restored parliamentary democracy. The IPWA subsequently pressured the new government to guarantee 33 percent of all government positions for women and ensure representation of women in the Constituent Assembly (CA), the constitution-making body. Of the 23 IPWA central committee members, 13 were elected to the CA.

The IPWA has now grown to become the largest and strongest women's group in Nepal with chapters in 52 of the country's 75 total districts. The organization delivers a three-day capacity building training for members of its district chapters on topics such as women's leadership development, the constitutional drafting process, federalism, and organizing and communication skills. Leaders are regularly called to testify at parliamentary hearings and to meet with MPs and party leaders.

کراس پارٹی' نیٹ ورکس کی تشکیل

ویمنز پولیٹکل کاکس آف انڈونیشیا

این ڈی آئی نے سیاسی خواتین کے ایک 'کراس پارٹی' نیٹ ورک 'ویمن پولیٹکل کاکس آف انڈونیشیا(*Kaukus Perempuan Politik* Indonesia, KPPI)' کے ساتھ 2000 میں اس کے قیام کے وقت سے پارٹنر شپ اختیار کی۔ کے پی پی آئی نے اپنی کوششوں کا آغاز سیاسی جماعتوں اور سیاسی عہدوں پر خواتین کی قیادت بڑھانے کے لئے کیا لیکن این ڈی آئی کی معاونت سے 22 صوبوں میں شاخوں کے ساتھ اب یہ ایک قومی تنظیم بن چکی ہے۔ کاکس نے اپریل 2009 کے انتخابات کے لئے خواتین امیدواروں کا کوٹہ 30 فیصد تک بڑھانے کے لئے وکالت کی اور حال ہی میں انڈونیشیا کی منسٹری آف ویمنز امپاورمنٹ کے ساتھ مل کر متعدد صوبوں میں مشترکہ تربیتوں کا انعقاد کیا۔

نیپال میں خواتین کا بین الجماعتی اتحاد

2005 میں این ڈی آئی نے بڑی جماعتوں سے تعلق رکھنے والی خواتین قائدین کی مشاورتی کمیٹی کا ایک اجلاس طلب کیا تاکہ نیپالی خواتین کے لئے لابی سرگرمیوں اور وکالتی ورکشاپس کے ڈیزائن اور مواد پر آراء اور رہنمائی فراہم کی جاسکے اور خواتین کا ایک کثیر جماعتی اجتماعی فورم یا کاکس تشکیل دیا جاسکے۔ یہ گروپ 7 اہم پارٹیوں سے تعلق رکھنے والی 13 ممتاز خواتین پر مشتمل تھا۔ شرکاء نے نیپال میں خواتین کا سیاسی ایجنڈا آگے بڑھانے کے لئے Win with Women Global Action Plan کی بنیاد پر 'نیپالی ایکشن پلان' تشکیل دیا۔

2006 بحالی جمہوریت کی تحریک کے دوران این ڈی آئی نے 'انٹر پارٹی ویمنز الائنس (آئی پی ڈبلیوے) کے قیام اور استحکام کے لئے صنفی امتیاز کے مسائل کے ازالہ کے لئے ان خواتین کے ساتھ کام کیا۔ خواتین قائدین نے 19 روزہ احتجاجی مظاہروں میں اپنی پارٹیوں کے وفود کی قیادت کی جن کے نتیجے میں شاہ گیانندرا کی حکومت کا خاتمہ ہوا اور پارلیمانی جمہوریت بحال ہوئی۔ بعد میں آئی پی ڈبلیوے نے نئی حکومت پر زور دیا کہ وہ تمام حکومتی عہدوں پر 33 فیصد خواتین کی ضمانت فراہم کرے اور آئین ساز اسمبلی میں خواتین کی نمائندگی کی یقین دہانی کرائے۔ آئی پی ڈبلیوے کی سنٹرل کمیٹی کی 23 میں 13 ارکان کو آئین ساز اسمبلی میں منتخب کیا گیا۔

آئی پی ڈبلیو اے اس وقت نیپال میں خواتین کا سب سے بڑا اور مضبوط ترین گروپ بن چکا ہے جس کی شاخیں ملک کے 75 میں سے 52 اضلاع میں قائم ہیں۔ یہ تنظیم اپنی ضلعی شاخوں کی ارکان کے لئے خواتین کی قائدانہ ترقی، آئینی مسودہ کی تیاری کے عمل، وفاقی سوچ، اور تنظیمی وابلاغی مہارتوں جیسے موضوعات پر تین روزہ تعمیر استعداد تربیت فراہم کرتی ہے۔ اس کی قائدین کو پارلیمانی سماعتوں میں اور ارکان پارلیمان و پارٹی قائدین سے ملاقاتوں کے لئے باقاعدگی سے بلایا جاتا ہے۔

Single-Party Networks

G17 Plus in Serbia

G17 Plus is a political party in Serbia which emerged from civil society. As the organization transitioned into a political party, a group of women party members requested assistance from NDI in communication skills and increasing women's political participation. The Institute delivered a number of trainings and moderated a discussion about the role of women in the party. The outcome of these efforts was an initiative in which women successfully advocated for a formal women's network and policy committee on gender equality within the party. With further assistance and advice, the G17 women's network worked to amend party statutes to require a minimum of 30 percent women on all party decision-making bodies and modify the statutes to include gender sensitive language.

Social Democratic parties in Central and Eastern Europe

In October 2009, NDI convened women from Social Democratic parties throughout Central and Eastern Europe for a conference on the role of women's party organizations and Social Democratic approaches to policy. The objective was to foster cooperation among women leaders of the same political persuasion in the region. At the conference, women legislators and senior party officials agreed to create a coordination body to spearhead establishment of a regional network to promote women's political leadership and development.

یک جماعتی نیٹ ورکس

سربیا میں G17 Plus

G17 Plus سربیا کی ایک سیاسی جماعت ہے جو سول سوسائٹی سے ابھر کر سامنے آئی۔ جس وقت یہ ایک تنظیم سے سیاسی جماعت بننے کی جانب بڑھ رہی تھی تو خواتین پارٹی ارکان کے ایک گروپ نے این ڈی آئی سے ابلاغی مہارتوں اور خواتین کی سیاسی شمولیت بڑھانے پر معاونت کی درخواست کی۔ این ڈی آئی نے بڑی تعداد میں تربیتوں کا اہتمام کیا اور پارٹی میں خواتین کے کردار پر بحث مباحثے کی میزبانی کی۔ ان کوششوں کا نتیجہ ایک ایسی کاوش کی صورت میں سامنے آیا جس میں خواتین نے پارٹی کے اندر صنفی مساوات پر خواتین کے ایک رسمی نیٹ ورک اور پالیسی کمیٹی کے حق میں کامیابی کے ساتھ وکالت کی۔ مزید معاونت اور مشاورت کی بدولت G17 کی خواتین کے نیٹ ورک نے پارٹی کے تمام فیصلہ ساز اداروں میں کم از کم 30 فیصد خواتین کی شرط عائد کرنے کے لئے پارٹی دستور میں ترمیم اور دستور میں صنفی احساس پر مبنی زبان شامل کرانے کے لئے اس میں تبدیلی پر کام کیا۔

وسطی و مشرقی یورپ میں سماجی جمہوری پارٹیاں

اکتوبر 2009 میں این ڈی آئی نے خواتین کی پارٹی تنظیموں کے کردار اور پالیسی میں سماجی جمہوری لائحہ عمل پر پورے وسطی اور مشرقی یورپ کی سماجی جمہوری پارٹیوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کی ایک کانفرنس طلب کی۔ کانفرنس کا مقصد خطے میں ایک جیسی سیاسی ترغیب کی حامل خواتین قائدین میں تعاون کا فروغ تھا۔ کانفرنس میں خواتین ارکان مقننہ اور سینئر پارٹی عہدیداروں نے ایک 'کوآرڈینیشن باڈی' کے قیام پر اتفاق کیا تاکہ خواتین کی سیاسی قیادت اور ترقی کے فروغ کے لئے ایک علاقائی نیٹ ورک کے قیام پر پیشرفت کی جاسکے۔

Women's political networks tend to function best when they have a specific policy agenda for which they are advocating and a clear and inclusive decision-making process. Women's political networks can have real impact on a political environment, but they can also be a challenge. Networks may falter when the initial objective around which they were organized either succeeds or fails. If networks are to have a lasting impact, they must be organized around a specific, shared purpose. Otherwise, they risk being ineffective or hindered by indecision.

خواتین کے سیاسی نیٹ ورکس اس صورت میں بہترین کام کرتے ہیں جب ان کے پاس کوئی ایسا مخصوص پالیسی ایجنڈا موجود ہو جس کی وہ وکالت کریں اور اس کے لئے ایک واضح اور شمولیت پر مبنی فیصلہ سازی کا طریق کار موجود ہو۔ خواتین کے سیاسی نیٹ ورکس سیاسی ماحول پر حقیقی اثرات مرتب کر سکتے ہیں لیکن وہ ایک چیلنج بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ یہ نیٹ ورکس اس صورت میں خرابی کا شکار ہو سکتے ہیں جب وہ ابتدائی مقصد جس کے تحت وہ جمع ہوں، کامیاب یا ناکام ہو جائے۔ اگر نیٹ ورکس کو دیرپا اثر کا حامل بنانا ہو تو ایک مخصوص، مشترکہ مقصد کے تحت ان کی تنظیم ضروری ہوتی ہے۔ بصورت دیگر یہ قوت فیصلہ کی عدم موجودگی کے باعث غیر موثر یا رکاوٹوں کا شکار رہتے ہیں۔

The following options may be considered in implementing networking and mentoring programs:

نیٹ ورکنگ اور سرپرستی کے پروگراموں پر عملدرآمد میں درج ذیل آپشنز زیر غور لائے جا سکتے ہیں:

Cross-Party or Cross-Sector Programs

'کراس پارٹی' یا 'کراس سیکٹر' پروگرام

Cross-party programs link women of several political persuasions around a specific policy area or political agenda or to a shared purpose such as assisting women with material or technical support for political campaigns and initiatives. Women from other sectors, such as academia, business and civil society, may be asked to participate in these types of networks as well to help grow momentum, support and critical mass, depending on the environment. In some situations, it may make strategic sense to ensure that men are invited to join the network as well to further expand support on a particular issue or agenda.

کراس پارٹی پروگرام متعدد سیاسی ترغیبات کی حامل خواتین کے درمیان کسی ایک پالیسی شعبے یا سیاسی ایجنڈا یا مشترکہ مقصد مثلاً سیاسی مہم اور کاوشوں کے لئے مادی و تکنیکی حمایت کی صورت میں خواتین کی معاونت، کے تحت رابطہ پیدا کرتے ہیں۔ حالات کے مطابق دیگر شعبوں مثلاً تدریس، کاروبار اور سول سوسائٹی سے تعلق رکھنے والی خواتین سے بھی درخواست کی جا سکتی ہے کہ وہ اس نوعیت کے نیٹ ورکس میں شامل ہوں، اور ان کی طاقت، معاونت اور کلیدی مواد بڑھانے میں مدد دیں۔ بعض حالات میں اس امر کو یقینی بنانا حکمت عملی کے لحاظ سے معقول لگتا ہے کہ مردوں کو اس نیٹ ورک میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے اور کسی خاص مسئلے یا ایجنڈا پر حمایت کا دائرہ کار وسیع بنایا جائے۔

Cross-party networks not only give politically active women a larger collective voice, they also distinguish women as politicians who are able to work across party lines, which contributes to a positive perception of women in politics. In political climates that are particularly resistant to change or reform, cross-party networks can serve as an important source of support and reassurance for women who are working hard to affect change or even just to access politics.

کراس پارٹی نیٹ ورکس نہ صرف سیاسی طور پر فعال خواتین کو ایک وسیع تر اجتماعی آواز دیتے ہیں بلکہ یہ ایسی خواتین کو بطور سیاست دان منفرد مقام بھی دلاتے ہیں جو پارٹی سے باہر بھی کام کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں جس سے سیاست پر خواتین کا مثبت فہم بہتر ہوتا ہے۔ ایسے سیاسی ماحول میں جہاں خاص طور پر تبدیلی یا اصلاح کے خلاف مزاحمت پائی جاتی ہو، کراس پارٹی نیٹ ورکس حمایت کے ایک اہم ذریعہ کا کام دے سکتے ہیں اور ایسی خواتین کے لئے تسلی کا باعث ہو سکتے ہیں جو تبدیلی لانے یا محض میدان سیاست میں قدم رکھنے کے لئے کام کر رہی ہوں۔

NDI is seen as non-partisan and can offer a neutral space and perspective in helping women network and organize together and therefore can be particularly effective in implementing cross-party and cross-sector networking programs.

این ڈی آئی کی حیثیت ایک غیر جانبدار کی سی ہے اور یہ خواتین کے نیٹ ورک کی مدد اور انہیں یکجا ہونے کے لئے غیر جانبدارانہ گنجائش اور نقطہ نظر فراہم کر سکتا ہے اور اسی بناء پر کراس پارٹی اور کراس سیکٹر نیٹ ورکنگ پروگراموں پر عملدرآمد میں خاص طور پر موثر ثابت ہو سکتی ہے۔

Single-Party Networks

یک جماعتی نیٹ ورکس

Single-party networks are often formed to maximize the influence of women in a particular political party. Single-party networks often take the form of women's wings or women's organizations within a political party, but may not always be so formally structured.

یک جماعتی نیٹ ورکس اکثر کسی ایک سیاسی جماعت میں خواتین کے اثر ورسوخ کو حتی الوسع حد تک بڑھانے کے لئے تشکیل دیئے جاتے ہیں۔ یک جماعتی نیٹ ورکس اکثر سیاسی جماعت کے اندر خواتین ونگ یا خواتین کی تنظیموں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ ہمیشہ کسی باضابطہ ڈھانچے پر استوار نہ ہوں۔

Well-organized women's networks within a political party can be effective agents for change and, with the right focus and momentum, can influence the manner in which political parties are structured and run. Some program partners may have prioritized impacting change within their own parties and for these individuals assistance in forming an effective women's wing or organization may be more relevant than focusing on a cross-party network.

سیاسی جماعت کے اندر خواتین کے منظم نیٹ ورکس موثر طور پر تبدیلی کے نقیب بن سکتے ہیں اور درست محور و مرکز کی بدولت اسی انداز میں اپنا اثر ڈال سکتے ہیں جس کے تحت سیاسی پارٹیاں چل رہی ہوتی ہیں۔ بعض پروگرام پارٹنرز ایسے بھی ہو سکتے ہیں جنہوں نے اپنی پارٹیوں میں تبدیلی پر اثرانداز ہونے کے لئے ترجیحات متعین کر رکھی ہوں اور ایسے افراد کے لئے خواتین کے موثر ونگ یا تنظیم کی تشکیل کے لئے معاونت کراس پارٹی نیٹ ورک سے زیادہ بہتر ہو سکتی ہے۔

Mentoring Programs

سرپرستی کے پروگرام

Mentoring programs connect senior political and CSO officials, elected officials or policy-makers with less experienced women officials, candidates or aspiring political leaders. Mentors can be women or men, whatever is more appropriate for the mentee and the local environment. Mentoring not only provides program participants with the knowledge they need to navigate new environments, but also offer mentees a relationship of support and opportunities for professional development. Mentorship programs work best when there is a specific commitment, i.e. when mentors know exactly what they are being asked to do, are aware of what is involved in terms of time and

سرپرستی پروگرام (Mentoring Program) سیاسی و سول سوسائٹی تنظیموں کے سینئر عہدیداروں، منتخب عہدیداروں یا پالیسی سازوں اور کم تجربہ کار خواتین عہدیداروں، امیدواروں یا خواہشمند سیاسی قائدین کے درمیان رابطے کا کام دیتے ہیں۔ یہ سرپرست خواتین بھی ہو سکتی ہیں اور مرد بھی جس کا انحصار مقامی ماحول پر ہوتا ہے۔ سرپرستی کی بدولت پروگرام کے شرکاء کو نہ صرف وہ علم میسر آتا ہے جو نئے ماحول میں اپنی راہ بنانے کے لئے درکار ہوتا ہے بلکہ انہیں پیشہ ورانہ ترقی کے لئے درکار حمایت اور مواقع بھی میسر آتے ہیں۔ سرپرستی کے پروگرام اس صورت میں بہترین کام کرتے ہیں جب ایک خاص عزم موجود ہو یعنی جب سرپرست اچھی طرح جانتے ہوں کہ ان سے کیا پوچھا جا رہا ہے اور وہ اس بات سے بھی آگاہ ہوں کہ وقت اور دستیابی کے اعتبار سے کیا مراد ہے اور جب زیر سرپرستی افراد ان مخصوص شعبوں کا تعین کر سکتے

availability, and when mentees are able to identify specific areas in which they would like assistance. These dynamics change over the course of the relationship as mentees grow more confident and begin to look for information and support in new and different areas, but mentorship programs are more likely to be successful if the terms are as clear as possible from the outset. Such clarity minimizes the chance for disappointment or unmet expectations from either participant. Mentorship programs can pair individual mentees with mentors in a formal setting such as an internship program, or in a less structured manner, such as meeting for coffee and discussion at regular intervals and maintaining contact through email and by phone or SMS text messages.

ہوں جن میں انہیں معاونت کی ضرورت ہو۔ یہ محرکین وقت کے ساتھ ساتھ بدلتے رہتے ہیں اور جیسے جیسے زیر سرپرستی افراد کا اعتماد بڑھتا جاتا ہے وہ نئے اور مختلف شعبوں میں معلومات اور حمایت تلاش کرنے لگتے ہیں۔ لیکن سرپرستی پروگرام اس صورت میں زیادہ کامیاب ہو سکتے ہیں جب ان کی شرائط شروع سے ممکنہ حد تک بالکل واضح ہوں۔ اس واضح سوچ کی بدولت دونوں طرف کے شرکاء کے لئے مایوسی یا توقعات پوری نہ ہونے کا امکان کم سے کم ہو جاتا ہے۔ سرپرستی پروگراموں میں سرپرستوں اور زیر سرپرستی افراد کے جوڑے ایک باضابطہ ماحول مثلاً انٹرن شپ پروگرام کی صورت میں تشکیل دیئے جا سکتے ہیں یا اس کی نوعیت ڈھانچہ جاتی اعتبار سے کم منظم بھی ہو سکتی ہے جیسے کافی پر ملاقات اور باقاعدہ وقفوں کے ساتھ گفتگو اور ای میل، فون یا ایس ایم ایس کے ذریعے رابطہ برقرار رکھنا۔

Mentoring Programs

Indigenous Women's Political Leadership Academy in Guatemala

NDI's Indigenous Women's Political Leadership Academy aims to better equip women to participate in local advisory councils, obtain and strengthen their leadership roles in political parties and civil society organizations, and promote indigenous women's issues. NDI developed and organized the Academy with a local partner, the Political Association of Mayan Women (MOLOJ). Other local institutions, including the electoral commission and the women's ministry, have expressed interest in replicating the academy for women in other regions of the country. Some 111 women from political parties and civil society organizations participated in 7 academy workshops in Quetzaltenango from November 2008 through August 2009. The workshops focused on strengthening the participants' knowledge of citizenship, political participation, democracy and democratic institutions, and leadership skills. Following the completion of the academy, two training-of-trainers workshops were held for top academy alumnae to provide them with the skills to replicate the academy workshops with women in their parties, organizations and communities. A mentorship program is under design for the participants to use their skills and gain practical experience.

Partners in Participation in the Middle East and North Africa

NDI's Partners in Participation (PIP) program has been training women political activists from throughout the Middle East and North Africa in political and campaign skills since 2004. The program's Campaign Academies provide opportunities for election campaign training, as well as for mentoring and networking for women from across the region. The mentorship component was added to the program in 2007. Women who participated in an advanced component of the program are asked to use their skills and experience to mentor other women at the Academy who were newer to politics. These women then continued to mentor other women when they returned to their own countries.

سرپرستی پروگرام

Indigenous Women's Political Leadership Academy in Guatemala **گوئٹے مالا میں مقامی خواتین کی سیاسی قیادت پر اکیڈمی**

Indigenous Women's Political Leadership Academy کا مقصد خواتین کو ایسی صلاحیتوں سے بہتر طور پر لیس کرنا ہے کہ این ڈی آئی کی وہ مقامی مشاورتی کونسلوں میں شریک ہو سکیں، سیاسی اور سول سوسائٹی تنظیموں میں قائدانہ کردار حاصل کر سکیں اور انہیں مستحکم بنا سکیں، اور مقامی خواتین کے مسائل کو اجاگر

کر سکیں۔ این ڈی آئی نے اس اکیڈمی کی تشکیل اور تنظیم ایک مقامی پارٹنر 'پولیٹکل ایسوسی ایشن آف مایان ویمن (ایم او ایل او آئی) کے ساتھ مل کر انجام دی۔ انتخابی کمیشن اور وزارت خواتین سمیت دیگر مقامی اداروں نے ملک کے دیگر شہروں میں خواتین کے لئے اس اکیڈمی کی طرز پر ادارے قائم کرنے میں دلچسپی ظاہر کی۔ سیاسی جماعتوں اور سول میں ہونے والی اکیڈمی کی 7 ورکشاپس Quetzaltenango سوسائٹی تنظیموں سے تعلق رکھنے والی کوئی 111 خواتین نے نومبر 2008 سے اگست 2009 کے دوران میں حصہ لیا۔ ان ورکشاپس میں شہریت، سیاسی شمولیت، جمہوریت و جمہوری اداروں اور قائدانہ مہارتوں پر شرکاء کا علم مستحکم بنانے پر زور دیا گیا۔ اکیڈمی کی تکمیل کے بعد اس کے سرکردہ فارغ التحصیل ارکان کے لئے 'تربیتی ماہرین کی تربیت' پر دو ورکشاپس کا انعقاد کیا گیا تاکہ انہیں ایسی مہارتیں فراہم کی جا سکیں کہ وہ اپنی پارٹیوں، تنظیموں اور کمیونٹیز میں خواتین کے ساتھ مل کر اس طرز کی اکیڈمی ورکشاپس منعقد کر سکیں۔ شرکاء کو اپنی مہارتیں استعمال کرنے اور عملی تجربہ حاصل کرنے کے ئے ایک سرپرستی پروگرام کی تشکیل پر کام جاری ہے۔

Partners in Participation مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں شمولیت کے پارٹنرز

این ڈی آئی کا 'شمولیت کے پارٹنرز (پی آئی پی) پروگرام 2004 سے پورے مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ سے تعلق رکھنے والی خواتین سیاسی کارکنوں کو سیاسی اور مہم کی مہارتوں پر تربیت فراہم کر رہا ہے۔ پروگرام کے 'کمپین اکیڈمکس' کے ذریعے انتخابی مہم کی تربیت کے علاوہ خطے سے تعلق رکھنے والی خواتین کو سرپرستی اور نیٹ ورکنگ کے مواقع بھی فراہم کئے جاتے ہیں۔ پروگرام میں سرپرستی کا جزو 2007 میں شامل کیا گیا۔ پروگرام کے 'ایڈوانسڈ کمپوننٹ' میں حصہ لینے والی خواتین سے کہا گیا کہ وہ اپنی صلاحیتیں اور تجربہ اکیڈمی کی ان خواتین کی سرپرستی کے لئے استعمال کریں جو سیاست میں قدرے نئی ہیں۔ ان خواتین نے پھر اپنے اپنے ممالک میں واپس جانے کے بعد دوسری خواتین کی سرپرستی کا سلسلہ جاری رکھا۔

Appendix 11: Youth Programs

Youth programs help young women see themselves as capable leaders from the earliest stages of their political involvement, and help young political leaders of both genders recognize and value the benefits of gender equality.

Youth programs can be high impact as they help young political activists build skills and democratic values early on, which can have a lasting influence throughout their careers. Youth programs can make a real contribution to the quality of political life, helping to harness the potential in the next generation of political leaders and inspire young people to engage in their country's well-being, rather than dwell in the disappointment or disillusionment, which can frequently take hold when a country is undergoing a slow political transition.

As with all programming, a balance must be struck between women-only and mixed gender environments. Women-only activities are vital in some situations to help women build confidence and support networks. In others, there is a strong case for activities to be integrated, including both young women and men, to create a sense of normalcy about women's leadership and to instill the principles of gender equality in young political leaders. Politically active youth are generally more likely to acknowledge and incorporate the values of equal participation more quickly and easily than their more senior colleagues.

Youth programs can focus on a variety of skills and training topics, depending on what the needs are. NDI programs in Serbia and Romania focused heavily on campaign and leadership skills among program participants, to help build stronger political parties more engaged with the

ضمیمہ 11: نوجوانوں کے پروگرام

نوجوانوں کے پروگرام خواتین کو میدان سیاست میں قدم رکھنے کے بعد ابتدائی مراحل میں اپنے آپ کو باصلاحیت قائدین کے طور پر دیکھنے میں مدد دیتے ہیں اور دونوں اصناف سے تعلق رکھنے والے نوجوان سیاسی قائدین کو صنفی مساوات کے ثمرات کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانے میں مدد دیتے ہیں۔

نوجوانوں کے پروگرام انتہائی اثر انگیز ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ نوجوان سیاسی کارکنوں کو ابتدائی مرحلے میں ہی مہارتوں اور جمہوری اقدار کی تعمیر میں مدد دیتے ہیں جو ان کے تمام تر کیریئر کے دوران دیرپا اثرات مرتب کر سکتے ہیں۔ نوجوانوں کے پروگرام سیاسی زندگی کا معیار بہتر بنانے میں حقیقی کردار ادا کر سکتے ہیں، سیاسی قائدین کی آئندہ نسل کو اپنی صلاحیتیں بروئے کار لانے میں مدد دیتے ہیں اور نوجوانوں کو اپنے ملک کی فلاح کی خاطر کام کرنے کی طرف مائل کرتے ہیں۔ اس طرح نوجوان اس مایوسی یا بے سمتی کا شکار نہیں ہوتے جو بڑے تواتر سے ایسے حالات میں انہیں اپنی گرفت میں لے لیتی ہے جب ملک کسی سست رفتار سیاسی تبدیلی کے عمل سے گزر رہا ہو۔

کسی بھی دوسرے پروگرام کی طرح یہاں بھی صرف خواتین اور مخلوط صنفی ماحول کے درمیان توازن برقرار رکھنا ضروری ہے۔ بعض حالات میں صرف خواتین کے لئے مخصوص سرگرمیاں خواتین کو اعتماد بڑھانے اور حمایت کے نیٹ ورکس تعمیر کرنے میں مددگار ہوتی ہیں۔ بعض صورتوں میں ایسی سرگرمیاں شامل کرنے کی اشد ضرورت ہوتی ہے جن میں خواتین اور مرد دونوں شامل ہوں تاکہ یہ احساس پیدا کیا جا سکے کہ خواتین کی قیادت ایک معمول کی بات ہے اور اس لئے بھی کہ نوجوان سیاسی قائدین میں صنفی مساوات کے اصولوں کو فروغ دیا جا سکے۔ سیاسی لحاظ سے فعال نوجوانوں میں بالعموم اس بات کا امکان زیادہ ہوتا ہے کہ اپنے سینئر ساتھیوں کے مقابلے میں وہ مساوی شمولیت کی اقدار کو زیادہ تیزی اور آسانی سے اپنائیں گے۔

نوجوانوں کے پروگراموں میں متعدد مہارتوں اور تربیتی موضوعات پر توجہ مرکوز کی جا سکتی ہے جن کا انحصار ضروریات پر ہوتا ہے۔ سربیا اور رومانیہ میں این ڈی آئی کے پروگراموں نے پروگرام کے شرکاء میں مہم اور قیادت سے متعلق مہارتوں پر زیادہ زور دیا تاکہ ایسی مضبوط سیاسی جماعتوں کی تعمیر میں مدد دی جا

electorate. NDI's Young Women Leaders Academy in the Middle East and North Africa combines skills-based training with a rigorous academic curriculum. The program strives to provide participants with both the professional skills and comparative knowledge they will need to become leaders in their communities.

Follow-up and support are important components in youth programming, as young, reform-minded party activists are not always warmly embraced by more established political leaders. Program participants frequently require regular access to program staff or mentors to assist them in difficult or frustrating times, or to address questions that arise as they seek to implement action plans or advance in their political parties or CSOs.

سکے جو رائے دہندگان کے ساتھ بہتر رابطے میں ہوں۔ مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں این ڈی آئی کی 'ینگ ویمن لیڈرز اکیڈمی' نے مہارتوں پر مبنی تربیت کو بھرپور تدریسی نصاب کے ساتھ یکجا کیا ہے۔ یہ پروگرام شرکاء کو پیشہ ورانہ مہارتوں کے ساتھ موازنے پر مبنی ایسا علم فراہم کرنے کے لئے سرگرم عمل ہے جس کی ضرورت انہیں کمیونٹی میں لیڈر بننے کے لئے پڑے گی۔

پیروی اور حمایت نوجوانوں کے پروگراموں کے اہم اجزاء ہیں کیونکہ مسلمہ سیاسی قائدین ہمیشہ نوجوان، اصلاحی ذہنیت رکھنے والے کارکنوں کا کھلی بانہوں کے ساتھ استقبال نہیں کرتے۔ پروگرام کے شرکاء کو متواتر پروگرام عملہ یا سرپرستوں تک رسائی کی ضرورت پڑتی رہتی ہے تاکہ وہ مشکل یا مایوس کن حالات میں مدد حاصل کر سکیں یا ایسے مسائل سے نمٹ سکیں جن سے ان کا واسطہ عملی منصوبوں پر عملدرآمد یا اپنی سیاسی جماعتوں یا سول سوسائٹی تنظیموں میں آگے بڑھنے کے لئے پڑتا رہتا ہے۔

Youth Programs

Gender Mainstreaming in Romania

NDI's youth program in Romania involved study missions to the United States, in which participants observed electoral campaigns. Follow-up trainings were then conducted when the delegations returned to Romania and participants were expected to serve a leadership role in these, conducting trainings and seminars for their party colleagues.

All delegations – both to the United States and in follow-up trainings – were equally balanced in terms of gender. Participants in the study missions were selected through a competitive application and interview process, ensuring that both the young women and young men understood that fellow delegates were equally qualified to participate in the program.

Single Gender Approach in the Middle East and North Africa

The Young Women Leaders Academy (YWLA) was an intensive political leadership training program tailored for young women from the Middle East and North Africa. The YWLA was NDI's first program to combine skills-based training with a rigorous academic curriculum.

The Academy brought together young women for a 10-day intensive learning program, which included seminars on women's leadership and social and political issues in the Middle East and North Africa, as well as training sessions on public speaking, conflict resolution, advocacy and fundraising. Participants also participated in a panel discussion with three successful young women leaders in Washington, DC though a high-definition video conferencing system.

After the Academy, participants went on to implement independent projects aimed at increasing women's political participation, or undertook internships with political parties and civil society organizations in their own countries, putting their new political advocacy and leadership skills into practice.

نوجوانوں کے پروگرام

رومانیہ میں جنڈر مین سٹریمنگ

رومانیہ میں این ڈی آئی کے نوجوانوں کے پروگرام میں امریکہ میں سٹڈی مشن شامل تھے جن میں شرکاء نے انتخابی مہمات کا مشاہدہ کیا۔ یہ مندوبین جب رومانیہ واپس آگئے تو پیروی کی تربیتوں کا انعقاد کیا گیا اور شرکاء کو مائل کیا گیا کہ وہ ان میں قائدانہ کردار ادا کریں اور اپنے پارٹی کے ساتھیوں کے لئے تربیت اور سمینار منعقد کریں۔

ان تمام مندوبین میں جو امریکہ گئے اور جنہوں نے پیروی تربیتوں میں شرکت کی، صنف کے اعتبار سے یکساں توازن رکھا گیا۔ سٹڈی مشنوں کے شرکاء کا انتخاب مقابلے پر مبنی درخواست اور انٹرویو کے طریقے سے کیا گیا اور اس امر کو یقینی بنایا گیا کہ نوجوان خواتین اور نوجوان مرد دونوں یہ سمجھیں کہ وہ پروگرام میں شرکت کے لئے یکساں طور پر اہل ہیں۔

مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں یک صنفی لائحہ عمل

ینگ ویمن لیڈرز اکیڈمی' (آئی ڈبلیو ایل اے) سیاسی قیادت کا ایک بھرپور تربیتی پروگرام تھا جو مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ سے تعلق رکھنے والی نوجوان خواتین کے لئے تیار کیا' گیا۔ وائی ڈبلیو ایل اے مہارتوں پر مبنی تربیت کو بھرپور تدریسی نصاب کے ساتھ یکجا کرنے والا این ڈی آئی کا پہلا پروگرام تھا۔

اکیڈمی نے نوجوان خواتین کو 10 روزہ بھرپور تربیتی پروگرام کے لئے یکجا کیا جس میں مشرق وسطیٰ اور شمالی افریقہ میں خواتین کی قیادت اور سماجی وسیاسی امور پر سیمیناروں کے علاوہ عوامی تقریر، تنازعہ کے تصفیہ، وکالت اور فنڈز مہم پر تربیتی سیشن شامل تھے۔ شرکاء نے ہائی ڈیفینیشن ویڈیو کانفرنسنگ سسٹم کے ذریعے واشنگٹن میں تین کامیاب نوجوان خواتین قائدین کے ساتھ پینل گفتگو میں بھی حصہ لیا۔

اکیڈمی کے بعد شرکاء نے اپنے آزادانہ منصوبوں پر عملدرآمد کیا جن کا مقصد خواتین کی سیاسی شمولیت بڑھانا تھا یا اپنے اپنے ملکوں میں سیاسی جماعتوں اور سول سوسائٹی تنظیموں میں انٹرن شپ اختیار کی جہاں انہوں نے اپنی نئی سیاسی وکالتی اور قائدانہ مہارتوں کو عملاً استعمال کیا۔

Appendix 12: Gender Mainstreaming Checklist

●Background and Justification: Is the gender dimension highlighted in background information to the intervention? Is all data in the situation analysis disaggregated by sex? Does the justification include convincing arguments for gender mainstreaming and gender equality?

● Goals: Does the goal of the proposed intervention reflect the needs of both men and women? Does the goal seek to correct gender imbalances through addressing practical needs of men and women? Does the goal seek to transform the institutions (social and other) that perpetuate gender inequality?

● Target Beneficiaries: Except where interventions specifically target men or women as a corrective measure to enhance gender equality, is there gender balance within the target beneficiary group?

● Objectives: Do the intervention objectives address needs of both men and women?

● Activities: Do planned activities involve both men and women? Are any additional activities needed to ensure that a gender perspective is made explicit (e.g., training in gender issues, additional research, etc.)?

● Indicators: Have indicators been developed to measure progress towards the fulfillment of each objective? Do these indicators measure the gender aspects of each objective? Are indicators gender disaggregated? Are targets set to guarantee a sufficient level of gender balance in activities (e.g., quotas for male and female participation)?

ضمیمہ 12: جنڈر مین سٹریمنگ چیک لسٹ

● پس منظر اور جواز: کیا صنفی پہلو کو اس اقدام پر پس منظر کی معلومات میں اجاگر کیا گیا؟ کیا صورتحال کے تجزیہ میں تمام اعداد و شمار کو صنف کے اعتبار سے الگ الگ کیا گیا؟ کیا جواز میں جنڈر مین سٹریمنگ اور صنفی مساوات پر قائل کرنے والے دلائل شامل ہیں؟

● نصب العین: کیا مجوزہ اقدام کا مقصد مردوں اور خواتین دونوں کی ضروریات کی عکاسی کرتا ہے؟ کیا یہ مقصد مردوں اور خواتین کی عملی ضروریات کو پورا کرتے ہوئے صنفی عدم توازن کے ازالہ کی کوشش کرتا ہے؟ کیا یہ مقصد ایسے اداروں (سماجی و دیگر) کو اس طرح تبدیل کرنے کی کوشش کرتا ہے جو صنفی عدم مساوات کو تقویت دیتے ہوں؟

● اقدام سے مستفید ہونے والے: سوائے اس کے کہ جہاں اقدامات صنفی مساوات کو بہتر بنانے کے ایک اصلاحی اقدام کے طور پر خاص طور پر مردوں یا خواتین سے متعلق ہوں، کیا اقدام سے مستفید ہونے والے گروپ میں صنفی توازن برقرار رکھا گیا؟

● مقاصد: کیا اقدام کے مقاصد مردوں اور خواتین دونوں کی ضروریات کا ازالہ کرتے ہیں؟

● سرگرمیاں: کیا منصوبے میں شامل سرگرمیاں مردوں اور خواتین دونوں سے متعلق ہیں؟ کیا اس امر کو یقینی بنانے کے لئے کسی اضافی سرگرمیوں کی ضرورت ہے کہ صنفی نقطہ نظر کو عیاں کیا جائے (یعنی صنفی امور پر تربیت، اضافی تحقیق، وغیرہ)؟

● اشارات: کیا ہر مقصد کی تکمیل پر پیشرفت کی پیمائش کے لئے اشارات تیار کئے گئے ہیں؟ کیا یہ اشارات ہر مقصد کے صنفی پہلوؤں کی پیمائش کرتے ہیں؟ کیا اشارات میں صنف کو الگ الگ کیا گیا ہے؟ کیا سرگرمیوں میں صنفی توازن کی ایک خاطر خواہ سطح کو یقینی بنانے کے لئے اہداف مقرر کئے گئے ہیں (مثلاً مردوں اور خواتین کی شمولیت کے لئے کوٹہ)؟

●Implementation: Who will implement the planned intervention? Have these partners received gender mainstreaming training, so that a gender perspective can be sustained throughout implementation? Will men and women participate equally in the implementation?

●Monitoring and Evaluation: Does the monitoring and evaluation strategy include a gender perspective? Will it examine both substantive (content) and administrative (process) aspects of the intervention?

● Risks: Has the greater context of gender roles and relations within society been considered as a potential risk (i.e., stereotypes or structural barriers that may prevent full participation of one or the other gender)? Has the potential negative impact of the intervention been considered (e.g., potential increased burden on women or social isolation of men?)

● Budget: Have financial inputs been assessed to ensure that both men and women will benefit from the planned intervention? Has the need to provide gender sensitivity training or to engage short-term gender experts been factored in to the budget?

● Annexes: Are any relevant research papers (or excerpts) included as annexes (particularly those that provide sound justification for your attention to gender)?

●Communication Strategy: Has a communication strategy been developed for informing various publics about the existence, progress, and results of the project from a gender perspective?

Excerpted from "Gender Mainstreaming Checklist for Project or Policy Documents," *UNDP Gender Mainstreaming in Practice: A Toolkit*130

● عملدرآمد: منصوبے میں شامل اقدام پر عملدرآمد کون کرے گا؟ کیا یہ پارٹنرز جنڈر مین سٹریمنگ پر تربیت حاصل کر چکے ہیں تاکہ عملدرآمد کے تمام ترعرصے میں صنفی نقطہ نظر برقرار رکھا جا سکے؟ کیا عملدرآمد میں مرد اور خواتین یکساں شرکت کریں گے؟

● نگرانی و جانچ پرکھ: کیا نگرانی و جانچ پرکھ کی حکمت عملی میں صنفی نقطہ نظر شامل ہے؟ کیا اس میں مواد کے اعتبار سے اور انتظامی اعتبار سے اقدام کے پہلوؤں کا جائزہ لیا گیا ہے؟

● خطرات: کیا صنفی کرداروں اور معاشرے کے اندرونی تعلقات کے وسیع تر تناظر کو ایک متوقع خطرے کے طور پر زیر غور لایا گیا ہے (یعنی دقیانوسی باتیں یا ڈھانچہ جاتی رکاوٹیں جو کسی ایک صنف کی بھرپور شمولیت میں رکاوٹ بن سکیں)؟ کیا اس اقدام کے متوقع منفی اثرات پر غور کیا گیا ہے (یعنی خواتین پر متوقع اضافی بوجھ یا مردوں کا سماجی طور پر الگ تھلگ ہونا)؟

● بجٹ: کیا اس امر کو یقینی بنانے کے لئے مالی ذرائع کا تجزیہ کیا گیا ہے کہ مرد اور خواتین دونوں منصوبے میں شامل اقدام سے مستفید ہوں گے؟ کیا صنفی احساس پر مبنی تربیت فراہم کرنے یا قلیل مدتی صنفی ماہرین کو شامل کرنے کی ضرورت کو بجٹ میں پیش نظر رکھا گیا ہے؟

● ضمیمہ جات: کیا کسی متعلقہ تحقیقی مقالہ جات (یا اقتباسات) کو ضمیمہ جات میں شامل کیا گیا ہے (خاص طور پر ایسے ضمیمہ جات جو صنف پر توجہ دینے کا ٹھوس جواز فراہم کرتے ہوں)؟

● ابلاغی حکمت عملی: کیا عوام کے مختلف طبقات کو پراجیکٹ کے وجود، پیشرفت اور نتائج کے بارے میں صنفی نقطہ نظر سے آگاہ رکھنے کے لئے ابلاغی حکمت عملی تیار کی گئی ہے؟

اقتباسات: "Gender Mainstreaming Checklist for Project or Policy Documents," *UNDP Gender Mainstreaming in Practice: A Toolkit*130

Appendix 13: Resistance to Gender Mainstreaming

ضمیمہ 13: جنڈر مین سٹریمنگ پر مزاحمت

How Do I Challenge Resistance to Gender Mainstreaming?

You should be aware that you may encounter resistance to your gender mainstreaming activities. Reasons for resistance vary, from misinformation or lack of information about gender issues, to restricted resources, to cultural or traditional perceptions about gender roles. Therefore, it is useful to be equipped with potential strategies for addressing this resistance. Tips for dealing with resistance include:

- *When seeking program or policy approval, approach decision makers with concrete proposals, preferably in writing. In cases where you have a program and budget proposal, it may be useful to present the program first, and once general approval is attained, a budget can be presented. Use concrete data and research (preferably from your country or region) to back up your arguments.*
- *It is particularly difficult to respond to questions such as, "Why should gender equality be a priority in a time of economic hardship?" The focus of argumentation here should remind decision-makers that gender mainstreaming and gender equality enhance efficiency (see above).*
- *Stress that gender mainstreaming is not only about women; it is about men and society in general. This is also a way of allowing men to feel more comfortable as part of the gender mainstreaming process, and of reminding them that they too have a responsibility and a role to play in and much to gain from ensuring gender equality.*
- *When presenting your case, you should tap into political momentum. Timing is key, and opportunities should be sought where public opinion has already been built up as a "springboard" for your request or proposal.*
- *Remind decision makers of how your request/proposal will benefit them directly, in terms of improving their image and credibility (i.e., enhancing their political capital). Similarly, it is important to be positive rather than confrontational, understanding and taking into account restrictions and obstacles that decision makers face. You should try always to offer "win-win" situations.*
- *Try to offer a number of options, allowing decision makers to choose for themselves the most appropriate one. Being flexible and open to compromise will work in your favor. "Pilot programs" are good, cost-effective ways of demonstrating added value that can be replicated in the future.*
- *Unfortunately, sexual harassment and unprofessional attitudes towards people, especially women involved in gender work, are serious barriers that may not be easily surmountable through good argumentation strategies. This is one reason why gender sensitivity and efforts to change attitudes within organizational structures are vital elements in the gender mainstreaming process.*

جنڈر مین سٹریمنگ پر مزاحمت کو کس طرح چیلنج کیا جائے؟

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ جنڈر مین سٹریمنگ کے لئے اپنی سرگرمیوں میں آپ کا واسطہ مزاحمت سے پڑ سکتا ہے۔ مزاحمت کی وجوہات مختلف ہو سکتی ہیں، صنفی امور کے بارے میں غلط معلومات سے یا معلومات کی کمی سے صنفی کرداروں کے بارے میں ثقافتی یا روایتی افہام تک۔ لہٰذا اس مزاحمت کے ازالہ کے لئے آپ کے پاس متوقع حکمت عملیاں موجود ہونی چاہئیں۔ مزاحمت سے نمٹنے کے لئے چند مفید باتیں درج ذیل ہیں:

- پروگرام یا پالیسی کی منظوری حاصل کرتے وقت فیصلہ سازوں کو ٹھوس تجاویز ترجیحاً تحریری شکل میں پیش کی جائیں۔ ایسی صورتوں میں جہاں آپ کے پاس پروگرام اور بجٹ تجاویز موجود ہوں تو یہ بات مفید ہو سکتی ہے کہ پہلے پروگرام پیش کیا جائے اور جب عمومی منظوری مل جائے تو بجٹ پیش کیا جا سکتا ہے۔ اپنے دلائل کے حق میں ٹھوس اعداد و شمار اور تحقیق استعمال کریں (ترجیحاً اپنے ملک یا خطے سے)؟

ایسے سوالات کا جواب دینا خاص طور پر مشکل ہوتا ہے جیسے، ''معاشی مشکلات کے اس دور میں صنفی مساوات کو ترجیح کیوں دی جائے؟'' ایسی صورت میں دلائل پیش کرتے ہوئے فیصلہ سازوں کو باور کرایا جائے کہ جنڈر مین سٹریمنگ اور صنفی مساوات کارکردگی کو بہتر بناتی ہے (دیکھیں اوپر)۔

- اس بات پر زور دیں کہ جنڈر مین سٹریمنگ کا تعلق محض خواتین سے نہیں، یہ بالعموم مردوں اور معاشرے کی بات کرتی ہے۔اس طرح مردوں کو یہ موقع بھی ملتا ہے کہ وہ کسی دقت کے بغیر خود کو جنڈر مین سٹریمنگ کے عمل کا حصہ سمجھ سکیں اور یہ انہیں باور کراتا ہے کہ صنفی مساوات یقینی بنانے کے حوالے سے ان پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور انہیں بھی اس میں کردار ادا کرنا ہے اور بہت کچھ حاصل کرنا ہے۔
- اپنا مقدمہ پیش کرتے وقت آپ کو سیاسی حالات سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے۔موزوں وقت انتہائی اہمیت کا حامل ہے، اور ایسے مواقع تلاش کئے جائیں جہاں آپ کی درخواست یا تجویز کو آگے بڑھانے کے لئے رائے عامہ پہلے سے تعمیر ہو چکی ہو۔
- فیصلہ سازوں کو باور کرائیں کہ آپ کی درخواست یا تجویز سے انہیں یعنی ان کی ساکھ اور معتبر حیثیت کے لحاظ سے کس طرح براہ راست فائدہ پہنچے گا (یعنی ان کی سیاسی حیثیت بہتر ہو گی)۔اسی طرح محاذ آرائی کا رویہ اپنانے کے بجائے مثبت رویہ اپنائیں، ان رکاوٹوں اور پابندیوں کو سمجھیں اور پیش نظر رکھیں جن سے فیصلہ ساز دوچار ہیں۔آپ کو ہمیشہ ایسی تجاویز پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہئے جس میں ''سب کی جیت'' ہو۔
- زیادہ تعداد میں آپشن پیش کرنے کی کوشش کریں جس سے فیصلہ سازوں کو موقع مل سکے کہ وہ موزوں ترین راستے کا انتخاب کر لیں۔لچکدار اور کشادہ سوچ آپ کے حق میں بہتر ثابت ہو گی۔''پائلٹ پروگرام'' ایک اچھی چیز ہے جس کے ذریعے باکفایت انداز میں افادیت کو ظاہر کیا جا سکتا ہے اور مستقبل میں اسی طرز کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے۔
- بدقسمتی سے جنسی خوف وہراس اور لوگوں کے حوالے سے غیر پیشہ ورانہ رویئے، خاص طور پر صنفی سرگرمیوں میں شامل خواتین، ایسی سنجیدہ رکاوٹیں ہیں جن پر عمدہ دلائل کی حکمت عملیوں کے ذریعے آسانی سے قابو پایا جا سکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ادارہ جاتی ڈھانچوں میں رویئے تبدیل کرنے کی کوششیں اور صنفی احساس جنڈر مین سٹریمنگ کے عمل میں کلیدی عناصر کی حیثیت رکھتے ہیں۔

اقتباس: Excerpt from *UNDP Gender Mainstreaming in Practice: A Toolkit*[131]

Appendix 14: Working with Men: Strategies and Best Practices

While trainings for women as political actors are vital to increasing their political participation, men cannot be left out of the process. Running programs that help men understand the value of women's empowerment can help combat the structural inequalities that keep women out of political processes. When planning a program geared towards men and gender equality, carefully consider the environment and the content of the program.

Program Environment

● ***How do you reach men and boys:*** Successful strategies will consider how to successfully target men by taking into account where they tend to work or spend their free time.

● ***What kind of message you offer to boys and men***: Always frame the discussion in a positive light and speak to men's experiences.

● ***Male-only versus mixed-sex participants***: All-male groups can be very productive because men's attitudes and behavior are shaped in powerful ways by their male peers and all-male groups can provide the space and safety for men to talk. At the same time, mixed-sex groups and processes also can prompt powerful change among men when men get to hear women's experiences of a particular gender issue.

● ***Use men to engage men; and use both women and men as co-facilitators***: Male educators tend to be perceived as more credible and more persuasive by male participants and can act as

ضمیمہ 14: مردوں کے ساتھ کام کرنا: حکمت عملیاں اور بہترین مروجہ طریقے

سیاسی کرداروں کی حیثیت سے خواتین کے لئے تربیت جہاں ان کی سیاسی شمولیت بڑھانے کے لئے کلیدی حیثیت رکھتی ہے وہیں مردوں کو اس عمل سے باہر نہیں رکھا جا سکتا۔ ایسے پروگرام جو مردوں کو یہ سمجھنے میں مدد دیں کہ خواتین کو بااختیار بنانے کی افادیت کیا ہے، ڈھانچہ جاتی عدم مساوات کے ان پہلوؤں کے خلاف مددگار ہو سکتے ہیں جو خواتین کو سیاسی عمل سے باہر رکھتے ہیں۔ مردوں اور صنفی مساوات کے حوالے سے کسی پروگرام کی منصوبہ بندی کرتے وقت پروگرام کے ماحول اور مواد پر محتاط طریقے سے غور کریں۔

پروگرام کا ماحول

● **آپ مردوں اور لڑکوں تک کس طرح پہنچیں گے:** کامیاب حکمت عملی میں اس بات پر غور کیا جائے گا کہ کس طرح اس بات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مردوں کے معاملے میں کامیابی حاصل کی جائے کہ وہ کہاں کام کرتے ہیں یا اپنا فارغ وقت گزارتے ہیں۔

● **آپ مردوں اور لڑکوں کو کس طرح کا پیغام دیتے ہیں:** گفتگو کی تشکیل ہمیشہ مثبت انداز میں کریں اور مردوں کے تجربات کی بات کریں۔

● **صرف مرد بمقابلہ صرف مخلوط شرکاء:** صرف مردوں کے گروپ خاصے مفید ہو سکتے ہیں کیونکہ مردوں کے رویوں اور طرز عمل کی تشکیل ان کے مرد دوست یا ساتھی بھرپور انداز میں کرتے ہیں اور صرف مردوں کے گروپوں میں مردوں کو بحفاظت بات کرنے کی گنجائش مل سکتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ مخلوط گروپ اور طریقے بھی اس وقت مردوں میں کسی بڑی تبدیلی کا باعث بن سکتے ہیں جب مردوں کو کسی خاص صنفی مسئلے پر خواتین کے تجربات سننے کا موقع ملے۔

● **مردوں کو ساتھ ملانے کے لئے مردوں کو استعمال کریں اور معاونت کار کے طور پر مردوں اور عورتوں دونوں کو استعمال کریں:** مرد تربیت کاروں کے بارے میں مرد شرکاء کا خیال ہوتا ہے کہ وہ زیادہ معتبر اور اثر انگیز ہوتے ہیں اور

role models for other men. However, having male and female facilitators can also work very effectively with men, because having mixed-sex educators involves and demonstrates a model of working in partnership.

دوسرے مردوں کے لئے مثالی کردار کی حیثیت حاصل کر سکتے ہیں۔ تاہم مرد اور خواتین معاونت کار بھی مردوں کے معاملے میں موثر ثابت ہو سکتے ہیں کیونکہ مخلوط تربیت کاروں سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ پارٹنر شپ کے ماحول میں کام کر رہے ہیں۔

● ***Peer education:*** Peer education may be a particularly valuable strategy for men, given the evidence that men's attitudes and behavior are shaped in powerful ways by their male peers. As a general strategy, it is useful to identify individuals and role models who influence men, such as their peers, parents, grandparents, community members, or celebrities.[132]

● **ساتھیوں کی تربیت:** ساتھیوں کی تربیت بالخصوص مردوں کے لئے ان شواہد کے پیش نظر ایک مفید حکمت عملی ثابت ہو سکتی ہے کہ مردوں کے رویوں اور طرز عمل کی تشکیل میں ان کے مرد ساتھی زیادہ بھرپور کردار ادا کرتے ہیں۔ ایک عمومی حکمت عملی کے طور پر ایسے افراد اور مثالی کرداروں کا تعین مفید ہو گا جو مردوں پر اپنا اثر ڈالتے ہوں جیسے ساتھی، والدین، والدین کے والدین، کمیونٹی ارکان، یا نمایاں شخصیات۔[132]

● ***Create safe spaces for men to talk and learn:*** Evidence shows that programs with the greatest effectiveness are characterized by interactive participation in which men honestly share real feelings, concerns, and experiences and engage in discussion and reflection.[133]

● **مردوں کے بات کرنے اور سیکھنے کے لئے محفوظ گنجائش پیدا کریں:** شواہد سے ظاہر ہوتا ہے کہ سب سے زیادہ افادیت والے پروگراموں کی خاص بات یہ ہوتی ہے کہ یہ دوطرفہ شمولیت پر مبنی ہوتے ہیں جس میں مرد ایمانداری سے اپنے حقیقی احساسات، خدشات اور تجربات کا اظہار کرتے ہیں اور ان پر گفتگو کرتے ہیں۔[133]

Program Content

پروگرام کا مواد

● ***Make your interventions culturally appropriate by including sensitivity to gender cultures:*** One of the first steps in working with a particular group or community of men should be to study what aspects of this culture contribute to gender inequality and what aspects can be mobilized in support of equality.

● **صنفی کلچر کے احساس کو شامل کرتے ہوئے اپنے اقدامات کو ثقافتی لحاظ سے موزوں بنائیں:** مردوں کے کسی گروپ یا کمیونٹی کے ساتھ کام کرتے ہوئے پہلا قدم اس بات کا مطالعہ ہونا چاہئے کہ اس کلچر کے کون سے پہلو صنفی عدم مساوات میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں اور کون سے پہلوؤں کو مساوات کی حمایت میں بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔

● ***Address culturally specific supports for gender inequality, and draw on local resources and texts in promoting gender equality:*** While it is helpful to discuss gender equality in universalistic terms of human rights and justice, an effective strategy for combating gender inequality with men is to use local and traditional resources. Place 'tradition' in its social and historical context, showing that 'tradi-

● **صنفی عدم مساوات کی حمایت کرنے والے ثقافتی پہلوؤں پر توجہ دیں اور مقامی وسائل اور تحریری مواد استعمال کرتے ہوئے صنفی مساوات کو فروغ دیں:** صنفی مساوات کو جہاں انسانی حقوق اور انصاف کے آفاقی نقطہ نظر سے زیر بحث لانا مددگار ہوتا ہے وہیں مردوں کے ساتھ مل کر صنفی عدم مساوات کے خلاف جدوجہد کی موثر حکمت عملی یہ ہے کہ مقامی اور روایتی وسائل کو استعمال میں لایا جائے۔ 'روایت' کو اس کے سماجی اور تاریخی سیاق وسباق میں رکھیں جس سے ظاہر ہو کہ 'روایت' وقت کے ساتھ بدلتی رہتی ہے اور کئی قوتیں اور عوامل اس

tion' has varied over time and is shaped by many forces and factors, and invite an assessment of the positive and negative aspects of tradition.[134] Look for and build on local resources, texts, and norms in promoting gender equality.

● ***Foster men's support for and commitment to gender equality:*** Some of the ways in which we can encourage a commitment to gender equality among men are to have participants document or gather data on patterns of gender in their local communities to increase men's awareness of women's subordination; use scenarios of gender reversal or 'walking in women's shoes' to encourage awareness; have men listen directly to women's experiences; and use personal stories, anecdotes, and local examples to make gender inequalities both real and relevant.

• ***Be prepared for, and respond to, resistance:*** Resistance represents the defense of privilege, but also can express men's fears and discomfort regarding change and uncertainty. One strategy to overcome this resistance is to acknowledge and work with men's fears about gender equality.

● Focus on the action men can take: Working with men must explore the concrete actions that men can take to advance gender equality. Some actions men may take include working with organizations focused on women's equality, support legislation that increases women's opportunities, learn more about gender analysis tools such as gender-responsive budgeting, advocate for greater women's representation in political organizations and government, and recruit other men and women to work for gender equality.

Adapted from "Mainstreaming Men in Gender and Development" [135]

کی تشکیل کرتے ہیں اور پھر روایت کے مثبت اور منفی پہلوؤں کے تجزیہ کی دعوت دیں۔[134] مقامی وسائل، تحریری مواد اور اقدار کا جائزہ لیں اور ان کی بنیاد پر صنفی مساوات کو فروغ دیں۔

● **صنفی مساوات کے لئے مردوں کی حمایت اور عزم کو فروغ دیں:** بعض طریقے جن کے ذریعے ہم مردوں میں صنفی مساوات کے عزم کی حوصلہ افزائی کر سکتے ہیں، یہ ہیں کہ شرکاء سے کہیں کہ اپنی مقامی کمیونٹیز میں صنف کے اطوار پر کوئی دستاویز تیار کریں یا معلومات جمع کریں تاکہ خواتین کی ماتحتی پر مردوں کی آگاہی میں اضافہ کیا جاسکے۔ اب مردوں سے کہیں کہ وہ خود کو عورتوں کی جگہ پر رکھ کر دیکھیں جس سے ان کی آگاہی کافی بہتر ہو گی۔ مردوں کو خواتین کے تجربات براہ راست سننے کا موقع دیں۔ صنفی عدم مساوات کے پہلوؤں کو ایک حقیقی اور متعلقہ رخ دینے کے لئے لوگوں کی ذاتی کہانیوں اور مقامی مثالوں کا استعمال کریں۔

● **مزاحمت کا سامنا کرنے اور جواب دینے کے لئے تیار رہیں:** مزاحمت دراصل مراعات کا دفاع ہوتی ہے لیکن یہ تبدیلی اور بے یقینی پر مردوں کے خدشات اور بے چینی کا اظہار بھی ہو سکتی ہے۔ اس مزاحمت پر قابو پانے کی ایک حکمت عملی یہ ہے کہ اس کا اعتراف کریں اور صنفی مساوات پر مردوں کے خدشات پر کام کریں۔

● ان اقدامات پر توجہ دیں جو مرد کر سکتے ہیں: مردوں کے ساتھ کام کرتے ہوئے ایسے ٹھوس اقدامات کا جائزہ ضرور لیں جو مرد صنفی مساوات کے فروغ کے لئے کر سکتے ہیں۔ بعض ایسے اقدامات جو مرد کر سکتے ہیں ان میں خواتین کی مساوات سے متعلق تنظیموں کے ساتھ کام کرنا، خواتین کے لئے مواقع بڑھانے پر قانون سازی کی حمایت کرنا، صنفی تجزیہ کے طریقوں مثلاً صنفی سوچ سے ہم آہنگ بجٹ سازی پر مزید معلومات حاصل کرنا، سیاسی تنظیموں اور حکومت میں خواتین کی بہتر نمائندگی کی وکالت کرنا اور صنفی مساوات پر کام کرنے کے لئے دوسرے مردوں اور عورتوں کو بھرتی کرنا شامل ہیں۔

ماخوذ:
"Mainstreaming Men in Gender and Development" [135]

INDEX OF CASE STUDIES

فہرست کیس سٹڈیز

The case studies are listed by region (Southern and Eastern Africa, Central and West Africa, Asia, Latin America and the Caribbean, Eurasia, Central and Eastern Europe, and the Middle East and North Africa), Chapter (Citizen Participation, Elections and Electoral Processes, Political Parties and Governance) and Country.

Southern and Eastern Africa

Citizen Participation Chapter

● Sudan, *Using Research to Shape Citizen Participation Programming*, 40

Elections and Electoral Processes Chapter

● Zimbabwe, *Domestic Observer Coalition Adopts a Gender Perspective*, 101

Political Parties Chapter

● Botswana, *Identifying Opportunities for Change,* 134

Governance Chapter

● Sudan, *Facilitating a Participatory Drafting Process*, 170
● Kenya, *Inclusive Public Consultations Inform Constitutional Drafting*, 172
● Somalia, *Building the Capacity of Women Legislators: Use Examples and Experiences of Women in Other Countries*, 175

Central and West Africa

Citizen Participation Chapter

● Burkina Faso, *Shadow Report: 19 CSOs Unite Against Discrimination*, 66

Political Parties Chapter

● Burkina Faso, *Supporting Quotas: Increasing Women's Access to Elected Office,* 129
● Sierra Leone, Burkina Faso, *Follow-up and Support for Women Candidates and Elected Officials,* 148

Governance Chapter

●Mali, *Women's Coordinating Group is an Effective Coalition*, 197
● Burkina Faso, *Decentralization Creates Unprecedented Opportunities for Women's Leadership*, 203

Appendices

● Sierra Leone, Appendix 9: Training Best Practices, *Creating Media Opportunities for Women*, 269

Asia

Elections and Electoral Processes Chapter

●Nepal, *Constituent Assembly: An Avenue for Reform,* 80
● Indonesia, *Focus Groups Illuminate*

Perceptions of Women in Politics, 91
● Afghanistan, Pakistan, Bangladesh, *Separate Polling Stations Bring Challenges and Opportunities,* 94
● Afghanistan, *Gender Analyst Enhances International Observation,* 104
● Pakistan, *Pollwatcher Training Targets Women*, 109

Political Parties Chapter

● Indonesia, *Applying a Gender Perspective to Research*, 141
● Afghanistan, Pakistan, Bangladesh, *Making Training Accessible and Expansive: Training of Trainers Model,* 146

Governance Chapter

● Nepal, *Ensuring Citizen Input to the Constitution Drafting Process,* 171
● Nepal, *Training on Gender-responsive Budgeting*, 192
● Nepal, *Inter-Party Women's Alliance Reaches Out to Rural Women,* 201

Appendices

● Bangladesh, Appendix 7: Options for Working with Stakeholders, *Using Conferences to Advance Women's Political Participation*, 259
● Indonesia, Appendix 10: Mentoring and Networking Programs, *Developing Cross-Party Networks*, 274
● Nepal, Appendix 10: Mentoring and Networking Programs, *Developing Cross-Party Networks*, 274

Latin America and the Caribbean

Citizen Participation Chapter

● El Salvador, *Understanding Marginalized Groups and Barriers to Participation*, 40

Elections and Electoral Processes Chapter

● Guatemala, *Women's Groups Advocate for Election Reform*, 78
● Guatemala, *Pre-election Study Identifies Barriers to Women's Participation*, 92

Political Parties Chapter

● Argentina, *Creating a Cross-Party Plan for Increased Participation*, 137
● Colombia, *Building Capacity in Colombia,* 141

Governance Chapter

● Mexico, *Capacity Building for Newly Elected Congresswomen and Members of the Gender and Equity Commission,* 180

Appendices
● Guatemala, Appendix 10: Mentoring and Networking Programs, *Mentoring Programs,* 278

Eurasia

Citizen Participation Chapter

● Azerbaijan, *NGO Cultivates Women's Participation in Politics,* 56
● Kyrgyzstan, *Women's Discussion Clubs: Informal Networks and Advocacy*, 59

Central and Eastern Europe

Citizen Participation Chapter

● Bosnia-Herzegovina, *Women Bridging the Ethnic Divide*, 50

Elections and Electoral Processes Chapter

● Macedonia, *Domestic Observers Look to New Voters to Change Old Habits*, 89

Political Parties Chapter

● Serbia, *Strategic Responses to Women Voters*, 139
● Serbia, *Making Training Accessible and Expansive: Regional Trainers Model*, 146

Governance Chapter

●Kosovo, *Establishing a Women's Caucus*, 180
● Serbia, *Passing a Gender Equality Law*, 185
● Serbia, *Supporting Gender Focal Points*, 187
● Bosnia-Herzegovina, *Women's Multiethnic Political Cooperation*, 194

Appendices

● Romania , Appendix 7: Options for Working with Stakeholders*, Using Networking Events to Inform Women's Political Participation Efforts*, 258
● Serbia, Appendix 9: Training Best Practices, *Providing Tools to Manage Personal and Political Demands,* 271
● Serbia, Appendix 10: Mentoring and Networking Programs, *Single Party Networks*, 275
● Regional, Appendix 10: Mentoring and Networking Programs*, Single Party Networks,* 275
● Romania, Appendix 11: Youth Programs, *Youth Programs,* 281

Middle East and North Africa

Citizen Participation Chapter

● Regional Maghreb (Algeria, Tunisia, Egypt, Libya, Morocco), *Cultivating the Next Generation of Civic Leaders*, 53

Elections and Electoral Processes Chapter

● Yemen, *Observer Coalition Raises Citizen Awareness*, 75

● Iraq, *Women Find Their Voice in a National Platform*, 85
● Yemen, *Promoting the Role of Women in the Election Administration*, 96
● Lebanon*, Media Campaign Motivates Women voters, 98*

Political Parties Chapter

● Morocco, *Using Research to Shape Political Party Programs,* 117
● Iraq/West Bank Gaza, *Adapting to the Needs of Female Participants*, 127
● Morocco, *Strategic Responses to Women Voters*, 139

Appendices

● Kuwait, Appendix 9: Delivering Effective Training and Skills Development Programs, *Creating Media Opportunities for Women*, 269

● Regional Maghreb (Algeria, Tunisia, Egypt, Libya, Morocco), Appendix 9: Training Best Practices, *Providing Tools to Manage Personal and Political Demands,* 271
● Regional, Appendix 10: Mentoring and Networking Programs, *Mentoring Programs,* 278
● Regional, Appendix 11: Youth Programs, *Youth Programs,* 281

REFERENCES

حوالہ جات

1. L. Beaman et al., "Women Politicians, Gender Bias, and Policy-making in Rural India," Background Paper for UNICEF's T*he State of the World's Children Report 2007,* 11, 15-16, http://www.unicef.org/sowc07/docs/beaman_duflo_pande_topalova.pdf.

2. C.S. Rosenthal, "Gender Styles in Legislative Committees" *Women & Politics* Vol. 21, No. 2 (2001): 21-46, http://dx.doi.org/10.1300/J014v21n02_02.

3. A. Cammisa, A. and B. Reingold, "Women in State Legislators and State Legislative Research: Beyond Sameness and Difference," *State Politics and Policy Quarterly* Vol. 4, No.2 (2004): 181-210, http://sppq.press.illinois.edu/4/2/cammisa.pdf.

4. "Women in Parliaments: World and Regional Averages," Inter-Parliamentary Union, last modified March 31, 2010, http://www.ipu.org/wmn-e/world.htm.

5. United Nations Development Programme, *Gender Mainstreaming in Practice: A Toolkit,* (Bratislava: United Nations Development Programme's Regional Bureau for Europe and the CIS, 2007), http://europeandcis.undp.org/home/show/6D8DEA3D-F203-1EE9-B2E46DEFBD98F3F1.

6. Elahe Amani and Lys Anzia, "'Mourning Mothers Iran' Stand with Activist Mothers Worldwide," *Payvand Iran News,* October 14, 2009, http://payvand.com/news/09/oct/1148.html.

7. "Daw Aung San Suu Kyi," *The New York Times,* Updated May 7, 2010, http://www.nytimes.com/info/daw-aung-san-suu-kyi/.

8 PRSPs describe the country's macroeconomic, structural and social policies and programs over a three year or longer horizon to promote broad-based growth and reduce poverty, as well as associated external financing needs and major sources of financing. "Poverty Reduction Strategy Papers," International Monetary Fund, last modified October 29, 2010, http://www.imf.org/external/np/prsp/prsp.asp.

پی آر ایس پی میں کسی ملک کی میکرو اکنامک، ڈھانچہ جاتی پالیسیاں اور پروگرام تین سالہ یا زائد مدت کے لئے بیان کی جاتی ہیں جن کا مقصد وسیع البنیاد افزائش کو فروغ دینا اور غربت میں کمی ہوتا ہے اور جو بیرونی سرمایہ کاری کی ضروریات اور سرمایہ کاری کے اہم ذرائع سے متعلق ہوتی ہیں۔ "پاورٹی ریڈکشن سٹریٹجی پیپرز"، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ، آخری ترمیم شدہ 29 اکتوبر 2010

9. Virginia Roaf, *Community Mapping: A Tool for Community Organising* (Londong: Water Aid, 2005), http://www.wateraid.org/documents/plugin_documents/communitymappingweb_1.pdf.

10. Development Gateway, "Zunia Knowledge Exchange," last modified July 5, 2010, http://zunia.org/tag/community%20mapping/source/web2fordev.net/?tx_dgcontent_pi1%5Btype%5D=11&cHash=81f86ec0f3.

11. Macedonia has legislated quotas for national and local office, which require parties to nominate a minimum of 30 percent of the 'under-represented sex' as candidates. However, there is no requirement that these candidates be in eligible places on the candidate list. The 2002 gender quotas act in Belgium states that female candidates must make up half of the positions on a party's electoral list, including one out of the top two positions. In both countries, candidate lists, which do not meet these requirements are rejected by the regulatory authority for elections and parties in violation are essentially unable to run in the elections. Daniela Dimitrievsky and the Macedonian Women's Lobby,"Quotas: The Case of Macedonia" (paper presented at the International Institute for Democracy and Election Assistance (IDEA)/ CEE Network for Gender Issues Conference, Budapest, Hungary, 22-23 October 2004), http://www.quotaproject.org/CS/Macedonia.pdf.

مقدونیہ نے قومی اور مقامی عہدے کے لئے کوٹہ کو قانونی شکل دے دی ہے جس کے تحت پارٹیاں 'کم نمائندگی کی حامل صنف' کو کم از کم تیس فیصد تک نامزد کرنے کی پابند ہیں۔ تاہم ایسی کوئی شرط نہیں کہ یہ امیدوار، امیدواروں کی فہرست پر اہل مقامات پر آتے ہوں۔ بلجیم کے صنفی کوٹہ ایکٹ میں کہا گیا ہے کہ خواتین امیدوار پارٹی کی انتخابی فہرست میں شامل نصف عہدوں پر ہونی چاہئیں جن میں اعلیٰ ترین دو عہدوں میں سے ایک بھی شامل ہے۔ دونوں ملکوں میں امیدواروں کی ایسی فہرستیں جو ان شرائط پر پورا نہیں اترتیں انتخابات کی ریگولیٹری اتھارٹی انہیں مسترد کر دیتی ہے اور خلاف ورزی کرنے والی پارٹیاں انتخابات میں حصہ نہیں لے پاتیں۔ Daniela Dimitrievsky and the Macedonian Women's Lobby,"Quotas: The Case of Macedonia"۔(یہ مقالہ انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ فار ڈیموکریسی اینڈ الیکشن اسسٹنس (آئی ڈی ای اے)/ سی ای ای نیٹ ورک برائے صنفی امور کانفرنس، بڈاپسٹ، ہنگری، مورخہ 22تا23 اکتوبر 2004 میں پیش کیا گیا)۔

12. Progress of the World's Women, "Politics," in *Who Answers to Women? Gender and Accountability* (New York: UNIFEM, 2008/2009), http://www.unifem.org/progress/2008/media/POWW08_chap02_politics.pdf.

13. Annalise Moser, "Gender and Indicators Overview," BRIDGE (London: Institute of Development Studies, 2007), http://www.bridge.ids.ac.uk/reports/IndicatorsORfinal.pdf.

14. "Gender-responsive Budgeting," United Nations Development Fund for Women, http://www.gender-budgets.org/.

15. Bureau for Gender Equality, "Overview of Gender-responsive Budget Initiatives," International Labour Organization (2006), http://www.ilo.int/wcmsp5/groups/public/---dgreports/---gender/documents/publication/wcms_111403.pdf.

16. "Using Shadow Reports for Advocacy," New Tactics in Human Rights, last modified August 3, 2009, http://www.newtactics.org/en/blog/new-tactics/using-shadow-reports-advocacy.

17. "Producing Shadow Reports to the CEDAW Committee: A Procedural Guide," International Women's Rights Action Watch, last modified January 2009, http://www1.umn.edu/humanrts/iwraw/proceduralguide-08.html.

18. United Nations Development Programme, *Handbook on Planning, Monitoring and Evaluating for Development Results* (New York: UNDP, 2009), http://www.undp.org/eo/handbook.

19. *Ibid*.

20. Moser.

21. "Poverty Reduction Strategy Papers," International Monetary Fund, last modified October 13, 2010, http://www.imf.org/external/np/prsp/prsp.asp.

22. For more guidance on analyzing legal frameworks, see Patrick Merloe, *Promoting Legal Frameworks for Democratic Elections: An NDI Guide for Developing Election Laws and Law Commentaries* (Washington: NDI, 2008), http://www.ndi.org/node/14905.

23. African Union, "African Charter on Democracy, Elections and Governance" (2007), http://www.un.org/democracyfund/Docs/AfricanCharterDemocracy.pdf.

24. *Handbook for Monitoring Women's Participation in Elections* (Warsaw: OSCE/ODIHR, 2004), 20-21, http://www.centaronline.org/postavljen/60/OSCE%20Handbook.pdf. See also Richard E. Matland, "Enhancing Women's Political Participation: Legislative Recruitment and Electoral Systems" in *Women in Parliament: Beyond Numbers* (Stockholm: International IDEA, 2005), 99-103, http://www.idea.int/publications/wip2/upload/3. Enhancing Women%27s Political Participation.pdf.

25. National Platform for Women Launched in Lead Up to Iraqi Elections," National Democratic Institute, http://www.ndi.org/node/16079.

26. *DPKO/DFS-DPA Joint Guidelines on Enhancing the Role of Women in Post-Conflict Electoral Process* (New York: United Nations, 2007), 14, http://aceproject.org/ero-en/topics/electoral-standards/DPKO-DFS-DPA%20election%20guidelines.pdf/view.

27. For more information on conducting a voter registration audit, see Richard Klein and Patrick Merloe, *Building Confidence in the Voter Registration Process* (Washington: NDI, 2001), http://www.ndi.org/node/12886.

28. A useful resource to include for observers is the EISA "Gender Checklist for Free and Fair Elections" available at http://www.eisa.org.za/PDF/gc.pdf. It gives an overview of international election standards as they relate to women's participation.

29. Family voting is when family members enter the voting booth together or mark each other's ballots. Proxy voting is when a person brings the documents of others and votes for them.
فیملی ووٹنگ اس وقت ہوتی ہے جب خاندان کے ارکان ایک ساتھ ووٹنگ بوتھ میں داخل ہوں یا ایک دوسرے کے بیلٹ پیپر پر نشان لگائیں۔ پراکسی ووٹنگ اس وقت ہوتی ہے جب ایک شخص دوسروں کی دستاویزات لائے اور ان کے نام پر ووٹ دے۔

30. *Compendium of International Standards for Elections (London: NEEDS/European Commission, 2007), http://ec.europa.eu/external_relations/human_rights/election_observation/docs/compendium_en.pdf.*

31. Single mandate electoral systems are those in which there is a single seat in each constituency, and therefore one winner among all the candidates who stand for office in that area. These are used for Congressional elections in the United States, for example. In this system, it is frequently possible for an individual to nominate herself or himself to stand as a candidates without the endorsement of a political party, i.e., as an independent, as long as the legal qualifications to run for office are met. However, since there is only one seat per constituency and only one of all the eligible candidates can win, the support and resources that a political party can provide make a real difference in determining the successful candidate.

'سنگل مینڈیٹ' انتخابی نظام وہ ہوتے ہیں جن میں ہر انتخابی حلقے میں ایک نشست ہوتی ہے اور یوں اس علاقے سے تمام امیدواروں میں سے کوئی ایک کامیاب ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ان کا استعمال امریکہ میں کانگریس کے انتخابات کے لئے ہوتا ہے۔ اس نظام میں کوئی بھی فرد کسی سیاسی جماعت کی توثیق کے بغیر یعنی آزاد حیثیت میں امیدوار بن سکتا ہے یا بن سکتی ہے بشرطیکہ وہ اس عہدے کی قانونی اہلیت پر پورا اترتا ہو یا اترتی ہو۔ تاہم چونکہ ہر حلقے میں ایک نشست ہوتی ہے اور تمام اہل امیدواروں میں کسی ایک کو جیتنا ہوتا ہے اس لئے ایسی حمایت اور وسائل جو کوئی سیاسی جماعت فراہم کر سکتی ہے، کامیاب امیدوار کے نتیجہ کو واقعی بدل سکتے ہیں۔

32 Susanna McCollom, Kristin Haffert, and Alyson Kozma, *Assessing Women's Political Party Programs: Best Practice and Recommendations* (Washington: National Democratic Institute, 2008), http://www.ndi.org/node/15121..

33. The regional Assembly is 47 percent women as a result of voluntary actions by political parties. Female representation in the Welsh Assembly has not been below 40 percent in the three elections since it was formed.

علاقائی اسمبلی میں سیاسی جماعتوں کی طرف سے رضاکارانہ اقدامات کے نتیجے میں 47 فیصد خواتین شامل ہیں۔ ویلز اسمبلی میں خواتین کی نمائندگی اس کی تشکیل کے بعد ہونے والے تینوں انتخابات میں 40 فیصد سے کم نہیں رہی۔

34. The Rwandan constitution reserves 30 percent of seats in the national legislature for women. This has been exceeded and women currently hold 56 percent.

روانڈا کے آئین میں قومی مقننہ کی 30 فیصد نشستیں خواتین کے لئے مخصوص کر دی گئی ہیں۔ اصل تعداد اس سے بھی تجاوز کر چکی ہے اور اس وقت مقننہ میں 56 فیصد خواتین ہیں۔

35. The NWCI assessed the rate of increase as approximately 1 percent every 10 years. Ireland has one of the lowest rates of female parliamentarians in Europe at 13.8 percent. See "Political Equality and Decision Making," National Women's Council of Ireland, http://www.nwci.ie/whatwedo/political-equality-and-decision-making/.

این ڈبلیو سی آئی کے جائزہ کے مطابق ہر دس سال میں اضافے کی شرح تقریباً 1 فیصد رہی۔ یورپ میں خواتین ارکان پارلیمان کے تناسب کے لحاظ سے آئرلینڈ 13.8 فیصد کے ساتھ سب سے کم تناسب والے ملکوں میں شمار ہوتا ہے

36. Gordon Watson, "Letters to the Editor," *The Guardian*, May 5, 2010, http://www.guardian.co.uk/politics/2010/may/05/missing-from-the-electoral-debate. See also, "Fawcett Society," http://www.fawcettsociety.org.uk/.

37. National Democratic Institute, *Minimum Standards for the Democratic Functioning of Political Parties* (Washington: NDI, 2008), http://www.ndi.org/files/2337_partynorms_engpdf_07082008.pdf.

38. Joint Committee on Justice, Equality, Defense and Women's Rights, *Second Report: Women's Participation in Politics*, Houses of the Oireachtas, October 2009, 8, http://www.oireachtas.ie/documents/committees30thdail/j-justiceedwr/reports_2008/20091105.pdf.

39. Both the Labour Party and the Conservative Party used all-women shortlists to select candidates for the 2010 general election. National equality legislation, which previously prohibited any discrimination (positive or negative) based on gender, was modified to facilitate this. See Richard Kelly and Isobel White, "All-women shortlists," UK House of Commons Library, 21 October 2009, SN/PC/05057, http://www.parliament.uk/commons/lib/research/briefings/snpc-05057.pdf.

40. The National Democratic Party's (NDP) provincial leadership in British Columbia, Canada use all-women primaries in districts where the incumbent NDP member of the provincial legislature is not seeking re-election.

برٹش کولمبیا، کینیڈا میں نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی (این ڈی پی) کی صوبائی قیادت ایسے اضلاع میں صرف خواتین پر مشتمل ابتدائی فہرستیں استعمال کرتی ہے جہاں صوبائی مقننہ میں این ڈی آئی کا کوئی برسر اقتدار رکن دوبارہ انتخاب کی دوڑ میں شامل نہیں ہوتا۔

41. Macedonia has legislated quotas for national and local office which require parties to nominate a minimum of 30 percent of the 'under-represented sex' as candidates. However, there is no requirement that these candidates be in eligible places on the candidate list. The 2002 gender quotas act in Belgium states that female candidates must make up half of the positions on a party's electoral list, including one out of the top two positions. In both countries, candidate lists which do not meet these requirements are rejected by the regulatory authority for elections and parties in violation are essentially unable to run in the elections.

مقدونیہ میں قومی اور مقامی عہدوں کے لئے کوٹہ سسٹم کو قانونی شکل دی گئی ہے جس کے تحت پارٹیوں پر 'کم نمائندگی کی حامل جنس' کے کم از کم 30 فیصد کو بطور امیدوار نامزد کرنے کی شرط عائد ہے۔ تاہم ایسی کوئی شرط نہیں کہ ان امیدواروں کو امیدواروں کی فہرست میں اہل جگہ ملے۔ بلجیم میں 2002 کے صنفی کوٹہ سسٹم میں کہا گیا ہے کہ پارٹی کی انتخابی فہرست کے نصف پر خواتین عہدیداروں کا ہونا لازم ہے جن میں دو اعلیٰ ترین عہدوں میں سے ایک بھی شامل ہے۔ دونوں ملکوں میں امیدواروں کی ایسی فہرستیں جو ان شرائط کو پورا نہیں کرتیں، انتخابات کے ریگولیٹری ادارے کی طرف سے مسترد کر دی جاتی ہیں اور خلاف ورزی کرنے والی پارٹیاں انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتیں۔

42. Proportional representation (PR) systems attempt to closely match the number of seats a political party obtains with the percentage of votes it receives. There are a number of electoral mechanisms used to organize the vote in PR systems, including closed lists, open lists and the single transferable vote. Each of these affects how much influence a voter has in supporting and promoting individual candidates within

the PR system. Zippered lists in a PR system ensure that women are well-represented in eligible positions on candidate lists.

متناسب نمائندگی کے نظاموں میں کسی سیاسی جماعت کی طرف سے حاصل کی جانے والی نشستوں کی تعداد کو اسے ملنے والے ووٹوں کے برابر لانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ متناسب نمائندگی کے نظاموں میں ووٹنگ کے عمل کے لئے متعدد انتخابی میکنزم استعمال کئے جاتے ہیں جن میں بند فہرستیں، کھلی فہرستیں اور ایک قابل انتقال ووٹ شامل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک اس بات پر اثرانداز ہوتا ہے کہ متناسب نمائندگی نظام کے تحت امیدواروں کی حمایت اور فروغ میں ووٹر کو کتنا اثر حاصل ہوگا۔ متناسب نمائندگی کے نظام میں زپ لگی فہرستیں اس امر کو یقینی بناتی ہیں کہ خواتین کو امیدواروں کی فہرستوں میں اہل جگہوں پر عمدہ نمائندگی حاصل ہو۔

43. See Second Report: *Women's Participation in Politics,* 26. Macedonia's zippered list system requires women to be in at least every third place on a candidate list.

44. Daniela Dimitrievsky and the Macedonian Women's Lobby, "Quotas: The Case of Macedonia" (paper presented at the International Institute for Democracy and Election Assistance (IDEA)/ CEE Network for Gender Issues Conference, Budapest, Hungary, 22-23 October 2004), http://www.quotaproject.org/CS/Macedonia.pdf.

45. D.A., Carter, B.J. Simkins, and W.G. Simpson, "Corporate Governance, Board Diversity, and Firm Value," *The Financial Review.* Vol. 38 (2003): 33-53. In this study of the top 1,000 *Fortune* companies, companies with at least two women on the board performed significantly better than those without. See also, Ernst & Young (2009), "Groundbreakers: Using the strength of women to rebuild the world economy," http://www.cwwl.org/media/Groundbreakers_FINAL.pdf.

46. Parties should be cautious about assuming which issues are of importance to women. While issues traditionally associated as women's issues, such as families, health and education, are often important, the priorities of women voters shift with the political landscape. At certain times, law and order or issues related to economic development can easily overshadow other issues.

پارٹیوں کو یہ مفروضہ قائم کرتے ہوئے احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ خواتین کے لئے کون سے امور اہم ہیں۔ روایتی طور پر ایسے امور جو خواتین سے جڑے ہیں مثلاً خاندان، صحت اور تعلیم، جہاں اکثر اہمیت کے حامل ہوتے ہیں وہیں خواتین ووٹروں کی ترجیحات سیاسی منظرنامے کے ساتھ ساتھ بدلتی رہتی ہیں۔ بعض حالات میں امن وامان یا معاشی ترقی سے متعلق امور دیگر مسائل پر زیادہ اہمیت اختیار کر جاتے ہیں۔

47. Women are more likely to earn less than their male peers and are also less likely to have access to traditional networks of support. They may also incur additional expenses as a result of household responsibilities, such as the costs of childcare or cleaning services, if they are expected to fulfill these roles as well as their work in politics.

خواتین کے بارے میں زیادہ امکان ہوتا ہے کہ ان کی آمدنی مرد ساتھیوں کے مقابلے میں کم ہوگی اور ان کے لئے حمایت کے روایتی نیٹ ورکس تک رسائی کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔ اگر سیاست میں اپنی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ انہیں اپنی گھریلو ذمہ داریاں بھی پوری کرنا ہوں مثلاً بچوں کی نگہداشت یا صفائی وغیرہ کے اخراجات، تو ان کے نتیجے میں انہیں اضافی اخراجات اٹھانا پڑتے ہیں۔

48. *Speaker's Conference (on Parliamentary Representation), Final Report,* UK House of Commons, January 6, 2010, 49, http://www.publications.parliament.uk/pa/spconf/239/239i.pdf. Voluntary positive measures introduced by UK political parties were deemed ineffective in breaking a persistent, if unconscious, bias against potential electoral candidates perceived as 'risky' because they were female and/or from an ethnic minority group. This mirrors findings from other countries where passive measures were introduced.

برطانیہ کی سیاسی جماعتوں کی طرف سے رضاکارانہ طور پر متعارف کرائے گئے اقدامات متوقع انتخابی امیدواروں کے خلاف اس بناء پر 'پر خطر' سمجھے جانے والے تعصیم، اگر نادانستہ ہو، تعصب کو ختم کرنے میں غیر موثر سمجھے جاتے تھے کہ وہ خواتین ہوتی تھیں اور/ یا ان کا تعلق کسی نسلی اقلیتی گروہ سے ہوتا تھا۔ اسی طرح کی معلومات دوسرے ملکوں سے بھی سامنے آئی ہیں جہاں مجہول اقدامات متعارف کرائے گئے۔

49. Felicia Pratto, "The Gender Gap in Politics Goes Deeper than a Liberal-Conservative Split," *Stanford University News Service,* October 30, 1996, http://news.stanford.edu/pr/96/961030gendergap.html.

50. Chris Hegedus and D.A. Pennebaker, *The War Room* (USA: Focus Features, 1994), Documentary Film.

51. Greg Pellegrino, Sally D'Amato and Anne Weisberg, *Paths to power: Advancing women in government*, (USA, Deloitte, 2010), http://www.deloitte.com/pathstopower.

52. McCollom, 29-30.

53. *Women and Children: The Double Dividend of Gender Equality* (New York: UNICEF, 2006), http://news.bbc.co.uk/1/shared/bsp/hi/pdfs/11_12_06SOWC2007.pdf.

54. Li-Ju Chen, "Female Policymaker and Educational Expenditure: Cross-Country Evidence," Research Papers in Economics 2008: 1 Stockholm University, Department of Economics, revised, Feb 27, 2008, http://ideas.repec.org/p/hhs/sunrpe/2008_0001.html. L. Beaman et al., "Women Politicians, Gender Bias, and Policy-making in Rural India," Background Paper for UNICEF's *The State of the World's Children Report* 2007, 11, 15-16, http://www.unicef.org/sowc07/docs/beaman_duflo_pande_topalova.pdf.

55. A. Cammisa, A. and B. Reingold, "Women in State Legislators and State Legislative Research: Beyond Sameness and Difference," *State Politics and Policy Quarterly* Vol. 4, No.2 (2004): 181-210, http://sppq.press.illinois.edu/4/2/cammisa.pdf.

56. C.S. Rosenthal, "Gender Styles in Legislative Committees" *Women & Politics* Vol. 21, No. 2 (2001): 21-46, http://dx.doi.org/10.1300/J014v21n02_02.

57. C. Chinkin, "Peace Agreements as a Means for Promoting Gender Equality and Ensuring the Participation of Women" United Nations: Division for the Advancement of Women (2003), http://www.un.org/womenwatch/daw/egm/peace2003/reports/BPChinkin.PDF.

58. Rosenthal.

59. Karen O'Connor, "Do Women in Local, State, and National Legislative Bodies Matter?: A Definitive Yes Proves Three Decades of Research By Political Scientists" (paper presented at the Why Women Matter Summit, Washington, DC, March 3, 2003), 24-28, http://www.thewhitehouseproject.org/culture/researchandpolls/documents/Briefing_book.pdf.

60. Cammisa and Reingold.

61. Chinkin

62. Richard Strickland and Nata Duvvury, "Gender Equity and Peacebuilding: From Rhetoric to Reality: Finding the Way," International Center for Research on Women (2003), http://www.icrw.org/docs/gender_peace_report_0303.pdf.

63. "Women, Poverty and Economics," UNIFEM, http://www.unifem.org/gender_issues/women_poverty_economics/.

64. "Gender Inequalities and HIV," The World Health Organization, http://www.who.int/gender/hiv_aids/en/index.html.

65. "Constitution of South Africa, Chapter 2, Section 9," South African Government Information, http://www.info.gov.za/documents/constitution/index.htm.

66. Duroyan Fertl, "Ecuador: New progressive constitution adopted," *Green Left,* October 10, 2008, http://www.greenleft.org.au/node/40408.

67. "Women in Parliaments: World and Regional Averages," Inter-Parliamentary Union, last modified March 31, 2010, http://www.ipu.org/wmn-e/world.htm.

68. Inter-Parliamentary Union, "Women in Parliament in 2009: The Year in Perspective," *The World of Parliaments Quarterly Review,* Issue No. 3 (March 2010), 17, http://www.ipu.org/PDF/wop/37_en.pdf.

9. *Women in Local Government,* Stockholm: International Union of Local Authorities, 1998, cited in: *Women's Political Participation and Good Governance: 21st Century Challenges,* (New York: United Nations Development Programme, 2000), http://www.undp.org/governance/docs/Gender-Pub-21stcentury.pdf.

70. United Nations Transitional Administration in East Timor (UNTAET) Press Office, *Fact Sheet 11: Gender Equality Promotion* (April 2002).

71. Elizabeth Powley, "Strengthening Governance: The Role of Women in Rwanda's Transition," (Washington: Hunt Alternatives Fund, 2003),

http://www.huntalternatives.org/download/10_strengthening_governance_the_role_of_women_in_rwanda_s_transition.pdf.

72. Jolynn Shoemaker, "Constitutional Rights and Legislation," *Inclusive Security, Sustainable Peace: A Toolkit for Advocacy and Action* (Washington and London: Hunt Alternatives and International Alert, 2004), http://www.huntalternatives.org/pages/87_inclusive_security_toolkit.cfm.

73. Traci D. Cook with Luka Biong Deng, *A Foundation for Peace: Citizen Thoughts on the Southern Sudan Constitution* (Washington: NDI, 2005), http://ndi.org/node/13490.

74. "Constitution of the Republic of Rwanda, Title IV, Chapter 3, Subsection 3, Article 82," Ministry of Defense," http://www.mod.gov.rw/?Constitution-of-the-Republic-of.

75. Masuda Sultan, "Afghanistan's new constitution deserves acclaim for granting women equal rights," http://www.wilsoncenter.org/events/docs/sultanarticle.doc.
''مسعودہ سلطان، ''افغانستان کا نیا آئین خواتین کو مساوی حقوق دینے پر داد کا مستحق ہے

76. Julia Ballington, *Equality in Politics: A Survey of Men and Women in Parliaments* (Geneva: Inter-Parliamentary Union, 2008), http://www.ipu.org/pdf/publications/equality08-e.pdf.

77. "Members of Parliament Form the Somali Women Parliamentarians' Association," National Democratic Institute, http://www.ndi.org/node/15489.

78. Ballington.

79. "Members of Parliament Form the Somali Women Parliamentarians' Association," National Democratic Institute, http://www.ndi.org/node/15489.

80. Gisela Geisler, "'Parliament is Another Terrain of Struggle:' Women, Men, and Politics in South Africa," *The Journal of Modern African Studies* 38, 4 (December 2000): 605–30.

81. This list is excerpted from "Key Issues for Women to Consider," Shoemaker.

82. Ballington.

84. Chen

85. Helena Svaleryd, "Women's Representation and Public Spending," IFN Working Paper No. 701 for the Research Institute of Industrial Economics (March 2007), http://papers.ssrn.com/sol3/papers.cfm?abstract_id=988885##.

86. "Beijing Platform for Action: Chapter IV," UN Documents, http://www.un-documents.net/bpa-4-h.htm.

87. Amanda Gouws, "Women in the Executive: Can Women's Ministries Make a Difference?" *Gender Advocacy Program,* Policy Brief 2 (2010), http:// www.boell.org.za/downloads/GAP_Policy_brief_2.pdf.

88. Economic and Social Council, "Gender Mainstreaming," United Nations (1997), http://www.un.org/womenwatch/daw/csw/GMS.PDF.

89. "Concept and Definition of Gender Budgeting," in *Gender Budgeting Handbook for Government of India Departments and Ministries* (Government of India, 2007), http://wcd.nic.in/gbhb/Link%20hand%20pdf/Hand%20Book%20Chap%202.pdf.

90. "Gender-responsive Budgeting," United Nations Development Fund for Women (UNIFEM), http://www.gender-budgets.org/.

91. These key components are adapted from a document entitled "Principles of Coalition Building," iKNOW Politics, www.iknowpolitics.org/files/Principles%20of%20Coalition%20Building.doc.

92. "Bosnian Women Healing Wounded City," National Democratic Institute, http://www.ndi.org/node/14125.

93. Powley, "Strengthening Governance."

94. The *Win with Women Initiative* is NDI's global effort to promote strategies for increasing women's political participation worldwide. The *Global Action Plan* outlines practical recommendations for political parties to broaden their appeal by addressing women's role as voters, candidates, party activists and elected officials. See "Win with Women Global Action Plan," National Democratic Institute, http://www.ndi.org/WinWithWomen/GlobalActionPlan.

The Win with Women Initiative این ڈی آئی کی طرف سے دنیا بھر میں خواتین کی سیاسی شمولیت میں اضافہ کے لئے حکمت عملیوں کے فروغ پر ایک مہم ہے۔ 'گلوبل ایکشن پلان' میں سیاسی پارٹیوں کے لئے بطور ووٹر، امیدوار، پارٹی کارکن اور منتخب عہدیدار خواتین کے کردار سے متعلق ان کی اپیل کو وسعت دینے پر عملی سفارشات دی گئی ہیں۔

95. Josephine Ahikire, "Gender Equity and Local Democracy in Contemporary Uganda: Addressing the Challenge of Women's Political Effectiveness in Local Government," in *No Shortcuts to Power: African Women in Politics and Policymaking,* eds. Anne Marie Goetz and Shireen Hassim (London: Zed Books, 2003); Elizabeth Powley, *Engendering Rwanda's Decentralization: Supporting Women Candidates for Local Office,*
The Initiative for Inclusive Security (Washington: Hunt Alternatives Fund, 2008), http://www.huntalternatives.org/download/1091_engendering_rwandas_decentralization.pdf.

96. Amanda Evertzen, *Gender and Local Governance*, (Amsterdam: SNV and the Netherlands Development Association, 2001).

97. Catherine Bochel and Jacqui Briggs, "Do Women Make a Difference?" *Politics* 20, 2 (2000): 63-8.

98. Evertzen.

99. Niraja Gopal Jayal, "Engendering Local Democracy: The Impact of Quotas for Women in India's *Panchayats*," *Democraticatization* 13, 1 (2006): 15-35.

99. Powley, *Engendering Rwanda's Decentralization.*

101. "Democratic Governance: Local Government Strengthening," National Democratic Institute, http://www.ndi.org/democratic_governance?page=0%2C2

102. "Latin America and the Caribbean Past Programs," National Democratic Institute, http://ndi.org/past_programs.

103. Amy Caiazza, *Called to Speak: Six Strategies That Encourage Women's Political Activism* (Washington: Institute for Women's Policy Research, 2006), http://www.iwpr.org/pdf/I916.pdf.

104. "Women's Involvement in Local Leadership (WILL): Facilitating Effective and Sustainable Participation in Community Organizations and Democratic Culture Building – Executive Summary" (Washington, CHF International and USAID, 2006), http://www.chfinternational.org/

.106files/4339_file_WILL_Executive_Summary.pdf.

105. Pippa Norris, "Women Politicians: Transforming Westminister?" *Parliamentary Affairs* 49, 1 (1996): 89–102.

106. Kathleen Bratton and Leonard Ray, "Descriptive Representation, Policy Outcomes, and Municipal Day-Care Coverage in Norway," *American Journal of Political Science* 46, 2 (April 2002): 428–37.

107. Jo Beall, *Decentralizing Government and Centralizing Gender in Southern Africa: Lessons from the South African Experience—Occasional Paper 8* (Geneva: United Nations Research Institute for Social Development, 2005).

108. Gopal Jayal.

109. "Chapter VI. Guilty on Arrival: Women's Access to Justice," from ""We Have the Promises of the World," Human Rights Watch, last modified December 6, 2009, http://www.hrw.org/en/node/86805/section/8.

110. John Eligon, "4 Victims of Sexual Assault Tell of Treatment by Police," *The New York Times,* 2 June 2010, http://www.nytimes.com/2010/06/03/nyregion/03rapeside.html/.

111. "That's one small step for Malaysia, one giant leap for South Asia," *The Atlantic,* July 9, 2010, http://www.theatlantic.com/international/archive/2010/07/thats-one-small-step-for-malaysia-one-giant-leap-for-south-asia/59475/.

112. Justin Huggler, "Female Judges to Hear Rape Cases as India Admits Failures of Legal System," *The Independent,* August 5, 2006, http://www.independent.co.uk/news/world/asia/female-judges-to-hear-rape-cases-as-india-admits-failures-of-legal-system-410569.html.

113. Jolynn Shoemaker, "Constitutional Rights and Legislation," *Inclusive Security, Sustainable Peace: A Toolkit for Advocacy and Action* (Washington and London: Hunt Alternatives and International Alert, 2004), http://www.huntalternatives.org/pages/87_inclusive_security_toolkit.cfm.

114. "Strengthening Local Capacity: Training, Mentoring and Advising" (notes from USIP Training held October 19th-23rd, 2009).

115. Larry Diamond, "Consolidating Democracies" in L. LeDuc et al. Comparing Democracies (London: Sage. 2002), 210-227.

116. R. Inglehart and C. Welzel, *Modernization, Cultural Change and Democracy* (Cambridge: Cambridge University Press, 2005).

117. *R. Putnam, R., Making Democracy Work* (Princeton: Princeton University Press.Putnam, 1993).

118. Putnam, 1993; R. Rose, and D. Irwin,. "Social Cohesion, Political Parties and Strains in Regimes," *Comparative Political Studies* 2 (2003):1.

119. Neil Nevitte and Melissa Estok, *Tracking Democracy: Benchmark surveys for diagnostics, program design and evaluation* (Washington: National Democratic Institute).

120. World Bank and International Council on Mining and Metals, "Community Map," in *Community Development Tools* (ICMM, World Bank and ESMAP, 2005), http://www.icmm.com/page/629/community-development-toolkit-.

121. Victoria Canavor, *From Proposal to Presentation: The Focus Group Process at NDI* (Washington: National Democratic Institute, 2006).

122. The iKnow Politics and Aswat websites are good examples of how dedicated websites can be used as a means for people to keep in touch on issues and activities of common interest. See www.iknowpolitics.org and www.aswat.com.

اس بات کی عمدہ مثالیں ہیں کہ کس طرح کسی مقصد کے لئے مخصوص ویب سائٹ کو مشترکہ مفاد کے امور اور سرگرمیوں پر لوگوں iKNOW Politics اور Aswat کے ساتھ رابطے میں رہنے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔

123. NDI's Political Party Team has a several models available to help inform an options paper for a specific country or political party. For one example, see: Sefakor Ashiagbor, *Political Parties and Democracy in Theoretical and Practical Perspectives: Selecting Candidates for Legislative Office* (Washington: National Democratic Institute, 2008).

این ڈی آئی کی پولیٹکل پارٹی ٹیم کے ایسے متعدد ماڈلز موجود ہیں جو کسی ملک یا سیاسی جماعت کے لئے آپشنز پیپر میں معلومات کا کام دے سکتے ہیں۔

124. Susanna McCollom, Kristin Haffert, and Alyson Kozma, Assessing *Women's Political Party Programs: Best Practice and Recommendations* (Washington: National Democratic Institute, 2008), 9-10, http://www.ndi.org/node/15121.

125. *Ibid, 11.*

126. Greg Pellegrino, Sally D'Amato and Anne Weisberg, *Paths to power: Advancing women in government,* (USA, Deloitte, 2010), 19, http://www.deloitte.com/pathstopower.

127. *Ibid.*

128. Richard Fox and Jennifer Lawless, "Entering the Arena: Gender and the Initial Decision to Run for Office" (paper presented at the annual meeting of the American Political Science Association, Boston Marriott Copley Place, Sheraton Boston & Hynes Convention Center, Boston, Massachusetts, Aug 28, 2002). See also Traci A. Giuliano, Leslie C. Barnes, et. Al, "An Empirical Investigation of Male Answer Syndrome," *Southwestern University* (1998), https://segue.southwestern.edu/.../male%20answer%20syndrome%20article.doc.

129. McCollom, 15-16. In assessments of political party programs, mentoring in particular was identified by newly-elected women as crucial to their success and sense of confidence in their new role.

سیاسی پارٹی پروگراموں کے تجزیوں میں سرپرستی کو خاص طور پر نو منتخب خواتین کی طرف سے اپنی کامیابی اور اپنے نئے کردار پر اعتماد کے حوالے سے ناگزیر قرار دیا گیا۔ McCollom، 15-16 .

130. United Nations Development Programme, *Gender Mainstreaming in Practice: A Toolkit,* (Bratislava: United Nations Development Programme's Regional Bureau for Europe and the CIS, 2007), http://europeandcis.undp.org/home/show/6D8DEA3D-F203-1EE9-B2E46DEFBD98F3F1.

131 *Ibid.*

132. James Lang, "Gender is Everyone's Business: Programming with Men to Achieve Gender Equality (workshop report from Oxfam GB, Oxford, June 10-12, 2002), 18.

133 . A.D. Berkowitz "Fostering Men's Responsibility for Preventing Sexual Assault" in *Preventing Violence in Relationships*, ed. P. Schewe (Washington: American Psychological Association, 2002), 169; Lang, 17-18.

134. Alan Greig and Dean Peacock, *Men as Partners Programme: Promising Practices Guide* (EngenderHealth, 2005), s2.3.

135. Michael Flood, "Mainstreaming Men in Gender and Development" (paper presented to AUSAID Gender Seminar Series, Canberra, December 8, 2005).